تفسیر

متّی، مرقس اور لوقا

حصہ دوم

خداوند یسوع مسیح کی خدمت کے آخری حصہ پر ایک نظر

مصنف: ریورنڈ الیف۔ وین۔ میک لائیڈ

مترجم: مبشر انجیل عمانوایل داؤد

Light to My Path Book Distribution

Canada

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

تفسیر

متی، مرقس اور لوقا

شخصی عبادت کی طرز پر

خداوند یسوع مسیح کی خدمت کے آخری حصہ پر ایک نظر

چونکہ اس کتاب کے تمام جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں، اس لیے اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنف کے تحریری اجازت نامہ کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

پبلشر سے پہلے تحریری منظوری کے بغیر کسی سسٹم میں محفوظ کرنا یا کسی بھی مقصد کے پیش نظر کہیں منتقل کرنا یا کسی برقیاتی یا مشینی طریقہ سے اس کی عکاسی کرنا سخت منع ہے۔

مگر قارئین کرام اور خادم الدین چھوٹا اقتباس کہیں تبصرہ یا جائزہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

Matthew, Mark and Luke.

Commentary Book (volume 2)

Translated and Composed by

Rev Emmanuel Dewan

from Pakistan.

mathewforjesus7@gmail.com

092 300 4414069

نام کتاب۔ تفسیر
متی، مرقس اور لوقا (حصہ دوم)

مصنف۔ ایف۔ وین۔ میک لائیڈ

مترجم۔ مبشرِ انجیل عمانوایل دیوان

mathewforjesus7@gmail.com

کمپوزنگ عمانوایل داؤد

پروف ریڈنگ مسز رضیہ عمانوایل

تعداد ایک ہزار

ہدیہ کتاب تین سو روپے

سن اشاعت اکتوبر 2013ء

رابطہ کے لئے

e_daudpk@yahoo.com

03124414069

mathewforjesus7@gmail.com

دیباچہ

متی، مرقس اور لوقا خداوند یسوع مسیح کے اوراق زندگی اور خدمت کو اس کی پیدائش، مردوں میں سے جی اُٹھنے اور پھر آسمان پر صعود فرمانے تک بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

ان تینوں مصنفین نے بہت سی باتوں کو بار بار دہرایا ہے۔ تینوں مصنفین نے ایک ہی واقعات کو بیان کیا ہے۔ میں ان واقعات کو تفسیر کی اس کتاب میں بار بار دہرانا نہیں چاہتا اس لئے اختصار سے کام لیتے ہوئے میں نے یہی بہتر سمجھا ہے کہ ان واقعات کا ایک ہی جگہ پر تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ متی، مرقس اور لوقا کے مفصل بیانات نہ صرف ایک دوسرے کی وضاحت اور تکمیل کرتے ہیں بلکہ جب ہم ایک ہی جگہ پر ان کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں خداوند یسوع مسیح کی خدمت اور حیات اقدس کی بہترین تصویر ملتی ہے۔

مجھے متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کے واقعات میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے بڑا مسئلہ واقعات کو ترتیب وار بیان کرنا تھا۔ اناجیل کے مصنفین نے خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے واقعات کو ایک ہی ترتیب سے بیان نہیں کیا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر ایک مصنف نے ایک منفرد مقصد کے تحت انجیل کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ (اناجیل کے بیان شدہ واقعات کی ترتیب میں زیر نظر تفسیر کی کتاب کو حتمی نہ سمجھا جائے۔)

قارئین کو ایک اور بھی مسئلہ درپیش ہوگا۔ کیوں کہ میں بیک وقت تینوں اناجیل کی تفسیر بیان کر رہا ہوں۔ قارئین کرام کو فوری طور پر عبارت کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں جانا پڑے گا۔ میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یوں مخصوص حوالہ جات تلاش کرنا بھی مشکل ہوگا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے میں نے اس کتاب کے آخر پر مختلف حوالہ جات اور ابواب کی ایک فہرست بیان کی ہے۔ جہاں قارئین کرام متعلقہ حوالہ جات کو تلاش

کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نے کوئی مخصوص حوالہ تلاش کرنا ہو تو کتاب کے آخر پر دی گئی فہرست پر نظر ڈالیں۔ ان تینوں اناجیل میں تفسیری مواد کا بہت بڑا حصہ ایک اور چیلنج ہمارے سامنے لاتا ہے۔ میں نے متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کی تفسیر کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ زیرِ نظر حصہ دوم میں ہم خداوند یسوع مسیح کی خدمت کے آخری حصہ کا جائزہ لیں گے۔ حصہ دوم میں جن حوالہ جات کا احاطہ کیا گیا ہے ان کی تفصیلی فہرست کتاب کے آخر پر دیکھیں۔

میری دُعا ہے کہ یہ تفسیر ایک زبردست طریقہ سے آپ کو خداوند یسوع مسیح کے کلام اور کام کا مکاشفہ حاصل کرنے میں معاون ثابت ہو اور آپ اُس کی حکمت، فضل، رحم و ترس اور محبت کو گہرے طور پر سمجھ پائیں۔ آپ کو یہ فضل اور توفیق ملے کہ آپ اُس کی حیاتِ اقدس کے کامل نمونہ کی تقلید (پیروی) کر سکیں۔

خداوند ایسا ممکن کرے کہ اس تفسیر کے وسیلہ سے آپ کے دل خداوند یسوع اور اُسکے اُس صلیبی کام کے لئے کھل جائیں جو اُس نے آپ کے لئے سرانجام دیا ہے! دیگر تفاسیر کی طرح اس تفسیر کو بھی اس طور سے مرتب کیا گیا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کی ایک ایسی تفسیر ہو جو شخصی عبادت میں بھی استعمال کی جا سکے۔

میری دِلی آرزو ہے کہ یہ تفسیر نہ صرف آپ کے ذہنوں کو علم کی شمع سے منور کرے بلکہ آپ میں ابدی زندگی پیدا کرنے کا وسیلہ بنے۔ میری خواہش ہے کہ ہر ایک قاری عبارت کے ہر ایک حصہ کو سمجھے اور اس میں بیان کردہ سچائی کے وسیلہ سے گہری تبدیلی کا تجربہ کرے۔

اُمید واثق ہے کہ بائبل مقدس کی ان اہم کتب کی تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ پہلے جیسے نہیں رہیں گے۔ جب آپ اس مطالعہ کا آغاز کرنے والے ہیں تو میں دُعا گو ہوں کہ خداوند آپ کو کثرت سے برکت بخشے۔ مصنف Rev F. Wayne Mac Leod

فہرست مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1۔	مسیح کی بلاہٹ	10
2۔	یسوع طوفان کو تھما دیتا ہے	16
3۔	گراسینیوں کا بدروح گرفتہ شخص	21
4۔	یسوع کی پوشاک چھونے والی عورت	27
5۔	یائر کی بیٹی	34
6۔	اندھے آدمی اور بدروح گرفتہ گونگا شخص	39
7۔	ناصرت میں رد کیا جانا	44
8۔	فصل کا مالک	49
9۔	شاگردوں کو بھیجا گیا	55
10۔	شاگرد ہونے کی قیمت	59
11۔	شاگردیت کے بارے مزید تفصیلات	68
12۔	یوحنا بپتسمہ دینے والے کی موت	75
13۔	پانچ ہزار کو کھانا کھلانا	82
14۔	یسوع پانی پر چلتا ہے	89
15۔	ناپاک ہاتھ	96
16۔	سور فینیکی عورت	104

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
17۔	دکپلس میں معجزات	109
18۔	نشان طلب کرنا	115
19۔	فریسیوں اور شاگردوں کے ایمان کا موازنہ	119
20۔	بیت صیدا میں نابینا شخص	123
21۔	پطرس کا اقرار	128
22۔	خداوند یسوع اپنی موت کی پیش گوئی کرتا ہے	136
23۔	صلیب اُٹھانا	141
24۔	صورت کی تبدیلی	148
25۔	ایلیاہ کے تعلق سے سوال	155
26۔	بدروح گرفتہ لڑکا	159
27۔	موت اور جی اُٹھنے کی پیش گوئی	167
28۔	خداوند یسوع اپنا جذبہ ادا کرتا ہے	172
29۔	بڑا کون ہے؟	177
30۔	دشمن کو جاننا	184
31۔	چھوٹوں کے لئے ٹھوکر کا باعث	191
32۔	نمک	198
33۔	ٹھوکروں کے بارے آگاہی	204
34۔	ظالم نوکر کی تمثیل	214
35۔	پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں	219

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
36۔	ستر کو بھیجا جاتا ہے	225
37۔	بچوں پر ظاہر کیں	235
38۔	نیک سامری کی تمثیل	239
39۔	مریم اور مارتھا	246
40۔	ہمیں دعا کرنا سکھا	251
41۔	فریسیوں پر افسوس	259
42۔	بیوقوف دولت مند کی تمثیل	266
43۔	چوکس نوکروں کی تمثیل	271
44۔	جدائیاں	277
45۔	اگر تم توبہ نہ کرو گے	283
46۔	بے پھل انجیر کے درخت کی تمثیل	287
47۔	ابراہام کی بیٹی آزاد ہوئی	294
48۔	تھوڑے نجات پائیں گے	299
49۔	یروشلیم میں خوشی اور شادمانی	307
50۔	یسوع کی تاک میں	315
51۔	صدر جگہ	322
52۔	ضیافت	328
53۔	لاگت کا حساب	334
54۔	کھوئی ہوئی بھیڑ اور گم شدہ سکے کی تمثیل	341

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
55۔	مُسرف بیٹے کی تمثیل	345
56۔	بددیانت داروغہ	356
57۔	امیر آدمی اور لعزر	364
58۔	فرض شناس نوکر	370
59۔	دس کوڑھی	376
60۔	آنے والی بادشاہت	380
61۔	بے انصاف قاضی	386
62۔	فریسی اور محصول لینے والا	391
63۔	طلاق کے بارے سوال	396
64۔	یسوع چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے	403
65۔	دولت مند سردار	407
66۔	تاکستان میں کام کرنے والے مزدور	414
67۔	خداوند یسوع اپنی مصلوبیت کی پیش گوئی کرتا ہے	419
68۔	برتمائی	425
69۔	زکائی	429
70۔	اشرفیوں کی تمثیل	436

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

باب 1

مسیح کی بلاہٹ

متی 8:18-22 پڑھیں

ایک خاص موقع پر بہت بڑی بھیڑ یسوع کے چوگرد جمع تھی۔ ہم بڑی آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس بھیڑ میں بعض لوگ اپنے بیمار اور دُکھی عزیز و اقارب کی شفا کی غرض سے آئے ہوں گے اور کچھ یسوع کا کلام سننے کے طلب گار بھی ہوں گے۔ یسوع کے پاس لوگوں کو کلام سنانے کا موقع تھا۔ نہ صرف یہ ایک موقع تھا بلکہ وقت کی ضرورت بھی۔ لوگ اپنے گناہوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ وہ روحانی طور پر شکستہ خاطر اور زخمی حالت میں ایک توقع اور اُمید کے ساتھ وہاں پر آئے ہوں گے۔

لازمی نہیں کہ موقع اور ضرورت خدمت کرنے کا سبب ہو۔ یسوع نے موقع بھی دیکھا اور ضرورت بھی' اس کے باوجود وہ وہاں سے چلے گئے۔ پہلے پہل جب میں نے محسوس کیا کہ خداوند مجھے ایک مشنری کے طور پر خدمت کرنے کے لئے بلا رہا ہے' لوگ کہنے لگے کہ آپ کیوں ایک مشن فیلڈ میں جا رہے ہیں' آپ کے اپنے ملک میں ہی خدمت کے وسیع مواقع اور بڑی ضرورت ہے؟ میں کسی بھی طور پر اپنے ملک میں موجود ضرورت کو جھٹلا نہیں سکتا تھا۔ لیکن ضرورت سے زیادہ بھی کوئی چیز تھی اور وہ تھی خدا کی بلاہٹ۔

میں ضرورت کے تحت مشنری خدمت کے لئے نہیں گیا تھا۔ میں اس لئے گیا تھا کیوں کہ خداوند نے مجھے بھیجا تھا۔ اگر آپ ضرورت کے تحت اپنی خدمت کو استعمال کریں گے تو آپ بہت جلد شکست سے دوچار ہو کر ذہنی اُلجھن اور تذبذب کا شکار ہو جائیں گے۔

دشمن نے کتنے ہی خادموں کو برباد کر دیا ہے کیوں کہ وہ خدمت کے میسر مواقع دیکھ کر اس طرف

چل پڑے۔اُن میں اتنی جرأت اور سمجھ نہ تھی کہ وہ انکار کر سکتے۔ضروریات ہمیشہ اپنی جگہ پر ہوں گی۔لیکن بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے آسمانی باپ کی راہنمائی اور بتائی ہوئی سمت میں آگے بڑھیں۔اس موقع پر خداوند یسوع اپنے سامنے جمع شدہ اُس بھیڑ کے درمیان خدمت کرنے کیلئے اپنے آسمانی باپ کی طرف سے کوئی راہنمائی محسوس نہیں کر رہے تھے۔اس لئے وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی دوسری طرف چلے گئے۔اُس روز آسمانی باپ کا کوئی اور ہی پروگرام اور منصوبہ تھا۔جھیل کو عبور کرنے سے پہلے جب خداوند یسوع جھیل کنارے کھڑے تھے تو دو بڑی اہم باتیں واقع ہوئیں۔

اول۔ایک عالم شرع نے یسوع کے پاس آ کر کہا کہ جہاں کہیں وہ ﴿یسوع﴾ جائے گا وہ بھی اُس کے پیچھے آئے گا۔شرع کے دیگر عالمین ایسا کہنے کی جسارت نہیں کر سکتے تھے۔ہم عصر عالموں کو یہ بات بڑی ناگوار گزری ہوگی۔

یسوع نے اُس شخص کو بڑا چونکا دینے والا جواب دیا۔خداوند نے اُس شخص سے کہا کہ اُس کے پیچھے آنا آسان کام نہیں ہوگا۔انہوں نے اُسے بتایا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور پرندوں کے گھونسلے لیکن ابن آدم کے سر رکھنے کے لئے بھی جگہ نہیں ہے۔دراصل یسوع اُسے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ اُس ﴿یسوع﴾ کے پیچھے آنے کی قیمت کا اندازہ لگا لے۔یسوع کی پیروی کوئی ایسی چیز نہیں جسے ہر کوئی بہت آسان اور عام بات سمجھ لے۔خداوند یسوع ایسے مرد و زن کی تلاش میں تھے جو اپنا سب کچھ اُس کے سامنے انڈیل دیں اور اُس کی بادشاہت کی خاطر مصائب اور دکھ جھیلنے سے بھی خوفزدہ نہ ہوں۔

کتنی بار ہم نے لاگت کا حساب لگائے بغیر ہی ایسی باتیں کیں؟ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ خداوند ہم تجھے اپنا سب کچھ دیں گے اور پھر ہر ایک چیز سے بڑھ کر خداوند سے پیار کرنے کا قول و اقرار بھی کرتے ہیں لیکن کبھی بھی اپنے عہد و پیمان اور قول و اقرار پر پورا نہیں اُترتے۔

خدا کے خادمین ہوتے ہوئے ہم اِس بات کے طلب گار اور خواہش مند ہوتے ہیں کہ ہر ایک خدا کی بادشاہی میں آ جائے لیکن ہم کبھی بھی اُن کے سامنے اس بات کو پیش نہیں کرتے کہ وہ شاگرد ہونے کی قیمت کا اندازہ بھی لگائیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گرجہ گھر کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں لیکن اُن میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو اپنی صلیب اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

ایسے لوگ یسوع کی رفاقت میں بیٹھ کر اُس کا کلام سننے کے خواہشمند ہوتے ہیں' وہ اُس کے معجزات دیکھنے میں دلچسپی رکھتے اور بلاشبہ اُس کی نجات کا تحفظ بھی لینا چاہتے ہیں' لیکن وہ اپنی صلیب اُٹھانے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوتے۔ وہ اُس کے نام کی خاطر دُکھ اُٹھانے اور مرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوتے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس شخص کو ایسا بڑا جرأت مندانہ فیصلہ کرنے سے پہلے لاگت کا حساب لگانے کا مشورہ دیا۔

جھیل عبور کرنے سے پہلے دوسرا پیش آنے والا واقعہ یہ ہے کہ اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے اُس کے پاس آ کر کہا" اے خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کروں۔ " متی 21:8

ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ شاگرد کون تھا' لیکن وہ خداوند کے ساتھ مزید آگے جانے سے پہلے اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ خداوند نے اُسے کہا کہ وہ "مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے اور وہ اُس کے پیچھے آئے۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر کیا کہہ رہے ہیں؟ آئیں اس پر غور کریں۔

اِس آیت میں کوئی ایسا اشارہ نہیں پایا جاتا جس سے ظاہر ہو کہ اُس شاگرد کا باپ واقعی اُس وقت مر چکا تھا جب وہ اُسے دفن کرنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ امکان غالب ہے کہ اُس کا باپ اس قدر ضعیف اور بیمار ہو کہ وہ اُس کے مرنے تک اُس کے پاس رہنا چاہتا ہو اور پھر اُس نے یسوع کے پیچھے آنا ہو۔ یہ چند دنوں' مہینوں یا پھر کچھ برسوں کی بات بھی ہو سکتی تھی۔ جب یسوع نے

اُسے یہ کہا کہ مُردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اُسے اپنے باپ کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) کرنے پر مجرم ٹھہرا رہے تھے۔ بلکہ خداوند کی خدمت کو پس پشت ڈالنے پر انہوں نے اُسے ایسا کہا۔

جو کچھ خداوند نے اُسے کہا، کسی حد تک غیر واضح ہے؛ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جسمانی طور پر یہ ناممکن تھا۔ مُردے مُردوں کو دفن نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہاں پر لفظ ''مردہ'' کو روحانی مفہوم میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

وہ شاگرد روحانی طور پر زندہ تھا کیونکہ اُس پر یہ فضل ہوا تھا کہ وہ مسیح کو پہچان لے اور اُس کی تعلیم کو سمجھ سکے۔ تاہم ابھی تک اُس کے خاندان کے لوگ روحانی طور پر زندہ نہیں ہوئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ اُس کے خاندان کے لوگ ابھی تک یسوع پر ایمان نہ لانے کے سبب سے اپنے گناہوں کے سبب سے روحانی طور پر 'مردہ حالت میں ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خداوند یسوع اُسے یہ کہہ رہے ہوں گے کہ اُس کے خاندان کے غیر ایماندار لوگ ہی اُس کے ضعیف العمر اور قریب المرگ باپ کی دیکھ بھال کریں۔ خداوند یسوع بے حس نہیں ہیں۔

جہاں تک اُس شاگرد کی بات ہے تو خداوند اُس کی زندگی کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کی بلاہٹ رکھتے تھے۔ اُسے اپنے باپ کی دیکھ بھال کی فکرمندی اور غیر نجات یافتہ خاندان کو چھوڑ کر یسوع کے پیچھے چلنا تھا۔

ہماری زندگی میں ایسے مقام بھی آئیں گے جب خداوند یسوع ہمیں ایسی چیزوں سے دستبردار ہونے کے لئے کہے گا جن سے ہم واقعی بہ دل و جان محبت رکھتے ہیں۔ ایک طرف اس شاگرد کے دل میں اپنے باپ کی گرتی ہوئی صحت کے پیش نظر بڑی گہری فکرمندی تھی تو دوسری طرف اُس کی زندگی کے لئے یسوع کی بلاہٹ بڑے اعلیٰ درجہ کی تھی۔ اُسے دو میں سے ایک کا چناؤ کرنا تھا۔ ہمیں اس بات سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ اس شاگرد کی طرح ہمیں بھی اپنے خاندانوں کو

چھوڑنا پڑے گا۔ یہاں پر نکتہ یہ ہے کہ خواہ کیسی بھی قیمت ادا کرنا پڑے ہمیں خدا کی بلاہٹ کی پیروی کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

بعض لوگوں کی بلاہٹ گھر میں رہ کر اپنے قریب المرگ والدین کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ جب کہ بعض ایسے بھی ہوں گے جنہیں خدا کی بلاہٹ کے پیشِ نظر اپنا گھر بار تک چھوڑنا پڑے گا۔ اہم بات خدا کی راہنمائی اور بلاہٹ کو جاننا اور اُس کی تابعداری کرنا ہے۔

یہ انتہائی اہم ہے کہ ہم اپنی خدمت کے کام میں خدا کی بلاہٹ اور اُس کی راہنمائی کی پیروی کریں۔ اپنے اردگرد ضروریات کے پیشِ نظر اپنی بلاہٹ سے ہٹ جانا بڑا آسان ہوتا ہے۔ جو کچھ ہم دیکھتے ہیں' اُسے دیکھ کر ہم دل برداشتہ ہو سکتے ہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے لئے یہ خدا کی بلاہٹ ہے؟ خداوند یسوع مسیح اپنے سامنے کھڑی بھیڑ دیکھ کر ایک گہرے احساس سے بھر گئے۔ اُس شاگرد کے دل میں بھی جذبات پیدا ہوئے کہ جہاں کہیں اُس کا خداوند جائے گا وہ اُس کے پیچھے جائے گا۔ شاگرد نے دل میں اپنے قریب المرگ باپ کے لئے بڑا بوجھ محسوس کیا۔ یہ سارے لوگ اپنے اردگرد ضروریات کو دیکھ کر متاثر ہوئے۔ اُن کے پاس مواقع بھی تھے اور وہ چاہتے تو اُن ضروریات کے تعلق سے کچھ کر بھی سکتے تھے۔ تاہم اصل بات یہ ہے کہ خدا نے اُنہیں اس سے ہٹ کر کچھ کام کرنے کے لئے بلایا تھا۔ اگرچہ اُن کے دل میں موجود احساس و جذبات اور رحم و ترس کو سراہا گیا۔ تو بھی اُنہیں یہ سیکھنے کی ضرورت تھی کہ وہ اپنے اردگرد کی ضروریات سے زیادہ توجہ خدا کے روح القدس کی راہنمائی کی طرف دیں۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کبھی اپنے اردگرد ضروریات کو دیکھ کر جذبات سے مغلوب ہوئے ہیں؟ اس وقت آپ کو کیسی آزمائش کا سامنا ہوتا ہے؟

☆۔ کیوں خدا ہم پر ایک ضرورت کو عیاں کرتا ہے اور پھر اس کے تعلق سے کچھ کرنے کیلئے ہمیں بلاہٹ نہیں دیتا؟

☆۔ اگر ہم اردگرد موجود ضرورت کے لئے کچھ کرنے کے لئے اپنا ردِعمل ظاہر کریں اور خدا کے روح القدس کی رہنمائی پر توجہ نہ دیں تو اس کے کیا نتائج برامد ہوں گے؟

☆۔ کیا آپ نے خداوند یسوع مسیح پیچھے چلنے کی قیمت کا اندازہ لگایا ہے؟ کیا آپ اس کی خدمت کے لئے اپنا سب کچھ دینے کے لئے تیار ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو روح القدس کی راہنمائی کے لئے گہری حساسیت دے۔

☆۔ اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ جن ضروریات کے لئے ہم بڑا بوجھ محسوس کرتے ہیں' وہ بہتر طور پر ان کے لئے کچھ کرسکتا ہے جن کے لئے اس نے ہمیں بلاہٹ نہیں دی۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ خدمت کے کام میں آپ کے خصوصی کردار اور کام کو آپ پہ واضح اور عیاں کرے۔

باب 2

یسوع طوفان کو تھما دیتا ہے

متی 8:23-27 مرقس 4:35-41 اور لوقا 8:22-25

پچھلے باب میں ہم نے اُس بھیڑ کو دیکھا جو خداوند یسوع مسیح اور اُس کے شاگردوں کے اردگرد جمع تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس بھیڑ کو وہیں چھوڑ کر جھیل کی دوسری طرف جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ ایک کشتی میں سوار ہوئے اور اُس کے شاگرد بھی اُس کے پیچھے ہو لئے۔

جب وہ جھیل کی دوسری طرف جا رہے تھے تو خداوند یسوع مسیح کشتی میں سو گئے۔ جب طوفان آیا تو لہریں کشتی سے ٹکرانے لگیں۔ شاگردوں نے کشتی کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جبکہ خداوند یسوع مسیح کشتی میں سوئے ہوئے تھے۔

اُس تند و تیز طوفان میں خداوند یسوع مسیح کے سوئے رہنے سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کس قدر تھکے ہوئے تھے۔ جمع شدہ بھیڑ کے درمیان خدمت کرنے کے سبب سے وہ کس قدر نڈھال ہو گئے ہوں گے۔ اُس بھیڑ کو چھوڑ کر چلے جانے کی ایک وجہ آرام کرنا بھی ہو سکتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح بھی اسی طور سے تھکن اور بوجھل پن محسوس کرتے تھے جس طرح آج ہم محسوس کرتے ہیں۔ شاگردوں نے اُس طوفان سے نپٹنے کے لئے وہ سب کچھ کیا جو اُن کی بساط میں تھا۔ لیکن صورتحال اُن کے بس سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔ اس خوف کے پیشِ نظر کہ کہیں کشتی ڈوب ہی نہ جائے 'اُنہوں نے یسوع کو جگانے کا فیصلہ کیا۔

اُس لمحہ شاگردوں کی مایوسی پر غور کریں۔ اناجیل کے دیگر مصنفین کی بہ نسبت مقدس مرقس واضح طور پر اپنی فکرمندی اور مایوسی کو ظاہر کرتے ہیں جب وہ کہتے ہیں۔ "اے اُستاد کیا تجھے فکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں؟" شاگردوں کے لئے یہ حقیقت بڑی حیران کن تھی کہ اس بھیانک

صورتحال میں خداوند اُن کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ وہ اس بات پر حیران اور پریشان تھے کہ انہیں اس قدر خطرناک صورتحال کا سامنا ہے اور خداوند کچھ بھی نہیں کر رہے۔ انہوں نے اُس سے درخواست کی کہ وہ کچھ کرے۔ شاید آپ بھی ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہوں۔ ممکن ہے کہ آپ بھی اپنے اردگرد طوفانوں آزمائشوں' مصائب والم کی طوفانی لہروں کو اُٹھتے ہوئے دیکھتے ہوں اور پھر تعجب کرتے ہوں کہ کیوں خداوند ایسی صورتحال میں کچھ بھی نہیں کر رہا۔

شاگردوں کے ذہنوں میں موجود افراتفری اور دباؤ کو سامنے رکھیں' شاید وہ بڑی تیزی کے ساتھ کشتی سے پانی باہر نکال رہے ہوں۔ وہ چپو ارچلانے میں بھی بڑی محنت کر رہے ہوں گے لیکن اُن کی طاقت اور توانائی بھی ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ اب وہ اس مقام پر پہنچ چکے تھے کہ اُنہیں نظر آرہا تھا کہ اب وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اب اُن میں کوئی طاقت باقی نہ رہی تھی۔ وہ جو کچھ کر سکتے تھے انہوں نے کیا لیکن اب ہمت ہار کر اس حقیقت کو تسلیم کر رہے تھے کہ اگر خداوند یسوع مسیح نے کچھ نہ کیا تو وہ مر جائیں گے۔ بے آس اور مایوس ہو کر انہوں نے یسوع کو پکارا۔ خداوند نیند سے بیدار ہوئے' انہوں نے ساری صورتحال دیکھی اور شاگردوں کی کم اعتقادی پر انہیں ڈانٹا۔ خداوند یسوع مسیح نے کشتی میں کھڑے ہو کر ہوا اور لہروں کو ڈانٹا کہ تھم جائیں اور ساکت ہوں۔ فی الفور ہوا تھم گئی اور لہریں بھی ساکت ہو گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف امن وامان ہو گیا۔

یہ واقعہ ہماری کمزوری کو واضح کرتا ہے۔ اس زندگی میں مشکلات اور دباؤ بہت زیادہ ہیں۔ شاگردوں کی طرح ہم بہت جلد اُن کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اپنی صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے ہماری طاقت اور توانائی ہمارا ساتھ نہیں دیتی۔ ہمارے وسائل اور ہماری عقل بہت محدود ہے۔ لمحہ بھر میں خداوند یسوع مسیح نے ساری صورتحال کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔

شاگرد اس روز خدا کی ایسی قدرت کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔ شاگردوں کا بقیہ سفر بڑا دلچسپ گزرا

ہوگا۔ اُنہوں نے خدا کی قدرت کو اپنے لئے کام کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اور بلا شبہ وہ اپنے ایمان کی کمی سے بھی گہرے طور پر واقف ہو گئے ہوں گے۔

کیا آپ بھی اپنی زندگی میں کسی صورتحال کے آگے گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں؟ خداوند یسوع مسیح شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ اگر آپ اُسے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر چکے ہیں' وہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ جیسے بھی حالات سے گزر رہے ہیں' خواہ کیسی بھی صورتحال سے دوچار ہیں اور خواہ کیسی بھی طوفانی لہروں میں گھرے ہوئے ہیں' وہ سب کچھ جانتا ہے۔

اُس کے منہ سے نکلنے والا ایک سادہ لفظ سب کچھ ابھی اور اسی وقت یکسر تبدیل کر سکتا ہے۔ خداوند وہاں پر بھی دروازوں کو کھول دیتا ہے جہاں کوئی دروازہ ہوتا ہی نہیں۔ پہاڑ سرک جاتے' طوفان تھم جاتے اور لوگوں کی زندگیاں یکسر تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ جب خدا کی قدرت عجیب طور سے کام کرتی ہے تو ہم بھی شاگردوں کی طرح حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔

ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا اہم ہے کہ اگرچہ خداوند چاہتا تو وہ اُس طوفان کو آنے سے روک بھی سکتا تھا لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ خداوند نہ صرف طوفانوں کو ہماری زندگی میں آنے دیتا بلکہ بعض اوقات ہمیں اُن سے گزرنے بھی دیتا ہے۔ وہ ایسا اس لئے کرتا ہے تاکہ ہم پر اپنی قدرت کو ظاہر کر سکے۔ خداوند نے اجازت دی کہ بنی اسرائیل ملک مصر میں ستائے جائیں اور وہ ہر طرح کے ظلم و ستم سے گزریں۔ اُس نے فرعون کو اجازت دی کہ وہ اپنا دل سخت کرلے تاکہ وہ بنی اسرائیل اور اس دُنیا پر اپنی قدرت کو آشکارا کر سکے۔ خروج 14:4 میں موسیٰ سے باتیں کرتے ہوئے خداوند فرماتا ہے۔

"اور میں فرعون کے دل کو سخت کروں گا اور وہ اُن کا پیچھا کرے گا اور میں فرعون اور اُس کے سارے لشکر پر ممتاز ہوں گا اور مصری جان لیں گے کہ خداوند میں ہوں اور اُنہوں نے ایسا ہی

کیا۔"

خداوند طوفان میں اپنی قدرت کو ہم پر آشکارا کرتا ہے۔ جس قدر زیادہ مشکلات اور سختیاں ہماری زندگی میں آتی ہیں' اسی قدر ہم قائم اور مضبوط ہوتے اور اُس کی غالب آنے والی قدرت کو اپنے لئے کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ طوفان خداوند کا ہمیں بتانے کا ایک طریقہ ہے کہ وہ ہم پر اپنے آپ کو اور بھی زیادہ قدرت سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

کشتی میں موجود شاگرد اپنے لئے کچھ نہ کرسکے۔ اُس روز اُنہوں نے اپنے آپ کو انتہائی بے یارو مددگار محسوس کیا ہوگا۔ اُنہوں نے خداوند یسوع کو بڑی قدرت سے بڑے بڑے معجزات کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ اُس کے برگزیدہ شاگرد تھے تو بھی اُس طوفان میں وہ اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے میں ناکام رہے۔ ضرورت تھی کہ اُن کا ایمان بڑھایا جاتا۔ اور یہی خداوند کا مقصد اور ارادہ تھا۔ جھیل کی دوسری طرف جا کر وہ اس سے بھی بڑی روحانی کشمکش کا شکار ہوگئے۔ خداوند نے آنے والی صورتحال کے لئے اُنہیں تیار کرنے کیلئے طوفان کو استعمال کیا تھا۔

کیا آپ اس وقت اپنی زندگی میں کسی طوفان سے دوچار ہیں؟ خدا ان ہی طوفانوں کے ذریعہ آپ کے ایمان کو مضبوط کرے گا۔ بڑبڑانے اور کڑکڑانے کی بہ نسبت ہمیں وہ سبق سیکھنا چاہئے جو خداوند ہمیں سکھانا چاہتا ہے۔ ایسی صورتحال میں ہمیں خداوند کو موقع دینا چاہیے کہ وہ اور بھی زیادہ ہمیں اپنے قریب لے آئے۔ یقینی بات ہے کہ اُس طوفان کے بعد شاگرد پہلے جیسے نہیں رہے ہوں گے' اُن کے ایمان کا درجہ' جرأت اور دلیری پہلے سے کہیں بہتر ہوگئی ہوگی۔ خداوند نے اُن کی زندگیوں میں اپنے مقصد اور ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے طوفان کو استعمال کیا۔ اور اُس صورتحال کے لئے اُنہیں تیار کیا جس کا اُنہیں سامنا ہونے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح جسمانی اعتبار سے ہمارے مشابہ ہو گئے؟

☆۔ آپ اس وقت کیسی آزمائشوں سے گزر رہے ہیں؟ کیا آپ انھیں خداوند کے لئے ایک موقع کے طور پر دیکھتے کہ وہ آپ پر اپنی قدرت کو ظاہر کرے گا؟

☆۔ اُس طوفان کی بارے میں سوچیں جو کچھ عرصہ تک آپ کے لئے پریشانی کا باعث بنا رہا۔ اُس طوفان نے آپ کو خدا اور اُس کی قدرت کے تعلق سے کیا سکھایا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ اپنے ایمان کی کمی پر خداوند سے معافی مانگیں۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ اُن طوفانوں کے وسیلے سے بھی آپ کے ایمان کو بڑھائے جو وہ آپ کی زندگی میں لاتا ہے۔

☆۔ اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ ہمارے ایمان کی کمی کے باوجود بھی اپنی قدرت کو ہم پر ظاہر کرتا اور ہم سے محبت رکھتا ہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو اس کشمکش کے درمیان ایک اطمینان سے بھرا ہوا دل عطا کرے۔

باب 3

گراسینیوں کا بدروح گرفتہ شخص

متی 8:28-34 مرقس 5:1-20 اور لوقا 8:26-39

خداوند یسوع اور ان کے شاگرد بھیڑ کو چھوڑ کر جھیل کی دوسری طرف جا چکے تھے۔ بہت سے لوگ شفا پانے اور ان کا کلام سننے کے لئے وہاں پر آئے تھے۔ تاہم خدا باپ ان کے لئے کوئی اور مقصد اور منصوبہ رکھتا تھا۔ جھیل کی لہروں پر رواں دواں کشتی میں شاگردوں کی تعلیم و تربیت بھی اسی منصوبہ کا حصہ تھی۔ دوسری وجہ کسی اور مستحق کے لئے خدمت سرانجام دینا تھی۔ اس باب میں ہم اسی شخص سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔

یہ بات بڑی اہم ہے کہ کس طرح خداوند نے اپنے شاگردوں کو ہونے والے واقعہ کے تعلق سے تیار کیا۔ جھیل کی دوسری طرف "گراسینیوں کے علاقہ میں" شاگردوں کا سامنا ایک بدروح گرفتہ شخص سے ہوا۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اگرچہ اس روز دو بدروح گرفتہ شخص یسوع سے ملے ﴿متی 8:28﴾ لیکن ہم یہاں پر صرف ایک ہی شخص پر توجہ مرکوز کریں گے۔

انجیل کے مصنفین ہمیں بتاتے ہیں کہ اس علاقہ کے لوگ اس قدر خوفزدہ تھے کہ جہاں یہ شخص رہتا تھا کوئی اُدھر سے گزرتا بھی نہیں تھا کیوں کہ وہ بڑا پر تشدد رویہ رکھتا تھا۔ وہ شخص بڑا وحشت ناک تھا۔ وہ کوئی لباس بھی نہیں پہنتا تھا۔ وہ قبروں میں رہتا' چیختا چلاتا اور سارا سارا دن آہ و پکار کرتا رہتا تھا۔ وہ اپنے تئیں پتھروں سے زخمی کرتا تھا۔ کوشش کی گئی کہ اُسے کسی طرح قابو میں کر لیا جائے لیکن وہ زنجیروں کو بھی توڑ ڈالتا تھا۔ اُس پر قابو پانے کے لئے کوئی طریقہ بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ اُس کی جسمانی طاقت معمول سے زیادہ تھی۔ دراصل اُس کے بدن میں ایک بدروح کی قوت کام کر رہی تھی۔ یہ بڑا خوفناک شخص تھا' اُس کی حالت قابلِ رحم تھی۔ وہ شخص چیخ و پکار کرتا

رہتا اور اپنے تئیں پتھروں سے زخمی کرتا رہتا تھا چونکہ اُس کا بدن بہت زیادہ زخمی ہو چکا تھا۔ وہ اب سو بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ رات بھر جاگتا رہتا تھا اور قبروں کے درمیان چلتا پھرتا رہتا تھا۔ وہ ایک ایسا شخص بن چکا تھا جو گہرے درد اور کرب میں زندگی کے دن پورے کر رہا تھا۔ جن بدروحوں نے اُس پر قبضہ کر رکھا تھا دراصل وہی اُسے اذیت پہنچا رہی تھیں۔

ہم صرف تصور ہی کر سکتے ہیں کہ اُس روز جب وہ بدروح گرفتہ شخص شاگردوں کی طرف بڑھ رہا ہوگا تو انہوں نے کیا محسوس کیا ہوگا۔ فطرتی بات ہے کہ اُن پر خوف' اور وحشت کی گرفت بڑی مضبوط ہو گئی ہوگی۔ جھیل کی دوسری طرف جاتے ہوئے یسوع کا طوفان کو تھما دینا' دراصل اسی واقعہ کی تیاری تھی جو اُن کو ابھی پیش آیا تھا۔

جب اُس بدروح گرفتہ شخص نے یسوع کو دیکھا' وہ چیختا چلاتا ہوا نیچے گر گیا۔ ''اے خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام؟ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہمیں وقت سے پہلے عذاب میں ڈالے؟'' (28:8)

مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ شخص بلند آواز سے پکارتے ہوئے یسوع کی منت کرنے لگا کہ وہ اُسے عذاب میں نہ ڈالے۔ (لوقا 28:8) یہاں پر بہت سی توجہ طلب باتیں موجود ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ کہ اُس شخص میں سے جو آواز نکل رہی تھی وہ اُن بدروحوں کی آواز تھی جو اُس شخص میں سے ہو کر بول رہی تھیں۔ اُن بدروحوں نے نہ صرف اُس کے بدن پر بلکہ اُس کی آواز پر اپنا تسلط قائم کر رکھا تھا۔ اُس شخص کی اپنی مرضی اور ارادہ مغلوب ہو چکا تھا۔ وہ باتیں جو وہ کر رہا تھا' وہ الفاظ جو اُس کے منہ سے نکل رہے تھے دراصل اُن بدروحوں کی آواز تھی جو اُس کے سوکھے مقام میں بسیرا کئے ہوئے تھیں۔

دوسری بات' اُن بدروحوں کو یسوع کے تعارف کی ضرورت نہیں تھی۔ بلاشبہ وہ جانتی تھیں کہ وہ کون ہے اور اس دُنیا میں کیا کام سرانجام دینے کے لئے آیا ہے۔ وہ یسوع سے خوفزدہ تھیں۔ اُن

بدروحوں نے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا رکھا تھا۔ اس علاقے کے کسی بھی مکین سے وہ بدروحیں خوفزدہ نہیں تھیں۔ لیکن جب انہوں نے یسوع کو دیکھا تو بڑے خوف میں چلانے لگیں۔ انہیں یسوع میں وہ نظر آیا جو انہیں ہلاک و برباد کر سکتا اور انہیں ابدی عذاب کی جگہ پر بھیج سکتا تھا۔ وہ بدروحیں خداوند سے خوفزدہ تھیں۔ جو کچھ خداوند نے ان سے کرنا تھا وہ اس سے ڈرتی تھیں۔ وہ جہنم میں ڈالے جانے سے خوفزدہ تھیں اور وہاں پر نہیں جانا چاہتی تھیں۔ اگر بدروحیں بھی جہنم میں جانے سے خوفزدہ ہیں تو اندازہ کریں کہ جہنم کس قدر ہولناک اور بھیانک جگہ ہے!

تیسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ بدروحوں نے یسوع کو سجدہ کیا۔ وہ اُسے سجدہ کرنے پر مجبور تھیں۔ لازم تھا کہ وہ اس کے آگے جھکتیں۔ وہ جانتی تھیں کہ وہ اس کی حضوری میں ہیں جو سب سے بلند و بالا اور عظیم ترین ہے۔ اگرچہ وہ اس سے نفرت کرتی تھیں تو بھی وہ اس کے آگے جھکیں۔ کیوں کہ ہر ایک گھٹنہ یسوع کے آگے جھکے گا۔ (فلپیوں 10:2) حتیٰ کہ بدروحیں بھی اُس کے قدموں میں گریں گی۔

آخری اور اہم بات، بدروحیں جانتی تھیں کہ وہ شکست خوردہ ہیں، وہ جانتی تھیں کہ ان کی عدالت اور عذاب میں ڈالے جانے کا ایک دن مقرر ہو چکا ہے۔ انہوں نے یسوع سے کہا کیا وہ انہیں وقت سے پہلے ہی عذاب میں ڈالنے کے لئے آیا ہے؟ حتیٰ کہ شیطان کو بھی اس بات کا علم ہے کہ اُس کا وقت بہت محدود ہے۔ (مکاشفہ 12:12) وہ جانتا ہے کہ وہ جنگ جیت نہیں سکتا، تو بھی وہ ہر ممکن نقصان پہنچانے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے ہے۔

اس شخص کو دیکھ کر یسوع نے بدروحوں کو نکل جانے کا حکم دیا۔ بدروحوں نے اس کی منت کی کہ وہ انہیں اس علاقے سے باہر نہ بھیجے۔ لوقا 37:8 میں بیان کیا گیا ہے وہ اس کی منت کرنے لگیں کہ انہیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ دے۔ یہ بدروحیں جہنم سے خوفزدہ تھیں۔ انہوں نے یسوع

کی منت کی کہ وہ اُنہیں وقت سے پہلے وہاں نہ بھیجے۔

یسوع نے اُس کا نام پوچھا' بدروح نے اُسے بتایا کہ اُس کا نام لشکر ہے' اُس کا نام لشکر اِس لئے تھا کیوں کہ وہ بہت سی بدروحیں تھیں۔ بدروحوں نے یسوع سے کہا کہ وہ اُنہیں سوّروں کے غول میں بھیج دے جو قریبی کھیتوں میں چر رہا تھا۔

یسوع نے ایک ہی لفظ کہہ کر اُنہیں سوّروں کے غول میں جانے کا حکم دیا۔ سوّروں کا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کا جھیل میں ڈوب مرا۔ یہ منظر بڑا پریشان کن ہوگا۔ بدروحوں نے اپنی تباہ و برباد کر دینے والی فطرت کے مطابق ہی کام کر دکھایا اور پورے کا پورا غول ہلاک کر ڈالا۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ بدروحیں پھر کہاں گئیں۔

سوّر چرانے والے بھاگے اور شہر میں جا کر لوگوں کو سارا ماجرہ کہہ سنایا۔ یہ سب کچھ سن کر شہر کے لوگ یسوع کو دیکھنے کے لئے وہاں پر آئے۔ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے اُس شخص کو کپڑے پہنے اور ہوش (درست ذہنی حالت) میں دیکھا جو پہلے بدروح گرفتہ تھا۔ مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ اُن لوگوں نے یسوع سے کہا کہ وہ وہاں سے چلا جائے کیوں کہ خوف اور دہشت اُن پر طاری ہو گئی تھی۔ اُنہوں نے اُس دن ایسی قدرت دیکھی جو اُس قدرت سے کہیں زیادہ عظیم تھی جس نے اُنہیں برسوں سے خوفزدہ کر رکھا تھا۔ وہ اُس قدرت کو دیکھ کر ڈر گئے کہ نہ جانے وہ قوت اُن کے ساتھ کیا کرے گی۔ وہ ایسی قدرت کو اپنے درمیان دیکھنا اور رکھنا نہیں چاہتے تھے۔

عہدِ عتیق کے انبیاء نے بھی ایسی قدرت کا تجربہ کیا۔ یسعیاہ یہ محسوس کرتے ہوئے خداوند کے آگے گر پڑا کہ وہ برباد ہو جائے گا۔ ﴿یسعیاہ 6:4-5﴾ یوحنا بھی پژمردہ ہو کر یسوع کے قدموں میں گر پڑا۔ ﴿مکاشفہ 1:17﴾ خدا کی قدرت اور اُس کی حضوری کا گہرا احساس وہاں پر موجود تھا۔ جس سے وہاں پر موجود لوگوں کے دلوں اور ذہنوں پر بڑا خوف چھا گیا۔ وہ اُس قوت اور قدرت کے آگے فروتن ہونے کے لئے تیار نہ تھے۔ چونکہ وہ اپنے آپ کو درست کرنا نہیں چاہتے

تھے اس لئے اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ وہ وہاں سے چلا جائے۔ آج بھی بہت سے لوگ ہیں جو خدا سے دُور بھاگ رہے ہیں کیوں کہ وہ خدا کی قدرت اور اُس کی حضوری سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ اپنی زندگی اُس کے تابع کرنا نہیں چاہتے اس لئے وہ اُس سے دُور بھاگتے ہیں۔

خداوند نے وہاں پر موجود لوگوں سے کوئی بحث و مباحثہ نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھ اُنہوں نے کہا یسوع نے اُن کی بات سنی پھر وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

وہ شخص جس سے بدروحیں نکالی گئی تھیں اُس نے یسوع کی منت کی کہ وہ اُسے اپنے پیچھے چلنے کی اجازت دے۔ لیکن یسوع نے اُسے اجازت نہ دی۔ یسوع نے اُسے کہا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بتائے کہ خدا نے اُس کے لئے کتنے بڑے کام کئے ہیں اور یہ کہ کس طرح خدا کی رحمت اور شفقت نے اُس کو آزاد کیا۔ اُس آدمی نے یسوع کی بات مانی اور وہ اپنے علاقہ میں گیا اور ہر کسی کو بتانے لگا کہ یسوع نے اُس کے لئے کتنے بڑے کام کئے ہیں۔ لوگ اُس کی حیرت انگیز سچی گواہی سن کر ہکا بکا رہ گئے۔

اس واقعہ کی ایک حیران کن بات یہ ہے کہ اُس روز خداوند یسوع نے صرف اور صرف اُسی شخص کو شفا دی۔ خداوند یسوع جھیل کے پار صرف اُسی شخص کے لئے گئے تھے۔ یسوع نے اُس زندگی کو چھوا اور پھر اُسے اُس کے گھر بھیج دیا۔ پھر اُس شخص نے اپنے علاقہ میں جا کر بہت سی زندگیوں کو یسوع کی گواہی دی۔ یسوع نے اُس علاقہ میں جانے کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ یسوع نے کسی دوسرے شخص کو اپنی گواہی کے لئے قوت اور گواہی سے معمور کر دیا۔ خدا کے کاموں میں ہر کسی کا کوئی نہ کوئی کردار ضرور ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆ ۔ یہ حوالہ ہمیں جہنم کے بارے میں کیا معلومات فراہم کرتا ہے؟
☆ ۔ یہ حوالہ ہمیں جہنم کی قوتوں پر یسوع کے اختیار اور قدرت کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟
☆ ۔ اس حوالہ سے ہم بدروحوں کے کاموں کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟
☆ ۔ ہمیں اس بات سے کیا حوصلہ ملتا ہے کہ یسوع مکمل طور پر کسی بھی زندگی کو تبدیل کر سکتا ہے۔ جس طرح اُنھوں نے گراسینیوں کے بدروح گرفتہ شخص کو آزاد کیا تھا؟
☆ ۔ آپ کے ادا کرنے کے لئے یسوع کے پاس کون سا کردار ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔ اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ جہنم کی قوتوں سے کہیں عظیم ہے اور اُن پر غالب آیا ہے۔
☆ ۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ آپ کو دشمن کے قلعوں سے رہائی دینے کی قدرت رکھتا ہے۔
☆ ۔ خداوند سے کہیں کہ وہ اپنی بادشاہی میں ادا کرنے کے لئے آپ کا کردار واضح کرے۔
☆ ۔ کچھ دیر کے لئے دُعا کریں کہ خداوند آپ کے گرد و نواح کے لوگوں پر جہنم کی وحشت اور حقیقت کو عیاں کرے۔

باب 4

یسوع کی پوشاک چھونے والی عورت

متی 9:18-22 مرقس 5:21-34 اور لوقا 8:40-48 پڑھیں

مرقس 5:21 اور لوقا 8:40 کے مطابق جب یسوع اور اُس کے شاگرد جھیل کے پار گئے تو گراسینیوں کے بدروح گرفتہ شخص کو آزاد کرنے کے بعد ایک بار پھر انہیں بہت بڑی بھیڑ کا سامنا کرنا پڑا۔ لوقا 8:40 میں بیان کرتے ہیں کہ یہ بھیڑ یسوع کی راہ دیکھ رہی تھی اور اُس سے ملنے کی منتظر تھی۔ یہ سب لوگ اپنے اپنے بوجھ اور مختلف ضروریات کو لے کر وہاں آئے تھے۔ اُن کی یہ آرزو تھی کہ یسوع اُن کے بیماروں کو اچھا کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے دیگر مسائل بھی حل کر دے۔ یہ سب لوگ اپنی بیماریوں اور مسائل سے چھٹکارا تو چاہتے تھے لیکن یسوع کی پیروی کے لئے اپنا سب کچھ ترک کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

جب یسوع جھیل کے کنارے تھے، عبادت خانہ کے سردار نے آ کر اُس کی منت کی کہ وہ اُس کے گھر آ کر اُس کی بیٹی کو شفا دے۔ اُس کی ایک بارہ سالہ بیٹی تھی جو قریب المرگ تھی۔ اُس نے یسوع سے درخواست کی کہ وہ آ کر اُسے چھوئے تاکہ وہ جیتی رہے۔ یسوع نے اُس کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔ خداوند یسوع روانہ ہوئے تو بھیڑ اُن کے پیچھے ہو لی۔

مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ بھیڑ یسوع پر گری پڑتی تھی۔ (لوقا 8:42) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کے اردگرد کس قدر زیادہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ بہت سے لوگ مایوس بھی تھے۔ وہ یسوع کے قریب جانا چاہتے تھے۔ ہر کوئی یہی چاہتا تھا کہ یسوع اُس کے مریض کو اچھا کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ بھیڑ میں دھکم پیل ہو رہی تھی۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بھیڑ میں موجود ہر ایک شخص جب یسوع تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہو گا تو وہاں پر کیا صورتحال پیدا ہو گئی ہو گی۔

اُس بھیڑ میں ایک ایسی عورت بھی تھی جسے خون کی بیماری تھی۔ وہ بارہ برس سے اس عارضہ میں مبتلا تھی۔ مقدس مرقس بیان کرتے ہیں کہ اس بیماری کے سبب سے اُس نے بہت تکلیف اور دُکھ اُٹھایا تھا۔ وہ بہت سے ڈاکٹروں اور طبیبوں کے پاس گئی تھی۔ لیکن کوئی بھی اُسے شفا نہ دے سکا۔ اُس نے اپنا سارا مال متاع بھی خرچ کر ڈالا تھا۔ لیکن اُس کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی۔ جب اُس نے سنا کہ یسوع اُس علاقہ میں آیا ہے تو وہ بھی اُس بھیڑ میں شامل ہوگئی۔ اُس نے یسوع کو اپنی واحد اُمید کے طور پر دیکھا۔ بھیڑ اس قدر زیادہ تھی کہ اُس عورت نے سوچا کہ وہ کسی طور پر بھی یسوع تک اپنی آواز پہنچا نہ سکے گی۔ شاید وہ سمجھتی ہو کہ وہ اس لائق ہی نہیں کہ اُس کی توجہ حاصل کر پائے۔ اُس کے ذہن اور دل میں خواہ کچھ بھی ہو' اُس کا یہ ایمان ضرور تھا کہ اگر وہ اُس کی پوشاک کا کنارہ ہی چھوئے گی تو شفا پا جائے گی۔

ہمارے سیکھنے کے لئے یہ نکتہ ہے کہ موسوی شریعت کے مطابق ایسی عورت جس کو اس طرح کی بیماری ہوتی تھی وہ شرعی اور رسمی لحاظ سے ناپاک ہوتی تھی۔ (احبار 15:19) اگر وہ کسی بھی لباس کو چھو دیتی تو وہ ناپاک ہو جاتا' اسی طرح وہ شخص بھی ناپاک ٹھہرتا جس نے وہ لباس پہنا ہوتا تھا۔

بھیڑ میں لوگوں کو پیچھے کرتے' راستہ بناتی ہوئی' وہ یسوع کے قریب جا پہنچی۔ اُس نے آگے بڑھ کر یسوع کی پوشاک کا کنارہ چھو لیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اُسے دیکھے' اُس نے سوچا کہ اگر وہ یسوع کی پوشاک کا کنارہ چھوئے گی تو کسی کو بھی علم نہیں ہونے پائے گا۔ اُس روز وہاں پر بے شمار لوگ تھے جو یسوع پر گرے پڑتے تھے۔ یسوع کی پوشاک کا کنارہ چھوتے ہی وہ عورت شفا پا گئی۔ اُس کا خون بہنا بند ہو گیا' وہ جانتی تھی کہ کچھ ہوا ہے۔

یسوع بھی اس بات سے آگاہ تھے کہ کچھ ہوا ہے۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے محسوس کیا کہ قوت اُس میں سے نکلی ہے۔ ہر ایک معجزے کے لئے یسوع کو کوئی نہ کوئی قیمت ادا

کرنا پڑتی تھی۔ خدمت کا یہ کام بڑا تھکا دینے والا تھا۔ جب اُس نے محسوس کیا کہ قوت اُس میں سے نکلی ہے' تو اُنہوں نے پیچھے مڑ کر پوچھا کس نے مجھے چھوا ہے۔ مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ آس پاس کے سبھی لوگوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اُنہوں نے یسوع کو چھوا ہے۔ وہ عورت بھی از خود آگے نہ آئی۔ پطرس نے تعجب سے کہا کہ خداوند بھیڑ تجھ پر گری رہی ہے کوئی بھی شخص نہ چاہتے ہوئے انجانے میں تجھے چھو سکتا ہے۔ اس ضمن میں اُنہوں نے یسوع کے سوال کو بڑا غیر معقول سمجھا ہوگا۔

تاہم یسوع جانتے تھے کہ کسی نے اُسے چھو کر شفا پائی ہے۔ خداوند نے اُس شخص کو بھیڑ میں سے تلاش کرنا شروع کر دیا جس نے اُسے چھوا تھا۔ مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت جو بھیڑ میں چھپی ہوئی تھی' یہ محسوس کرتی ہوئی آگے آئی کہ اب وہ چھپ نہیں سکتی۔ اُسے معلوم تھا کہ یسوع اُسے تلاش کرے گا۔ وہ آگے بڑھ کر یسوع کے قدموں میں گر پڑی۔ وہ کانپتی ہوئی آئی۔ جب وہ اُس کے قدموں پر گری تو اُس پر بڑا خوف طاری تھا۔ ﴿مرقس 33:5﴾ اُس نے یسوع کو بتایا کہ کس طرح اُس کی پوشاک کا کنارہ چھو کر اُسے فی الفور شفا ملی ہے۔

وہ عورت یسوع کے قدموں پر گری کیوں کانپ رہی تھی؟ اُسے معلوم نہیں تھا کہ اب کیا ہوگا۔ کیوں کہ اُس نے ایک ناپاک عورت ہوتے ہوئے یسوع کو چھو دیا تھا۔ اب یسوع نے اُسے دیکھ لیا تھا' ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک احساسِ جرم محسوس کر رہی ہو۔ اُسے اپنے جرأت مندانہ قدم پر ندامت محسوس ہو رہی ہو۔ اگرچہ وہ شفا پا گئی تھی تو بھی وہ کانپ رہی تھی کیوں کہ خدا کے بیٹے یسوع کی حضوری میں تھی۔ کیا وہ اُسے اُس کی بے باکی پر سزا دے گا؟ کیا اُس کی پوشاک ناپاک کرنے پر اُسے مار پڑے گی؟ شریعت کے مطابق اُسے یسوع کو چھونا نہیں چاہیے تھا۔ وہ یہ جانتی تھی کہ اُس نے شریعت کو توڑا ہے۔ وہ احساسِ جرم تلے دبی ہوئی یسوع کی حضوری میں کھڑی تھی۔ وہ اُس کی طرف دیکھنے کی بھی جسارت نہیں کر رہی تھی۔ وہ اپنا چہرہ خاک پر رکھے

اُس کی عدالت کی منتظر تھی۔

یسوع نے اُس کے خوف کو بھانپ لیا۔اُس نے اُسے اپنے قدموں پر کانپتے ہوئے دیکھا تھا۔اُس نے براہِ راست اُس خوف سے کلام کیا۔'' اُس نے کہا' بیٹی خاطر جمع رکھ۔'' (متی 22:9) یسوع نے اُسے کوئی سزا کا حکم نہ سنایا۔اُنہوں نے اُسے یقین دلایا کہ اُس کے ایمان ہی سے اُسے شفا ملی ہے۔''سلامت چلی جا۔'' (لوقا 48:8)'' اپنی اس بیماری سے بچی رہ۔'' (مرقس 34:5) اسی لیے وہ اچھی ہوگئی اور پھر دوبارہ کبھی اُس عارضہ میں مبتلا نہ ہوئی۔یہ بات خاص طور پر اہم ہے کہ کیوں خداوند یسوع نے بھیڑ میں سے دانستہ طور پر اُسے بلایا۔وہ تو شفا پا گئی تھی۔جب تک اُس عورت کی شناخت نہ ہوگئی' یسوع نے اُسے جانے نہ دیا۔اس کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔

اوّل۔جب وہ عورت سامنے آئی تو اُس پر خدا کا فضل اور ترس ظاہر ہوا۔ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ وہ عورت کس قدر ناپاک تھی۔اُس نے جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے یسوع تک رسائی حاصل کی اور یسوع کی پوشاک کا کنارہ چھوا۔یسوع نے بھی اُس پر سزا کا حکم نہیں لگایا۔بلکہ یسوع نے اُسے قبول کر لیا۔شاید آپ بھی اُس عورت کی طرح محسوس کرتے ہوں۔ہو سکتا ہے کہ آپ خود کو ناپاک اور خداوند کی محبت اور معافی کے قابل ہی نہ سمجھتے ہوں۔شاید آپ سمجھتے ہوں کہ وہ آپ کو کیا کہے گا۔آپ اُس کے قدموں میں گرے ہوئے احساسِ شرمندگی اور گناہ کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔خداوند آپ تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔وہ آپ کو معاف اور صاف کرنا چاہتا ہے۔وہ آپ کو شفا دینا چاہتا ہے۔ہم گناہ گار کی حیثیت سے خداوند کے پاس آتے ہیں لیکن اس کے بڑے فضل اور رحم سے معافی اور راستبازی حاصل کر کے جاتے ہیں کیوں کہ وہ رحیم اور پُر فضل خدا ہے۔

دوم۔اُس عورت کو سامنے لا کر' خداوند نے اُس عورت پر ظاہر کیا کہ اُسے تو رسے چھپنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ اُس نے خداوند سے بڑی برکت کا تجربہ کیا تھا۔ وہ اپنی بیماری سے شفا پا گئی تھی جو بارہ برس سے گھن کی طرح اُسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔ وہ ہر خاص و عام کو اپنی اُس بیماری کے بارے میں بتاتی بھی نہیں ہو گی لیکن اب وہ اپنے نور کو چھپا رہی تھی۔ یسوع اُس سے مخاطب ہوئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ بھیڑ کے سامنے کھڑی ہو کر گواہی دے کہ خداوند نے اُس کے لئے کیا کیا ہے۔ اُسے اُس کے رحم اور بھلائی کی گواہی دینے کی ضرورت تھی۔ کیا خداوند نے آپ کی زندگی میں کوئی کام کیا ہے؟ اُس عورت کی طرح اپنی گواہی کو نہ چھپائیں۔ جب خداوند یسوع مسیح نے گراسینیوں کے بدروح گرفتہ شخص کو شفا دی تو اُسے یہ کہا کہ وہ اپنے گھر والوں کو جا کر بتائے کہ خداوند نے اس کے لئے کیا کیا ہے۔ یہ عورت نہ صرف یسوع سے بلکہ بھیڑ سے بھی خوفزدہ تھی۔ اُسے اُس خوف سے رہائی پانے کی ضرورت تھی کہ دوسرے اُس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے۔ اُسے اِس بات کے لئے تیار اور رضامند ہونے کی ضرورت تھی کہ وہ اپنی روشنی کو دوسروں کے سامنے چمکنے کا موقع دے۔

سوم۔ اُس عورت کو اپنے گناہ کو تسلیم کرنے اور اس بات کا اقرار کرنے کی ضرورت تھی۔ اُس نے ایک ناپاک عورت ہوتے ہوئے یسوع کی پوشاک کا کنارہ چھوا تھا۔ اُس نے اُس سے برکت چرائی تھی۔ وہ اپنے گناہ کے سبب سے بھی کانپتی ہوئی آگے آئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ خداوند کے رحم اور ترس اور اُس کی معافی کو پورے طور پر سمجھتی ضرورت اس بات کی تھی کہ وہ اپنے گناہ کو بھی پورے طور پر تسلیم کرتی اور اس کا اقرار کرتی۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں جو اپنے گناہ کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔ وہ شفا تو پانا چاہتے ہیں لیکن وہ اس بات کو تسلیم کرنا نہیں چاہتے کہ وہ گناہ گار ہیں۔ جب تک ہم اپنے گناہ کو گناہ سمجھ کر اس کا اقرار نہ کریں۔ ہم اس بات کو سمجھ ہی نہیں پائیں گے کہ خداوند نے ہمارے لئے کیا کیا ہے۔ یہی اُس کی مہیا کردہ فتح میں زندگی بسر کرنے کا راز ہے۔

آخری بات۔ضرورت اِس بات کی تھی کہ خداوند یسوع اُس کی شفا پر اپنی برکت کی تصدیق کرتے ۔وہ عورت چپکے سے وہاں سے نہ چلی گئی'یسوع اُسے سامنے لائے۔اُس نے اُسے قابلِ قدر جانتے ہوئے اُس کے لئے رکنے کو ترجیح دی۔یاد رکھیں کہ یہاں پر خداوند یسوع مسیح اُس گھر کی طرف سفر کر رہے ہیں جہاں ایک بچی بستر پر پڑی قریب المرگ ہے۔ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔خداوند یسوع مسیح وہاں پر رُک کر اُس عورت سے گفتگو کر رہے تھے۔۔خداوند یسوع اُس عورت سے مخاطب ہوئے'اب تک جو شفا اُس عورت کو ملی ہوئی تھی' وہ چرائی ہوئی شفا تھی۔اُس عورت نے یسوع کو شفا دینے کے لئے نہیں کہا تھا۔اُس نے اپنے طور پر ہی اُس شفا کو لے لیا تھا۔اگر خداوند اُسے نہ بلاتے تو وہ اپنے لئے خدا کی محبت کی گہرائی کو جانے بغیر ہی چپکے سے اپنے گھر چلی جاتی۔اُسے سب کے سامنے لانے سے'یسوع نے اُس معجزہ کی تصدیق کرتے ہوئے اُسے برکت دے کر رخصت کیا۔خداوند نے اُسے یقین دلایا کہ یہ اُس کی مرضی تھی کہ وہ شفا پائے۔خداوند نے اُس شفا پہ مہر لگائی اور شخصی طور پہ اُس کے لئے اپنی محبت کا اظہار کیا۔خداوند نے احساس دلایا کہ وہ کس قدر نااہل تھی اور اُس پر کس قدر بڑی شفقت اور رحم ہوا ہے اور اُس نے خداوند کی نہ صرف شفا بلکہ معافی اور ترس کو حاصل کیا ہے۔اور خداوند نے اُسے سمجھایا کہ وہ اپنی روشنی دوسروں کے سامنے چمکنے دے اور جو کچھ خداوند نے اُس کے لئے کیا ہے اُسے دوسروں کو بتانے میں شرم محسوس نہ کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں اپنے گناہوں کو تسلیم کرنے اور اُن کا اقرار کرنے کی اہمیت کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ "تمہاری روشنی دوسروں کے سامنے چمکے"۔ اس تعلق سے یہاں ہم کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ کی روشنی دوسروں کے سامنے خداوند کے جلال اور گواہی کے لئے چمک رہی ہے؟

☆۔ لوگوں کے لئے خداوند کے ترس اور محبت کے بارے میں یہ واقعہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ شخصی طور پر خداوند نے آپ کے لئے کیا کیا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے جرأت اور دلیری مانگیں تاکہ اور بھی آب و تاب کے ساتھ آپ کی روشنی خداوند کے جلال اور گواہی کے لئے دوسروں کے سامنے چمکتی رہے۔

☆۔ خداوند کے رحم اور ترس کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں۔ اس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار رہوں کہ وہ شخصی طور پر آپ کو جانتا اور دیکھتا ہے۔

☆۔ خداوند کے شکرگزار رہوں کہ اُس کے پاس آپ کے لئے ہمیشہ وقت موجود ہوتا ہے۔

باب 5

یائر کی بیٹی

متی 9:23-26 مرقس 5:35-43 اور لوقا 8:49-56

خداوند یسوع مسیح یائر کے گھر کی طرف جا رہے تھے جو کہ عبادت خانہ کے راہنماؤں میں سے ایک راہنما تھا۔ اُس کی بارہ سالہ بیٹی بیمار اور قریب المرگ تھی۔ دورانِ سفر یسوع مسیح نے ایک عورت کو بھی شفا دی تھی جس نے اُس کی پوشاک کا کنارہ چھوا تھا۔ مقدس مرقس اور لوقا کے مطابق جب خداوند یسوع مسیح اُس عورت سے محوِ گفتگو تھے تو اُس وقت یائر کا ایک نوکر یہ افسوسناک خبر لے کر آیا کہ اُس کی بیٹی مر چکی ہے۔

چونکہ یسوع اُس عورت سے بات چیت کرنے کے لئے رُک گئے تھے' نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی یائر کی بیٹی دم توڑ گئی۔ وہ عورت جس نے خون کی بیماری سے شفا پائی تھی جب اُس نے یہ خبر سنی ہوگی تو اُسے کیسا محسوس ہوا ہوگا؟ ہمیں اس خبر پر اُس کے احساسات کے تعلق سے کچھ نہیں بتایا گیا۔ تاہم یسوع نے یائر سے کہا کہ وہ فکرمند نہ ہو بلکہ ایمان رکھے تو اُس کی بیٹی ٹھیک ہو جائے گی۔

مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے اُس بھیڑ کو اجازت نہ دی کہ وہ مزید اُس کے ساتھ آگے بڑھے۔ وہ یائر کے گھر پطرس، یعقوب اور یوحنا کے ساتھ گئے۔ ﴿لوقا 8:51﴾ جب وہ گھر پہنچے تو یسوع نے دیکھا کہ بانسری بجانے والے بڑی پُرسوز (غمناک) دھن بجا رہے تھے۔ وہاں پر ایک بہت بڑی بھیڑ بھی موجود تھی جو کہ اس جواں سال بیٹی کی وفات پر اظہارِ افسوس کے لئے جمع تھی۔ وہاں پر بڑا شور اور غل ہو رہا تھا۔ رونا اور چلانا اور چیخ و پکار جاری تھی۔ افراتفری اور بڑی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔

خداوند یسوع مسیح نے بھیڑ کے پاس جا کر کہا کہ وہ رونا چلانا بند کر دیں۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوئی ہوئی ہے۔ ہمیں یہاں پر یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ لڑکی مری نہیں تھی۔ اُس کی موت کی تصدیق پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اب تو تجہیز و تدفین (کفن دفن) کی تیاری ہو رہی تھی۔ جب خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ نوعمر لڑکی مری نہیں بلکہ سو رہی ہے تو انہوں نے ایک ایسے پُر اعتماد شخص کے طور پر یہ بات کی جسے معلوم تھا کہ وہ لڑکی دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ اُس لڑکی کی موت مستقل نہیں بلکہ عارضی تھی۔ اس نے شفا پا کر معمول کی زندگی بسر کرنا تھی۔

ہمیں یہ واقعہ یوحنا کی انجیل میں ﴿11:38-43﴾ لعزر کی یاد دلاتا ہے۔ یسوع نے اُسے مرنے دیا تا کہ خدا کا جلال اُس کے وسیلے سے ظاہر ہو سکے۔ یسوع کو اُس عورت کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تھی جس نے اُس کی پوشاک کا کنارہ چھوا تھا۔ یہ تاخیر ایک عظیم ترین مقصد کو پورا کرنے کا سبب بنی۔ خدا کو اُس تاخیر سے جلال ملا۔ بہت دفعہ ہماری زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں جب ہم اپنی راہوں میں طرح طرح کی رکاوٹیں دیکھتے ہیں۔ اس بات کا احساس اپنی زندگی میں لیں کہ یہ رکاوٹیں خدا کے اختیار کے نیچے ہیں۔ وہ اپنے ٹھہرائے ہوئے وقت پر اپنا مقصد پورا کرے گا۔

اس سارے منظر نامہ میں' مجھے یائر کے تعلق سے سوچنا اچھا لگتا ہے۔ جب یسوع اُس عورت ﴿جس نے اُس کی پوشاک کا کنارہ چھوا تھا﴾ کے سبب دیر سے پہنچے تو یائر کی سوچ کیا ہوگی۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ایسے مواقع آئے جب میرے ذہن پر اُس وقت دباؤ بہت زیادہ ہو گیا جب سب کچھ میری سوچ اور خیال کے مطابق نہیں ہو رہا تھا۔ اگر میں یائر کی جگہ پر ہوتا تو یقیناً میں یہی چاہتا کہ یسوع تھوڑا سا تیز چلے۔ میں اُسے وضاحت سے بتاتا کہ میری بیٹی قریب المرگ ہے۔ جب یائر کو یہ پیغام ملا کہ اُس کی بیٹی وفات پا گئی ہے تو اس کے ذہن میں کئی سوالات اُٹھنا شروع ہو گئے ہوں گے۔

یسوع نے آنے میں جلدی کیوں نہ کی؟ وہ عورت کی خاطر راستہ میں کیوں رُکے؟ ہمیں یہاں پہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یسوع کا دیر سے آنا ہی اُس سارے منصوبہ کا حصہ تھا۔ ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم خداوند پر زیادہ توکل کریں۔ ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ رکاوٹیں اور تاخیر بھی اُس کے زیرِ اختیار ہیں۔ اور وہ اُنہیں بھی ہماری زندگی میں اپنے جلال کے لئے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ چونکہ یسوع دیر سے پہنچے تھے اس لئے یائیر کی بیٹی جہانِ فانی سے کوچ کر گئی تھی' اب خدا کی قدرت اور بھی پُر زور طریقہ سے وہاں پر ظاہر ہوئی۔

جب یسوع نے بھیڑ سے کہا کہ وہ خاموش ہو جائے کیوں کہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے تو وہ لوگ یسوع پر ہنسنے لگے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ لوگ جانتے تھے کہ لڑکی تو مر چکی ہے۔ وہ لوگ اس لئے ہنس پڑے کیوں کہ اُنہوں نے محسوس کیا کہ اُسے معلوم ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

یسوع نے اپنے شاگردوں اور لڑکی کے والدین کو اپنے ساتھ لیا اور اُس کمرے میں گئے جہاں لڑکی کو رکھا گیا تھا۔ یسوع نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا۔ اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کہا'' تلیتا قومی'' ﴿مرقس 41:5﴾

یہ ارامی زبان کے الفاظ تھے جس کا معنی ہے۔'' اے لڑکی میں تجھ سے کہتا ہوں' اُٹھ۔'' صرف مقدس مرقس ہی ہمیں یسوع کے بولے اصل الفاظ پیش کرتا ہے۔ اُس روز یسوع کے لبوں سے ادا ہونے والے الفاظ اس قدر پُر قدرت تھے کہ مقدس مرقس نے صرف ترجمہ بیان نہیں کیا بلکہ اصل الفاظ بھی تحریر کئے ہیں۔ ان سادہ سے الفاظ کے ساتھ' خدا کی قدرت بڑے پُر زور طریقہ سے ظاہر ہوئی۔

فی الفور وہ لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی اور چلنے پھرنے لگی۔ یسوع نے لڑکی کے والدین سے کہا کہ وہ اُسے کھانے کے لئے کچھ دیں۔

مقدس مرقس اور لوقا دونوں ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع نے والدین کو سخت تاکید کی کہ وہ اس معجزہ

کے تعلق سے کسی کو نہ بتائیں۔ تاہم ایسی کوئی بھی صورتحال اور طریقہ نہیں تھا جس سے وہ اس حقیقت کو چھپا سکتے کہ ان کی لڑکی جو مر چکی تھی دوبارہ زندہ ہوئی ہے۔ اُس لڑکی کے دوبارہ زندہ ہونے کی خبر پورے علاقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ یسوع نے اُنھیں یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو چھپائیں۔ بلکہ وہ اُنھیں یہ کہہ رہے تھے کہ اس واقعہ کی تفصیل وہ لوگوں کو نہ بتاتے پھریں۔ یسوع جانتے تھے کہ اس پر بھیڑ کا ردِعمل کیا ہوگا۔ بھیڑ تو پہلے ہی اُس کو دبائے جا رہی تھی، لوگ اس پر گرے پڑتے تھے۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ جب لوگوں نے یہ سب کچھ سنا ہوگا تو وہ بھی اپنے مردوں کو اُس کے پاس لانا شروع ہو گئے ہوں گے تاکہ وہ انھیں بھی زندہ کر دے۔ یہ معجزہ پوری بھیڑ کے لئے نہیں بلکہ اُس خاندان کے لئے تھا۔

ہم یہاں پر خدا کی زبردست قدرت کو موت پر غالب آتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک رکاوٹ جو ہماری راہ میں آ کھڑی ہوتی ہے، اُس میں آپ گہری تسلی اور اُمید رکھیں، کوئی چیز بھی یسوع کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔آپ کی راہوں میں جو رکاوٹیں آتی ہیں' اُن کے تعلق سے آپ کا ردعمل کیسا ہوتا ہے؟ یہ حوالہ کیا چیلنج پیش کرتا ہے؟

☆۔یہاں پر خداوند ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتے ہیں کہ وہ سب چیزوں پر قوی اور قادر ہے؟ اس وقت آپ کو کیسے مسائل کا سامنا ہے؟ کیا خدا اُن مسائل اور مشکلات پر بھی اختیار اور قدرت رکھتا ہے؟ یہ حوالہ کس طرح آپ کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے؟

☆۔جب ایک ایسی عورت کو شفا ملی جسے خون کی بیماری تھی' یسوع نے اُسے سامنے بلایا تاکہ وہ گواہی دے۔ لیکن یہاں اس واقعہ میں یسوع والدین کو منع فرما رہے ہیں کہ وہ اس واقعہ کے تعلق سے کسی کو نہ بتائیں۔ کیا کچھ ایسی چیزیں اور باتیں بھی ہیں جنہیں خداوند ہمارے لئے کرتا ہے اور پھر وہ چاہتا ہے کہ ہم انہیں اپنے تک ہی محدود رکھیں۔ وضاحت کریں۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اُن رکاوٹوں کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں جن کو اس نے آپ کی راہ میں آنے دیا' آپ نے اُن رکاوٹوں سے جو کچھ سیکھا ہے اُن کے لئے بھی اُس کی شکرگزاری کریں۔

☆۔خداوند کے شکرگزار رہوں کہ کوئی بھی ایسی رکاوٹ نہیں جسے وہ دُور نہیں کر سکتا۔

☆۔جب آپ خداوند کا انتظار کرتے ہیں تو خداوند سے اور زیادہ صبر و تحمل مانگیں۔

☆۔خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ کون سی باتیں آپ نے لوگوں کے سامنے بیان کرنا ہے اور کون سے کاموں کو اپنے تک محدود رکھنا ہے جو اس نے آپ کی زندگی میں کئے ہیں۔

باب 6

اندھے آدمی اور بدروح گرفتہ گونگا شخص

متی 9:27-34 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح نے یائر کی بیٹی کو زندہ کیا تھا۔ اُس خاندان میں خدمت گزاری کا کام کرنے کے بعد یسوع اور اُس کے شاگرد اِس علاقہ سے روانہ ہوئے تو دو اندھے شخص اُن کے پیچھے ہو لئے۔ وہ اندھے آدمی یسوع کے پیچھے چلتے چلتے بلند آواز سے پکار رہے تھے۔ "اَے ابنِ داؤد ہم پر رحم کر، اَے ابنِ داؤد ہم پر رحم ﴿متی 9:27﴾ یہاں پر "ابنِ داؤد" کہنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ خطاب یہودی لوگ مسیح کا ذکر کرتے ہوئے استعمال کرتے تھے۔ مسیح کو ابنِ داؤد پکارنے سے وہ اندھے آدمی یہ بیان کر رہے تھے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے۔

متی رسول بیان کرتا ہے کہ مسیح اندر گئے تو وہ اندھے آدمی بھی اُن کے پیچھے ہو لئے۔ ﴿متی 9:28﴾ خداوند اُنہیں کیوں اندر لے گئے؟ اپنی خدمت میں اِس مقام پر خداوند شفا پا جانے والوں کو یہ تاکید کر رہے تھے کہ وہ اپنی شفا کا چرچا نہ کریں۔ اُنہوں نے یائر کے گھرانے کو بھی یہی تاکید کی تھی کہ وہ اِس خبر کا چرچا نہ کریں کہ اُس نے اُن کی بیٹی کو مُردوں میں سے زندہ کیا ہے۔ اُن اندھے آدمیوں کو سرِ عام شفا دینے کی بجائے، خداوند نے ایک الگ سی جگہ تلاش کی جہاں وہ بھیڑ سے الگ تنہائی میں کچھ وقت اُن کے ساتھ گزار سکیں۔

جب خداوند یسوع مسیح اُن آدمیوں کے ساتھ تنہائی میں تھے، تو اُنہوں نے اُن سے پوچھا کیا وہ واقعی اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اُنہیں شفا دے سکتا ہے۔ وہ دونوں آدمی ایک عرصہ سے اندھے تھے اور اِس بات کا تصور کرنا بڑا مشکل تھا کہ وہ دوبارہ دیکھ سکیں گے۔ اب یسوع کے سامنے کھڑے ہوئے، اُنہیں اِس بات پر مجبور کیا جا رہا تھا کہ وہ اپنے ایمان کا جائزہ لیں۔ کیا وہ

واقعی ایمان رکھتے تھے کہ وہ انہیں شفا دے سکتا ہے یا پھر وہ یہ امید کر رہے تھے کہ وہ اُن کے لئے کچھ کرے گا؟ اس بات پر ایمان رکھنا کہ یسوع آپ کو شفا دے سکتا ہے اور یہ ایمان رکھنا کہ وہ شخصی طور پر آپ کو شفا دے گا۔ ان دونوں باتوں میں آسمان اور زمین کا فرق پایا جاتا ہے۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ کس طرح یسوع نے دیگر بیماروں اور کمزوروں کو اچھا کیا ہے۔ لیکن کیا واقعی وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ اُن کے لئے بھی ایسا ہی کرے گا؟

اُن اندھے آدمیوں نے خداوند یسوع کو بتایا کہ وہ ایمان رکھتے ہیں' یسوع نے اُن کی آنکھوں کو چھو کر اچھا کر دیا اور کہا۔ "تمہارے اعتقاد کے موافق تمہارے لئے ہو۔" ﴿متی 29:9﴾

اُسی لمحہ اُن کی بینائی بحال ہوگئی کیوں کہ وہ ایمان رکھتے تھے۔

آئیں اس نکتہ کو دیکھیں اور اس پر غور کریں جو خداوند ہمیں یہاں پر سکھا رہے ہیں۔ اپنی دُعائیہ فہرست کا جائزہ لیں۔ کیا آپ واقعی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا آپ کی دُعاؤں کا جواب دے گا؟ ہو سکتا ہے کہ جس طرح آپ چاہتے ہیں وہ اس طرح سے آپ کی دُعاؤں کا جواب نہ دے۔ لیکن کیا آپ اس بات سے آگاہ ہیں کہ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو اپنی درخواست بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خدا کے سامنے پیش کر رہے ہوتے ہیں؟ آپ کبھی بھی ایک بادشاہ کے پاس جا کر اُس سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگتے جسے آپ دل سے نہ چاہتے ہوں۔ آپ کوئی ایسی چیز بھی نہیں مانگتے جس کے تعلق سے آپ سمجھتے ہوں کہ وہ آپ کو نہیں دے گا۔ ہمیں ایمان سے معمور دلوں کے ساتھ اُس کے حضور آنا چاہئے" کہ جو کچھ ہم اُس سے مانگ رہے ہیں وہ ہمیں مہیا کرے گا۔ ہمیں اس اعتقاد کے ساتھ اس کے حضور آنا چاہئے کہ وہ ہماری درخواست کے تعلق سے سب کچھ کر سکتا ہے اور سب کچھ کرے گا۔

جب وہ شفا پا گئے تو یسوع نے انہیں تاکیداً کہا کہ جو کچھ ہوا ہے وہ کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ متی رسول بیان کرتے ہیں کہ یسوع نے انہیں "تاکید کر کے کہا خبردار کوئی اس بات کو نہ

جانے۔" (متی 30:9) اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کیوں کہ بھیڑ اپنی ضروریات کے پیشِ نظر اس پر گری پڑتی اور اس کو دبائے جا رہی تھی۔ یسوع لوگوں اور ان کی ضروریات میں گھرے ہوئے تھے۔ ہمیں یہاں پر اس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ یسوع اگرچہ خدا کا بیٹا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری طرح کا ایک انسان بھی تھا۔ وہ تھکن بھی محسوس کرتا تھا اور شخصی تجربہ سے جانتا تھا کہ بھیڑ کی طرف سے دباؤ اور کھچاؤ کیا ہوتا ہے۔

کتنی بار لوگ ہمارے وقت اور توانائی کا تقاضا کرتے ہیں۔ ہم لوگوں اور ان کی ضروریات کے غلام بن جاتے ہیں۔ مقدس پولس رسول کو اپنی خدمت کے دوران اسی قسم کی مشکل سے دوچار ہونا پڑا۔ گلتیوں 10:1 میں رسول لکھتے ہیں۔

"اب میں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا خدا کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں' اگر اب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا۔"

لوگ ہم سے ہمارا وقت اور توانائی مانگیں گے' لیکن سوال یہ ہے کہ آیا ہم وہی کام کر رہے ہیں جس کا تقاضا خدا ہم سے کرتا ہے؟ میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے پاسبان اپنی کلیسیا کے غلام بن کر رہ جاتے ہیں۔ وہ ساری زندگی اپنی کلیسیا کے لوگوں کو خوش کرنے کی غرض سے ان کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کی بھاگ دوڑ میں لگے رہتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں یہ سکھا رہے ہیں کہ بعض اوقات ہمیں اپنے اردگرد کی ضروریات کو نظر انداز بھی کرنا پڑے گا تاکہ ہم اپنے آسمانی باپ کی مرضی پوری کر سکیں۔

اگرچہ یسوع مسیح نے اندھے پن سے شفا پانے والے آدمیوں سے تاکیداً کہا تھا کہ وہ خاموش رہیں' لیکن اس جگہ سے رخصت ہونے کے بعد انہوں نے ہر جگہ اس بات کا چرچا کرنا شروع کر دیا کہ یسوع مسیح نے ان کے لئے کیسے بڑے کام کئے۔

اس بات سے بہت سے مایوس' بیمار اور لاعلاج لوگوں کو ایک حوصلہ اور امید ملی ہوگی کہ وہ بھی

یسوع کے پاس جا کر شفا اور دیگر مسائل کا حل تلاش کریں۔

خداوند یسوع وہاں سے روانہ ہوئے تو اُن کا سامنا ایک بدروح گرفتہ شخص سے ہوا۔ بدی کی قوتوں نے اُس کی زبان پر گرہ لگا رکھی تھی تا کہ وہ بول نہ سکے۔ یسوع نے اُس گونگے شخص سے بدروح کو نکالا تو وہ شخص بولنے لگا۔

بھیڑ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ "لوگوں نے تعجب کر کے کہا' اسرائیل میں ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔" ﴿متی 33:9﴾ تا ہم فریسی یہ سب کچھ دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ انہوں نے یہ معجزہ دیکھا اور وہاں پر موجود لوگوں سے کہا کہ یسوع تو بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحیں نکالتا ہے۔

جن لوگوں کی ہم یہاں پر بات کر رہے ہیں' اُنہیں مختلف طریقوں سے شفا کی ضرورت تھی۔ جب دو اندھوں نے شفا پائی تو وہاں پر اُن کے واقعہ میں کسی طرح سے بھی کسی بدروح کے عمل دخل کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اُن کا مسئلہ فطری طور پر ایک جسمانی مسئلہ تھا۔ جب کہ اس کے برعکس' وہ شخص جس نے گونگے پن سے رہائی پائی تھی' وہ اپنی زندگی میں بدروح کے تسلط اور قبضہ میں تھا۔ اُس شخص کی رہائی اور شفا کے لئے یسوع نے بدروح کو نکالا۔ جس جنگ میں ہم سب شریک ہیں اس کے کئی ایک پہلو ہیں۔ لازم ہے کہ آزادانہ طور پر ہر ایک صورتحال کا جائزہ لیا جائے۔ ہر مسئلہ کا حل مختلف اور منفرد ہوتا ہے۔ جب ہم خدا کی بادشاہت کی ترقی اور وسعت کے لئے کام کرتے ہیں تو ہمیں بڑے امتیاز اور الٰہی حکمت کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔یہ حوالہ ہماری دُعاؤں میں ایمان کی اہمیت کے تعلق سے ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔کیا آپ نے خود کو خداوند کے پاس ایسی درخواست لاتے ہوئے محسوس کیا ہے جس کے تعلق سے آپ ایک پختہ ایمان کے ساتھ نہیں آتے کہ خداوند اُسے حل کرے گا؟ ہمیں دُعا میں خدا کے پاس کیسے آنا چاہئے؟

☆۔یہ حوالہ ہمیں بدروحوں کی قدرت کے تعلق سے کیا معلومات فراہم کرتا ہے؟ کیا وہ ہمیں جسمانی طور پر بھی دُکھ دے سکتی ہیں؟

☆ کیا آپ خود کو لوگوں کے غلام محسوس کرتے ہیں تاکہ خدا کے خادم؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کا ایمان بڑھائے تاکہ آپ اس ایمان سے دُعا کرسکیں کہ جیسا اُس نے وعدہ کیا ہے وہ ویسا ہی کرے گا۔

☆۔خداوند سے امتیاز کی روح مانگیں تاکہ آپ اُن لوگوں کے لئے خدمت گزاری کا کام سرانجام دے سکیں جو آپ کے پاس اپنی ضروریات اور مسائل لے کر آتے ہیں۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو لوگوں کے غلام ہونے سے بچائے۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اپنی زندگی اور خدمت میں اُس کی راہنمائی اور اُس کی بتائی ہوئی سمت میں آگے بڑھ سکیں۔

باب 7

ناصرت میں رد کیا جانا

متی 13:54-58 اور مرقس 6:1-6 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہوتا ہوا بھی بعض شہروں سے منہ موڑ گیا۔ بہتوں کو اُس کے پیغام کی سمجھ نہ آئی اور انہوں نے اُس کے پیغام کو قبول نہ کیا۔ اُنہیں معلوم تھا کہ منادی کرنا اور لوگوں کا اُس کے پیغام کو سن کر قبول کرنے سے انکار کیسا تجربہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے اُس کی طرف اپنی پشت پھیر دی' وہ رد کیے جانے کی تکلیف محسوس کر سکتا تھا۔

مذکورہ حوالہ جات میں خداوند یسوع مسیح ناصرت میں واپس آتے ہیں' جو کہ اُن کا اپنا آبائی گاؤں ہے۔ سبت کے روز وہ عبادتخانہ میں جا کر وہاں پر تعلیم دینے لگتے ہیں۔ جو لوگ وہاں پر اُن کی تعلیم سن رہے تھے یسوع کو اچھی طرح جانتے تھے کیوں کہ یسوع اُن کے درمیان ہی جوان ہوا تھا۔ جب ناصرت کے لوگوں نے یسوع کی باتیں سنی تو وہ اُس کی تعلیم سن کر بہت حیران ہوئے' وہ حیرت زدہ تھے کہ اُس میں ایسی حکمت اور قدرت کہاں سے آ گئی جس کے باعث ایسے معجزات رونما ہوتے ہیں۔ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اور سنا تھا اُس پر وہ حیرت زدہ تھے۔ یسوع کی باتوں سے خدا کی حکمت جھلکتی تھی۔ یسوع کی باتیں شرع کے عالموں سے قطعی مختلف تھیں' خداوند یسوع روح القدس سے معمور ہو کر اختیار اور قدرت سے کلام کیا کرتے تھے۔

خداوند یسوع کی زندگی پر خدا کا ہاتھ نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا تھا۔ لیکن ناصرت کے لوگوں کو یسوع مسیح اور اُس کے دعوؤں کو قبول کرنے میں کافی دشواری پیش آ رہی تھی۔ وہ تو اُسے محض ایک نوعمر لڑکے کی حیثیت سے جانتے اور پہچانتے تھے۔ وہ تو اُسے محض اپنا محلہ دار ہی سمجھتے تھے۔

وہ اُس کے دُنیوی والدین کو جانتے تھے۔ اُن کے نزدیک وہ محض ایک بڑھئی کا بیٹا تھا۔ اُس کے

بھائی یعقوب، یوسف، شمعون اور یہوداہ اسی علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔ خداوند یسوع مسیح کی بہنیں بھی تھیں جو کہ ناصرت کے علاقہ ہی میں رہتی تھیں۔ اس قصبہ کے لوگ قطعی طور پر ایمان نہ لا سکے کہ یسوع عام انسانوں سے ہٹ کر کوئی غیر معمولی شخصیت یا ''مسیح'' ہو سکتا ہے۔ اُن کا خیال تھا کہ مسیح کسی اعلیٰ خاندان سے آئے گا۔ وہ اس بات پر ایمان ہی نہ لا سکے کہ ناصرت سے بھی کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے۔ یہاں پر کئی ایک قابلِ غور نکات ہیں۔

اوّل۔ خداوند خدا اپنے عظیم کام سرانجام دینے کے لئے دُنیا کی نظر میں کم تر اور ادنیٰ چیزوں کو بھی استعمال کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ ناصرت کے شہریوں کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آ سکی کہ خدا اسرائیل کے مسیح کی پرورش کے لئے اس ادنیٰ سے خاندان کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اور خدا نے ایسا ہی کیا۔ خداوند بڑے کام چھوٹی چیزوں کے وسیلے سے کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔

دوم۔ کتنی ہی بار ہم خدا کو محدود کر دیتے ہیں۔ یہ ایمان نہ لا کر کہ خدا غیر اہم دکھائی دینے والے ادنیٰ لوگوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ناصرت کے لوگوں نے اس سارے کام کو محدود کر دیا جو یسوع نے اُن کے درمیان کیا تھا۔ کبھی کبھار تو ہماری سوچ اور خیال اور اعتقاد اس نوعیت کا بھی ہوتا ہے کہ ہاں خدا ادنیٰ لوگوں کو استعمال کر سکتا ہے لیکن مجھے نہیں۔ بعض اوقات ہم زندگی میں خدا سے توقع کئے بغیر ہی حالات و واقعات کے رحم و کرم پر زندگی کے سفر میں رواں دواں رہتے ہیں۔ ہمارا یہ ایمان ہی نہیں ہوتا کہ خدا ہمیں استعمال کرے گا، پس ہم قدم اُٹھانے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔

خداوند نے حال ہی میں مرقس 25:4 سے مجھے ایک اہم بات سکھائی۔ ''جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔''

آپ کس طرح کے پیمانے استعمال کر رہے ہیں؟ ناصرت کے لوگوں کا پیمانہ بڑا نہیں تھا۔ اُن کی توقعات بہت محدود تھیں۔ بہت سے لوگ خدا سے چھوٹی چھوٹی توقعات رکھتے ہوئے زندگی بسر

کرتے ہیں۔ وہ بے حس ہو چکے ہوتے ہیں' سرد مہری نے اُن کی زندگیوں میں ڈیرے ڈالے ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح ایسی حالت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ نہ تو زیادہ کی توقع کرتے ہیں اور نہ ہی وہ زیادہ حاصل کر پاتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ خداوند ناصرت کے لوگوں کی ذہنیت کو یکسر تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ ناصرت میں وہ اُنہیں خدا کی حکمت اور قدرت دکھانے ہی آیا تھا۔ وہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آیا تھا کہ خدا نے اُن کے درمیان مسیح کو عجیب کام کرنے کی قدرت سے معمور کر کے کھڑا کیا ہے۔

متی رسول اور مقدس مرقس دونوں ہی ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ جو کچھ خداوند یسوع مسیح نے تعلیم دی' ناصرت کے لوگوں کو ناگوار تھی۔ انہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ اگرچہ اُس کی باتیں روح اور قدرت سے معمور تھیں تو بھی اُن کی بے اعتقادی اور عدمِ معرفت کے باعث اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوئیں۔ لوگوں کے لئے اُن باتوں کو قبول کرنا بڑا دشوار تھا۔

اُن کے رد کر دینے والے رویے کو دیکھ کر خداوند نے اُنہیں بتایا کہ نبی کی ہر جگہ عزت ہوتی ہے لیکن اپنے ہی گھر اور اپنے ہی شہر میں اُس کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ اس بات پر ایمان رکھنا بڑا آسان ہے کہ خدا دوسروں کو استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اس بات پر ایمان رکھنا بڑا مشکل لگتا ہے کہ خدا اُن لوگوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے جو ہمارے ہمجولی تھے' جو ہمارے ساتھ پروان چڑھے اور جنہوں نے ہمارے ساتھ ہی پرورش پائی۔ ہم انہیں حقیر جانتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر ایمان رکھنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے کہ خدا اُنہیں استعمال کر سکتا ہے۔ اس طرح کی ذہنیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ یسوع نے اُس علاقہ میں صرف تھوڑے سے معجزات کئے۔

اُن کی بے اعتقادی نے خداوند کو بڑے کام کرنے سے روک دیا۔ لوگ ایمان ہی نہ لائے' اسی وجہ سے اُنہوں نے اُس دن خداوند سے بہت کم حاصل کیا۔ اگر آپ خداوند کو کام کرتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں' آپ کو اعتقاد سے قدم اُٹھانا ہوگا۔ آپ کو ناصرت کے لوگوں جیسی ذہنیت پر غالب

آ کر آگے بڑھنا ہوگا جو یہ کہتی ہے کہ خدا آپ میں اور آپ کے وسیلہ سے کچھ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خداوند کی خوشنودی اس بات میں ہے کہ وہ اپنی برکات ہم پر بارش کی مانند برسائے۔ ہم اپنے آپ کو اُس کی برکات کے قابل ہی نہیں سمجھتے۔ ہم اور کچھ مانگنا ہی نہیں چاہتے بلکہ تھوڑے پر ہی اکتفا (گزارا) کر لیتے ہیں۔ ہم محدود برکات پر ہی مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ تھوڑی تھوڑی برکات دیتا رہتا ہے لیکن کثرت سے اپنی نعمتیں انھیں ہی عطا کرتا ہے جو بڑے عالی قدر اور انتہائی اچھے لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہم اپنی زندگیوں اور خدمت کے لئے اُس کے مقصد اور منصوبے سے دُور چلے جاتے ہیں۔

مرقس 6:6 میں ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع اُن کی بے اعتقادی پر تعجب کرتے ہوئے ناصرت سے چلے گئے۔ انہوں نے دیگر دیہاتوں میں بھی جا کر انجیل کی منادی کی۔ کیا خداوند ہماری بے اعتقادی پر بھی تعجب کرتا ہے؟ کیا وہ اس بات پر بھی تعجب کرے گا کہ ہم اُس سے کس قدر کم کی توقع کرتے ہیں؟ میری دُعا ہے کہ خدا ہماری ایسی ذہنیت کو تبدیل کرے اور ایسی سوچ سے رہائی بخش کر اپنی ساری اور اعلیٰ برکات حاصل کرنے کے لئے ہمیں تیار کرے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆ ۔ ”ناصرت کی ذہنیت“ سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ اپنی زندگی میں اس کے ثبوت دیکھتے ہیں؟

☆ ۔ اس طرح کی ذہنیت اور سوچ ہمیں کس طرح خدا کی برکات سے محروم رکھتی ہے؟

☆ ۔ اس حوالے کی روشنی میں ایمان کی کیا اہمیت ہے؟

☆ ۔ کیا آپ نے کبھی خدا کو محدود کیا ہے؟ کون سی چیز ہمیں تھوڑے پر ہی اکتفا (گزارا) کرنے کو کہتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں ناصرت کی ذہنیت کو توڑ ڈالے۔

☆ ۔ اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ بڑے کاموں کیلئے ادنیٰ چیزوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔

☆ ۔ ایک لمحہ بھر کے لئے غور کریں کہ خدا آپ کی خدمت اور شخصی زندگی میں کیا تبدیلی لانا چاہتا ہے۔

☆ ۔ خدا سے اور زیادہ دلیری مانگیں تاکہ آپ بڑی فتوحات کے لئے ایمان سے قدم اٹھا سکیں۔

باب 8

فصل کا مالک

متی 9:35-38 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح قریہ قریہ' گاؤں گاؤں گئے' اُنہوں نے اُن کے عبادت خانوں میں بھی جا کر تعلیم دی۔ اُنہوں نے اس بات کی منادی کی کہ خدا کی بادشاہی اُن کے درمیان آ گئی ہے۔ اُنہوں نے ہر طرح کے بیماروں کو اچھا کیا اور کمزوروں کو شفا دی۔ اُنہوں نے ابلیس کی بادشاہی پر خدا کی بادشاہت کی حقیقت اور فتح کا عملی مظاہرہ کیا۔ (معجزات اور نشانات)

ہمارے لئے اس بات پر غور کرنا انتہائی اہم ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی خدمت دورُخی تھی۔ یہ خدا کی بادشاہی کی منادی اور اُس کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دینے کے تعلق سے تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شیطان کی قید سے قیدیوں کو رہائی دینے کے بارے میں تھی۔ خداوند یسوع مسیح کے کام میں یہ دونوں خدمات شانہ بشانہ ایک درست توازن کے ساتھ چلتی رہیں۔ خدا نے ہمیں نہ صرف خدا کی بادشاہی کی لفظی طور پر منادی کرنے کے لئے بلایا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ہم شیطان کے علاقوں میں ہلچل مچاتے ہوئے اُس کی بادشاہی کی حقیقت لوگوں پر ظاہر کر دیں اور جو کچھ شیطان نے ہم سے چھین لیا تھا دوبارہ سے اُس پر قابض ہو جائیں۔

خداوند نے ہمیں صرف منادی کرنے کے لئے نہیں بلکہ عملی طور پر حقیقی زندگی میں خدا کی بادشاہت کی قدرت کو ثابت کرنے کے لئے بھی بلایا ہے۔ (معجزات اور نشانات) اکثر و بیشتر ہمارا ایمان تعلیمات، خدا کے تعلق سے خیالات اور قیاس آرائیوں پر ہی مبنی ہوتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس بادشاہت کی قدرت میں آگے بڑھیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم ایسا وسیلہ بن جائیں جس سے وہ نہ صرف خدا کی بادشاہی کی سچائی کی منادی کر سکے بلکہ اُس کی بادشاہی کی

حقیقت کا عملی اظہار (معجزات اور نشانات) بھی ہمارے وسیلے سے ہو سکے۔

خداوند یسوع مسیح کی اس دو رُخی خدمت نے بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ خداوند یسوع مسیح اکثر و بیشتر ایسے لوگوں سے گھرے رہتے تھے جو اپنی بیماریوں اور کمزوریوں سے رہائی پانے کے منتظر و مشتاق رہتے تھے۔ جب خداوند یسوع اُس بھیڑ کو دیکھتے تھے تو اُن کا دل بھر آتا تھا۔ اُنہیں اُس بھیڑ پر ترس آتا تھا۔ وہ اُنہیں ایسے لوگوں کے طور پر دیکھتے تھے جو پریشان حال اور مصیبت زدہ ہوتے تھے۔ اس دُنیا کی فکریں اور بوجھ اُن کو دبائے ہوئے تھے۔

ابلیس نے اُنہیں دبایا ہوا تھا اور وہ پریشانیوں، فکر و تردد کے مارے ہوئے تھے۔ اُن کو ستایا اور دبایا جا رہا تھا۔ خداوند یسوع مسیح اُن کے دُکھ درد اور فکر و تردد کو سمجھتے اور جانتے تھے۔ وہ دیکھتے تھے کہ وہ کس طرح گناہ، دُنیا اور ابلیس سے مغلوب ہیں۔ وہ ناتواں، بے آسرا اور ایسی حالت میں تھے جہاں وہ کسی طور پر بھی اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اپنے حالات پر فتح اور غلبہ اُن کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ ایسی بھیڑیں تھیں جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔

اسی صورتحال کے تعلق سے خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا تھا کہ "فصل تو بہت ہے پر مزدور تھوڑے ہیں۔" اُنہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ فصل کے مالک کی منت کریں کہ وہ فصل کی کٹائی کے لئے اور مزدور بھیج دے۔ خداوند یسوع مسیح کی اس بات میں کئی ایک ایسے نکات ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یونانی لفظ "بھیجنا" بڑا پُر زور لفظ ہے۔ جو لفظ یہاں پر استعمال کیا گیا ہے اس کا معنی ہے "کھینچ کر نکال لینا۔ ان الفاظ سے مجبور کرنے اور کسی کو باہر جانے کا حکم دینے کا مفہوم دکھائی دیتا ہے۔ اس کو اس طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ بزور سے کسی چیز کو باہر نکالنا ہے یا کسی ایسی قوت سے قیادت کرنا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔

باالفاظ دیگر اس دُعا کی اشد ضرورت ہے۔ خداوند یسوع مسیح گویا اپنے شاگردوں کو یہ کہہ رہے

ہیں کہ وہ یہ دُعا کریں کہ خدا لوگوں کو فصل کی کٹائی کے لئے نکالے۔ اُنھوں نے اپنے شاگردوں سے یہ کہا کہ وہ دُعا کریں کہ خدا کا ہاتھ اُس کے لوگوں کی زندگیوں پر اس قدر بھاری ہو کہ وہ کسی طور پر بھی اُس کی بلاہٹ کو رد نہ کر سکیں۔ کیا آپ نے اپنے دل میں اُس کی فوری اور اشد ضرورت کو محسوس کیا ہے؟ کیا آپ کو فصل کی کٹائی کے لئے نکالا گیا ہے؟ کیا خدا کی بلاہٹ آپ کی زندگی پر اس قدر زور سے کام کر رہی ہے کہ آپ جائے بغیر رہ ہی نہیں سکتے؟ خداوند ہم سے یہی دُعا کرنے کی توقع کرتا ہے۔

دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ خدا ہی ہے جو بھیجنے کا کام کرتا ہے۔ خدا نے ہمیں مزدوروں کے انتخاب کے لئے نہیں بلایا۔ خدا نے ہمیں اس لئے نہیں بلایا کہ ہم کسی کو خدمت کے کام کیلئے ترغیب دیں۔ یہ کام خدا کا ہے اور وہی یہ کام کرے گا۔ خدا نے ہمیں دُعا کرنے کیلئے بلایا ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کس سے اُس نے خدمت کا کام لینا ہے اور یہ کہ کون کس حد تک خدمت گزاری کا کام کر سکتا ہے۔

تصور کریں کہ اگر ہم ہی مزدوروں کے چناؤ کا کام سنبھال لیں تو فصل کی کٹائی کا کام کیسا ہوگا۔ خدا نے ہمیں مزدوروں کے چناؤ کا شرف و استحقاق نہیں بخشا۔ خداوند ہی خدمت کے لئے منتخب کرتا، بلاتا، تیار کرتا اور بھیجتا ہے۔ وہ ہمیں دُعا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ یاد رکھیں اس سلسلہ میں ہمارا کام صرف دُعا کرنا ہے۔

خداوند نے وعدہ کیا ہے کہ جب شاگرد دُعا کریں گے تو باپ دلوں سے کلام کرے گا۔ جب ہم باپ سے دُعا کرتے ہیں تو پھر وہ دلوں کو قائل کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں جنبش کرتا ہے۔ وہ ان کے دل پر ایک بوجھ رکھ دے گا اور وہ کسی طور پر بھی اس کی بلاہٹ کو رد نہیں کر پائیں گے۔

اس حوالہ میں ایک اور آخری چیز ہے جو ہماری توجہ کی مستحق ہے۔ خداوند یسوع یہاں پر فصل کی بات کر رہے ہیں۔ ہمارا کام فصل جمع کرنا ہے۔ خداوند خدا نے سارا کام پہلے ہی کر دیا ہے۔ وہ

اُن کے دلوں میں بھی کام کرتا ہے جن کے پاس اُس کے خادموں کو بھیجا جاتا ہے۔ وہ اُن کی آنکھیں کھولتا ہے۔ وہ اُن کے گناہ پر قائلیت کا کام کرتا ہے۔ اپنے روح القدس کے وسیلہ سے اُنہیں اپنی طرف کھینچنے کا کام کرتا ہے۔ مختلف طرح کے حالات و واقعات جو اُن کی زندگی میں اُس نے آنے دیئے' اُن سے وہ اُن کے دلوں کو نرماتا رہا ہے۔ وہ اُنہیں ایک فصل کے طور پر تیار کرتا رہا تا کہ وہ اُس کے کھتے میں فصل کی طرح جمع ہو جائیں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ ہمارا کام اُس فصل کی کٹائی ہے جسے خدا نے تیار کیا ہے۔ اگر خدا ہی اُن لوگوں کو تیار نہ کرے تو پھر فصل کیسی؟

اگر ہم روح القدس کی راہنمائی کے تعلق سے حساس ہوں' تو پھر وہ اُس پھل کی طرف ہماری راہنمائی کرے گا جو اُس نے ہمارے جمع کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔

اس بات کا فہم کہ ہم فصل کاٹنے والے ہیں' ہماری خدمت کے طریقہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنے تعلق سے بہت بلند و بالا خیالات و تصورات کا شکار نہ ہوں۔ ہمارا کام تو اُس فصل اور پھل کو کھتے میں جمع کرنا ہے جو آسمانی باپ نے ہمارے لئے تیار کیا ہے۔ اس بات کو سمجھنا کہ ہم فصل کاٹنے والے مزدور ہیں' ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم خداوند پر زیادہ سے زیادہ توکل اور بھروسہ کریں کہ وہ لوگوں کی زندگیوں میں کام کرے۔ ہم لوگوں کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ ہم ایک بھی روح کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

ہم صرف یہ کر سکتے ہیں کہ خداوند کی راہنمائی میں چلیں۔ اور اُس کے ہاتھوں میں ایک ایسا وسیلہ بن جائیں جو فصل کی کٹائی اور فصل جمع کرنے کا کام کر سکے۔ نئی زندگی کا معجزہ اور مسیح میں نشوونما یہ سب کچھ خدا کے روح کا کام ہے۔ جو کچھ خداوند لوگوں کی زندگیوں میں کر رہا ہے' ہمیں اُس کام کو محفوظ کرنے کی خدمت سونپی گئی ہے۔ خداوند ہمیں فضل دے کہ ہم اُس کے ہاتھوں میں ایک بڑے وسیلہ کے طور پر استعمال ہو سکیں۔ آمین!

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے خدا کے کلام کی سچائی کی منادی اور خدا کی بادشاہی کے اختیار کے عملی مظاہرہ میں فرق دیکھا ہے؟

☆۔کیا آپ نے اپنی زندگی میں فصل کی کٹائی کے لئے قائل کر دینے والی بلاہٹ کو محسوس کیا ہے؟ کیا آپ خدا کی بلاہٹ میں وفادار رہے ہیں؟

☆۔کیا آپ کے اردگرد ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو بے یارو مددگار اور بے آسرا اور پریشان حال دکھائی دیتے ہیں۔

☆۔"فصل کاٹنے والا بننا" کا مفہوم کیا ہے؟ اس سے ہمیں خدا کے اس کام کے لئے اور بھی زیادہ حساس ہونے کی ضرورت کیسے محسوس ہوتی ہے جو خدا اُن لوگوں کی زندگیوں میں کر رہا ہے جن کے درمیان ہم خدمت گزاری کا کام کرتے ہیں؟

☆۔کیا آپ نے خود کو خدا سے آگے بھاگتے ہوئے محسوس کیا ہے؟ کیا ایسا کرنے سے آپ نے کوئی گراں قدر خدمت سرانجام دی ہے؟ کیا خدا سے آگے بھاگنے کی کوشش میں خدا کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ پھر سے آپ کی زندگی میں اپنی بلاہٹ کی تصدیق کرے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اور زیادہ مزدوروں کو اُٹھائے جو لوگوں کی زندگیوں میں بادشاہت کے اختیار اور قدرت کے عملی مظاہرہ کے ساتھ سچائی کی منادی کرسکیں۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ آپ صرف خدا کی بادشاہی کی منادی ہی نہ کریں بلکہ خدا کی بادشاہت کی قدرت کا عملی مظاہرہ بھی کرسکیں۔(نشانات اور معجزات، اُس کا کلام روح اور قدرت سے ثابت ہو۔)

☆۔خداوند سے فضل مانگیں کہ آپ فصل کی کٹائی کرنے پر ہی مطمئن رہیں یعنی آپ اُس فصل کو سمیٹ سکیں جو خداوند مختلف لوگوں کی زندگیوں میں کام کرنے کے وسیلہ سے تیار کر رہا ہے۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اور بھی زیادہ اُس کی راہنمائی کیلئے حساس ہوسکیں تاکہ آپ وہی فصل کاٹیں جس کی کٹائی کیلئے اُس نے آپ کو بلایا ہے۔

باب 9

شاگردوں کو بھیجا گیا

متی 10:1-15 مرقس 6:7-13 اور لوقا 9:1-5 پڑھیں

آخری حصہ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے سامنے اس ضرورت کو رکھا کہ وہ فصل کے مالک کی منت کریں کہ وہ فصل کی کٹائی کے لئے مزدوروں کو کھیت میں بھیج دے۔ اس حصہ میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر انہیں اختیار دیا کہ وہ بدروحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور کمزوری کو دور کریں۔ پھر اس نے انہیں خدا کی بادشاہی کی منادی کے لئے بھیجا۔ (لوقا 9:2) ایک دفعہ پھر ہم دوہری خدمت پر اُن کی توجہ کو مرکوز دیکھتے ہیں۔ بھیجے گئے شاگردوں نے نہ صرف خدا کی بادشاہی کی منادی کرنا تھی بلکہ انہوں نے بدروحوں کو نکال کر اور بیماروں کو اچھا کر کے خدا کی بادشاہی کی قدرت کا عملی مظاہرہ بھی کرنا تھا۔ متی رسول تفصیل کے ساتھ بھیجے گئے شاگردوں کے نام بھی بیان کرتے ہیں۔ (متی 10:2-4)

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اُن شاگردوں کا بھیجا جانا کیسا ہوگا۔ اُن کی زندگیوں میں تھوڑا بہت خوف بھی ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس بڑے کام کے قابل ہی نہ سمجھتے ہوں اور اُن میں نااہل ہونے کا گہرا احساس بھی ہو۔ انہوں نے کچھ عرصہ تک یسوع مسیح کو خدمت گزاری کا کام کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اب خداوند یسوع مسیح نے انہیں اپنے طور پر خدمت کرنے کے لئے بھیجا تا کہ اُن کے ایمان میں وسعت پیدا ہو اور وہ دیکھیں کہ خدا اُن کے وسیلہ سے کیا کچھ کر سکتا ہے۔ خدا کی بادشاہی کے تعلق سے سچائی، شیطان اور اُس کے کاموں پر خدا کی قدرت اور اختیار کو جاننا ایک الگ چیز ہے جبکہ اپنی زندگی اور خدمت میں اُن حقائق کا تجربہ کرنا ایک الگ چیز ہے۔

شاگرد سچائی سے واقف تھے' لیکن اب وقت تھا کہ وہ اُس کی قدرت کا تجربہ بھی کرتے۔ خدا کے اختیار سے مسلح ہو کر وہ اس دُنیا میں نکلے تا کہ وہ مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لوگوں کو ابلیس کے بندھنوں سے رہائی دے کر مسیح کی خدمت کا عملی نمونہ قائم کر سکیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بھیجا' انہوں نے اُنہیں مزید ہدایات بھی دیں۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ غیر قوموں اور سامریوں کے درمیان نہ جائیں۔ اُنہیں بالخصوص اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا تھا۔ خداوند نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ سب سے پہلے اپنے لوگوں کے درمیان جائیں۔ وہ وقت بھی آنا تھا جب اُنہوں نے اپنے لوگوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے پاس بھی جانا تھا۔ لیکن فی الحال اُنہیں مقامی جگہ پر ہی خدمت گزاری کا کام کرنا تھا۔ اسرائیل کا علاقہ ہی اُن کی تربیت گاہ تھی۔

خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں وہ پیغام بھی دیا جس کی اُنہوں نے منادی کرنا تھی۔ خداوند نے اُنہیں بتایا کہ وہ جا کر منادی کریں کہ خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ اُنہیں اس بات کا اعلان کرنا تھا کہ گناہ اور شیطان مغلوب ہو چکے ہیں اور خدا اپنے لئے ایسے لوگ تیار کر رہا ہے جو اُس کے ساتھ بادشاہی کریں۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ بیماروں کو چنگا کر کے' مُردوں کو زندہ' کوڑھیوں کو پاک صاف اور بدروحوں کو نکال کر بادشاہت کی قدرت کو دُنیا پر ظاہر کریں۔ ﴿متی 10:8﴾ اُنہیں خدمت گزاری کے اُس کام کے لئے لوگوں سے کوئی روپیہ پیسہ نہیں لینا تھا۔ اُنہیں خداوند کی طرف سے یہ ہدایت ملی تھی اُنہوں نے مفت پایا ہے اور وہ مفت ہی دیں۔ اُنہوں نے ترس اور محبت سے اُس خدمت کو سرانجام دینا تھا نہ کہ کسی لالچ اور نفع کے خیال سے۔

اُس وقت خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں سے ایک اور بات کا بھی تقاضا کیا' اُنہوں نے

اپنے ساتھ کوئی روپیہ پیسہ بھی نہیں لینا تھا اور نہ ہی دو دو جوتے' کرتے اور لاٹھی اپنے ساتھ لینی تھی۔ اس کی بجائے' اُنہیں اپنی تمام ضروریات کی فراہمی کے لئے صرف اور صرف خداوند پر بھروسہ کرنا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں یقین دلایا کہ'' مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہوتا ہے۔'' جب اُنہوں نے خداوند کے کام کے لئے نکلنا تھا تو خداوند نے ہی اُنہیں مہیا کرنا تھا۔ اُنہیں خداوند کی مٹھی کھلنے کا منتظر رہنا تھا

جب اُنہوں نے مختلف شہروں دیہاتوں اور قصبوں میں جانا تھا تو ہر ایک علاقہ کی طرف سے اُن کی مہمان نوازی ہونا تھی۔ اگر کوئی اُنہیں اپنے گھر میں اُتارتا تو اُنہیں اُسی گھر میں رہنا اور وہیں سے کھانا پینا تھا اور اُس علاقہ میں رہ کر خدمت سرانجام دینا تھی۔ اُنہوں نے اُن گھرانوں کے لئے برکت اور سلامتی چاہنا تھی جنہوں نے اُنہیں اپنے گھر میں خوش آمدید کہنا تھا۔ خداوند نے از خود اُن خاندانوں کو برکت دینا تھی جنہوں نے اُن کی مہمان نوازی کرنا تھی۔

اس کے برعکس اگر کوئی اُنہیں اپنے گھر میں نہ اُتارتا تو اُنہیں وہاں پر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا تھا۔ اس کی بجائے اُنہیں اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ کر آگے بڑھ جانا تھا۔ ﴿متی 10:14﴾ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کہ روزِ عدالت اُن شہروں کا حال سدوم اور عمورہ کے علاقوں سے بھی بُرا ہوگا جنہوں نے اُس کے شاگردوں کو رد کیا ہوگا۔ اُن شاگردوں کو رد کرنا گویا خداوند کو رد کرنے کے مترادف تھا جس نے اُنہیں بھیجا تھا کیوں کہ وہ اُس شہر میں اُس کے نمائندے بن کر اُس کے پیغام کو لے کر وہاں گئے تھے۔ شاگردوں نے بادشاہت کا پیغام مفت بانٹنا تھا۔ جو کچھ روح القدس کر رہا تھا اُنہیں اُس کے تعلق سے بڑے حساس ہونے کی ضرورت تھی۔ اُنہیں اُن دروازوں سے گزرنا تھا جو خداوند نے اُن کے لئے کھولے تھے۔ اگر کسی علاقہ کے لوگ اُنہیں قبول کرنے کے لئے تیار اور رضامند نہ ہوتے تو اُنہیں اُن شہروں اور قصبوں کا رُخ کرنا تھا جو اُنہیں قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جہاں خدا نے اُن کے آگے آگے جانا

تھا، اُنہوں نے بھی وہاں پر ہی جانا تھا۔ اُنہیں اُن چیزوں کے لئے برکت چاہنا تھی جنہیں خدا برکت دے رہا تھا۔

خداوند کے حکم کی تابعداری کرتے ہوئے' شاگرد مختلف دیہاتوں اور علاقوں میں گئے' اُنہوں نے وہاں پر منادی کی اور بیماروں کو اچھا کیا۔ اُن کی خدمت پر خدا کی برکت تھی اور وہ خدا کو کام کرتا ہوا دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند یسوع مسیح اور اُس کی قدرت کے بارے میں محض باتیں کرنے اور شخصی طور پر آگے بڑھ کر اُس کی قدرت کا تجربہ کرنے میں کیا فرق ہے؟

☆۔کیا آپ نے اپنی زندگی اور خدمت میں اُس کی قدرت کا تجربہ کیا ہے؟

☆۔آپ کے خیال میں بادشاہی کے لئے اُس کی قدرت آپ کی خدمت میں کیسی رہے گی؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ پر شاگردوں جیسا فضل کرے تا کہ آپ ایمان سے آگے بڑھ سکیں۔

☆۔اُن طریقوں کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں جن سے وہ ہمارے وسیلے سے اپنی قدرت کو ظاہر کر سکتا ہے۔

☆۔خداوند سے اُن وقتوں کیلئے معافی مانگیں جب آپ کو ایمان لانے میں مشکل محسوس ہوئی کہ خدا آپ کے وسیلے سے اپنی بادشاہی کی قدرت کا عملی مظاہرہ کرنا چاہتا ہے۔

باب 10

شاگرد ہونے کی قیمت

متی 10:16-33 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح اپنے اُن شاگردوں سے باتیں کر رہے تھے جن کو انہوں نے خدمت کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ خدا کی بادشاہی کی منادی کریں اور اُس بادشاہت کی قدرت کا عملی اظہار (معجزات اور نشانات) بھی کریں۔ یہاں پر اس حصہ میں خداوند اپنے شاگردوں کو خبردار کر رہے ہیں کہ اُن کی خدمت کو ہمیشہ ہی پسند نہیں کیا جائے گا۔ ہر وہ شخص جو اُس کے نام سے خدمت گزاری کا کام کرنا چاہتا ہے اُسے اُس کا شاگرد ہونے کی لاگت کا حساب بھی لگانا چاہئے۔

جب خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بھیجا تو اُنہیں بتایا کہ وہ گویا اُنہیں بھیڑیوں کے درمیان بھیڑوں کے مانند بھیج رہا ہے۔ وہ دُنیا جس کے پاس خداوند اُنہیں بھیج رہا تھا، شیطان نے اُن کی مخالفت کرنا تھی جو اُس کے علاقہ میں پیش قدمی کے لئے جا رہے تھے۔ اس حقیقت کی روشنی میں' خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو سانپوں کی مانند ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بھولے ہونے کے لئے کہا۔ (متی 10:16) آئیں مختصر طور پر دیکھیں کہ خداوند یسوع مسیح یہاں پر کیا بیان کر رہے ہیں۔

پوری بائبل مقدس میں شیطان کو سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جب ہمیں سانپوں کی مانند ہوشیار ہونے کے لئے کہا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اُس کی چالوں اور تدبیروں کے تعلق سے بیدار اور ہوشیار رہیں۔ مقدس پولس رسول اسے واضح طور پر بیان کرتے ہیں'

'' جسے تم کچھ معاف کرتے ہو اُسے میں بھی معاف کرتا ہوں کیوں کہ جو کچھ میں نے معاف کیا

اگر کیا تو مسیح کا قائم مقام ہو کر تمہاری خاطر معاف کیا تا کہ شیطان کا ہم پر داؤ نہ چلے کیوں کہ ہم اُس کے حیلوں سے ناواقف نہیں۔'' (2 کرنتھیوں 2:10-11)

اس جملے پر غور کریں'' ہم اُس کے حیلوں سے ناواقف نہیں۔'' ہم دشمن سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں اگر ہم اُس کے داؤ پیچ ہی سے واقف نہ ہوں؟ اگر ہمیں دشمن سے جنگ کرنا ہے تو ہمیں اُس کے منصوبوں' حیلوں بہانوں اور اُس کی حکمت عملی کو بڑی عقلمندی سے سمجھنا ہوگا۔ ہمیں اس بات سے آگاہ اور پوری طرح واقف ہونا ہوگا کہ وہ کس طرح ہمیں اپنے دام فریب میں پھنسا کر آزمانے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی بھی اُس کے حیلوں بہانوں' داؤ پیچ اور حکمت عملی سے بے خبر جنگ میں نہ کود پڑیں۔

نہ صرف دشمن کے حملوں سے واقفیت کے لئے عقلمند اور دانا بنیں بلکہ کبوتروں کی مانند بھولے بھی بن جائیں۔ کبوتر ایک بھولا بھالا پرندہ ہے۔ شکاری پرندوں سے قطعی مختلف یہ پرندہ پُرامن اور بے ضرر ہوتا ہے۔ ہمیں بھی خدا کے ساتھ صلح رکھنے اور اُس کے ساتھ سچائی سے چلنے کے لئے بے ضرر اور معصوم بننے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ ہم آہنگی' امن وشانتی اور صلح وسلامتی کی کاوشوں کو جاری رکھنا ہوگا۔ ہمیں پاک اور خالص ہونے کی ضرورت ہے۔ کبھی بھی ابلیس کے حیلوں' بہانوں اور اُس کی شرانگیزیوں کا شکار نہ ہوں اور نہ ہی اُس کی آزمائشوں کے پرفریب پھندے میں پھنسیں۔ ابلیس کی یہ بڑی تمنا ہوتی ہے کہ ہمارے درمیان تفرقوں اور نفرتوں کو ہوا دے۔ اُس کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ ہم تلخیوں' جھگڑوں اور تفرقوں میں اُلجھے رہیں۔ خداوند مسیح کے شاگرد ہوتے ہوئے اُس کی چالاکیوں میں نہ پھنسیں۔ معصوم اور بھولے بن کر بے ضرر اور پاک اور خالص زندگی بسر کرتے رہیں۔ زندگی کی پاکیزگی اور خالص پن ہماری زندگی کا خاصہ ہے اور یہی دشمن کے خلاف ہمارے عظیم ترین ہتھیار ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خبردار کیا کہ جب وہ اُس کے نام سے خدمت کے لئے

نکلتے ہیں تو بڑے ہوشیار اور بیدار رہیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو اُن کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے اور ان کی ناکامی کے خواہاں تھے۔ کبھی لوگوں نے اُن کے پیغام کو سن کر اُن کی حوصلہ افزائی اور تعریف نہیں کرتا تھی۔ خداوند نے اُنہیں پہلے سے جتادیا کہ وہ ارباب اختیار کے حوالہ کئے جائیں گے۔ اُنہیں عبادت خانوں میں کوڑے مارے جائیں گے۔ عبادت خانوں کے سردار ہر طرح سے اُن کو ایذا دینے کے لئے متحرک ہوں گے۔

ایذاء رسانی اور دُکھ اُنہیں مسیح کی خوشخبری کی منادی کرنے اور مسیح کا ہونے کی وجہ سے دیئے جائیں گے۔ شیطان مسیح کے شاگردوں کے خلاف مرد و زن کو اُکسائے گا۔ کیوں کہ وہ مسیح کے نام کی خاطر کھڑے ہوں گے۔ اُنہیں گرفتار کیا جائے گا اور حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور جب وہ اُن کے سامنے کھڑے ہوں گے تو مسیح کے گواہ ٹھہریں گے۔ 18 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ غیر قومیں بھی اُن کی گواہی سے نفرت کریں گی۔

اس تعلق سے بھی اُنہیں کسی قسم کی فکر نہیں کرنا تھی کہ وہ کیا کہیں گے' جب وہ اپنے الزام لگانے والوں کے سامنے کھڑے ہوں گے' خدا کا روح اپنی حضوری کو اُن پر ظاہر کرے گا۔ وہی اُنہیں حکمت اور وہ الفاظ دے گا جو اُنہیں اس گھڑی بولنا ہوں گے۔

خداوند نے اُنہیں آگاہ کیا کہ ایسا وقت بھی آئے گا جب وہ اپنے ہی گھر میں محفوظ نہیں ہوں گے۔ بھائی بھائی کے خلاف ہو جائے گا۔ باپ اپنے مسیحی بچوں کو پکڑوائے گا اور اُنہیں احکام کے حوالے کر دے گا۔ بچے اپنے مسیحی والدین کے خلاف باغیانہ رویہ اپنا کر اُنہیں قتل کروا ڈالیں گے۔

خداوند یسوع مسیح کے خادم ہونے کی بنا پر سب قومیں اُن سے عداوت رکھیں گی۔ بالکل ایسے ہی جیسے اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح سے عداوت رکھی۔ اسی طرح اُس کے شاگرد اور خادم بھی اُن کی نفرت کا نشانہ بنیں گے۔ بطور ایماندار ہم اس دُنیا میں ایسے پیغام کی منادی کرتے ہیں جسے یہ

گناہ اور تاریک دُنیا ہمیشہ ہی ناپسند کرتی چلی آئی ہے۔ جس پیغام کا پرچار ہم کرتے ہیں وہ ہمارے دور کی بدی اور گناہ کو بے نقاب کرتا ہے۔ ہم دشمن کے علاقہ میں پیش قدمی کرتے ہیں' ہمارے پیغام کی بنا پر شیطان لوگوں کو ہمارے خلاف اُبھارے اور اُکسائے گا۔

خداوند یسوع مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ اگر بحیثیت اُس کے شاگرد ہم آخر تک برداشت کریں اور قائم رہیں گے تو نجات پائیں گے۔ یاد رکھیں کہ ہماری نجات کا انحصار ہماری کاوشوں اور ہمارے نیک اعمال پر نہیں ہے۔ ہمارے خداوند یسوع ہمیں یہاں پر یہ بتا رہے ہیں کہ وہ لوگ جو دُکھوں' آزمائشوں میں ثابت قدم اور قائم رہیں گے' وہی خداوند کو اپنی مدد کے لئے آتا ہوا دیکھیں گے۔ خداوند انہیں رہائی دے گا۔ خواہ موت یا پھر دشمنوں نے ہمیں گھیر رکھا ہو' ہر وہ طرح سے خداوند ہمارے لئے اپنی وفاداری کو ثابت کرے گا۔

جب شاگردوں نے شہر بہ شہر جانا تھا تو دشمن نے مختلف لوگوں کو ان کے خلاف اُبھارنا تھا۔ اُن کے خلاف ایک شہر میں ایذا اور رسائی شروع ہونے پر انہیں دوسرے شہر بھاگ جانا تھا۔ جہاں اُن کی ضرورت نہ ہو انہیں وہاں بالکل نہیں ٹھہرنا تھا۔ انہیں ایذا اور رسائی سے بچنا تھا۔ یاد رکھیں کہ شاگرد فصل کی کٹائی کرنے والے تھے۔ انہوں نے صرف فصل کی کٹائی کرنا تھی اور اس فصل اور پھل کو کھتے میں جمع کرنا تھا جو خداوند مختلف مرد و زن کی زندگیوں میں کام کرنے کے وسیلے سے تیار کر رہا تھا۔ اگر کسی شہر میں فصل تیار نہ ہو تو انہیں دوسرے شہر چلے جانا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے 23 آیت میں انہیں بتایا کہ وہ اسرائیل کے سب شہروں میں نہ جا چکیں گے کہ ابنِ آدم واپس آ جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا اس بیان سے کیا مطلب تھا؟ کیا خداوند یسوع مسیح کا یہ مطلب تھا کہ ابھی وہ کام مکمل بھی نہیں کر پائیں گے تو وہ دُنیا کی عدالت کرنے کے لئے آ جائے گا؟ ہمیں خدا کی بادشاہی کی منادی کرنے اور اس بادشاہی کی قدرت کو عملی طور پر بیان کرنے میں ثابت رہنے کی بلاہٹ ملی ہے۔ جب تک ہمارا خداوند واپس آ نہیں جاتا ثابت قدم'

وفادار اور قائم رہیں۔

جب خداوند اس دُنیا میں خدمت گزاری کا کام کرتے تھے، لوگوں نے اُنہیں بھی ستایا۔ اُنہوں نے کہا کہ مسیح تو بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔ اُنہوں نے اُسے کیلوں سے صلیب پر جڑ دیا ہے۔ خداوند نے ہمیں کوئی بھی ایسا کام کرنے کے لئے نہیں بلایا جو وہ ہمارے لئے کرنے کے لئے رضامند اور تیار نہیں تھا۔ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی شاگرد اپنے اُستاد سے مقدم۔ اگر انہوں نے اُستاد کو ستایا تو وہ اُس کے شاگردوں کو بھی ستائیں گے۔

اگر اُنہوں نے مالک کو ستایا تو پھر وہ اُس کے خادموں کو بھی ضرور دُکھ دیں گے۔ اگر اُنہوں نے اُستاد کو رد کیا تو وہ اُس کے شاگردوں کو بھی قبول نہ کریں گے۔ جب آپ خدا کی فوج میں اپنا نام لکھوانے کا چناؤ کرتے ہیں' تو پھر اس کا مطلب ہے کہ آپ اُس کے نقشِ قدم پر چلنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ شاید آپ کو ستایا جائے' یا پھر آپ کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں۔ کیا ان شرائط پر بھی آپ اُس کے پاس آنا چاہیں گے؟ ہر اچھا سپاہی جانتا ہے کہ اُسے دشمن کے علاقہ میں پیش قدمی کرنا ہے۔ اچھا سپاہی وہ ہوتا ہے جو اپنے مقصد کے لئے دُکھ اُٹھانے حتیٰ کہ جان نثار کرنے کے لئے بھی تیار اور رضامند ہو۔ ہم اپنے ملک وقوم کے لئے بھرتی ہونے والے سپاہیوں سے یہی توقع کرتے ہیں۔ ہمیں مسیح کے سپاہیوں سے بھی یہی توقع کرنے کی ضرورت ہے۔

چونکہ خداوند ہمارا راہنما ہے۔ اس لئے خوفزدہ نہ ہوں۔ بلکہ ہمیں ایمان' جرأت اور دلیری سے آگے بڑھیں۔ جو کچھ خداوند ہمیں اندھیرے میں کہے روشنی میں بیان کریں۔ جو کچھ وہ ہمارے کانوں میں کہے وہ چھتوں پر بلند آواز سے پکار پکار کر کہیں۔ بالفاظ دیگر جو کچھ خداوند ہمارے دل میں ڈالے کبھی بھی اُس کام کو بیان کرنے میں ہچکچاہٹ سے کام نہ لیں۔ ہر طرح کے خوف کو دور کریں۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ ہماری باتوں کو ناپسند کریں' وہ ہمارے بدنوں کو مار ڈالیں لیکن وہ ہماری روحوں کو کبھی ہلاک نہ کر پائیں گے۔ لوگوں کے خوف' کاموں اور باتوں کے تسلط میں

رہنے کی بجائے' خدا کے خوف میں زندگی بسر کریں اور اس کی خدمت گزاری کا کام جاری رکھیں۔لوگ ہمارے بدنوں کو مار سکتے ہیں لیکن ایک دن اُنھیں اُس کا سامنا کرنا پڑے گا جو بدن کے ساتھ ساتھ اُن کی روحوں کو بھی ہلاک کر سکتا ہے۔«متی 28:16» جو مسیح کو نہیں جانتے اُن کے لئے وہ دن کس قدر بھیانک دن ہوگا۔کیا لوگوں کا خوف ہمیں اُنھیں انتبا اور آگاہ کرنے سے روک سکے گا؟جو کچھ خداوند آپ کے دل میں ڈالے ہر صورت میں بیان کریں۔ہم خدا کے ہاتھوں میں ایک وسیلہ اور ذریعہ ہیں تاکہ اُن لوگوں کو آگاہ کریں جو مسیح سے ناواقف ہیں۔

خداوند سے ڈرتے رہیں اور جس طرح وہ ہماری راہنمائی کرے، ویسے ہی آگے بڑھیں۔ہمیں بخوشی و رضا اُنہی سطور پر اپنی زندگیوں کو استوار کرنا ہوگا۔مسیح کے سپاہی ہوتے ہوئے دشمن کی سرحدوں میں پیش قدمی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ہوسکتا ہے کہ وہ ہم پر اپنے جلتے تیر پھینکے۔تاہم جب ہم خدا کے خوف کے نیچے رہیں گے تو اُس کے فضل سے آگے بڑھتے رہیں گے۔ہم اُس کے حکموں کو سن کر اُن کی تابعداری کرتے ہیں۔اچھے سپاہی ہوتے ہوئے ہم اُس کے مقصد اور مرضی کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہیں۔اگرچہ راہیں کٹھن اور راستے دشوار گزار ہیں تو بھی خداوند یسوع مسیح 29 آیت میں ہمارا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اُن کے دور میں ایک پیسے کی دو چڑیاں بکتی تھیں' دُنیا کی نظر میں اُن کی وقعت (قدر و قیمت) بہت کم تھی۔

درحقیقت' اُن میں سے کوئی ایک چڑیا بھی خداوند خدا کی مرضی اور مقصد کے بغیر زمین پر نہیں گرتی تھی۔وہ چڑیوں پر بھی نظر رکھتا ہے۔جب تک اُس کا حکم اور اجازت نہ ہو اُن میں سے کوئی بھی نہیں مرتی۔خداوند یسوع مسیح ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ہمارا خداوند خدا ہم سے بھی بڑھ کر ہمیں بہتر طور پر جانتا ہے۔وہ ہماری زندگی کی ہر ایک تفصیل سے بخوبی واقف اور آگاہ ہے۔خداوند ہمیں باور کراتے ہیں کہ خدا کی نظر میں ہماری قدر

ومنزلت چڑیوں سے بہت زیادہ ہے۔ اگر کوئی چڑیا بھی اس کی مرضی کے بغیر زمین پر نیچے نہیں گرتی تو ہمیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ خداوند کا ہاتھ ہم پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور وہ چڑیوں سے بڑھ کر ہماری محافظت اور نگہداشت کرتا ہے۔ یہ بات ہمارے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہونی چاہئے۔ جب ہم اُس کے نام سے جاتے ہیں تو ہماری حفاظت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ ہمیں گھیرے رہتا ہے اور ہمارا خیال رکھتا ہے۔

یہاں پر صرف یہ وعدہ نہیں ہے کہ خدا ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور ہماری محافظت کرتا ہے۔ بلکہ یہ کہ جب ہم دلیری کے ساتھ لوگوں کے سامنے مسیح کا اقرار کرتے ہیں' (خواہ لوگ کچھ بھی کہیں' اور ہمارے بارے میں سوچیں) تو پھر خداوند مسیح بھی آسمانی باپ کے سامنے ہمارا اقرار کرے گا۔ اس کے برعکس' اگر ہم آدمیوں کے سامنے اُس کے نام کا انکار کریں تو پھر وہ بھی آسمانی باپ کے سامنے ہمارا انکار کرے گا۔

یہاں پر ہمیں بڑے غوروفکر سے کام لینا ہوگا۔ اس متن میں اُس کے نام کا انکار کرنے کا کیا معنی و مفہوم ہے؟ کیا اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی نجات کھودیں گے؟ پطرس رسول نے مسیح کا انکار کیا تھا' یوحنا مرقس نے مشنری سفر کے دوران پولس اور برنباس سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا تھا' دونوں کو خدا نے معاف کیا اور انہیں ایک دوسرا موقع فراہم کیا۔ جب ہم قائم رہنے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو خداوند یسوع مسیح رنجیدہ ہوتے ہیں' ہم اُس کے فرزندوں کی طرح وفاداری کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ وہ بھی آسمانی باپ کے حضور ہماری تعریف نہیں کرتے' اُس کے فرزند ہوتے ہوئے ہم اپنی ناکامیوں کے تعلق سے بھی اُسے بتائیں۔

لازم ہے کہ ہم اُسے بتائیں کہ ہم اُس کے فرزندوں کی طرح قائم رہنے میں ناکام ہوئے' ہم وفادار نہیں رہے۔ جس طرح باپ نے بیٹے سے اُس وقت منہ موڑ لیا جب اُس نے ہمارے گناہ اٹھائے' اسی طرح جب ہم بھی گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور اُس کے نام کا انکار کرتے ہیں تو

وہ ہم سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی نجات کھو دیتے ہیں' بلکہ اِس کا مطلب ہے کہ باپ شرمندگی کے سبب سے ہماری طرف سے منہ موڑ لیتا ہے۔ ہمارے اعمال و افعال ہی مسیح کے دل کو شاد یا پریشان کرتے ہیں۔ جب ہم وفادار ہوتے ہیں تو وہ بڑے فخر کے ساتھ آسمانی باپ کے ساتھ ہمارے تعلق سے بات چیت کرتا ہے۔ جب ہم اُسے رنجیدہ کرتے ہیں تو پھر وہ شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ آئیں دیکھیں کہ خداوند نے لوقا 26:9 میں اپنے شاگردوں سے کیا کہا۔

''کیوں کہ جو کوئی مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا' ابنِ آدم بھی جب اپنے اور اپنے باپ کے اور پاک فرشتوں کے جلال میں آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔''

مذکورہ حوالہ ہمیں اِس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ ہم اُس کے لئے قائم اور وفادار رہیں۔ ہمیں اِس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ہر وقت کبھی کچھ ٹھیک اور ہماری سوچ کے مطابق نہیں ہوگا۔ خداوند نے ہمیں اِس لئے بلایا ہے کہ ہم اُس کی مرضی' بادشاہت اور اُس کے جلال کے لئے ہر طرح سے دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار اور رضامند رہیں۔ اُس نے ہماری حفاظت اور نگہبانی کا وعدہ کیا ہے۔ جب ہم دلیری سے اُس کا اقرار کرتے ہیں تو مسیح بھی ہمارا اقرار کرتا ہے۔

کتنی ہی بار ہم پر یہ خوف طاری رہتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا واقع ہوگا۔ خدا نے ہمیں اِس لئے بلایا ہے کہ ہر طرح کے خوف و ہراس کو دُور کر کے دلیری سے آگے بڑھیں۔ خدا کی فوج کے ایک سپاہی سے اِسی بات کی توقع کی جاتی ہے۔ اِس سے کم معیار اُس کی توہین کے مترادف اور اُس کی رنجیدگی اور ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا کبھی خوف نے آپ کو خداوند کی خدمت اور اُس کی تابعداری میں آگے بڑھنے سے روکا ہے؟

☆۔آپ کی زندگی میں کیسا خوف ہے؟ یہ حصہ ہمیں خوف کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔کیا ہماری زندگی میں خوف کی کوئی اصل وجہ موجود ہے؟ خدا کی محافظت اور اُس کی نظر میں ہماری جو قدر و قیمت ہے' اس کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔خداوند یسوع مسیح کا اس سے کیا مطلب ہے کہ اگر ہم اُس کا انکار کریں تو وہ بھی ہمارا انکار کرے گا؟ کیا ہم خداوند کو اپنے باعث شرمندگی سے دوچار کر سکتے ہیں؟ کیا خدا ہم پر ناز کرتا ہے کہ ہم اُس کے وفادار خادم ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دل سے لوگوں کا خوف نکال دے۔

☆۔ایسے اوقات کے لئے خداوند سے معافی مانگیں جب آپ خوف کے باعث آگے نہ بڑھ سکے اور خداوند کی محافظت پر بھروسہ کرنے میں ناکام رہے۔

☆۔عہد کریں کہ جو کچھ خداوند کہے گا ہم دلیری سے اُس کے لئے آگے بڑھیں گے۔وفادار رہنے کے لئے خداوند سے فضل مانگیں۔

☆۔اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اس نے ہر طرح کے حالات و مشکلات میں بھی آپ کی محافظت کا وعدہ کیا ہے۔

باب 11

شاگردیت کے بارے مزید تفصیلات

متی 1:11,34:10 اور لوقا 6:9 پڑھیں

خداوند اس حوالہ میں بھی شاگرد ہونے کی ایک بڑی قیمت کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ خداوند جن شاگردوں کو خدمت کے لئے بھیج رہے ہیں، اُن پر واضح کر رہے ہیں کہ اُن کے لئے خدمت پھولوں کی سیج نہ ہوگی۔ وہ اپنے شاگردوں کو بتا رہے ہیں کہ وہ اس زمین پر صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے آئے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کا یہ بیان کلامِ مقدس کی دیگر تعلیمات کی روشنی میں قدرے عجیب دکھائی دیتا ہے۔ کیا خداوند یسوع مسیح انسان کی خدا کے ساتھ صلح کرانے کے لئے نہیں آئے؟ کیا اطمینان خدا کے روح کے پھلوں میں سے ایک نہیں ہے؟

جب خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ وہ اس زمین پر صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے آئے ہیں تو اس سے اُن کا کیا مطلب تھا؟

اس متن میں خداوند یسوع مسیح شاگرد ہونے کی ایک بڑی قیمت کا ذکر کر رہے ہیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ اگر انہوں نے اُس کے شاگرد بننا ہے تو انہیں اُس کے نام کی خاطر دکھ اٹھانے کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا۔ وہ اُن کے ذہن نشین کر رہے ہیں کہ اُن کی کاوشیں دشمن کو ناگوار گزریں گی۔ کیوں کہ وہ شیطان کے علاقہ پر حملہ آور ہوں گے۔ اس لئے وہ دشمن کے متوقع حملہ کے لئے تیار رہیں۔

بادشاہی کا کلام بہتوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوگا۔ اسی متن میں ہمیں خداوند یسوع مسیح کے اس بیان کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس دُنیا میں صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے

آئے۔ خداوند یسوع مسیح کی پیروی کے نتیجہ میں خاندانوں اور دیگر دوستانہ تعلقات میں ایک دراڑ پیدا ہونا تھی۔

خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ اُس کی پیروی کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اُن کے اپنے خاندانوں میں مسائل اور مشکلات سر اُٹھائیں گی۔ اُن کے خاندان کے اپنے لوگ ہی مسیح کے ساتھ چلنے کے عہد کو سمجھ نہ پائیں گے۔ اور بعض تو بڑی مخالفت کی صورت میں اپنی عداوت اور تعصب کا ردِعمل ظاہر کریں گے۔ عین ممکن ہے کہ اُن کے اپنے گھر کے لوگ ہی اُن کے بدترین دشمن بن جائیں۔

جب ہم خداوند یسوع مسیح کے پاس آتے ہیں' تو ہمیں ہر ایک چیز کو پیچھے چھوڑنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ لازم ہے کہ وہ ہر لمحہ' ہر فیصلے' ہر معاملے اور ہر ایک چناؤ میں اوّل و مقدم ہو۔ خداوند نے مجھے اور میری اہلیہ کو کچھ سال پہلے یہ بلاہٹ دی کہ ہم اپنے گھر بار اور ملک کو چھوڑ کر موریشیس اور ری یونین کے جزیرہ میں خدمت کرنے کے لئے جائیں۔ وہاں ہماری ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جنھیں اُن کے اپنے خاندانوں نے ہی رد کر دیا ہوا تھا۔ کیوں کہ یہ لوگ مسیح کو قبول کر چکے تھے۔ بعض اوقات خدا کی بلاہٹ ہمیں ہمارے خاندانوں سے ہی دُور لے جاتی ہے۔ آپ کے خاندان کے لوگ اس بات کو سمجھ نہیں پائیں گے کہ آپ کیوں خداوند کی خدمت کر رہے ہیں یا کیوں آپ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

تاہم جو کوئی اپنے باپ' ماں' بھائی یا بہن سے خداوند سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ خداوند کی بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔ خداوند ہمیں یہ سکھا رہے ہیں کہ اُسے اپنی زندگی میں اوّل درجہ دیں۔ کیا ہم اُس کی محبت اور اُس کی پیروی میں اپنی ہر ایک چیز سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہیں؟ اس سے پہلے کہ ہم خداوند کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کریں' ہمیں لاگت کا حساب لگانا ہوگا۔

خداوند اپنے شاگردوں کو مزید بتاتے ہیں کہ اُنھیں "صلیب اُٹھا" کر اُس کے پیچھے چلنے کے لئے

بھی تیار ہونا پڑے گا۔ ﴿متی 38:10﴾ خداوند نے مزید کہا کہ اگر وہ اپنی صلیب نہ اُٹھائیں تو وہ اُس کے لائق ہی نہیں ہیں۔ صلیب کیا ہے؟ یسوع کے لئے صلیب اُس کی زندگی کی عکاس تھی ۔اس صلیب سے مراد لکڑی کی وہ صلیب نہیں تھی جس پر اُنہوں نے ہمارے لئے اپنی جان قربان کرنا تھی۔ اُنہوں نے اپنے اردگرد کے لوگوں کی طرف سے طعن وتضحیک برداشت کی۔ اُسے رد کیا گیا پر اُس نے ہمارے گناہوں کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔ خداوند یسوع مسیح اس حصہ میں یہی بیان کر رہے ہیں۔ اور مثبت ردِعمل کے طور پر ہم سے اسی بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہم بھی اُس کے لئے جان دینے کے لئے تیار رہیں۔

اگر آپ اُس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک تقاضا اپنی صلیب اُٹھانا ہے۔ بالفاظ دیگر لازم ہے کہ آپ اُس کے لئے اپنی جان قربان کر دینے کے لئے راضی اور تیار ہوں۔ لازم ہے کہ جس طرح اُس نے آپ کے لئے دُکھ اٹھایا آپ بھی اُس کے لئے دُکھ اُٹھانے کے لئے بخوشی تیار اور رضامند ہوں۔ مکاشفہ 3 باب میں خداوند نے لودیکیہ کی کلیسیا کو نیم گرم ہونے پہ سرزنش (ملامت) کی۔ وہ اپنا سب کچھ دے دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ خداوند یسوع مسیح ایسے شاگردوں کی تلاش میں ہیں جو اس کی پیروی کے لئے اپنا سب کچھ دے دینے کے لئے تیار اور رضامند ہوں۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر وہ اپنی جان بچائیں گے تو اُسے کھوئیں گے لیکن اگر اُس کے لئے اپنی جان قربان کریں گے تو اُسے بچائیں گے۔ ﴿متی 39:10﴾

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس دُنیا کی چیزوں کے لئے زندہ رہنے کا چناؤ کرتے ہیں۔ وہ اپنی عیش وآرام، دولت، اپنی شہرت اور اپنے دوستوں کی رفاقت سے لطف اُٹھانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ معاشرے اور دُنیا میں اُن کا بڑا نام ہوتا ہے اور وہ بڑی خوشحال اور کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کے پاس وہ سب کچھ ہوتا ہے جس کی وہ آرزو کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ وہ لوگ اُن سے

حسد کرتے ہیں جن کے پاس اُن کی بہ نسبت بہت کم ہوتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں یہاں پر یہ تعلیم دے رہے ہے کہ دنیوی عیش و آرام، مال و دولت، سہولیات اور جائیداد و املاک ہمیشہ قائم نہیں رہتے۔ وہ وقت آ رہا ہے جب یہ سب کچھ ہم سے چھن جائے گا۔ اگر ہم ان چیزوں کے لئے ہی زندگی گزار رہے ہیں تو پھر ہمیں اس دُنیا میں یہی کچھ ملے گا۔ لیکن یاد رکھیں کہ ایک دن یہ سب کچھ جاتا رہے گا۔

یہ بات حق ہے کہ وہ لوگ جو اپنی صلیب اُٹھا کر مسیح کے پیچھے چلیں گے اُنہیں اس دُنیا میں دُکھوں، مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوگا، لیکن اس زندگی میں خدا کی حضوری اور اُس کی بادشاہی کی قدرت بڑے زور سے کام کرے گی۔ اگر ہم اپنی خودی اور اپنے تصورات کے لحاظ سے مرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تاکہ مسیح اور اُس کے مقصد اور بلاہٹ کے لئے زندہ رہ سکیں، تو پھر ہمیں کبھی بھی مسیح کی کثرت کی زندگی کا تجربہ نہیں ہو سکے گا۔

اگر ہم حقیقی طور پر زندہ رہنا چاہتے ہیں تو پھر لازم ہے کہ اپنی خودی کے اعتبار سے مر کر مسیح کے طالب ہوں اُسی میں ہمیں زندگی کا حقیقی مقصد اور مفہوم ملے گا۔ ہمیں عارضی چیزوں کی بجائے ایسی ابدی چیزیں ملیں گی جو کوئی ہم سے چھین نہ سکے گا۔

متی 40:10 میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جو کوئی اُنہیں قبول کرے گا، اصل میں وہ مسیح کو قبول کرے گا۔ نبی کی عزت کرنے سے مراد اُس کی عزت کرنا ہے جس نے اُسے بھیجا ہوتا ہے۔ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا کس قدر اہم ہے جو خداوند یسوع یہاں پر بیان کر رہے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ مسیحی لوگوں کو اپنے راہنماؤں، پاسبانوں اور پیشواؤں کے تعلق سے بڑبڑاتے اور گڑگڑاتے ہوئے دیکھا اور سنا ہے۔

اکثر ہم اپنے اُن راہنماؤں اور پیشواؤں کی عزت کرنے سے قاصر رہتے ہیں جن کو خدا نے ہمارے اُوپر مقرر کیا ہوتا ہے۔ خدا کے خادموں اور خداوند میں ایک گہرا رابطہ پایا

جاتا ہے۔ خداوند ہی اپنے خادموں کو بلاتا' اُنہیں خدمت کے لئے تیار کرتا اور قوت سے معمور کرتا ہے تاکہ وہ اُس کے نام سے خدمت کریں۔ اُس کے نام سے خدمت کے لئے جانا اور اُس کی نمائندگی کرنا ہمارے لئے کس قدر شرف واستحقاق کی بات ہے۔ خواہ ہم کس قدر نااہل اور نکمے بھی ہوں تو بھی ہم خداوند کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر ہم اُس کے خادموں کی عزت کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم خداوند کی عزت کر رہے ہیں۔

لیکن اگر ہم اُس کے خادموں کے تعلق سے بڑبڑائیں اور کڑکڑائیں' تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اُس کی توہین کر رہے ہیں جس نے اُنہیں بھیجا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ذہن نشین کیا کہ اُس کے شاگرد ہونا ایک بڑے شرف واستحقاق کی بات ہے۔ جو اُنہیں قبول کریں گے' اصل میں وہ اُن کے خداوند کو خوش آمدید کہیں گے۔ جو اُنہیں مبارک کہیں گے' وہ اُن کے بھیجنے والے کو مبارک کہیں گے۔ لیکن تو بھی اُن کی خدمت آسان وسہل کام نہ ہوگا۔ اُنہیں اپنے مخالفین کے ہاتھوں دُکھ اور تکالیف برداشت کرنا ہوں گی وہ اُن کے پیغام کو قبول نہیں کریں گے۔ اُنہیں اس بات سے خوفزدہ نہیں ہونا کہ اُن کے ساتھ کیا واقع ہوگا۔ خداوند نے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ اُس کی خاطر اپنی جان گنوائیں گے تو اُسے بچائیں گے۔ اُنہیں کسی چیز سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس کے نام سے وہ بڑی جرأت اور دلیری سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔

اپنے شاگردوں کے ساتھ یہ باتیں کرنے کے بعد' یسوع نے اُنہیں اپنے نام سے خدمت کرنے کے لئے بھیجا۔ مقدس مرقس اور لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ قریہ قریہ' گاؤں گاؤں اور شہر بہ شہر اُس کے نام سے خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دیتے پھرے۔ اُنہوں نے بدروحیں نکالیں' بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔ اُنہوں نے اپنی خدمت اور زندگی میں خدا کے بڑے زبردست مسح کا تجربہ کیا۔ یہ عام سے لوگ تھے' جنہیں خدا نے اپنی خدمت کے لئے بلایا اور تیار کیا کہ وہ زبردست اور

پر قدرت کام سر انجام دے سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو کچھ خداوند اپنی بادشاہی کی خاطر اُن کے وسیلے سے کر رہا تھا وہ اُن سب کاموں کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوتے ہوں گے۔

خداوند کا خادم ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ وہ جو اُس کے حقیقی خادمین ہوتے ہیں وہ اپنی جانوں کو اُس کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ وہ اُس کے نام کی خاطر رد کئے جانے اور ٹھٹھوں میں اڑائے جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ خداوند کی محبت اور اُس کی خدمت کے لئے اپنی جان نثار کرنے کے لئے بھی تیار ہوتے ہیں۔ خدا اپنے خادمین سے بے حد پیار کرتا ہے۔

خدا کے خادمین کی توہین اور بے عزتی کرنا گویا خداوند کی بے قدری کرنا ہے۔ خدا کے خادمین کی خدمت، عزت و احترام گویا خداوند کی عزت و قدر کرنا ہے۔ کیوں کہ خداوند ہی اُنہیں اس خدمت کے لئے تیار کرتا اور قوت اور قدرت سے معمور کرتا ہے جس کے لئے اُنہیں بلایا گیا ہوتا ہے۔

اگرچہ مسیح خداوند کا شاگرد ہونے کے لئے بڑی قیمت چکانا پڑتی ہے، تو بھی خدا کے خادم ہونے کی برکات بے حد ہیں۔ کسی بھی چیز کی قدر بغیر قیمت کے نہیں ہوتی۔ کیا آپ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔غور کریں کہ آپ مسیح کی پیروی کے لئے کیا کرنے کے لئے تیار اور رضا مند ہیں؟ کیا کوئی ایسی چیز ہے جس سے آپ خداوند کی خاطر دستبردار نہیں ہونا چاہتے؟

☆۔غور کریں کہ خدا کے خادموں کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا رہا ہے؟ کیا آپ اُنہیں خدا کے نمائندگان جانتے ہوئے اُن کی عزت افزائی کرتے رہے ہیں؟

☆۔کیا اُس وقت سے آپ کی زندگی تبدیل ہوگئی ہے جب سے آپ نے مسیح خداوند کی خدمت کی خاطر اپنی صلیب اُٹھائی ہے؟ کیا آپ کی زندگی پہلے سے زیادہ بھرپور معمور اور بامقصد ہوگئی ہے؟

☆۔کون سی چیز ہمیں اپنا سب کچھ خداوند کے لئے چھوڑ دینے میں رکاوٹ کا باعث بنی ہوئی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔چند لمحات کے لئے خداوند سے دُعا کریں اور اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ پر آپ کی زندگی کا ایسا حصہ ظاہر کرے جو آپ نے ابھی تک مکمل طور پر اُس کے تابع نہیں کیا۔

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ جب ہم اُس کی عزت کرتے ہیں تو پھر وہ اسی طور سے ہماری بھی عزت کرتا ہے۔

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اگرچہ خداوند مسیح کے لئے بسر ہونے والی زندگی کٹھن ہوتی ہے تو بھی یہ برکات سے معمور اور فاتح زندگی ہوتی ہے۔

☆۔خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ ہر ایک چیز اُس کے تابع کر دینے کے لئے رضا مند ہو سکیں۔

باب 12

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی موت

متی 14:1-12 مرقس 6:14-29 اور لوقا 9:7-9 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح نے خدمت گزاری کا کام کیا تو اُن کے کام اور کلام سے خدا کی قدرت ازحد عیاں تھی۔ اس قدرت کا ظہور اس لئے ہوتا تھا تا کہ لوگ اپنے درمیان خدا کی بادشاہی کی قدرت کا ثبوت (معجزات اور نشانات) دیکھ سکیں۔ ہر کوئی اس بات کو نہیں سمجھتا تھا۔ اُس علاقہ میں خداوند یسوع مسیح کے تعلق سے کئی ایک تصورات اور خیالات گردش کر رہے تھے۔

اگلے حصہ میں ہم یسوع مسیح کے تعلق سے ہیرودیس بادشاہ کی رائے اور خیال پر نظر ڈالیں گے۔ یہ حصہ نہ صرف اُن تعلیمی باتوں کے تعلق سے اہم ہے جو ہم یہاں سیکھیں گے۔ یہ حصہ اس لئے بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کیوں کہ اس میں ہم اُن چیزوں کا عملی اظہار و ثبوت دیکھیں گے جو ہم مسیح کی پیروی کی قیمت کے تعلق سے پچھلے ابواب میں سیکھتے چلے آئے ہیں یعنی مسیح کی خاطر دکھ اٹھانا، حتیٰ کہ جان دینے تک وفادار رہنا۔

خداوند یسوع مسیح کا چرچا جگہ جگہ ہو رہا تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی خدمت کی اطلاع علاقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی تھی۔ لوگ خداوند یسوع مسیح کے تعلق سے اپنی اپنی رائے دے رہے تھے کہ وہ کون ہے۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یسوع مسیح یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے جو دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔ جبکہ بعض سمجھتے تھے کہ ایلیاہ ہے۔ کئی لوگوں کا خیال تھا کہ وہ کوئی بڑا نبی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی اس بات کو نہ جان سکا کہ وہ تو مسیح ہے۔

جب ہیرودیس نے یسوع کے تعلق سے سنا تو بڑا خوفزدہ ہوا کیوں کہ اُس کا خیال تھا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا زندہ ہو گیا ہے۔ اُس کا خوف اس وجہ سے تھا کیوں کہ اُس نے یوحنا کو اس بات

پر قتل کروادیا تھا جو اُس نے اُس کے بارے میں کہی تھی۔ شاید جو کچھ ہیرودیس نے کیا تھا وہ اُس کے تعلق سے احساسِ ندامت محسوس کر رہا ہو۔ ہم کوئی بات بھی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ تاہم ایک بات بالکل واضح ہے کہ مسیح کی خبریں اور جو باتیں اُس کے حق میں بیان کی جاری تھیں اُنہوں نے ہیرودیس کو خوفزدہ کر دیا۔

مقدس لوقا (9:9) میں ہمیں بتاتا ہے کہ ہیرودیس یسوع کو دیکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ کہیں یوحنا دوبارہ زندہ تو نہیں ہو گیا۔

مقدس مرقس اور متی رسول دونوں ہی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ہیرودیس نے یوحنا کو قتل کروادیا تھا۔ یوحنا کو حق کی گواہی دینے کے باعث گرفتار کر لیا گیا۔ ہیرودیس کے بھائی فلپس کی شادی ہیرودیاس سے ہوئی تھی۔ ہیرودیس اپنی بھاوج ہیرودیاس کی زلف کا اسیر ہو گیا۔ ہیرودیاس نے اپنے شوہر کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ ہیرودیس کو اپنا شریکِ حیات بنا سکے۔ جب یوحنا نے یہ ساری کہانی سنی تو اُس نے ہیرودیس کے پاس جا کر اُس کے سارے منصوبے کی مخالفت کی۔ اُس نے ہیرودیس سے کہا کہ تجھے اپنے بھائی کی بیوی کو اپنے پاس رکھنا روا نہیں ہے۔ یہی بات یوحنا بپتسمہ دینے والے اور میڈم ہیرودیاس کے درمیان تلخی اور کڑواہٹ کا سبب بنی۔ اس کے نتیجہ میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔

مرقس 20:6 میں خدا کا کلام ہم پر واضح کرتا ہے کہ ہیرودیس جانتا تھا کہ یوحنا ایک راستباز اور پاک شخص ہے۔ وہ اُسے بچانے کے لئے کسی نہ کسی راہ کی تلاش میں تھا۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ بڑی دلچسپی سے اُس کی باتیں سنتا تھا لیکن اُسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا باتیں کہتا ہے۔ کچھ عرصہ تک ہیرودیس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو قید خانہ میں رکھا۔

مرقس 19:6 میں خدا کا کلام بیان کرتا ہے کہ ہیرودیاس ﴿ہیرودیس کی غیر منکوحہ اور غیر شرعی بیوی﴾ یوحنا سے دشمنی رکھتی تھی۔ اسی دشمنی، تعصب اور عداوت نے بالآخر اُس کی موت کا سامان

مہیا کیا۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ ہیرودیاس یوحنا سے ''دشمنی رکھتی تھی'' اس کے لئے اصل زبان میں جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ وہ پھندے میں پھنسی ہوئی تھی' اُلجھی ہوئی تھی۔

جب ہم عداوت' دشمنی اور تعصب کو اپنی زندگی میں آنے اور پھر کچھ عرصہ تک رہنے کا موقع دیتے ہیں تو پھر ہم اُس کے پھندے میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ پھر یہ ہمارے خیالات و اعمال پر اپنا اختیار اور تسلط جما لیتا ہے۔ یہی تعصب ہمیں اُلجھا لیتا ہے اور پھر ہمارے خیالات اور تصورات پر اپنی دھاک اور قبضہ جما لیتا ہے۔ اگر ہم جلد اس سے جان نہ چھڑائیں تو پھر غالب آ کر اپنا کام دکھائے گا۔ ہیرودیاس اسی مسئلہ کا شکار تھی۔

وہ یوحنا کو معاف کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ اُس نے اپنے ذہن اور دل میں تلخی اور غصے کو رہنے کا موقع دیا۔ درست زمین پر ایک بیج کی مانند' غصے' تلخی اور کڑواہٹ کے بیج اُس کے اندر سے پھوٹنے لگے۔ جلد ہی قہر و غضب کا بیج دیگر چیزوں کو دبانے لگا۔ اور ہیرودیاس ان تصورات اور تعصب بھرے خیالات اور قہر و غضب کے روّیے میں پھنس کر رہ گئی۔ اُسے اُس وقت تک سکون نہ ملا جب تک اُس نے یوحنا کا قصہ تمام نہ کر دیا۔ بدلے کی آگ اُس کے سینے میں بھڑکتی رہی۔

ہیرودیس کی سالگرہ کے موقع پر' تمام افسرانِ بالا' ایک بڑی تقریب اور جشن میں شمولیت کے لئے آئے۔ ہیرودیاس کی بیٹی نے سب کے سامنے ناچ کر ہیرودیس اور معزز مہمانوں کو خوش کیا۔ ہیرودیس نے اُس نوجوان لڑکی سے وعدہ کیا کہ اگر وہ مانگے تو وہ آدھی سلطنت تک اُسے دے دے گا۔ نوجوان لڑکی اپنے گھر گئی تاکہ ہیرودیس کی طرف سے کی گئی پیش کش کے تعلق سے اپنی ماں سے صلاح مشورہ کر سکے۔ وہ لڑکی اپنی ماں کے کہنے پر ہیرودیس کے پاس آ کر اُس سے کہنے لگی مجھے یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر ابھی تھال میں یہیں منگوا دے۔ مقدس مرقس اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسی درخواست تھی جو فوری تعمیل کی حامل تھی۔ آئیں دیکھیں کہ مقدس

مرقس اسے کس طرح بیان کرتے ہیں۔

''وہ فی الفور بادشاہ کے پاس جلدی سے اندر آئی اور اس سے عرض کی کہ میں چاہتی ہوں کہ تو یوحنا کا سر ایک تھال میں ابھی مجھے منگوا دے۔'' ﴿مرقس 25:6﴾

غور کریں کہ لڑکی '' جلدی سے اندر آئی'' اور ہیرودیس سے یوحنا کا سر اُسی وقت مانگا۔ یہ درخواست اس قدر عجلت (جلدی) میں کیوں کی گئی؟ ہیرودیاس نے دیکھا کہ یہی تو وہ موقع ہے جو وہ یوحنا کو قتل کرنے کے لئے تلاش کر رہی تھی۔ ممکن ہے کہ ہیرودیس شراب نوشی کر رہا ہو۔ شراب کے نشہ میں دھت وہ فیاض دل ہو گیا تھا۔ جتنے بھی وہاں اُس پروگرام میں موجود تھے سبھی نے ہیرودیس کو اُس لڑکی سے وعدہ کرتے ہوئے سنا تھا۔ ہیرودیاس نے جانا کہ شاید کل جب مہمان جا چکے ہوں گے اور بادشاہ سلامت کا نشہ بھی اُتر جائے تو پھر شاید وہ یوحنا کو قتل کرنا نہ چاہے۔

اس لئے ہیرودیاس نے فوری طور پر اپنی بیٹی کو بادشاہ کے پاس بھیجا جبکہ تمام سرکاری افسران و مہمانانِ گرامی اور معززین مملکت وہاں موجود تھے۔ تاکہ وہ اُن کی موجودگی میں جا کر درخواست کرے۔ اُس نے فوری طور پر یوحنا کا سر مانگا۔ تاکہ تمام اعلیٰ افسران اور معزز مہمان دیکھیں کہ آیا جو کچھ ہیرودیس کہہ رہا ہے واقعی وہ اپنی بات پر پورا اُترتا ہے یا پھر خالی باتیں بنا رہا ہے۔ یقینی طور پر ہیرودیس معزز مہمانوں اور حاضرین کے سبب سے بڑے ذہنی دباؤ میں ہوگا۔

ہیرودیاس کے خود غرض رویے پر غور کریں۔ وعدہ تو ہیرودیس نے ہیرودیاس کی بیٹی سے کیا تھا۔ اُس کی بیٹی کو ہی اس پیش کش سے فائدہ اُٹھانا چاہئے تھا۔ وہ اپنے شوہر کو بھی اپنے اُس جرم سے داغدار کرنے سے نہیں ہچکچاتی۔ وہ جانتی تھی کہ ہیرودیس یوحنا بپتسمہ دینے والے کو قتل کرنے کے تعلق سے ٹال مٹول سے کام لیتا رہا ہے۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ ہیرودیس بڑی دلچسپی سے اُس کی باتیں سنتا ہے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اُسے قتل کرنے سے گھبراتا ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود اُس نے سب کے سامنے یہ درخواست پیش کی۔ ایسا کرنے سے وہ اپنے شوہر کی عزت کی پاسداری کرتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھنا بڑا آسان ہے کہ اُس تعصب نے ہیرودیاس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ وہ قہر وغضب' تلخی اور کڑواہٹ سے بھری ہوئی تھی۔ اُس نے دانستہ طور پر اپنے شوہر کی بے عزتی کی اور اپنے تعصب اور کڑواہٹ میں اپنی بیٹی کی برکت بھی چھین لی اور اپنے تعصب کی تسکین کے لئے سب کچھ نظر انداز کر دیا۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اپنے اندر تعصب رکھنا کس قدر خطرناک ہے اور پھر اُس تعصب' کڑواہٹ اور غصے کو اپنی زندگی میں کام کرنے کا موقع دینے کے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں۔

جب ہیرودیس نے یہ درخواست سنی تو وہ بڑا پریشان ہوا۔ اُسے یوحنا کے قتل کا حکم دیتے ہوئے بہت زیادہ تکلیف ہوئی' اس کا دل چھلنی چھلنی ہو گیا ہوگا۔ اپنے مہمانوں کے سامنے اپنی عزت و ناموس کو خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتا تھا۔ پس اُس نے یوحنا کے قتل کا حکم دیا اور کہا کہ اُس کا سر ابھی یہاں تھال میں لایا جائے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت اُس ہال میں کیسا رقت آمیز منظر ہوگا۔ شیطان اپنا کام کر رہا تھا۔

جیسے ہی ہیرودیس کے منہ سے یہ فرمان جاری ہوا ہوگا' بدی کی بہت سی قوتیں وہاں پر موجود ہوئی ہوں گی۔ اگرچہ ہیرودیس جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے' اور وہ قطعی طور پر ہیرودیاس کی بات ماننا نہیں چاہتا تھا تو بھی اُسے یہ حکم صادر کرنا پڑا۔ اسی لئے تو کہتے ہیں "پہلے تولو' پھر بولو۔"

یوحنا کا سر قلم کر دیا گیا۔ پھر اُس کا سر وہیں تھال میں لا کر اس لڑکی کو دے دیا گیا جسے وہ اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ کیا واقعی ہیرودیاس کو یوحنا کو قتل کروا کر اچھا لگا ہوگا؟ جب یوحنا کے شاگردوں نے یہ سنا کہ یوحنا کو قتل کر دیا گیا ہے تو انہوں نے اُس کی لاش لے جا کر دفن کر دی۔ انہوں نے اُس کی لاش قبر میں رکھی اور خداوند یسوع مسیح کو اطلاع دی۔

اس واقعہ سے ہمیں اپنے اندر غصہ' تعصب اور کڑواہٹ رکھنے کے بھیانک نتائج دیکھنے کو ملتے

ہیں۔

ہمیں اس واقعہ سے اس بات کی بہتر طور پر سمجھ آجاتی ہے کہ جب یسوع مسیح نے کہا تھا کہ جو کوئی اُس کا شاگرد ہونا چاہے، ضرور ہے کہ وہ اپنی صلیب اُٹھائے۔ یہاں پر ہمارے سامنے اس شخص کی تصویر ہے جس نے مسیح کی خاطر اپنی جان بخوشی و رضا قربان کر دی۔ وہ حق کی خاطر کھڑا ہو گیا اور بادشاہ کو بھی اُس کے غلط طرزِ زندگی پر سرزنش (ملامت) کرنے سے نہ جھجکا۔ خداوند ہمیں اس دور میں بھی یوحنا جیسے مرد وزن عطا فرمائے۔ آمین۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہم اپنے دل میں تعصب، تنگی، کڑواہٹ اور غصہ رکھنے کے خطرہ کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ اپنے اردگرد کے لوگوں کی طرف سے مختلف آراء کا آپ پر کس حد تک اثر ہوتا ہے؟

☆۔ کیا آپ حق بات پر کھڑے ہونے کے لئے تیار ہیں جس طرح یوحنا ہیرودیس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی؟

☆۔ آج آپ کن اصولوں کی خاطر کھڑے ہونے حتیٰ کہ مرنے کے لئے بھی تیار ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور دیکھے کہ کہیں کسی کونے میں کوئی غصہ، رنجش، کڑواہٹ اور تلخی تو موجود نہیں ہے۔ اگر ایسا کچھ ہے تو اس کا اقرار کر کے اُسے مسیح کے تابع کر دیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو حق بات کہنے کے لئے قائم اور کھڑا ہونے کے قابل بنائے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو لوگوں کو خوش کرنے کے دباؤ سے خلاصی بخشے۔ اُس سے درخواست کریں کہ آپ صرف اور صرف اُسی کی خوشنودی کے طالب رہیں۔

باب 13

پانچ ہزار کو کھانا کھلانا

متی 14:13-21 مرقس 6:30-44 اور لوقا 9:10-17 پڑھیں

جب خداوند یسوع مسیح نے یوحنا بپتسمہ دینے والی کی موت کے بارے میں سنا تو کشتی پر بیٹھ کر اُس علاقہ سے روانہ ہو کر بیت صیدا کسی تنہائی کی جگہ پر چلا گیا۔ ﴿لوقا 9:10﴾ خداوند یسوع مسیح وہاں سے کیوں چلے گئے؟ کیا وہ اس واقعہ پر غور و فکر کرنا چاہتے تھے کہ یہ سب کچھ کیا ہو گیا ہے؟

ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کو یوحنا بپتسمہ دینے والے کی موت کا صدمہ پہنچا ہوگا۔ یوحنا خداوند یسوع مسیح کے دل میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ یوحنا نے ہی دُنیا کو یسوع کا تعارف کرایا تھا۔ مزید یہ کہ خداوند یسوع مسیح راستبازوں کے لئے نفرت پر غمزدہ، رنجیدہ اور اُس برائی پر جو اس علاقہ میں واقع ہوئی تھی پریشان تھے۔

خداوند یسوع مسیح کے گوشۂ تنہائی میں جانے کی ایک اور بڑی وجہ بھی تھی۔ مقدس مرقس اور لوقا کے بیان سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہی وہ وقت تھا جب خداوند یسوع مسیح کے بھیجے ہوئے شاگرد واپس آئے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ تنہائی میں کچھ وقت گزارنے کا فیصلہ کیا تاکہ ان کی خدمت کی رپورٹ سن سکے۔ مرقس 6:31 ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع شاگردوں کے ساتھ آرام کرنا چاہتے تھے۔

"اُس نے اُن سے کہا تم آپ الگ ویران جگہ میں چلے آؤ اور ذرا آرام کرو۔ اس لئے کہ بہت لوگ آتے جاتے تھے اور اُن کو کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ پس وہ کشتی میں بیٹھ کر الگ ایک ویران جگہ میں چلے گئے۔"

یقینی بات ہے کہ اب تک شاگرد بھی بہت تھک گئے ہوں گے۔ وہ مشنری دورے سے واپسی پر بڑی تھکاوٹ محسوس کر رہے ہوں گے۔ خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ اُنھیں آرام کی ضرورت ہے' اس لئے اُنھیں مشورہ دیا کہ وہ بھیڑ سے الگ تنہائی اور خاموشی میں آ جائیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ آرام کس قدر ضروری ہے۔ ہمارے لئے روز مرہ کی مصروفیات اور زندگیوں کی بھول بھلیوں میں اُلجھ کر آرام کو نظر انداز کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدمت کے کام میں وقفہ کر کے بستر پر آرام کرنا کوئی روحانی کام نہیں ہے۔ خداوند نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور ایک الگ جگہ پر آرام کے لئے چلے گئے اور اپنے شاگردوں کو بھی یہی ترغیب دی کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔

خداوند یسوع مسیح اور اُن کے شاگرد کشتی میں بیٹھ کر جھیل کی دوسری طرف چلے گئے۔ یہ دیکھ کر بھیڑ بھی اُن سے پہلے وہاں پہنچ گئی۔ اس سے پہلے کہ خداوند اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں پہنچتے' بھیڑ پہلے ہی اُن کا انتظار کر رہی تھی۔ خداوند نے جب بھیڑ کو دیکھا تو اُسے اُس بھیڑ پر ترس آیا۔ خداوند نے اُن سے کلام کیا اور بیماروں اور کمزوروں کو شفا دی۔ یوں لگتا ہے کہ خداوند نے دن کا زیادہ وقت خدمت میں صرف کیا۔

جب شام ہوئی تو شاگردوں نے خداوند یسوع مسیح سے کہا کہ بھیڑ کو رخصت کر دے تاکہ وہ اپنے لئے کھانا مول لے سکیں۔ یاد رہے کہ یہ شاگرد تھکے ہوئے تھے' سارا دن بڑا مصروف گزرا تھا' حتیٰ کہ اُنھیں آرام کا کوئی وقت نہیں ملا تھا۔ خداوند نے اپنے شاگردوں کو صلاح دی کہ اس سے پہلے کہ بھیڑ گردونواح کے اطراف میں روانہ ہو جائے' اُنھیں کھانے کے لئے کچھ مہیا کیا جائے۔

جب شاگردوں نے یہ بات سنی تو حیرت سے اُن کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ ایسی بڑی بھیڑ کے لئے کھانا تیار کرنے کے لئے لگ بھگ آٹھ ماہ کی مزدوری درکار تھی۔

اُنہوں نے اس بات کو ایک ناقابلِ عمل اور ناممکن بات سمجھا۔ خداوند نے اُنھیں بھیجا کہ معلوم

کریں کہ اُن کے درمیان کتنی روٹیاں موجود ہیں۔ شاگردوں نے واپس آ کر اُنہیں بتایا کہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں موجود ہیں۔ یہی تھوڑا سا کھانا موجود تھا۔ خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ کھانا اُس کے پاس لے کر آئیں اور لوگوں کو پچاس پچاس اور سو سو کی قطاروں میں بٹھا دیں۔ جب سب لوگ بیٹھ گئے۔ خداوند یسوع مسیح نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لے کر آسمان کی طرف اُٹھائیں' اُنہوں نے آسمانی باپ کی شکرگزاری کی اور روٹیوں کے ٹکڑے کئے' اسی طرح اُس نے مچھلیاں بھی شاگردوں میں تقسیم کر دیں۔ اسی طرح اُنہوں نے بھی وہ کھانا آگے تقسیم کر دیا۔

ہمارے لئے توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ شاگردوں کو روٹیوں کے وہ ٹکڑے دیئے گئے جو خداوند یسوع مسیح نے توڑے تھے۔ اُس روز پانچ ہزار مرد موجود تھے۔ روایت کے مطابق عورتوں اور بچوں کو شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ ہم بڑی آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں پر عورتیں اور بچے بھی موجود ہوں گے۔ خداوند نے ہر ایک شاگرد کو روٹی اور مچھلی دی کہ وہ آگے تقسیم کرے۔ شاگردوں نے سو سو اور پچاس پچاس کی قطاروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں اس کھانے کو تقسیم کر دیا۔ جب وہ آگے تقسیم کرتے جاتے تھے تو اس کھانے میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جب ہر ایک شخص جی بھر کے کھا چکا تو شاگردوں نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے بارہ (12) ٹوکرے جمع کیے۔ اس بیان میں ہمارے سیکھنے کے لئے بہت سے اسباق موجود ہیں۔

اول۔ خدا کے وسائل کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔ بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ سب کو کھانے کے لئے تسلی بخش مقدار میں کھانا ملا۔ سب نے جی بھر کر کھایا۔ خدا کو اپنے وسائل تھوڑے تھوڑے کر کے نہیں دینے پڑتے۔ ہمارا خدا اور اُس کے وسائل لامحدود ہیں۔

اگر آپ کے پاس کافی کچھ نہیں ہے' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کافی کچھ لیا ہی نہیں تھا۔ ہمیں دلیر ہونے کی ضرورت ہے۔ شیطان ہمیں کہے گا کہ ہم اس قدر لالچ نہ کریں۔ وہ ہمیں اُبھارے گا کہ ہم تھوڑے پر ہی اکتفا (قناعت، گزارا) کر لیں۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ ہم خدا

کی برکات سے لطف اندوز نہ ہوں۔ وہ جانتا ہے کہ اگر ہم نے اُس کی برکات کے دھارے سے پینا اور بھرنا شروع کر دیا تو پھر ان برکات کا یہ بہاؤ دوسروں تک پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ خدا نے ہمیں اس لئے بلایا ہے تاکہ ہم اُس کے خزانوں سے کثرت سے بھر سکیں۔ آپ اس بات سے خوفزدہ نہ ہوں کہ دوسروں کے لئے کچھ باقی نہیں بچے گا۔ خدا کے وسائل لامحدود ہیں۔

دوسرا نکتہ جو ہمیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ خدا کی برکات جیسے جیسے استعمال کی جاتی ہیں ویسے ویسے بڑھتی جاتی ہیں۔ جب اُنہوں نے کھانا تقسیم کرنا شروع کیا تو تھوڑا تھا لیکن جب سب کھا چکے تو باقی بچ جانے والا کھانا شروع کے کھانے سے کہیں زیادہ تھا۔ جس قدر برکات حاصل کر کے دوسروں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں اُسی قدر یہ برکات بڑھتی رہتی ہیں۔
تصور کریں کہ شاگرد اس تھوڑے سے کھانے کو لے کر تقسیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے۔ کیوں کہ اُن کے ذہن یہ کہہ رہے تھے کہ یہ تھوڑا سا کھانا اتنی بڑی بھیڑ کے لئے کافی نہ ہوگا۔ کتنی ہی بار ہم اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہم اپنی نعمتوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ "آج کی دُنیا میں جو ضروریات ہیں اُن کے لئے ہماری یہ نعمت کافی نہیں ہوگی۔" اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کے وسائل کو بڑھائے تو پھر دیئے گئے وسائل کو استعمال میں لائیں۔
ایمان خدا کی برکات کا باعث ہوتا ہے۔ خدا کو یہ دیکھ کر بڑی شادمانی ہوتی ہے کہ ہم اُس پر توکل اور بھروسہ کر رہے ہیں۔

ایک اور آخری نکتہ یہاں پر بیان کرنا چاہوں گا' خداوند کے شاگرد مشنری دورے سے ابھی واپس ہی آئے تھے' اس مشنری سفر میں اُنہوں نے خدا کو بڑے عجیب کام کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ بلاشبہ اُن دنوں تو اُن کے ایمان میں کافی وسعت آئی ہوگی۔ وہ اُس ایمان اور فہم سے معمور بڑی خوشی سے واپس آئے ہوں گے کہ خدا نے اُن کے وسیلہ سے کیسے بڑے کام کئے ہیں۔ یہ بات بڑی دلچسپی کی حامل ہے۔ یہاں پر شاگردوں کے ذہن میں بہت زیادہ شک موجود ہوگا

جب خداوند نے تھوڑے سے کھانے کو لے کر بڑی بھیڑ میں تقسیم کرنے کے لئے کہا ہوگا۔ وہ شاگرد جو اپنے مشنری سفر میں' کامیابی کے جھنڈے گاڑ کر بڑے فخر و ناز سے واپس لوٹے تھے ایک دفعہ پھر سے ڈانواں ڈول دکھائی دے رہے تھے۔

اس صورت حال میں وہ ایمان کی بے حد کمی کا شکار ہو گئے' دراصل انہیں اس صورتحال سے یہ سبق ملا کہ انہیں ابھی بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے' جو کچھ اُن کے پاس ہے اُسی پہ اکتفا و گزارا کر کے خوش نہ ہوں۔ پانچ ہزار کو کھانا کھلانے کا معجزہ نہ صرف اُس بڑی بھیڑ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ مشنری سفر سے لوٹنے والے شاگردوں پر اُن کی بشریت کو ظاہر کرنے کیلئے بھی تھا۔ خدا کے ہمیں عاجز اور فروتن کرنے کے اپنے طریقے ہیں تاکہ ہم تکبر میں پھنس کر ابلیس کی سی سزا نہ پائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔یہ حوالہ ہمیں ایمان کی اہمیت کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔جب آپ ایمان سے آگے بڑھے تو کیا آپ نے خدا کو کام کرتے ہوئے دیکھا؟ وضاحت کریں۔

☆۔کیا آپ نے اُن نعمتوں کو استعمال میں لانے کے تعلق سے ہچکچاہٹ سے کام لیا ہے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہوئی ہیں؟ کون سی چیز ہے جو آپ کو ایمان سے آگے بڑھنے سے روکتی ہے؟

☆۔خدا نے آپ کو کون سی نعمتیں دی ہوئی ہیں؟ آپ کس طرح ایمان سے آگے بڑھ کر انہیں استعمال کر سکتے ہیں؟

☆۔پانچ ہزار کو کھانا کھلانے کے اس معجزہ نے شاگردوں کو ان کی بے اعتقادی کے تعلق سے کیا سکھایا؟ کیا آپ نے نعمتوں کے سبب سے خود کو مغرور ہوتے ہوئے محسوس کیا ہے؟ ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں کہ خدا کس طرح اپنے اُن خادموں کو عاجز کرنے کی قدرت رکھتا ہے جنہیں وہ استعمال کرنا چاہتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ آپ نے کس طرح ایمان سے آگے بڑھنا ہے۔

☆۔ اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ خداوند کے وسائل لامحدود ہیں۔ اور جس قدر ہم اُنہیں استعمال کرتے ہیں اُسی قدر وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔

☆۔ خداوند سے ایسے اوقات کیلئے معافی مانگیں جب آپ ایمان کی کمی کے باعث آگے بڑھنے سے انکار کرتے رہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو متکبر و مغرور ہونے سے بچائے۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ آپ کی کمزوریوں کے باوجود وہ آپ کو اپنی بادشاہی کے کام کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

باب 14

یسوع پانی پر چلتا ہے

متی 14:22-33 اور مرقس 6:45-52 پڑھیں

تفسیر کے اس حصہ کو قلم بند کرتے ہوئے میں بالا خانہ میں بیٹھا ہوا باہر کا نظارہ کر رہا ہوں۔ میری ایک طرف سمندر جبکہ دوسری جانب ایک پہاڑ ہے۔ جیل میں ضروریات کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ یہاں پر گزارے دن کافی مصروف اور ہر لحاظ سے سود مند بھی تھے۔ جہاں کہیں میں گیا مجھے وہاں پر لوگوں کا ایک سیلاب نظر آتا رہا۔ آج صبح کا وقت میں نے تنہائی میں خداوند کے ساتھ گزارنے اور لکھنے کے لئے وقف کیا۔ یہ لمحات میرے لئے ایک قیمتی خزانہ کی مانند ہیں۔ میں خاموشی کے ان لمحات میں خداوند کے ساتھ رابطے میں بحال ہو کر اس کے دیدار، راہنمائی اور برکت کا طالب ہوا۔

خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ مصروف ہونے کا کیا مطلب ہے۔ دن بھر بھیڑ کے درمیان خدمت کرتے رہے۔ اس قدر مصروف تھے کہ اپنے لئے بھی وقت نہ ملا۔ انہیں اپنے آسمانی باپ کے ساتھ وقت گزارنے کی ضرورت تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ کشتی میں سوار ہو کر اس سے پہلے جھیل کی دوسری طرف چلے جائیں۔ خداوند یسوع مسیح پیچھے ہی ٹھہرے رہے اور بھیڑ کو رخصت کیا۔ بھیڑ کے چلے جانے کے بعد خداوند یسوع مسیح دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر تنہائی میں چلے گئے۔

شام کا وقت دعا میں آسمانی باپ کے ساتھ گزارا۔ یہاں پر بیٹھا ہوا جب میں اس حوالہ پر غور کر رہا ہوں، تو میں خداوند کی زندگی میں اس وقت کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہوں۔ بھیڑ نے اُسے نڈھال کر دیا تھا۔ خداوند کو پھر سے آسمانی باپ کی حضوری سے معمور اور بھرپور ہونے کی ضرورت تھی۔ انہیں

پھر سے رابطے میں آنے اور تازگی حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ اُنہیں خدمت میں آگے بڑھنے کے لئے واضح راہنمائی کی ضرورت تھی۔ ہمارے لئے بھی خداوند کے ساتھ اِسی طرح وقت گزارنا کس قدر ضروری ہے؟

جہاں تک شاگردوں کی بات ہے، وہ جھیل کی دوسری جانب بیت صیدا کے علاقہ کی طرف سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کشتی میں کافی سفر طے کر لیا تھا کہ تیز ہوا چلنے لگی۔ یوحنا 19:6 سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھیل پر ساڑھے تین میل کا سفر طے کر چکے تھے۔ مقدس مرقس 48:6 میں ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے دیکھا کہ وہ کھینے سے بہت تنگ ہیں۔ اِس بات کا تصور کرنا بھی بہت مشکل ہے کہ کس طرح خداوند یسوع شام کے دھندلکوں میں اپنے شاگردوں کو دیکھ سکتے تھے۔ طوفانی ہواؤں اور تند و تیز لہروں کے درمیان ساڑھے تین میل کا سفر اور وہ بھی جھیل پر۔ یاد رہے کہ خداوند اِس سے پہلے اپنے آسمانی باپ کے ساتھ دُعا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کیا ممکن ہے کہ آسمانی باپ روح میں اپنے بیٹے پر یہ سب کچھ ظاہر کر رہا تھا؟ اگرچہ خداوند یسوع مسیح کو معلوم تھا کہ اُن کے شاگرد کس مشکل سے دوچار ہیں تو بھی خداوند یسوع مسیح نے رات کے چوتھے پہر تک انتظار کیا اور پھر اپنے شاگردوں کے پاس گئے۔ چوتھے پہر کا مطلب دن نکلنے سے بہت پہلے کا وقت یعنی صبح 3 بجے کا وقت ہوتا ہے۔

ہم تصور کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں کہ اُس وقت تک شاگردوں کی کیا حالت ہو گئی ہو گی۔ وہ تو ابھی خدمت کے سفر سے آئے ہی تھے۔ اُنہوں نے پہاڑ پر بھیڑ کو کھانا کھلاتے ہوئے خداوند کی رفاقت میں وقت گزارا تھا۔ اور اب وہ سمندر میں اُٹھنے والے طوفان میں گھرے ہوئے تھے۔ صبح کے تین بج چکے تھے۔ وہ تھکاوٹ سے چور چور ہو گئے ہوں گے۔

یاد رہے کہ شاگردوں کو پہلے بھی اِسی قسم کے طوفان کا سامنا ہوا تھا جب خداوند یسوع کشتی میں سوئے ہوئے تھے۔ اُس موقع پر خداوند نے اُنہیں یہ دکھایا تھا کہ وہ ہواؤں اور طوفانی لہروں پر

بھی قدرت رکھتا ہے۔ یہاں پر سوال یہ تھا کہ آیا شاگردوں نے اس نئے طوفان کا سامنا اعتماد سے کرنے کے لئے ضروری سبق سیکھ لیا تھا؟ کیا ممکن ہے کہ خداوند نے اُنہیں دانستہ طور پر اُس طوفان میں اکیلے چھوڑا تا کہ اُن کے ایمان کا جائزہ لے سکے؟

صبح تین بجے کا وقت تھا کہ خداوند یسوع مسیح پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آئے۔ جب شاگردوں نے ایک شبیہ سی پانی پر چلتے ہوئے اور اپنی طرف آتے دیکھی تو سمجھے کہ کوئی بھوت ہے۔ وہ خوفزدہ ہو کر چیخنے چلانے لگے۔ وہ اُس شخصیت سے ہی خوفزدہ تھے جو واحد ایسی ہستی تھی جو اُس صورتحال میں اُن کے لئے دستِ معاونت (مدد کرنے والا ہاتھ) بڑھا سکتی تھی۔ آج بہت سے لوگ ایسی صورتحال سے دوچار ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اُنہیں زندگی میں خداوند اور اُس کی راہنمائی کی ضرورت ہے، لیکن پھر بھی وہ اپنے آپ کو اُس کے تابع کرنے سے ڈرتے ہیں۔

وہ اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے چلنے سے خوفزدہ ہیں۔ وہ اُسی سے ڈرتے ہیں جو اُن کی دستگیری اور مدد کر سکتا ہے۔

مقدس مرقس 6:48 سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خداوند اُن کے پاس سے گزر کر آگے جانا چاہتے تھے۔ جب شاگرد ایسی صورتحال میں پھنسے ہوئے تھے تو پھر کیوں خداوند اُنہیں نظرانداز کرتے ہوئے آگے چلے جانا چاہتا تھا؟ مکاشفہ کی کتاب خداوند کی تصویر کشی کرتی ہے کہ وہ کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہے، انتظار بھی کرتا ہے لیکن زبردستی دروازہ نہیں کھولتا۔ وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کرتا ہے۔ کیا خداوند یسوع مسیح اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ شاگرد اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر کے دیکھ لیں اور پھر وہ اُس مقام پر آئیں کہ اُسے کشتی میں سوار ہونے کی دعوت دیں؟

ایسا بالکل نہیں ہے کہ وہ ہماری مدد نہیں کرنا چاہتے بلکہ وہ اس بات کے منتظر رہتا ہے کہ ہم اُن سے درخواست کریں کہ وہ ہمارے لئے کچھ کریں۔ جب ہم اپنے دلوں کو کھولتے ہیں تو پھر وہ ہمارے پاس آتا ہے۔ جس لمحے آپ اپنے دل کو اُس کے لئے کھولیں گے تو وہ آپ کے پاس آئے

گا۔ یوحنا 6:21 میں ہمیں بتاتے ہیں کہ جب وہ اُسے کشتی میں سوار کر لینے کے لئے راضی ہوئے تو پھر یسوع ان کے پاس آئے۔

"پس وہ اُسے کشتی میں چڑھا لینے کو راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے۔"

جونہی خداوند کشتی میں سوار ہوئے، طوفان تھم گیا۔ شاگرد ہکا بکا رہ گئے کہ کس طرح خداوند یسوع کے کشتی میں سوار ہوتے ہی طوفان تھم گیا۔ مقدس مرقس ہمیں اس متن میں بتاتے ہیں کہ پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں والا معجزہ شاگردوں کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ (مرقس 6:52) بالفاظ دیگر، روٹیاں اور مچھلیاں تقسیم کرتے ہوئے، اُنہوں نے خدا کی قدرت کا ظہور دیکھا تھا۔ خداوند یسوع کو روٹیوں اور مچھلیوں کو برکت دیتے ہوئے دیکھا تھا، لیکن اُنہوں نے اس نئی صورتحال میں اُن اسباق کو استعمال نہیں کیا تھا۔ اگر خداوند یسوع مسیح روٹیوں اور مچھلیوں کو برکت دے سکتے تھے تو کیا اس صورتحال میں اُن کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے؟ میں اپنی زندگی میں اس طرح کی صورتحال سے کتنی دفعہ دوچار ہوا؟

میں نے اپنی زندگی میں خداوند کو بڑے عجیب اور خوبصورت کام کرتے ہوئے دیکھا اور اُس کی قدرت کا شخصی طور پر تجربہ کیا۔ لیکن جب کسی نئی صورتحال سے دوچار ہوا جو پہلی صورتحال سے قطعی مختلف تھی، تو میں سوچنے لگتا ہوں کیا خدا اب بھی کچھ کرے گا۔ شاگرد بھی کچھ اسی طرح کی سوچوں اور خیالوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ خدا اس سارے واقعہ کو استعمال کر رہا تھا تا کہ وہ شاگردوں پر اُن کی بے اعتقادی ظاہر کر سکے۔

پطرس بھی اُس دن اُن شاگردوں میں شامل تھا جو کشتی میں سوار تھے۔ وہ ایسا شخص بننا چاہتا تھا جو خداوند کے لئے پیش قدمی کر سکے۔ وہ دوسرے شاگردوں کی طرح اس بات پر مطمئن نہیں تھا کہ خداوند اس طوفان کو تھما دیں بلکہ وہ اس سے کہیں کچھ زیادہ کی توقع کر رہا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر

یسوع کی طرح پانی پر چلنا چاہتا تھا۔ یہ بات بالکل واضح نہیں کہ کیوں پطرس اس طرح سے آگے بڑھ کر پانی پر چلنا چاہتا تھا۔ اُسے اس سے کیا مقصد حاصل ہوتا تھا۔ کیا پطرس محض یہ خواہش ہی کر رہا تھا کہ وہ اس طرح سے خدا کی عجیب قدرت کا تجربہ کرے؟

جب پطرس نے پانی پر چلنے کی اجازت مانگی تو یسوع نے اُسے آگے آنے کی اجازت دی۔ پطرس کشتی میں سے نکل کر پانی پر چلنے لگا۔ وہ خداوند یسوع کے پاس آیا، لیکن جب اُس نے ہوا دیکھی تو خوفزدہ ہو کر ڈوبنے لگا۔ ''وہ چلا اُٹھا، خداوند مجھے بچا۔'' خداوند یسوع مسیح نے ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا۔ خداوند نے اُس کی بے اعتقادی پر اُسے ڈانٹا۔ پطرس چاہتا تھا کہ لوگ سمجھیں کہ اُس کا ایمان بہت بڑا ہے۔

لیکن حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔ یہاں پطرس کے اِس واقعہ سے ہمارے سمجھنے کے لئے بہت سی چیزیں ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم پطرس کی نیت اور اُس کے دلی محرکات پر کوئی نکتہ چینی نہ کریں۔ کیا پطرس خدا کی بادشاہی کی وسعت کا مشتاق ہونے کی بجائے خداوند کو آزما رہا تھا۔ حتیٰ کہ خداوند یسوع کے دور میں بھی، بہت سے لوگ تھے جو خدا کی قدرت کے گرویدہ ہو گئے تھے۔ وہ خدا کی قدرت سے معجزات اور شفا کے کام دیکھنا چاہتے تھے۔ اُن کی دلچسپی خدا کی بادشاہی کو وسعت دینے میں بالکل نہیں تھی۔

بلکہ وہ خدا کی قدرت کو ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ یہاں پر پطرس کی دلچسپی اور محرک کیا تھا؟ ہم یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن ہمیں اس بات کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب ہم خدا کی قدرت میں آگے بڑھتے ہیں تو ہمارے لئے اپنی نیت اور محرکات کا جائزہ لینا کس قدر ضروری ہے۔

دوسری چیز ہمیں ایمان کی اہمیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے پطرس کے کشتی سے باہر قدم رکھنے پر اُس کی ملامت نہیں کی۔ خداوند یسوع مسیح نے تو اُس کو دعوت دی تھی

کہ وہ آگے بڑھے۔ یہاں پر ہم ایمان کی کمی پر ملامت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پطرس کا خیال تو بہت اچھا تھا لیکن اس قدم پر کھڑے رہنے کے لئے اس کے پاس ایمان نہیں تھا۔ ایمان اور خداوند پر توکل یہاں پر لازمی عنصر تھے۔

جب خداوند یسوع مسیح نے متی 29:9 میں دو نابینا آدمیوں کو شفا دی تھی تو خداوند نے انہیں یہ کہا تھا کہ اُن کے ایمان کے موافق ہوا ہے۔ پانی پر چلنے کے لئے درکار ضروری ایمان پطرس کے پاس نہیں تھا۔ اس کے نتیجہ میں کیا ہوا۔ وہ ناکام ہو گیا۔ بڑے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے بڑا ایمان درکار ہوتا ہے۔ خداوند ہمارے ایمان کے مطابق ہی جنبش کرتا ہے۔

جب ہمارا ایمان بڑے کاموں کو سرانجام دینے کیلئے کافی نہ ہو تو پھر ایسے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے کوئی قدم اُٹھانا گویا ناکامی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں ایمان کی اہمیت کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ خدا کو آزمانے اور ایمان سے قدم اُٹھانے میں کیا فرق ہے؟

☆ کوئی ایسی صورتحال اور کشمکش جس سے ہم دوچار ہوں! اس میں یسوع کو آنے کی دعوت دینے کی کیا اہمیت ہے؟

☆۔ کیا آپ نے خود کو کبھی پطرس کی طرح عاجز ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ خداوند کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنے کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی اور خدمت کے لئے اپنے مقصد اور منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آپ کو ضروری ایمان سے نوازے۔

☆۔ خداوند سے اپنی خدمت کے لئے پہلے سے کہیں بڑی رویا مانگیں۔

☆۔ اپنی کشتی سے باہر نکلنے اور خداوند سے بڑے بڑے کاموں کی توقع کرنے کے لئے اُس کی قدرت اور زور مانگیں۔

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اپنی تازگی اور قوت کے لئے اُس کے ساتھ وقت گزار سکیں۔

باب15

ناپاک ہاتھ

متی 20:15,34:14 مرقس 23-1:7 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح اور اُن کے شاگرد جھیل کی دوسری طرف چلے گئے اب وہ گینسرت کے علاقہ میں تھے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو صبح صبح کا وقت تھا۔ خداوند یسوع مسیح صبح 3 بجے جھیل پر اپنے شاگردوں سے ملے تھے۔ اُنہوں نے کشتی کو کنارے پر لگایا، مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ جونہی وہ کشتی سے اُترے، لوگوں نے اُنہیں پہچان لیا اور وہ اپنے بیماروں کو یسوع کے پاس لانے لگے۔ ایسی صورتحال میں خداوند یسوع مسیح کو تنہائی میں وقت نکالنے کا شاذ و نادر ہی موقع ملتا تھا۔
خداوند یسوع مسیح اُس علاقہ میں جہاں کہیں گئے لوگ اپنے بیماروں اور ضرورت مند لوگوں کو اُن کے پاس لائے۔ بعض نے منت کر کے اُس سے کہا کہ وہ اُن کے بیماروں کو اپنی پوشاک کا کنارہ ہی چھو لینے دے تاکہ وہ شفا پا جائیں۔ جس کسی نے بھی یسوع کو چھوا وہ اپنی بیماری اور کمزوری سے شفا پا گیا۔ خدا کی بادشاہی کی قدرت اُن کی زندگی پر تھی۔ تاریکی کی قوتوں کا زور ٹوٹ گیا۔ جہاں کہیں خدا کی بادشاہی کام کرتی ہے۔ ہم اِس بات کی توقع کر سکتے ہیں کہ شیطان کی بادشاہی بھی اپنا دفاعی نظام قائم کرے گی۔
اِس حوالہ میں دشمن فریسیوں اور شرع کے عالموں کی صورت میں آیا، فریسی اور شرع کے عالم یروشلیم سے آئے۔ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اُس علاقہ میں کیا کر رہے تھے۔ لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ یسوع کے تعاقب میں تھے۔
ظاہر ہے کہ اُن کا ارادہ اور مقصد اُس کی تعلیم اور دستور و روایات کا جائزہ لیتے ہوئے اُس سے سوال پوچھنا اور پھر اُسے اُس کی باتوں میں پھنسانا تھا۔

فریسیوں اور شرع کے عالموں نے دیکھا کہ خداوند یسوع مسیح کے شاگرد کھانا کھانے سے پہلے مذہبی طریقہ کار کے تحت اپنے ہاتھ نہیں دھوتے۔ یہودی کھانے سے پہلے اس مذہبی طریقہ کار کے تحت ہاتھ دھونے کو بڑا اہم خیال کرتے تھے۔ بعض مؤرخین کے مطابق، اس مذہبی طریقہ کار کی نافرمانی، دس احکام کی نافرمانی کے برابر تھی۔ بائبل مقدس میں اس مذہبی طریقہ کار کے تحت ہاتھ دھونے کے تعلق سے اس شریعت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ درحقیقت یہ انسانی اختراع (ایجاد) تھی۔

اس کا مقصد تو اچھا تھا۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے اصول میں کسی طور سے بھی کوئی خرابی نہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوا جب اس پر عمل درآمد کے تعلق سے مشکلات پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ یہودی اس بات پر اصرار کرتے تھے کہ تمام لوگ انسان کی بنائی ہوئی شریعت پر عمل پیرا ہوں۔ یوں وہ اس شریعت کو خدا کی شریعت کے برابر درجہ دیتے تھے۔ ایک وقت آیا کہ وہ اس امتیاز میں اُلجھاؤ کا شکار ہو کر رہ گئے کہ خدا نے اپنے کلام میں کیا حکم دیا ہے اور اس کے برعکس انسانی روایات کیا ہیں؟

آج بھی کلیسیا میں یہ مسئلہ بڑا عام ہے۔ کتنی بار ہم خدا کے کلام کی واضح تعلیم کے ساتھ اپنی روایات کو گڈمڈ (مکس) کر دیتے ہیں۔ آج جس طرح کے گیت کلیسیاؤں میں گائے جاتے ہیں، رسول اس طرح کی حمد وثنا نہیں کرتے تھے۔ وہ سوٹ اور ٹائی پہن کر کلام سنانے کے پابند نہیں تھے۔ رسول الطرائیک، کرسی ذری

درحقیقت اُن کی کلیسیائی عبادت آج کے دور سے کہیں مختلف ہوتی تھی۔

آج ہم بہت سے ایسے کام کرتے ہیں جو محض انسانی روایات ہیں۔ اِن انسانی روایات میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ یہ روایات اچھی اور مفید ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے کہ اِن روایات کو خدا کے احکامات کے ساتھ گڈمڈ کر دیا جائے۔ یوں خدا کے خادمین ہونے کی بجائے

روایات کا غلام بن جانے کا خطرہ درپیش ہوتا ہے۔

فریسی اور شرع کے عالم یسوع سے کہنے لگے کہ کیوں وہ ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھا کر بزرگوں کی روایت کو توڑتے ہیں۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ "بزرگوں کی روایت" لیکن انتہائی اہم ضرورت کے طور پر اس کا ذکر کیا۔ خداوند یسوع مسیح نے یسعیاہ نبی کی کتاب سے ایک حوالہ دیتے ہوئے اس بات کا جواب دیا۔ (مرقس 7:6-8)

"یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دل مجھ سے دُور ہیں۔ اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں۔ کیوں کہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔ تم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو۔"

جو بات خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں اور شرع کے عالموں سے کہی، اس پر غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سب ریاکار ہیں۔ وہ اپنے ایمان میں خدا کے ساتھ مخلص نہیں تھے۔ تو بھی وہ دوسروں کی عدالت کرنے کے لئے مستعد تھے۔ خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ اپنے ہونٹوں سے اُس کی تعظیم کرتے ہیں پر اُن کے دل اُس سے دُور ہیں۔

وہ لوگوں کو بظاہر بڑے اچھے بن کر دکھاتے تھے اور ایسی باتیں کرتے تھے جس سے لوگ یہ خیال کریں کہ وہ بڑے روحانی ہیں۔ وہ لمبی لمبی اور بڑے خوبصورت الفاظ پر مبنی متاثر کن دُعائیں کرتے تھے۔ لیکن اُن کے دل خدا سے دُور تھے۔

خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کہ اُن کی عبادات بے فائدہ ہیں۔ وہ بڑے سرگرم اور پر جوش تھے۔ لیکن خدا جسمانی جوش و خروش اور سرگرمی سے کی جانے والی عبادت میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ اس نے ان کی پرستش اور عبادت کو قبول نہ کیا کیوں کہ اُن کے دل خدا کے ساتھ راست نہیں تھے۔ ان کے ایمان کا مرکز و محور انسانی قوانین تھے۔

یہ قوانین اُنہیں خدا کی طرف سے نہیں ملے تھے بلکہ یہ قوانین اُنہوں نے خود ہی اپنے لئے بنائے

تھے۔ شیطان کو اس بات سے بہت خوشی ہوتی ہے جب وہ خدا کے کلام کی واضح تعلیم کو انسانی روایات، قواعد وضوابط اور اصولوں کے ساتھ گڈمڈ (مکس) کر دیتا ہے۔

انسانی روایات ظاہری طور پر روحانی دکھائی دے سکتی ہیں۔ لیکن یہ دشمن کے ہاتھوں میں ایک زبردست ہتھیار بھی ہو سکتی ہیں۔ وہ بہتوں کو اس بات پر قائل اور آمادہ کر سکتا ہے کہ وہ یہ ایمان رکھیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پھر ان روایات میں اس قدر اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ خدا کا کلام بالکل نظر انداز ہو جاتا ہے۔ بہت سی کلیسیاؤں نے اپنے آپ کو روایات کی پاسداری کے پھندے میں پھنسا لیا ہے۔ اور اب اُن کا یہ ایمان بن چکا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ خدا کی فرماں برداری کر رہی ہیں۔

اگر دشمن ہماری توجہ اور دھیان روایات پر لگانے میں کامیاب ہو جائے تو پھر وہ ہمیں اُس مقام پر لے آئے گا جہاں ہمیں خدا کا کلام بالکل بھول جائے گا۔ یہی کچھ تو فریسیوں اور شرع کے عالموں کے ساتھ واقع ہوا تھا۔ متی 3:15 میں خداوند یسوع مسیح نے اُن سے پوچھا کہ وہ کیوں کر اپنی روایت کو ماننے کے لئے خدا کے حکم کو رد کر دیتے ہیں؟

ہو سکتا ہے کہ یہ بات اُنہیں بڑی انوکھی معلوم ہوئی ہو۔ اُنہوں نے تو کبھی اپنے بارے میں اس طور سے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ شریعت کے نافرمان ہیں۔ دشمن نے اُن کی توجہ اور دھیان اس قدر انسانی روایات پر لگایا ہوا تھا کہ وہ اپنی روایات پرستی کو خدا کے کلام کی تابعداری سے بھی کہیں زیادہ اہم خیال کرتے تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں اور شرع کے عالموں کو یاد دلایا کہ خدا کی شریعت تو یہ سکھاتی ہے کہ وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت کریں۔ اور جو کوئی اپنے والدین کو برا کہے (والدین پر لعنت کرے) جان سے مارا جائے۔

فریسیوں اور شرع کے عالموں نے ایک روایت بنائی ہوئی تھی کہ اگر کوئی روپیہ پیسہ خدا کے لئے مخصوص کر دیا جائے تو پھر وہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا۔ یہ روایت بڑی روحانی

محسوس ہوتی تھی۔ لیکن اس کی تعمیل اُنہیں خدا کے حضور نافرمانی کے جرم کا مرتکب کرتی تھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جو کوئی بھی اپنا روپیہ پیسہ اپنے والدین کی دیکھ بھال پر صرف نہیں کرنا چاہتا وہ اُسے خدا کے لئے مخصوص کر دیتا تھا۔ یوں وہ اپنا روپیہ پیسہ اپنے والدین پر صرف نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں پر یہ قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ وہ سال یوبلی کو اپنا روپیہ پیسہ چھڑا بھی سکتا تھا۔ اُس روپیہ پیسہ کو ایک قیمت دے کر چھڑایا جا سکتا تھا۔ چھڑائے جانے کے بعد وہ روپیہ پیسہ پھر اُن کا ہو جاتا تھا اور وہ اپنی من مرضی سے جیسے چاہتے اُسے استعمال کر سکتے تھے۔

یہ بات پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اِس روایت سے اُن لوگوں کو کس قدر فائدہ پہنچتا ہوگا جو اپنی دولت کو اپنے والدین کی خاطر و خدمت کے لئے صرف کرنے سے گریزاں تھے۔ اِس روایت سے کسی بھی شخص کے لئے خدا کی حکم عدولی کے لئے ایک آسان راہ پیدا ہو گئی تھی۔ اِس روایت کے تعلق سے یہ بات خطرناک تھی کہ یہ دیکھنے میں بڑی روحانی لگتی تھی۔ ایک شخص اپنے روپے پیسے کو خدا کے لئے مخصوص کرنے سے بظاہر روحانی دکھائی دیتا تھا۔ اصل میں تو وہ اپنے والدین کی دیکھ بھال سے کنی کترانے کو کوشش کر رہا ہوتا تھا۔ شیطان نے روحانیت کے لبادے میں اُس برائی کو چھپا رکھا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں اور شرع کے عالموں کو ملامت کرنے کے بعد، بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کیا اور اُنہیں بتایا کہ جو چیزیں منہ سے اندر جاتی ہیں وہ انسان کو ناپاک نہیں کرتیں بلکہ جو کچھ منہ سے نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے لوگوں کو اس بیان پر سوچ و بچار کے لئے موقع دیا۔ خداوند نے اُنہیں پوری وضاحت کے ساتھ نہیں سمجھایا کہ اس بات کا کیا مطلب ہے۔

بعد ازاں شاگردوں نے خداوند کے پاس آ کر اُسے بتایا کہ جو کچھ اُنہوں نے فریسیوں سے کہا ہے اُنہیں اس بات سے بڑی ٹھوکر لگی ہے۔ خداوند نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ ہر وہ پودا جو

اُس کے آسمانی باپ کی طرف سے نہیں لگایا گیا اُکھاڑ دیا جائے گا۔ اُنہیں فریسیوں اور اُن کی تعلیم کے تعلق سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ فریسی تو خدا کی باتوں کے تعلق سے روحانی بصیرت سے محروم تھے اور لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ خدا اُنہیں اُکھاڑ پھینکنے کو تھا۔ اندھے فریسی اور اُن کے پیچھے چلنے والے اندھے لوگوں نے گڑھے میں گر کر تباہ ہونا تھا۔ اُن فریسیوں اور شرع کے عالموں کے حق میں اچھا کہنے کے لئے خداوند کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔

دُنیا کی نظر میں وہ بڑے معزز اور مکرم اور بڑے خدا پرست اور روحانی لوگ تھے۔ وہ اپنی روایات اور قواعد وضوابط پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ اور لوگوں کی نظر میں بڑے اچھے دکھائی دیتے تھے۔ لیکن خداوند نے اُن کی ریاکاری کو بے نقاب کیا۔

وہ خدا کو فریب نہیں دے سکتے تھے۔ ایک دن اُنہیں اُس کے حضور کھڑے ہونا تھا۔ اُنہوں نے اپنی روایات کی پاسداری تو کی، پر خدا کے نافرمان ہی رہے۔ اسی کے مطابق اُن کی عدالت بھی ہوگی۔

جب خداوند کے شاگرد تنہائی میں اُن کے پاس تھے۔ تو اُنہوں نے اُس سے کہا کہ وہ اِس بات کی وضاحت کرے جو اُس نے فریسیوں اور شرع کے عالموں سے کہی تھی کہ "جو کچھ انسان کے منہ سے اندر جاتا ہے، وہ انسان کو نہیں بلکہ جو کچھ انسان کے دل سے نکلتا ہے وہی انسان کو ناپاک کرتا ہے۔"

خداوند نے اُنہیں بتایا کہ جو کچھ منہ سے انسان کے اندر جاتا ہے، وہ اُس کے معدے میں اور پھر اُس کے بدن سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس سے انسان خدا کے حضور ناپاک نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ یہ تو وہ طریقہ کار ہے جو از خود خدا نے تخلیق کیا ہے۔ انسان تو اُن چیزوں سے ناپاک ٹھہرتا ہے جو اُس کے دل سے نکلتی ہیں۔

کیوں کہ انسان کے دل سے بُرے خیالات، قتل وغارت، زناکاری، شہوت پرستی، چوری، جھوٹی

کوتاہیاں اور عیب جو دِل سے نکلتی ہے، یہی وہ چیزیں ہیں جو انسان کو خدا کے حضور ناپاک ٹھہراتی ہیں۔ بڑے خیالات کو اپنی زندگی میں جگہ دینے اور پھر اُن پر عمل پیرا ہونے سے، انسان خدا کے حضور مجرم ٹھہرتا ہے۔ ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھانے سے انسان خدا کے حضور ناپاک یا مجرم نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ ہر طرح کی نکمی باتیں، بڑے خیالات اور بڑے اعمال جو انسان کے دل سے نکلتے ہیں وہی اُسے خدا کے حضور ناپاک اور مجرم ٹھہراتے ہیں۔

مقدس مرقس بیان کرتے ہیں کہ یسوع نے یہ کہہ کر کھانے پینے کی چیزوں کو پاک ٹھہرایا۔ بہت سے یہودیوں کے لئے یہ بات قابل قبول نہ تھی۔ خداوند یسوع مسیح اُنھیں سکھارہے تھے کہ راستبازی بیرونی چیزوں سے کہیں بڑھ کر گہری ہے۔ موسیٰ کی معرفت دی گئی شریعت نے شرعی اعتبار سے پاک صاف ہونے یا پھر بعض چیزوں کو چھونے یا نہ کھانے کے تعلق سے بتایا۔

تاہم یسوع نے ایک ایسی راستبازی کی تعلیم دی جو اس سے کہیں گہری تھی۔ یہ وہ راستبازی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ خداوند نے اُنھیں بتایا کہ ساری رسومات اور شریعت پر عمل پیرا ہو کر بھی وہ ناپاک اور ناراست ہو سکتے ہیں۔ یہ حوالہ بہت اہم ہے کیوں کہ یہ ہم پر واضح کرتا ہے کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح کی تعلیم شرع کے عالموں اور فریسیوں سے مختلف تھی۔ اس حوالہ سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملتا ہے کہ یسوع مسیح نے ایک ایسی راستبازی کی تعلیم دی جو موسیٰ کی شریعت سے قطعی منفرد تھی۔ خداوند نے ایک نئے اور تبدیل شدہ دل کی بات کی نا کہ محض بیرونی باتوں اور معاملات کا ذکر کیا۔

ہمیں اس بات کو سیکھنے کی ضرورت ہے کہ دشمن کے لئے ہمیں انسانی روحانی روایات کے نظام کے پھندے میں پھنسانا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں ایسی راستبازی کے لئے بلایا ہے جو روحانی روایات کی پیروی سے نہیں بلکہ ایک تبدیل شدہ دل سے نکلتی ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ کس طرح دشمن ہماری روحانی روایات کو استعمال کر کے ہمیں خدا اور اُس کے کلام سے دُور رکھ سکتا ہے؟ کیا آپ ایسی کلیسیاؤں سے واقف ہیں جن کی بنیاد انسانی روحانی روایات کی پیروی پر رکھی ہوئی ہے؟

☆۔ کیا روایات بڑی چیز ہیں؟ کس طرح ہم اپنی روایات کی پاسداری اور خداوند کے کلام کی واضح تابعداری میں ایک توازن قائم کر سکتے ہیں؟

☆۔ یہاں پر ہم اُس راستبازی کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں جس کی تلاش خداوند کر رہے ہیں؟

☆۔ چند لمحات کے لئے اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسی روایات یا روحانی سرگرمیاں ہیں جو آپ کے دل سے نہیں نکلتیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے ہر ایک حصہ کو ٹٹولے اور آپ پر واضح کرے کہ کہاں آپ نے خدا کے کلام سے بڑھ کر انسانی روایات کو ترجیح دی ہے۔

☆۔ خداوند سے ایک ایسا دل مانگیں جو اُس کے حضور مخلص اور خالص ہو۔

☆۔ کچھ دیر کے لئے خداوند سے اپنی کلیسیا کے لئے دُعا کریں۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی کلیسیا کو اُس پھندے سے محفوظ رکھے جس میں فریسی اور شرع کے عالم پھنسے ہوئے تھے۔ اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو ایسا دل بخشے جس میں اُس کے لئے محبت اور اُس کے کلام کی اشتہا (بھوک پیاس، تڑپ) ہو۔

باب 16

سور فینیکی عورت

متی 15:21-28 اور مرقس 7:24-30 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح فریسیوں اور شرع کے عالموں سے روایت کے مطابق ہاتھ دھونے کے موضوع پر مباحثہ کے بعد اُس علاقے سے چلے گئے۔ بائبل مقدس بتاتی ہے کہ وہ صور اور صیدا کے علاقے کی طرف گئے۔ یہ دونوں شہر فینیکے شہر کی بندرگاہیں تھیں۔

مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ایک گھر میں داخل ہوئے، (مرقس 7:24) مصنف اس بات کو واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ خداوند نہیں چاہتے تھے کہ کسی کو معلوم ہونے پائے کہ وہ اُس گھر میں موجود ہے۔ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ خداوند کو آرام کی ضرورت تھی۔ ایک سور فینیکی عورت کو معلوم ہوا کہ خداوند اُس علاقے میں ہے تو وہ عورت وہاں پہ آئی۔

متی رسول اُسے ایک کنعانی عورت کے طور پہ بیان کرتا ہے۔ کنعانی ایک عام اصطلاح تھی جسے اُس علاقے کے لوگوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جسے بنی اسرائیل نے فتح کیا تھا۔ فینیکی لوگ تاجر پیشہ تھے۔ یہ فینیکی عورت اس لئے یسوع کے پاس آئی تھی کیوں کہ اُس کی بیٹی ایک بدروح کے سبب سے دُکھ اُٹھا رہی تھی۔ اُس عورت نے یسوع کو ابنِ داؤد کہہ کر مخاطب کیا۔

یہ اصطلاح بنی اسرائیل ''مسیح'' کو بیان کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے جسے داؤد کی نسل سے پیدا ہونا تھا۔ اس خطاب کو استعمال کرتے ہوئے، اُس عورت نے یہ ظاہر کیا کہ اُسے یہودی ایمان کی تھوڑی بہت سمجھ بوجھ حاصل ہے۔ اُس نے یسوع کو ابنِ داؤد کے طور پر پہچانا۔ وہ یسوع کے پاؤں میں گر پڑی اور اپنی بیٹی پر رحم اور ترس کھا کر بدروح نکالنے کی درخواست کی جو اُس کی

بیٹی کو دُکھ دے رہی تھی۔ یہاں پر یسوع کا ردِعمل بڑا حیرت انگیز ہے۔

متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع نے اُس کی درخواست کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے شخصی طور پر اپنی زندگی میں کئی دفعہ خداوند کی خاموشی کا تجربہ کیا ہے۔ کئی دفعہ میں اپنی زندگی میں کسی خاص معاملہ پر اُس کی راہنمائی لینے کے لئے خداوند کی حضوری میں گیا لیکن یوں لگتا تھا کہ جیسی میری دُعا کا جواب ہی نہیں آیا۔

شاگردوں نے بھی دیکھا کہ خداوند اُس عورت کی بات کا کوئی جواب نہیں دے رہے۔ اُنہوں نے اُس عورت کو ایک فینیکی عورت کے طور پر پہچان لیا۔ بطور یہودی اُنہیں اِس بات کا علم تھا کہ نجات صرف یہودیوں کے لئے ہے۔ غیر یہودی لوگوں کو تو خدا کی رحمت کا مستحق ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ شاگردوں نے یسوع سے کہا کہ وہ اُس عورت کو واپس بھیج دے۔ اُس عورت نے ہمت نہ ہاری بلکہ اپنی درخواست کے ساتھ ثابت قدم رہی۔

متی 21:15 میں خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ وہ اُن کے پیچھے چلاتی رہی۔

یہ عورت ہمیں یسوع کے پیچھے چلنے کے لئے ایک نمونہ دے رہی ہے۔ اُس نے ہمت نہ ہاری، وہ پیچھے نہ ہٹی جب تک کہ اُس نے خداوند کی طرف سے کوئی جواب حاصل نہ کر لیا۔ وہ عورت جان گئی کہ اُس کی بیٹی کی رہائی کے لئے واحد اُمید یسوع ہی ہے۔ اِس لئے وہ چلاتی رہی۔ بعض اوقات خداوند اِس لئے بھی جواب نہیں دیتا کیوں کہ وہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا واقعی ہم یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ وہی اُن کی واحد اُمید ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے دُعا کی، لیکن کوئی جواب نہ آنے کی صورت میں آپ کسی اور چیز یا شخص کی طرف متوجہ ہو گئے؟ کیا فوری جواب نہ ملنے کی صورت میں آپ نے معاملہ اپنے ہاتھوں میں لے لینے کی کوشش کی؟

کیا ہم خداوند کو اپنی آخری اُمید جانتے ہوئے اُس کے پاس آتے ہیں؟ جب تک اُس کی طرف سے جواب نہ آ جائے، کیا ہم ثابت قدم اور قائم رہیں گے؟ بالآخر جب خداوند یسوع مسیح نے

جواب دیا، تو اُن کا جواب بھی اُس کے حق میں نہیں تھا۔ خداوند نے اُس عورت کو بتایا کہ وہ صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بالفاظ دیگر، اُس کی خدمت کا مقصد اور مرکز بنی اسرائیل تھے۔ اگرچہ خداوند نے اپنے شاگردوں کو دُنیا کی انتہا تک بھیجا تاکہ وہ خدا کی بادشاہی کے پیغام کی منادی کر سکیں۔ لیکن خداوند اپنی زمینی خدمت میں غیر قوموں کے پاس نہ گئے بلکہ اسرائیل ہی میں خدمت کرتے رہے۔

خداوند یسوع مسیح کے اس جواب نے اُس عورت کی آہ و فریاد کو خاموش نہیں کر دیا۔ وہ اپنی بیٹی کے لئے خداوند کے رحم اور ترس کے لئے درخواست کرتی رہی۔ "اُس نے آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا اَے خداوند میری مدد کر۔" (متی 15:26) ایک بار پھر خداوند یسوع مسیح نے اُسے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ "لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں"۔ لڑکوں سے مُراد بنی اسرائیل ہیں جبکہ کتے کی اصطلاح غیر قوموں کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ کتا ایک ناپاک جانور ہے۔ جی ہاں غیر قوموں کو اسی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

یہ تلخ جواب بھی اُس عورت کی ثابت قدمی کو متزلزل نہ کر سکا۔ اُس نے اس بات کو بھی تسلیم کر لیا کہ وہ خدا کی مہربانی اور بخشش کی مستحق نہیں ہے۔ اُس نے اس حقیقت پر بھی کوئی مباحثہ نہیں کیا کہ وہ کیوں بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے۔ اُس نے یسوع کو بتایا کہ، کتے بھی اُن ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ میز پر سے گرے پڑے ٹکڑوں میں سے اگر اُسے ایک بھی مل گیا تو وہ اُس کی بیٹی کی شفا کے لئے کافی ہوگا۔

ایک طرف تو بنی اسرائیل بڑے بڑے نشان طلب کر رہے تھے، دوسری طرف یہ عورت ایک ٹکڑے پر ہی مطمئن تھی۔ اُسے خداوند کی طرف سے کسی بڑے نشان کی ضرورت نہیں تھی۔ اُسے یہ بھی ضرورت نہیں تھی کہ وہ اُس کی بیٹی کو چھوئے۔ اُس کی درخواست کی منظوری کے لئے ایک لفظ یا "ہاں" میں سر ہلایا جانا ہی کافی تھا۔ وہ ٹکڑوں کی اہمیت کو سمجھتی تھی۔ وہ خداوند یسوع مسیح کی

قدرت کو اس طور سے سمجھ گئی جس طور سے یہودی بھی اُس قدرت کو سمجھ نہ پائے تھے۔ ایک لفظ یا ایک نظرِ کرم ہی اُس کی بیٹی کی شفا اور بحالی کے لئے کافی تھی۔ اگر کتے میز پر سے گرے پڑے ٹکڑوں کو کھانے کے لئے راضی ہوں تو وہ ٹکڑے بھی اُن کتوں کی پرورش کرتے ہیں۔

اُس عورت کے ایمان نے یسوع کے دل کو چھو لیا۔ خداوند نے اُسے کہا "جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو۔" اور اُس کی بیٹی شفا پا گئی ہے۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع نے اُس عورت سے کہا کہ بدروح اُس کی بیٹی سے نکل گئی ہے۔ جب وہ گھر واپس گئی، اُس نے اپنی بیٹی کو بستر پر بالکل صحت یاب اور بحال بیٹھے ہوئے دیکھا۔ بدروح اُس کی بیٹی سے نکل گئی تھی۔

یہ واقعہ ہم پر ثابت قدم رہنے والے ایمان کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم پر عیاں ہوتا ہے کہ تھوڑا سا ایمان بھی خدا کے ہاتھوں بڑی قدرت کے ساتھ استعمال ہو سکتا ہے۔

اُس عورت نے اس بات کی توقع نہ کی کہ وہ خدا کے بچوں کی میز پر سے کھائے۔ وہ اُن ٹکڑوں میں سے کھانے کے لئے ہی مطمئن تھی جو مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔ وہ ٹکڑے ہی اُس کی بیٹی کی شفا کا وسیلہ بن گئے۔ اُس کے پاس صرف اتنا ایمان تھا کہ اس بات کا یقین کر لیتی کہ کتنے جتنی برکت ہی حاصل کرے گی تو یہی اُس کی بیٹی کی شفا اور بحالی کے لئے کافی ہو گی۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہمارے پاس کتنا ہے بلکہ فرق اس سے پڑتا ہے کہ ہم کیسے استعمال کرتے ہیں۔ تھوڑا وہ جو استعمال کیا جائے اُس بہت سے بہتر ہے جو بے مقصد اور بے فائدہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں دُعا میں ثابت قدم رہنے کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟ کیا بعض چیزوں کے تعلق سے آپ نے بے دل ہو کر دُعا کرنا چھوڑ دی ہے؟

☆۔ کیا یسوع کی خاموشی کا مطلب ہے کہ وہ دُعا کا جواب نہیں دینا چاہتا؟ آپ کے خیال میں وہ بعض اوقات خاموش کیوں رہتا ہے؟

☆۔ یہاں پر ہم اُس تھوڑے کو خداوند کے لئے استعمال کرنے کی اہمیت کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں جو ہمارے پاس ہوتا ہے؟

☆۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس تھوڑا ایمان ہے یا پھر آپ کے پاس ایک چھوٹی نعمت یا بڑی نعمت ہے؟ اس حوالے سے آپ کو کیا حوصلہ افزائی ملتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے فضل مانگیں کہ وہ آپ کو وہ سب کچھ خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے استعمال کرنے کا فضل دے جو اُس نے آپ کو دیا ہوا ہے۔ اس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کو زوردار طریقے سے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے خواہ آپ کیسے بھی کیوں نہ ہوں۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار ہوں کہ ہمارے پاس جو تھوڑا بھی ہوتا ہے وہ اُسے بھی عجیب طور سے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

☆۔ ایمان سے تھوڑی چیزوں کے ساتھ ہی آگے بڑھنے کے لئے خداوند سے فضل مانگیں۔

☆۔ اس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں کہ خواہ ہم اُس کے فضل کے لائق نہیں ہیں تو بھی وہ ہمیں برکت دینے اور اپنے جلال کے لئے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

باب 17

دکپلس میں معجزات

متی 31-29:15 اور مرقس 31:7, 9:8 پڑھیں

فینیکی عورت کی بیٹی کو شفا دینے کے بعد، مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح اُس علاقہ سے روانہ ہوئے اور گلیل کی جھیل کے ساتھ دکپلس کے علاقہ میں آئے۔ یہاں پر وہ پہاڑ پر چڑھ کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک بڑی بھیڑ لنگڑے، اندھے اور گونگے لوگ خداوند کے پاس لے کر آئی۔ یسوع نے سب کو اچھا کر دیا۔ لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گئے اور اسرائیل کے قدوس خدا کی حمد کرنے لگے۔

مقدس مرقس ہمیں ایک ایسے شخص کی مثال دیتے ہیں جس نے اُس روز شفا پائی تھی۔ وہ بہرا تھا (سننے سے قاصر) دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ اُسے بولنے میں بھی دشواری ہوتی تھی۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ صاف طور سے بول نہیں سکتا، ان لوگوں نے از خود یسوع سے درخواست کی کہ وہ اُسے چھو کر شفا دے۔ خداوند یسوع مسیح اُس شخص کو ایک طرف لے گئے۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔

خداوند یسوع مسیح نے تنہائی میں اُس کے کانوں میں انگلیاں ڈالیں، اُس کی زبان پر تھوکا اور اُسے چھوا۔ پھر خداوند یسوع مسیح نے آسمان کی طرف نظر کر کے کہا۔ "افتح" جس کا معنی ہے "کھل جا" فی الفور اُس شخص کے کان کھل گئے اور وہ صاف صاف بولنے لگا۔ اس واقعہ سے چند ایک باتیں ہمارے سیکھنے کے لئے ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ کس طرح یسوع نے اس شخص کو شفا دی۔ جب یسوع نے سور فینیکی عورت کی بیٹی کو شفا دی تو خداوند اُس عورت کے گھر نہیں گئے۔ خداوند یسوع مسیح نے صرف کہہ دیا کہ

اُس کی بیٹی شفا پا گئی ہے اور پھر اپنی منزل کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں پر خداوند یسوع مسیح نے اُس شخص کے کانوں کو چھونے اور اُس کی زبان کو اپنی تھوک سے مسح کرنے کے لئے وقت صرف کیا۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس شخص کو کیوں چھوا؟ ایک بات تو یقینی ہے کہ اس بات کی ضرورت نہ تھی کہ خداوند اس شخص کو چھو کر شفا دیتے۔ تو بھی خداوند نے ایسا کیا۔

یہ بات قابل توجہ اور قابل غور ہے۔ نہ صرف یہ کہ خداوند یسوع مسیح جب بھی کسی بیمار کو شفا دیتے تو اُس میں وہ آسمانی باپ کی مرضی معلوم کرنے میں بڑے حساس ہوتے تھے۔ بلکہ اس بات کے لئے بھی وہ بڑے حساس ہوتے تھے کہ ان کا آسمانی باپ کس طرح سے ہر ایک بیمار کو شفا دینا چاہتا ہے۔

جب ہم یسوع کو شفا دینے کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، ہم اس بات کو سمجھتے ہیں کہ یسوع کے پاس کوئی فارمولہ نہیں تھا۔ نہ ہی ہمارے ہاتھ رکھنے سے اور نہ ہی ہمارے اُن الفاظ سے شفا آتی ہے جو ہم بولتے ہیں۔ صرف اور صرف خدا ہی شافی ہے۔ کیا ممکن ہے کہ خداوند یسوع مسیح ہمیں یہ سکھا رہے ہیں کہ لوگوں کی شفا اور معجزات کے لئے ہمیں کسی خاص طریقے اور فارمولے سے کچھ کرنے اور کہنے کی ضرورت نہیں؟

ہمیں اپنے طریقوں پر تکیہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف اور صرف خداوند یسوع پر ہی اعتماد ہونا چاہیے۔ ہمیں حساس ہونے کی ضرورت ہے نہ صرف اس بات کے لئے کہ خداوند کس کو شفا دینا چاہتا ہے بلکہ اس بات کے لئے بھی کہ وہ کس طریقہ سے شفا دینا چاہتا ہے۔

ایک موقع پر خدا نے موسیٰ سے چٹان پر لاٹھی مارنے کے لئے کہا تا کہ اُس میں سے پانی بہہ نکلے۔ لیکن دوسرے موقع پر خدا نے اُسے چٹان سے صرف کہہ دینے کے لئے کہا تا کہ اس میں سے پانی نکل آئے۔ بلا شبہ خدا موسیٰ کی مدد یعنی کچھ کرنے اور کہنے کے بغیر بھی یہ معجزات کر سکتا تھا۔ ہمارے سیکھنے کے لئے قابل غور نکتہ یہ ہے کہ خداوند کو ہماری تابعداری کی ضرورت ہوتی

ہے۔ وہ ہمیں اختیار دیتا ہے لیکن یہ اختیار اُسی وقت کام کرتا ہے جب ہم اُس کی تابعداری میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس سے ہماری زندگی میں عاجزی اور فروتنی قائم رہتی ہے۔ اس سے ہم خدا کی آواز کے شنواہ ہوتے ہیں اور ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہر ایک بیماری، ہر ایک کام اور مسئلہ کے لئے صرف وہی شافی اور کافی ہے۔

جب یسوع نے اُس بھیڑ کی طرف توجہ کی جو اُس روز اُن کے اردگرد جمع تھی۔ اُسے اس بات کا علم تھا کہ بعض لوگ گزشتہ تین روز سے اُس کے ساتھ ہیں اور اُنہوں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔ وہ اُنہیں کھانا کھلائے بغیر گھر واپس نہیں بھیجنا چاہتا تھا، کہیں ایسا نہ ہو کہ منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی وہ نڈھال ہو کر راہ میں گر جائیں۔

جب خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ اس موضوع پر بات کی تو وہ بڑی اُلجھن کا شکار ہو گئے۔ ''اتنی بڑی بھیڑ کے لئے ہم کھانا کہاں سے لائیں؟'' یہ تھا اُن کا جواب۔ یہ دوسرا موقع تھا جب خداوند نے اتنی بڑی بھیڑ کو کھانا کھلانا تھا۔ آخری مرتبہ جب یسوع نے ایک بہت بڑی بھیڑ کو کھانا فراہم کیا تو اُس وقت پانچ ہزار تو مرد حضرات ہی موجود تھے۔ جبکہ عورتوں اور بچوں کو شمار نہیں کیا گیا تھا۔

شاگردوں کا سوال یہ ظاہر کرتا ہے کہ جو کچھ یسوع نے پانچ ہزار مردوں اور بہت سی عورتوں اور بچوں کو کھانا کھلانے کے لئے کیا تھا شاگرد اُس واقعہ کو بھول چکے تھے۔ اور نہ ہی اُنہوں نے اُس بڑے معجزہ سے کوئی سبق سیکھا تھا۔

جب اُن سے یہ پوچھا گیا کہ اُن کے پاس کیا ہے تو شاگردوں نے اُسے بتایا کہ اُن کے پاس سات روٹیاں اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ جیسا یسوع نے پانچ ہزار کو کھانا کھلاتے ہوئے کہا تھا، اب پھر یسوع نے بھیڑ کو گھاس پر بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ جب ہر شخص بیٹھ گیا۔ اُنہوں نے وہ روٹیاں اور مچھلیاں لے کر خدا باپ کا شکر ادا کیا۔ پھر اُس نے روٹیوں کے ٹکڑے

شاگردوں کو دیئے اور انہوں نے لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ شاگردوں نے وہی کچھ لوگوں کو دیا جو انہیں خداوند کی طرف سے ملا تھا۔

یہی وہ کام ہے جو ہمیں بھی کرنا ہے۔ ہم وہی کچھ دے سکتے ہیں جو ہمیں خداوند کی طرف سے ملا ہے۔ اگر آپ بطور ایک پاسبان اور راہنما اپنی کلیسیا کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو آپ کو پہلے خود اپنے خداوند سے لینا ہوگا۔ آپ اس بات کو اپنی اولین ترجیح بنائیں کہ آپ نے خداوند سے لینا ہے۔ لازم ہے کہ یسوع ہی آپ کا دوست، ہادی اور مددگار ہو۔ آپ اس قدر مصروف نہ ہو جائیں کہ آپ کے پاس اتنا وقت ہی نہ ہو کہ آپ اُس کی حضوری میں ٹھہر کر اس سے کچھ حاصل کر سکیں۔ آپ کے پاس تو قابل قدر کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو آپ کسی کو دے سکیں۔

کوئی بھی ایسی چیز جو اُس کی طرف سے نہیں ملی وہ اس قابل ہی نہیں کہ آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے یسوع سے لیا لوگوں میں بانٹا تو لوگوں کی بھوک کی تسکین ہوگئی۔ (متی 15:37) خدا کے کلام پر ہماری بصیرت اور فہم دلچسپی کا حامل ہے۔ لیکن یہی حتمی تسلی اور تسکین کا باعث نہیں ہوتا۔ میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا ہوں جو باطنی اعتبار سے اپنی تعلیم سے واقف ہیں۔ لیکن وہ خالی اور غیر مطمئن ہیں۔ آپ بڑے اچھے طریقے سے تیار شدہ پیغام جو علم الٰہیات اور علم الوعظ کے معیار پر پورا اترتا ہو، لوگوں کو سنا سکتے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ پیغام کسی کو بھی نہ چھوئے۔ اس کے برعکس آپ ایک ایسا پیغام سنا سکتے ہیں جو خدا نے آپ کے دل پر رکھا ہو، عین ممکن ہے کہ اُس میں بہت سی غلطیاں پائی جائیں وہ وہ علم الوعظ اور علم الٰہیات کے معیار سے بہت نیچے ہو، لیکن اگر وہ پیغام واقعی خدا نے آپ کے دل پر رکھا ہے تو وہ پیغام بہت سی زندگیوں کو چھوئے گا۔

جب سب کھا کر سیر اور آسودہ ہو گئے تو شاگردوں نے بچے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھایا۔ بچے ہوئے

ٹکڑوں کے سات ٹوکرے بھر گئے۔ اس بڑی بھیڑ میں چار ہزار مرد اور بے شمار عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ خداوند نے اس عجیب طور سے خوراک فراہم کی کہ اُس علاقہ کے لوگ حیرت زدہ ہو گئے۔ ان واقعات کے بعد، یسوع اور اُس کے شاگرد اُس علاقہ سے روانہ ہو کر ملدن کے علاقہ میں آئے۔

اس حصہ سے ہم دو اہم اسباق سیکھتے ہیں۔

اوّل۔ ہمیں یسوع کے نام میں اختیار ملا ہے تا کہ ہم اُس کے نام سے آگے بڑھیں اور تاریکی کی بادشاہت پر فتح حاصل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ ہم نے ایسا مکمل طور پر اُس کی تابعداری میں رہتے ہوئے کرنا ہے۔

ہم اُس کی مرضی اور منصوبے سے ہم آہنگ ہوں۔ ہم اُس کے اختیار کو اُسی طور پر لیں جس طور سے وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسے استعمال کریں۔ جب ہم اُس کی مرضی اور مقصد کی تابعداری کرتے ہیں تو پھر یہ اختیار کام کرتا ہے۔

دوسرا سبق یہ ہے کہ ہم وہی کچھ دیتے ہیں جو ہمیں خداوند کی طرف سے ملتا ہے۔ اسی میں خداوند کی برکت اور تسلی اور تسکین پائی جاتی ہے۔ آئیں اُس کے ساتھ وقت گزارنے والے لوگ بنیں۔

ہمیں خدا کی حضوری سے معمور اور بھرپور ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسا کہ ہمارا پیالہ اس قدر لبریز ہو جائے کہ دوسرے بھی اُس سے سیراب ہونا شروع ہو جائیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہمیں خداوند میں جو اختیار حاصل ہے، اِس کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟ کیا ہم نے اُس اختیار کو سنجیدگی سے لیا ہے؟

☆۔ آپ نے خداوند سے کیا برکت پائی ہے؟ اپنی روزمرہ کی ترتیب کا جائزہ لیں۔ کیا آپ کے پاس ہر روز خداوند کی حضوری میں ٹھہرنے کے لئے وقت ہوتا ہے تاکہ آپ اُس سے برکت پا سکیں؟

☆۔ اختیار اور تابعداری کس طرح لازم و ملزوم ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے مدد مانگیں تاکہ آپ اُس کی حضوری میں اپنا اعلیٰ اور شاندار وقت گزار سکیں تاکہ وہ آپ کو اور زیادہ اپنی حکمت و دانش اور برکات سے معمور کرے۔

☆۔ اِس بات کے لئے خدا کا شکریہ ادا کریں کہ اُس نے یسوع نام میں آپ کو اختیار بخشا ہوا ہے۔ اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو اُس اختیار کے بارے میں اور زیادہ سکھائے۔

☆۔ اپنی زندگی میں اُس کی راہنمائی کے لئے اور زیادہ حساس ہونے کے لئے اُس کی مدد مانگیں۔ تاکہ آپ اُس کی مرضی اور مقصد کے ساتھ ایک ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کر سکیں۔

باب 18

نشان طلب کرنا

متی 4:16,39:15 اور مرقس 12-10:8 پڑھیں

چار ہزار کو کھانا کھلانے کے بعد خداوند یسوع مسیح کشتی میں سوار ہو کر دلمونتہ کے علاقہ کی طرف چلے گئے۔فریسی اور صدوقی اُن کے پاس آئے۔متی رسول ہم پر واضح کرتے ہیں کہ وہ یسوع کو آزمانے کی غرض سے کوئی آسمانی نشان طلب کرنے کے لئے آئے۔مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ جب یسوع نے یہ سوال سنا تو ایک گہری آہ بھری۔یہ گہری آہ اُس کے اندر کے گہرے غم اور مایوسی کو ظاہر کرتی ہے۔ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ فریسیوں اور صدوقیوں نے یسوع کو آزمانے کی غرض سے اُس سے کوئی آسمانی نشان مانگا تھا۔

تاہم یسوع نے اُنہیں کہا کہ جو نشان اُنہیں پہلے دیا گیا ہے اُس کے علاوہ اُنہیں اور کوئی بھی نشان نہیں دیا جائے گا۔(اُنہیں یوناہ کا نشان بخشا گیا تھا۔) اُنہوں نے اُنہیں بتایا کہ صرف اور صرف بدکار اور زناکار قوم ہی نشان طلب کرتی ہے۔

یوناہ نبی ایک ایسے نبی کے طور پر مشہور ہیں جسے ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا تھا۔وہ تین دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہا اور تیسرے روز اُس مچھلی نے اُسے خشکی پر اُگل دیا۔یہی سب کچھ یسوع کے ساتھ واقع ہوا تھا۔موت نے اُسے ایک مچھلی کی طرح نگل لیا، تین دن تک اُس کے چنگل میں رہے، پھر تیسرے روز موت نے اُسے اُگل دیا۔اُس نے موت اور قبر پر فتح پائی۔

اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا باپ کی طرف سے ایک نشان تھا کہ یسوع وہی ہے جو اُس نے دعویٰ کیا تھا۔اپنی صلیبی موت کے وسیلہ سے یسوع نے موت پر فتح پائی۔مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد، اُس نے ثابت کر دیا کہ اُسے موت، شیطان اور قبر پر بھی غلبہ اور اختیار حاصل ہے

مردوں میں سے جی اُٹھنے سے یہ ثابت ہو گیا باپ اُس کے ساتھ ہے اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اُس میں باپ کی مرضی شامل تھی۔ یہی وہ واحد نشان تھا جسے صدوقی خداوند سے حاصل کر سکتے تھے۔ تو بھی یہ نشان اُن کے لئے کافی نہ تھا۔ اس نشان کے باوجود وہ اپنی بے اعتقادی میں پھنسے رہے خداوند یسوع مسیح نے صدوقیوں اور فریسیوں کو متی 16 میں یاد دلایا کہ اگرچہ وہ آسمانی نشانوں میں تو امتیاز کر سکتے ہیں تو بھی وہ اُس نشان کو سمجھنے سے قاصر ہیں جو خدا کی طرف سے اُنہیں ملا ہے۔ شام کے وقت وہ آسمان پر نظر ڈال کر بتا سکتے تھے کہ کل جس وقت وہ بیدار ہوں گے تو دن کیسا ہو گا۔ اگر آسمان لال ہوتا تو وہ اندازہ کرتے کہ دن اچھا اور خوشگوار ہو گا۔

اگرچہ وہ اس قابل تو تھے کہ اُن نشانات میں امتیاز کر سکتے، تو بھی وقتوں اور معیادوں کے بارے میں مکمل طور پر بے خبر اور ناواقف تھے۔ صدوقیوں نے بے اعتقادی کے سبب سے نشان طلب کیا تھا۔ خداوند اُن کی چال میں نہ پھنسے۔ کیوں کہ وہ زناکار اور بدکار قوم تھی۔

وہ دوسرے معبودوں کے پیچھے چلنے والے لوگ تھے۔ وہ روایات اور شریعت پرستی کے دلدادہ تھے۔ وہ اسرائیل کے قدوس کی پرستش اور عبادت نہیں کرتے تھے۔ اس حوالہ کو ہمیں نشان طلب کرنے کے بارے میں ایک تنبیہ کے طور پر نہیں لینا چاہئے۔ خداوند نے اکثر و بیشتر اپنے لوگوں اور خادمین کو نشانات دیئے۔ موسیٰ کو خداوند خدا کی طرف سے بہت سے نشانات دیئے گئے۔

خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ وہ اپنی لاٹھی کو زمین پر گرا دے۔ پس وہ لاٹھی سانپ بن گئی۔ خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر ڈھانک لے۔ اور وہ ہاتھ کوڑھ سے بھر گیا۔ جب اُس نے وہ ہاتھ دوبارہ باہر نکالا تو وہ بالکل پہلے کی طرح صحت مند اور بالکل ٹھیک تھا۔ (خروج 4 باب)

جدعون نے اپنی بلاہٹ کی تصدیق کے لئے خداوند سے ایک نشان مانگا۔ اس نے خدا سے کہا کہ وہ زمین کو خشک رکھتے ہوئے صرف اور صرف اون کو گیلا کرے۔ (قضاۃ 6 باب)

اس سے جدعون کو اپنے لئے خدا کے منصوبے کا علم ہو گیا کہ واقعی خدا یہ چاہتا ہے کہ وہ اُس کے لوگوں کی قیادت کرتے ہوئے جنگ میں پیش قدمی کرے۔ اضحاق کے نوکر نے خداوند سے ایک نشان مانگا۔ اُس نے خداوند سے کہا کہ وہ اُس عورت کو کنوئیں پر لائے جسے اُس نے اُس کے مالک کی بیوی ہونے کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور وہی اُس کے اونٹوں کے لئے پانی فراہم کرے۔ جب ربقہ نے آکر ویسا ہی کیا جیسی درخواست نوکر نے خداوند سے کی تھی۔ تب ابراہام کے خادم کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہی وہ عورت ہے جسے خدا نے اضحاق کے لئے چنا ہے اُس نے اپنے نبیوں کو بھیجا تو انہیں نشانات دے کر بھیجا تا کہ اُن لوگوں کے سامنے اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ وہ واقعی خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے عملی طور پر بڑی قوت اور قدرت کے ساتھ لوگوں کو شفا دینے اور معجزات کرنے سے اپنی خدمت کو ثابت کیا۔ ان نشانات اور معجزات کا مقصد محض لوگوں کی خدمت اور بھلائی نہیں بلکہ مسیح کے پیغام کی تصدیق کرنا بھی تھا۔

اگر ہم خدا کے مقصد اور مرضی کو جاننے کیلئے خدا سے کوئی نشان طلب کرتے ہیں تو وہ ہمارے خلاف نہیں ہو جاتا۔ بعض اوقات ہمیں خدا کی مرضی واضح اور شفاف طور پر دیکھنے اور سمجھنے میں مشکل محسوس ہوتی ہے۔ اس صورت میں صرف ایک ہی طریقہ کار ہوتا ہے کہ ہم خدا سے کوئی نشان یا ثبوت مانگیں تا کہ خدا کی مرضی اور ارادے کی تصدیق ہو جائے۔

اس طور سے نشان طلب کرنے میں ایک فرق ہے۔ کیوں کہ ہم اس لئے نشان طلب کرتے ہیں تا کہ ہم خدا کی مرضی اور مقصد کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ جب کہ بے اعتقادی کے سبب سے کوئی نشان مانگنا ایک فرق چیز ہے۔ جلتی ہوئی جھاڑی کے نشان کی بنیاد پر، مردِ خدا موسیٰ نے ملک مصر کو فتح کرنے کے لئے پیش قدمی کی تھی۔ اون کے گیلا اور خشک رہنے کے نشان کی بنیاد پر ہی جدعون خدا کے لوگوں کو اُن کے دشمنوں سے رہائی دینے کے لئے خدا کے سورما کے طور پر آگے بڑھا۔ فریسیوں نے خداوند کو غصہ دلایا کیوں کہ نشانات اور معجزات دیکھنے کے باوجود وہ ایمان نہ

لائے۔ خدا نے اُنھیں جو نشانات پہلے دیئے تھے اُن کے سوا اُنھیں کوئی اور نشان نہ دیا گیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اپنی بے اعتقادی کی بنا پر نشان مانگنے اور خدا کی مرضی اور مقصد کی تصدیق کے لئے نشان مانگنے میں کیا فرق ہے؟

☆۔کب خداوند سے تصدیق کے لئے نشان مانگنا مناسب ہوتا ہے؟

☆۔کیا خدا نے اپنی مرضی اور مقصد کی تصدیق کے لئے آپ کو کبھی کوئی نشان دیا ہے؟ وضاحت کریں۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اُن طریقوں کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں جن سے وہ ہم پر اپنی مرضی اور مقصد کو واضح کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ اُس کی حضوری کو دیکھنے کیلئے آپ کی آنکھیں کھل جائیں۔

☆۔خداوند سے فضل مانگیں کہ جب کوئی نشان بھی موجود نہ ہو، اُس وقت بھی آپ اپنے ایمان پر قائم اور ثابت قدم رہ سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

باب 19

فریسیوں اور شاگردوں کے ایمان کا موازنہ

متی 16:5-12 اور مرقس 8:13-21 پڑھیں

فریسی ایک نشان طلب کرنے کیلئے یسوع کے پاس آئے تھے۔ خداوند نے بے اعتقادی سے بھرے ہوئے اُن کے بڑے دلوں کے اندر جھانکا اور اُن سے کہا کہ انہیں کوئی اور نشان نہیں دیا جائے گا۔ اس کے بعد یسوع اور اس کے شاگرد کشتی میں سوار ہو کر جھیل کی دوسری طرف چلے گئے۔ شاگرد اپنے ساتھ کھانا لینا بھول گئے تھے۔ مقدس مرقس کے مطابق اُن کے پاس کشتی میں صرف ایک ہی روٹی تھی۔

جب وہ کشتی پر سفر کرتے ہوئے جھیل کی دوسری جانب بڑھ رہے تھے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے خداوند اُس مباحثہ پر غور و فکر کر رہے تھے جو فریسیوں سے ہوا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا "فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے خبردار رہو۔"

(متی 6:16) مقدس مرقس فریسیوں اور صدوقیوں کے ساتھ ہیرودیوں کا بھی اضافہ کرتا ہے۔ (مرقس 15:8) ہیرودی لوگ یہودی تھے جو ہیرودیس اور اُس کی پالیسیوں کی تائید و حمایت کرتے تھے۔ بالعموم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہودی لوگ اسرائیل پر رومی تسلط کے مخالف تھے۔

خداوند یسوع مسیح نے اُن فرقوں کی تعلیمات کو خمیر سے تشبیہ دی۔ کتابِ مقدس میں خمیر گناہ اور تکبر کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

صدوقی، فریسی اور ہیرودی لوگ بڑے متکبر تھے۔ وہ اپنی تعلیم کی وجہ سے بڑے متکبر تھے اور سرکشی اور ہٹ دھرمی اُن کے کردار کا خاصہ بن چکی تھی۔ ظاہری صورت سے بڑے راستباز دکھائی دیتے تھے۔ اُن کا ایمان بڑا شریعت پرستی پر مبنی تھا۔ اور اُن کے اُس ایمان کا خداوند اور اُس کے مقصد

اور مرضی کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا۔ وہ راستبازی کے اصولوں کی پیروی سے زیادہ اپنی روایات کی پیروی میں دلچسپی رکھتے تھے۔

درحقیقت وہ لوگوں کو خداوند اور سچائی کے کلام سے گمراہ کر رہے تھے۔

جب خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر کا ذکر کیا تو شاگردوں کو بالکل بھی اس بات کی سمجھ نہ آئی کہ خداوند کیا کہہ رہے ہیں۔ جب خداوند خمیر کے حوالے سے بات کر رہے تھے انہوں نے اس بات کو اس بات سے منسوب کر دیا کہ وہ سفر کیلئے روٹی لینا بھول گئے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ اُس کے شاگرد اس کی بات کو سمجھ نہیں پائے۔

خداوند یسوع کا دل اس بات پر رنجیدہ تھا کیوں کہ اُن کا ایمان بہت کم تھا۔ وہ اس بات پر فکر مند تھے کیوں کہ اُن کے پاس کافی خوراک نہ تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں یاد دلایا کہ کس طرح اُس نے پانچ ہزار کو کھانا کھلانے کیلئے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو برکت دی۔ اگرچہ اُنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا لیکن اُن کا یہ ایمان نہیں تھا کہ خداوند اُنہیں اس صورتحال میں بھی کھانا مہیا کرے گا۔ کتنی ہی مرتبہ میں نے بھی خود کو ایسی صورتحال سے دوچار پایا ہے؟

میں نے اپنی شخصی ضروریات اور خدمت کے حوالے سے کئی مرتبہ خداوند کو بکثرت مہیا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن ہر ایک نئی صورتحال اور نئی ضرورت پڑنے پر میں پھر سوچنے لگتا کیا خداوند اب بھی مہیا کرے گا؟ اس حوالے سے ہمارے سیکھنے کیلئے دو چیزیں ہیں۔

اوّل۔ ہر روحانی نظر آنے والی چیز روحانی نہیں ہوتی۔ صدوقیوں اور فریسیوں کا مذہب اعمال و رسومات پر مبنی تھا۔ وہ لوگ جو اُن کے مذہب کے اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہوتے تھے گناہگار اور سرکش لوگ تھے۔ اُنہوں نے خداوند اور اُس کی راہوں کو رد کر دیا۔ ظاہری طور پر آپ بڑے روحانی نظر آ سکتے ہیں لیکن پھر بھی آپ خدا سے دور ہو سکتے ہیں۔

یہاں پر ہمارے سیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم خداوند پر توکل کریں۔ اکثر و بیشتر اُس نے کئی طرح کی صورتحال میں اپنے آپ کو ہم پر اپنی مہیا کرنے والی قدرت کے ساتھ ظاہر کیا۔ ہمارے لئے اُس کی محبت کا جذبہ اور اُس کی قدرت کم نہیں ہوگی۔ جس نے ماضی میں ہمارے لئے سب کچھ فراہم کیا، وہی ہمارے لئے اب بھی سب کچھ مہیا کرے گا۔ وہ ہم سے دستبردار نہیں ہوگا۔

اس حوالے میں ہمیں دو طرح کے ایمان دکھائی دیتے ہیں۔ پہلا ایمان نقلی ایمان ہے۔ جو خدا کی بہ نسبت لوگوں کا منظورِ نظر ہونا پسند کرتا ہے۔ دوسری قسم کا ایمان سچائی سے واقف ہوتا ہے مگر روزمرہ کی صورتحال میں اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ خداوند کا دل ان دونوں قسموں کے ایمان دیکھ کر رنجیدہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس حوالہ میں فریسیوں کے ایمان کو خمیر سے تشبیہ دی گئی ہے۔اُن کا ایمان گناہ آلودہ اور سر کش تھا۔کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اپنے ایمان پر عمل پیرا ہونے کیلئے غلط محرکات رکھیں؟ وضاحت کریں۔

☆۔کیا آپ کے ایمان نے کبھی آپ کو متکبر بنانے کی کوشش کی؟

☆۔خداوند روز مرہ زندگی کے تعلق سے جو سبق شاگردوں کو سکھاتے تھے وہ ہمیشہ اُس کا عملی اطلاق کرنے کے حوالے سے ناکام ہو جاتے تھے۔آپ نے ماضی میں کون سے سبق سیکھے جن کا اطلاق آپ روز مرہ زندگی پر کر رہے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔جب آپ خداوند کے ساتھ چلتے ہوئے اُس کے کلام کی تعلیم دیتے اور اُس کی صداقتوں کی منادی کرتے ہیں تو خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو فروتنی اور عاجزی عطا فرمائے۔

☆۔خداوند سے ایسے اوقات کیلئے معافی کے طلب گار ہوں جب آپ نے خداوند کی مہیا کر دینے والی قدرت کو شک کی نگاہ سے دیکھا۔

☆۔اِن دِنوں خدا نے آپ کو کن صداقتوں کی تعلیم دی ہے؟ خداوند سے فضل مانگیں کہ آپ اُن صداقتوں کا اطلاق اپنی زندگی پر کر سکیں۔

باب 20

بیت صیدا میں نابینا شخص

مرقس 8:22-26 پڑھیں

جب خداوند یسوع مسیح بیت صیدا میں تھے ایک نابینا شخص شفا کے لئے خداوند یسوع کے پاس لایا گیا۔ یہ واقعہ اس وجہ سے دلچسپی کا حامل ہے کہ کس خاص طریقہ سے یسوع نے اُسے شفا دی۔ جس طرح ہم اناجیل میں مختلف موقعوں پر یسوع کو شفا دیتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ لوگ فی الفور صحت یاب ہو گئے۔ یہاں پر فوری طور پر شفا کا کام نہیں ہوا بلکہ شفا کا کام درجہ بدرجہ ہوا۔

وہ لوگ جو اندھے شخص کو یسوع کے پاس لائے تھے اُنہوں نے یسوع سے درخواست کی کہ وہ اُسے شفا دے۔

یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ اندھا شخص نہیں بلکہ اُس کے دوست احباب یسوع سے التماس کر رہے تھے کہ وہ اُسے شفا دے۔ یہاں پر یہ بات ہماری غور و فکر کا حصہ بن کر رہ گئی ہے کہ اندھے شخص کے کیا احساسات و جذبات تھے اور وہ کیسے تصورات اور خیالات میں کھویا ہوا ہوگا۔ کیا اُس کا ایمان تھا کہ یسوع شفا دے سکتا ہے؟ کیا اُس کے دوست احباب زبردستی اُسے کھینچ کر یسوع کے پاس لے آئے تھے؟ اُس کے پاس کیسا اور کتنا ایمان تھا؟ ہمارے پاس واضح طور پر ان سوالات کے جوابات موجود نہیں ہیں۔

خداوند یسوع مسیح اُس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گاؤں سے باہر لے گئے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگرچہ یسوع نے اُس شخص کو چھو دیا تھا تو بھی اُس کی بینائی بحال نہ ہوئی۔

بارہ برس سے بیمار عورت جس نے یسوع کی پوشاک کا کنارہ چھوا تھا فی الفور شفا پا گئی تھی۔ یہاں پر ہم ایسا شخص دیکھتے ہیں جس نے یسوع کا ہاتھ پکڑا لیکن اُس کی آنکھوں کی روشنی واپس نہ آئی۔

یہ حقیقت ہے کہ یسوع نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ چلنے کیلئے وقت لیا۔ یہ سب کچھ اُس اندھے آدمی کی ہمت بندھانے اور اُس کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے تھا۔ خداوند یسوع مسیح ایک زبردست روحانی راہنما تھے۔

اب وہ یہاں پر ایک اندھے شخص کے ساتھ شانہ بشانہ چل رہے تھے۔ شاید اُس نے محسوس کیا ہو کہ وہ اس لائق نہیں کہ یسوع کے ساتھ چل سکے اور اُس کی گہری توجہ حاصل کر سکے۔ گاؤں سے باہر جاتے ہوئے خداوند یسوع مسیح نے اس اندھے شخص سے کیا باتیں کی ہوں گی، بائبل مقدس میں ان باتوں کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ لیکن ہم اس وقت کو باآسانی فراموش نہیں کر سکتے۔ بھیڑ سے دُور لے جا کر یسوع مسیح نے اُس پر ظاہر کیا کہ یہ معاملہ اس کے اور اُس کے خداوند کے درمیان بڑا شخصی نوعیت کا ہے۔

جب گاؤں سے باہر پہنچے تو خداوند یسوع مسیح نے اُس کی آنکھوں میں تھوکا، اور اُن پر اپنے ہاتھ رکھے اور پھر اس شخص سے پوچھا کیا اُسے کچھ دکھائی دے رہا ہے، اس اندھے شخص نے کہا کہ وہ آدمیوں کو اپنے اردگرد چلتے ہوئے دیکھتا ہے پر وہ اُسے درختوں کی مانند چلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ ابھی اُس کی آنکھیں مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی تھیں اور وہ دھندلاہٹ میں چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس قدر دھندلا پن تھا کہ وہ آدمیوں اور درختوں میں امتیاز نہیں کر سکتا تھا۔

بہت اہم ہے کہ ہم اس واقعہ کا جائزہ لیں۔ جب خداوند یسوع مسیح نے اُس کا ہاتھ پکڑا نہ تو اُس وقت اس شخص نے شفا پائی تھی بلکہ جب یسوع نے اُس کی آنکھوں میں تھوک کر اُن پر ہاتھ رکھے اُس وقت بھی اُسے مکمل طور پر شفا نہ ہوئی۔ ہم اس سے کیا سیکھتے ہیں؟ متی 13:58 میں رسول ہمیں بتاتا ہے کہ جب یسوع مسیح ناصرت میں تھے تو اُن کی بے اعتقادی کے باعث بہت زیادہ معجزات نہ کر سکے۔ اگر ہم خدا کے کام کو اپنی زندگی میں مکمل ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں تو ایمان

ایک لازمی عنصر ہے۔ کیا ممکن ہے کہ اس آدمی کو اپنے ایمان کی مضبوطی درکار تھی؟ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جب اُسے نامکمل شفا ہوئی اُس وقت اُس کے ایمان میں ایک نئی تحریک، ولولہ اور جوش پیدا ہو گیا ہوگا۔ کیا خداوند مسیح اُسے روحانی طور پر بھی شفا دے رہے تھے؟

جب اُس نے خداوند سے کہا کہ وہ آدمیوں کو اِس طرح سے چلتے ہوئے دیکھتا ہے گویا کہ وہ درخت ہیں، تو اصل میں یہ شخص کیا کہہ رہا تھا؟ مختلف طرح کی شفا کا کام ہو رہا تھا۔ یہ شخص مکمل طور پر نابینا تھا پر اب جزوی طور پر دیکھنے کے قابل ہو گیا تھا۔ ایک لحاظ سے یہ عجیب بات واقع ہوئی تھی۔ اگرچہ اُسے مکمل شفا نہیں ہوئی تھی تو بھی کسی حد تک اُس نے شفا کا تجربہ کیا تھا۔

کتنی بار ہم جزوی شفا پا جانے پر ہی اکتفا (گزارا) کر لیتے ہیں؟

ہم آدمیوں کو درختوں کی مانند چلتے ہوئے دیکھتے ہیں اور اسی پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہم گناہ پر تھوڑی بہت فتح کا تجربہ کر کے ہی خوش ہو جاتے ہیں اور اسی پر اظہارِ اطمینان کر لیتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی طرح وعدہ کی سرزمین پر قبضہ کر کے ہم دشمن کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔

وعدہ کی سرزمین کو پورے طور پر فتح کرنے کی بجائے ہم دشمن کے ساتھ ہی رہنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔ یہ بات درست ہے کہ خداوند کی راہیں ہماری راہیں نہیں ہیں۔ کئی دفعہ وہ ہماری بھلائی کے لئے کانٹا ہمارے بدنوں ہی میں رہنے دیتا ہے۔

خداوند ہمیں اُن چیزوں سے مکمل رہائی اور شفا دینا چاہتا ہے جو ہمیں اُس سے دُور رکھنے کیلئے رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔ وہ ہماری زندگی سے تمام قلعوں کو مسمار کرنا چاہتا ہے تاکہ ہماری زندگی سے ہر وہ گناہ اُکھاڑ پھینکا جائے جو ہمیں اُس سے دُور لے جاتا ہے۔

ہم کیوں جزوی شفا پر مطمئن اور شاد ہوں؟ ہم جزوی فتح پر ہی اظہارِ اطمینان کیوں کریں جبکہ مکمل فتح ہماری ہو چکی ہے؟ ایک دفعہ پھر سے خداوند یسوع مسیح نے اس شخص پر اپنے ہاتھ رکھے اور اس کی آنکھوں کو چھوا۔ اس بار اس اندھے شخص کی آنکھیں مکمل طور پر کھل گئیں اور وہ واضح اور صاف

دیکھنے لگا۔ اس کے بعد یسوع نے اُسے یہ تاکید کر کے گھر بھیج دیا کہ وہ اُس گاؤں میں دوبارہ قدم نہ رکھے۔

اگر وہ گاؤں میں چلا جاتا تو وہاں پر یسوع کو چھونے، اپنے بیمار لوگ اُس کے پاس لانے کیلئے وہاں پر بڑی کھلبلی اور افراتفری کا سماں پیدا ہو جاتا۔ یہ حوالہ ہماری دُعائیہ زندگی میں حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہے۔ اگر ہمیں اپنی دُعاؤں کا جواب نہ بھی ملے تو بھی ہمیں اس بات کا اعتماد اور بھروسہ ہونا چاہئے کہ اس نے ہماری دُعائیں سن لی ہیں اور وہ ہمیں صحت کے مقام کی طرف لے جا رہا ہے۔

یہ حوالہ اس تعلق سے بھی ہمارے حوصلے بڑھاتا ہے کہ ہم جزوی شفا اور جزوی فتح پر اکتفانہ کریں۔ کبھی بھی روحانی قناعت پسندی سے کام نہ لیں۔

یہ بات بالخصوص اُن باتوں کیلئے بڑی اہمیت کی حامل ہے جو ہمیں یسوع سے دور لے جاتی ہیں تا کہ ہم مکمل طور پر اس کی فتح حاصل کر کے اس کے ساتھ گہری قربت اور پہلی سی محبت میں بحال ہو جائیں۔ آئیں مکمل فتح اور پوری بحالی کے لئے اُس کے دیدار کے طالب ہو جائیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا ایسی درخواستیں ہیں جن کا خداوند نے جواب نہیں دیا؟ وہ کون سی درخواستیں ہیں؟ اس حوالے سے آپ کس طرح حوصلہ افزائی پاتے ہیں؟

☆۔ ایسے وقتوں کے تعلق سے بیان کریں جب خداوند کا انتظار کرتے ہوئے آپ کے ایمان کو تقویت ملی کہ خداوند آپ کی دُعاؤں کا جواب دے گا۔

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسے علاقہ جات ہیں جہاں آپ نے اپنی دُعا کا جزوی جواب حاصل کیا ہے؟ وہ کون سے علاقہ جات ہیں؟ کیا آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند آپ کو مکمل فتح دے سکتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کا ایمان اس بات پر یقین رکھنے کے لئے بڑھائے کہ وہ آپ کی درخواستوں کا مکمل جواب دینے کی قدرت رکھتا ہے۔

☆۔ اس بات کے لئے بھی خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اگرچہ وہ آپ کی تمام دُعاؤں اور درخواستوں کا جواب فوری طور پر نہیں دے دیتا تو بھی وہ آپ کی تمام دُعاؤں کو سنتا ہے۔

☆۔ اس بات کے لئے اس کے شکر گزار ہوں کہ وہ ہماری زندگی میں گناہ اور دشمن کی ہر ایک قدرت پر مکمل طور پر فاتح ہے۔

☆۔ صبر سے اس پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔ تا کہ اپنی درخواستوں کے جواب کے لئے آپ اس کی راہنمائی پر توکل کر سکیں۔

باب 21

پطرس کا اقرار

متی 16:13-20 مرقس 8:27-30-اور لوقا 9:18-21 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ سفر جاری رکھا۔ اس موقع پر وہ قیصریہ فلپی کے علاقہ میں تھے جو کہ یروشلیم کے شمال میں 120 میل (200) کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ دُعا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس دوران خداوند نے اُن سے پوچھا۔ "لوگ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟" (متی 16:13) صرف متی رسول نے "ابنِ آدم" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ یہ اصطلاح ہمارے خداوند کی بشریت کا ذکر کرتی ہے۔

یہ بات یہاں پر بالکل واضح ہے کہ خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ لوگ اُنہیں کیا کہتے ہیں۔ خداوند نے کسی تجسس کے تحت یہ سوال نہیں پوچھا تھا؟ اُنہوں نے شاگردوں کی ضرورت کے پیشِ نظر پوچھا۔

اُنہوں نے خداوند کو بتایا کہ بعض لوگ اُنہیں یوحنا بپتسمہ دینے والا بھی کہتے ہیں جو کہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ خاص طور پر ہیرودیس کا یہ خیال تھا۔ (متی 14:1-2)

بعض خیال کرتے تھے کہ یسوع ایلیاہ نبی یا پھر یرمیاہ نبی ہے، اگر نہیں تو نبیوں میں سے کوئی نبی ہے جو مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے۔ یسوع کے تشخص اور پہچان کے تعلق سے لوگ واقعی بڑی اُلجھن کا شکار تھے۔

غور کریں کہ کسی ایک شخص نے بھی اس بات کو تسلیم نہ کیا کہ یسوع "مسیح" ہے۔ یسوع کو اس بات سے کتنا دُکھ پہنچا ہوگا۔ وہ نبوتوں کی تکمیل کے لئے دُنیا کے منجی بن کر اس دُنیا میں آئے تھے۔ لیکن

جن کے درمیان اُنہوں نے خدمت سرانجام دی تھی، وہ بھی اُسے پہچاننے سے قاصر رہے کہ وہ اُن کا نجات دہندہ ہے۔ بلاشبہ وہ عظیم مردِ خدا تھا۔ اور وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار تھے کہ وہ نبیوں میں سے کوئی نبی ہے۔ لیکن کوئی بھی اس حد تک اُسے پہچان نہ سکا اور نہ ہی اس بات کا اظہار کیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور دُنیا کا نجات دہندہ بن کر آیا ہے۔ اُن کی آنکھیں روحانی طور پر بند تھیں۔ یہ سن کر کہ لوگ اُسے کیا کہتے ہیں یسوع نے پھر شاگردوں سے پوچھا کہ اُن کے خیال میں وہ کون ہے۔

پطرس نے یہ جواب دیا۔ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔" (متی 16:16) یہ ایک زبردست بیان تھا۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب پطرس نے یہ بیان دیا ہوگا تو شاگردوں کے بقیہ گروپ پر کیسا رعب اور دبدبہ چھا گیا ہوگا۔ خداوند یسوع "مسیح" تھا جو اس دُنیا میں خدا کے ممسوح کے طور پر آیا تھا۔ اُس نے جسم اختیار کیا۔ یہ کس قدر زبردست بیان اور اظہار تھا۔ شاگرد خدا کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ چل پھر رہے اور اس کے ساتھ روزانہ گفتگو کرتے تھے۔

یہ وہی تھا جس کے تعلق سے کئی زمانوں سے پیش گوئیاں ہوتی چلی آئی تھیں۔ یہی اسرائیل بلکہ تمام دُنیا کی اُمید تھی۔ متی رسول اس بیان کے بعد یسوع اور پطرس کے درمیان ہونے والی گفت وشنید کے بارے میں ہمیں کچھ بتاتے ہیں۔ خداوند نے پطرس کو بتایا کہ وہ مبارک ہے کیوں کہ کسی انسان نے نہیں بلکہ خدا نے ہی اُس پر اس بات کو ظاہر کیا ہے۔ (متی 16:17)

مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں خداوند یسوع کو "مسیح" کے طور پر دیکھنے کا فضل ملا ہے۔ ہمارے ارد گرد بہت سے لوگ ہیں جو نہیں جانتے کہ یسوع ہی "مسیح" ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ یہی خدا کی طرف سے مسح شدہ ہے جو انہیں ان کے گناہوں سے نجات دینے کے لئے آیا ہے۔ اُنہوں نے اس تعلق سے کئی ایک کہانیاں سن رکھی ہیں اور اس کی تعلیم پر حیرت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

لیکن وہ اسے پہچاننے سے قاصر رہتے ہیں کہ وہ خدا کا بیٹا اور اُن کا نجات دہندہ مسیح ہے۔ ہم

مبارک ہیں کیوں کہ ہمیں یہ شرف اور فضل حاصل ہے کہ ہم جان سکیں کہ یسوع ہمارا نجات دہندہ ، زندہ خدا کا بیٹا اور دُنیا کے لئے " مسیح " بن کر آیا ہے۔ صرف یہی نہیں ہم اس لئے بھی مبارک ہیں کیوں کہ ہمیں یہ توفیق بھی ملی ہے کہ ہم اسے قبول کر سکیں۔

متی 18:16 میں خداوند یسوع نے ایک بات کہی جس سے تمام زمانوں کے علما کرام بڑی اُلجھن میں پڑے رہے۔ اس آیت میں خداوند نے پطرس سے کہا کہ اُس کا نام "پطرس" ہے۔ اصل یونانی زبان میں جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ ہے "Petros" اس کا معنی ہے پتھر۔ خداوند نے پطرس سے کہا کہ وہ چٹان کی مانند ہے۔

پھر خداوند نے کہا " میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔" (متی 18:16) یہاں پر خداوند نے چٹان کیلئے جو لفظ استعمال کیا ہے۔ "Petra" جس کا ماخذ لفظ "Petros" ہی ہے۔ یہ ایک مختلف لفظ ہے۔ جو کسی بڑی چٹان کا مفہوم دیتا ہے۔

پطرس کے متعلق بیان کرتے ہوئے یسوع نے جو لفظ استعمال کیا وہ اس سے قطعی متضاد لفظ ہے۔ اگرچہ پطرس ایک چھوٹا پتھر تھا۔ یسوع نے ایک غیر متزلزل چٹان پر اپنی کلیسیا قائم کرنا تھی۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہے اس آیت میں یسوع جس بڑی چٹان کی طرف اشارہ کر رہے وہ بڑی چٹان کون ہے؟

یہی وہ نکتہ ہے جس پر مفسرین میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ پطرس وہ چٹان ہے جس پر یسوع نے کلیسیا قائم کرنے کے لئے کہا تھا۔ تاہم خدا کا کلام اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ایسی کوئی بات یہاں پر بیان نہیں کی گئی۔ یسوع مسیح نے یہاں پر دو مختلف الفاظ استعمال کئے۔ خداوند پطرس، " پتھر " کا اس چٹان سے فرق بیان کرتے ہوئے دکھائی دیتے جس پر انہوں نے اپنی کلیسیا قائم کرنا تھی۔ تاہم اس کا مطلب اس حقیقت سے انکار کرنا نہیں کہ خداوند نے پطرس اور دوسرے رسولوں کو بڑی قدرت سے استعمال کیا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ چٹان جس کی طرف یسوع اشارہ کر رہے ہیں، پطرس کا اقرار ہے۔ پطرس نے ابھی ابھی یہ اقرار کیا تھا کہ وہ زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یقیناً یہی وہ بنیادی اور مرکزی سچائی تھی جس پر کلیسیا قائم کی جانی تھی۔ ہمارے دور کی کلیسیا بلاشبہ اس سچائی پر قائم ہے کہ خداوند یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ یہی وہ مسح شدہ "مسیح" ہے جو دُنیا کی نجات کے لئے دُنیا میں آیا۔ یہی وہ سچائی ہے جس کی کلیسیا منادی کرتی ہے۔ یہی وہ سچائی ہے جو دشمن پر غالب آئے گی۔ شیطان بھی اس سچائی کا مقابلہ نہیں کر پائے گا۔ یہ سچائی ایک مضبوط چٹان اچھی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا آج اسی مضبوط چٹان اور لاتبدیل سچائی پر قائم ہوتی ہے جو خدا نے ہماری نجات کے لئے مہیا کی۔

خداوند یسوع مسیح نے پطرس اور دوسرے شاگردوں کو یاد دلایا کہ اُس کی کلیسیا اِس سچائی پر قائم ہو گی۔ "یسوع زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہیں آئیں گے۔ عالمِ ارواح ہر ممکن کلیسیا پر غالب آنے کی کوشش کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے کہ شیطان نے کلیسیا کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے کی ہر ممکن جدوجہد کی لیکن وہ اپنی اس ناپاک جسارت اور کاوش میں کامیاب نہ ہوا۔ ہر زمانہ میں خدا کے ایسے لوگ ہو گزرے ہیں جو اس سچائی پر ایمان رکھنے والے تھے اور جو اس سچائی کے لئے جانثاری کے جذبہ سے معمور تھے کہ یسوع ہی زندہ خدا کا بیٹا ہے جو ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دینے کے لئے اس دُنیا آیا۔ غور کریں کہ یہ خداوند ہی ہے جو کلیسیا قائم کرتا ہے۔ ہم تو اُس کے ہاتھوں میں محض ایک وسیلہ ہے۔ خدا ہی کلیسیا کی تعمیر و ترقی کا کام کرتا ہے۔ ہمیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ خداوند ہی کلیسیاء کی تعمیر و ترقی کا کام کرتا ہے۔

اپنے منصوبے' کاوشیں اور تراکیب اس کے تابع کر دیں تاکہ ہماری مرضی اور منصوبے نہیں بلکہ اسی کی پاک مرضی اور ازلی ارادہ ہمارے وسیلہ سے قائم اور پورا ہو۔ آئیں اپنی طاقت' حکمت اور

اپنی قوت سے دستبردار ہوتے ہوئے اُس پر اعتماد اور بھروسہ کریں' اُسی کے صلیبی کام کو اپنا بھروسہ اور توکل بنالیں' یہی شاہراہ' کامیابی ہے۔

اگر خداوند ہی کلیسیا بنانے اور اُس کی تعمیر وترقی اور نشوونما کرنے والا ہے تو آئیں اُسی پر بھروسہ اور توکل کریں اور جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے' اُس کام کو اُسی کے طریقے اور اُسی کی قوت اور مرضی کے مطابق کریں۔ کئی دفعہ ہم خدا کے کام کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے پطرس سے کہا تھا کہ وہ اُسے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دے گا اور جو کچھ وہ زمین پر باندھے گا' وہ آسمان پر بندھے گا' اسی طرح جو کچھ وہ زمین پر کھولے گا' آسمان پر کھولا جائے گا۔ (متی 19:16)

اس بیان پر بعض اوقات مختلف لوگوں میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بیان کا اطلاق صرف اور صرف پطرس پر ہوتا ہے کہ اُسے ہی بطور خدا کا ایک نمائندہ اس زمین پر ایک خاص شرف و استحقاق اور قدرت سے نوازا گیا۔ خدا کے کلام سے اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی۔

یہ اختیار صرف پطرس رسول ہی کو نہیں بلکہ دیگر رسولوں کو بھی دیا گیا تھا۔ یہ اختیار ہمیں بھی بطور خدا کے نمائندگان دیا گیا ہے۔ اس سے خداوند کا کیا مطلب تھا جب اُس نے پطرس سے یہ کہا کہ "جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھ جائے گا اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھل جائے گا" ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم روحانی طور پر میدان جنگ میں ہیں۔ خدا کی بادشاہی تاریکی کی قوتوں کو پسپا کر رہی ہے۔ جب ہم یسوع کے نام سے میدان جنگ میں پیش قدمی کرتے ہیں تو ہم ابلیس کے ہاتھوں کو باندھنے کے وسیلہ سے ہی جنگ میں فتح پاتے ہیں۔

ہم اُس کے منصوبوں اور مقاصد کو تہہ و بالا کرتے ہوئے اُس کے ہاتھوں کو باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ ہمارے اردگرد کے ماحول اور لوگوں پر کسی طور پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ خداوند یسوع مسیح نے ہم

سے وعدہ کیا ہے کہ جب ہم اُس کی بادشاہت کی وسعت کے لئے دشمن کے خلاف جنگ میں نبرد آزما ہوں گے تو اُس کی حضوری اور اُس کا اختیار ہمارے ساتھ ہوگا۔ جب ہم شیطان کی کاوشوں اور اُسکے ناپاک فرشتگان کو باندھنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں تو اُس وقت خدا ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور اُس کا پورا اختیار ہمارے پاس ہوتا ہے۔

یہی اصول اُن لوگوں کی رہائی اور خلاصی کے لئے بھی ہوتا ہے جو ابلیس کے ہاتھوں دُکھی اور مظلوم ہوتے ہیں۔ ہمارے اردگرد تو ابلیس پہلے ہی زندگیوں میں کام کر رہا ہے۔ دشمن ابلیس نے لوگوں کو گناہ، جذباتی، جسمانی اور روحانی مسائل میں جکڑ رکھا ہے۔ اُن کی زندگیوں میں خدا اور اُس کے مقاصد کے خلاف دشمن نے قلعے قائم کر رکھے ہیں۔ بہت سے لوگ تلخی اور غصے اور قہر وغضب کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

ایسے لوگ دُنیا اور اُس کے گناہ آلودہ اثرات کے زیرِ اثر ہوتے ہیں۔ کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ وہ شیطان اور اس دُنیا کی گرفت سے خود کو آزاد کر سکیں۔ خداوند ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں ہی ابلیس کے ہاتھوں میں اسیر ہو جانے والے لوگوں کو گناہ اور بغاوت کے شکنجے اور پنجے سے رہائی دینے کے لئے آگے بڑھنا ہوگا۔

جب ہم ایسا کریں گے تو خدا از خود ہمارے ساتھ کھڑا ہوگا۔ کیوں کہ ہم اُس کے اختیار سے پیش قدمی کرتے ہیں۔ اور شیطان ہمارے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ خداوند یسوع کا باندھنے اور کھولنے کا بیان اپنی کلیسیا قائم کرنے کے سیاق و سباق میں پایا جاتا ہے۔ ہمیں اختیار تو دیا گیا ہے۔ لیکن ہم اس اختیار کو اس فہم و فراست کے ساتھ لیتے ہیں کہ ہمیں خداوند کی راہنمائی اور اُس کی تابعداری میں رہتے ہوئے اُس اختیار کو استعمال کرنا ہے کیوں کہ وہی کلیسیا کا مالک اور خداوند ہے۔

خدا ہمیں اپنی کلیسیا کی تعمیر و ترقی کے لئے استعمال کرے گا۔ وہی ہمیں فتح پانے، باندھنے اور

کھولنے کے لئے قوت اور اختیار دیتا ہے۔ جب ہم اُس کے مقصد اور اُس کی تابعداری میں رہتے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی سردار معمار ہے آگے بڑھتے ہیں تو وہ پورے طور پر ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔

مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ کسی کو نہ بتائیں کہ وہ مسیح ہے۔ یہ ایک عارضی حکم تھا۔ ایک دن اُنہوں نے باہر نکل کر ہر ایک کو سب جگہ مسیح کی گواہی دینا تھی۔ وہ دن جب روح القدس اُن پر نازل ہوا۔ (بحوالہ اعمال کی کتاب) اُس دن سے اُنہوں نے مسیح کی گواہی دینا شروع کی۔ لیکن فی الحال ابھی اُنہیں مسیح کے پیغام کو اپنے تک ہی رکھنا تھا۔ کیوں کہ خداوند نے اُنہیں انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یسوع ہی "مسیح" ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس بیان کا کیا مفہوم ہے؟

☆۔ جب ہم اس بات کو سمجھنے لگتے ہیں کہ یسوع ہی اپنی کلیسیا کو قائم کرے گا تو اس سے خدا کے لئے ہمارے کام پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

☆۔ خداوند ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ اس اقرار پر اپنی کلیسیا قائم کریں گے "یسوع زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے" جب ہم اس بات کو اپنے ایمان کی بنیاد کے طور پر لیتے ہیں تو پھر کلیسیا کے لئے ہمارے کام پر کیا اثر پڑتا ہے؟

☆۔ خدا نے ہمیں بطور کلیسیا جو اختیار دیا ہے اُس کے بارے میں ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟ کیا ہم اس اختیار کو استعمال کر رہے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ اس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے اس حقیقت کو سمجھنے اور جاننے کے لئے آپ کی روحانی آنکھیں کھول دی ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ہی زندہ خدا کا بیٹا ہے۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار رہوں کہ کلیسیا کی تعمیر و ترقی اور اُس کا قائم کیا جانا یہ سب کچھ اُس کا کام ہے۔ اس بات کے لئے اُس کے شکر گزار رہوں کہ وہ اس خوبصورت اور عجیب کام میں ہمیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔

☆۔ خداوند سے پوچھیں کہ اُس کی کلیسیا کی تعمیر و ترقی میں آپ نے کون سا کردار ادا کرنا ہے۔

☆۔ خداوند سے اُس کے اختیار کو گہرے طور پر سمجھنے کیلئے فہم مانگیں۔ خداوند سے فضل و توفیق مانگیں کہ آپ اُس کے اختیار میں اور بھی گہرے طور پر چل سکیں۔

باب 22

یسوع اپنی موت کی پیش گوئی کرتا ہے

متی 16:21-23 مرقس 8:31-33 اور لوقا 9:22 پڑھیں

پطرس نے ابھی اس بات کا اقرار کیا تھا کہ مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ شاگردوں کے لئے اس سچائی کو سمجھنا انتہائی اہم تھا۔ جس سچائی کا انہوں نے اُس روز اقرار کیا تھا اُس کی پرکھ بھی ہونا تھی۔ اس بیان کے بعد آنے والے دنوں میں یسوع کو پکڑوایا جانا تھا' اُس پر مقدمہ چلنا اور پھر اُسے مصلوب کیا جانا تھا۔ یہ انتہائی اہم تھا کہ خداوند یسوع مسیح کے شاگرد اس کے دُکھوں مصیبتوں اور مشکلات میں پطرس کے اقرار کو تھامے رکھتے۔ "یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے" اس ایمان نے اُنہیں مشکلات اور مصائب میں قائم رکھنا تھا۔

اس مقام پر یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ باتیں بتانا شروع کیں کہ وہ یروشلیم کو جائے گا جہاں وہ بزرگوں' سردار کاہنوں اور شرع کے عالموں کے ہاتھوں سے دُکھ اٹھائے گا۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ اُسے قتل کر دیا جائے گا لیکن تیسرے روز وہ مردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ پطرس کے لئے یسوع کو زندہ خدا کا بیٹا ماننا ایک الگ بات جبکہ اُس کے دُکھوں اور موت کو قبول کرنا ایک الگ معاملہ تھا۔

پطرس جس نے بڑے وثوق اور اعتماد کے ساتھ اس بات کا اقرار اور اعلان کیا تھا کہ یسوع زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے' اُس نے مسیح کی باتوں کو رد کر دیا جب اُنہوں نے اپنے دُکھوں اور موت کا ذکر کیا۔ "اے خداوند' خدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا" (متی 16:22)

یہ کہنے سے پطرس گویا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اپنے خداوند کو بچانا چاہتا ہے۔ بالفاظ دیگر' وہ یہ کہہ رہا تھا کہ یسوع کو دُکھوں اور موت سے بچانے کے لئے وہ سب کچھ کرے گا۔ جب مخالفین یسوع

اور اُس کے شاگردوں کو گرفتار کرنے کے لئے آئے' پطرس نے تلوار سے خداوند کو بچانے کی کوشش کی۔ ایک مقام پر تو وہ اُس کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ یسوع کو زندہ اور محفوظ رکھنے کے لئے پطرس بڑا سنجیدہ اور سب کچھ کر گزرنے کے لئے تیار تھا۔ وہ اس بات کو نہ سمجھا کہ یسوع کے لئے مرنا کس قدر اہم ہے۔

یسوع کے اس رویہ اور جواب پر' پطرس ہکا بکا رہ گیا۔ "اُس نے پھر کر پطرس سے کہا' اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو' تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے' کیوں کہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔" (متی 23:16)

یہ بڑے سخت اور "ترش الفاظ ہیں۔ یسوع کے الفاظ کے مطابق پطرس شیطان کے ہاتھوں میں اُسے ٹھوکر کھلانے کے لئے ایک آلہ" کار بن چکا تھا۔ شیطان پطرس اور اُس کے الفاظ کو یسوع کو آزمانے کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ شیطان کسی بھی مقام پر نہیں رُکتا۔ وہ بڑا دلیر ہے۔ وہ خدا کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے کسی بھی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ وہ اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے خدا کے فرزندوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ابلیس کا ایک پسندیدہ طریقہ ایسے شخص کے وسیلے سے کام کرنا ہے جو بڑا معزز اور قابل اعتماد ہو۔

پطرس کو یسوع کے دُکھ اور موت قبول کرنے میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ یہ تو چاہتا تھا کہ خداوند جلال پائے لیکن وہ یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ خداوند دُکھ بھی اُٹھائے۔ ہمارے دَور میں بھی ابلیس اس طرح کی چالاکی استعمال کرتا ہے۔ وہ ہمارے کانوں اور ذہنوں میں ایسی باتیں ڈالتا ہے کہ خدا اس قدر محبت سے بھرا ہوا ہے' وہ کبھی بھی کسی کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ وہ آپ کو یہ بتائے گا کہ خدا کی یہ مرضی نہیں کہ کوئی شخص اپنی زندگی میں کسی قسم کے دُکھ درد' بیماری یا مایوسی سے گزرے۔ وہ آپ کو یہ خبر بھی دے گا کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ آپ ہمیشہ آسان راستہ اختیار کریں۔ جب ہم دُکھوں اور مشکلات سے گزرتے ہیں تو انتہائی مایوسی کا شکار

ہو کر تباہ حالی کی ڈگر پر چل دیتے ہیں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا ہم سے دستبردار ہو گیا۔ اُس نے ہمیں ترک کر دیا ہے۔ لیکن اصل معاملہ یہ ہے کہ جتنے خداوند کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں' لازم ہے کہ وہ ستائے جائیں وہ دُکھوں اور مشکلات میں سے بھی گزریں۔ خداوند ہمیں یہ چیلنج دیتا ہے کہ ہم اپنی صلیب اُٹھا کر اس کے پیچھے چلیں۔

بعض کے لئے یہ صلیب رد کئے جانے اور تضحیک برداشت کرنے کی صلیب ہو گی۔ جبکہ بعض لوگوں کے لئے یہ صلیب' جسمانی دُکھ اور اذیت، حتیٰ کہ موت کو گلے لگانا ہوگا۔ اُس سپاہی کے بارے میں تصور کریں جو اس سوچ اور خیال بلکہ خوش فہمی کے ساتھ میدان جنگ میں اترتا ہے کہ اُس کو گولی نہیں لگے گی' نہ ہی وہ زخمی ہوگا اور نہ ہی اس جنگ میں اُسے کسی طرح کی تکلیف اور دُکھ سے گزرنا پڑے گا۔ آپ ایسے سپاہی سے کیا کہیں گے جس کے نزدیک جنگ تفریح اور جسمانی خوشی اور جوش و خروش کا نام ہو؟

آپ ایسے سپاہی کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے جو یہ محسوس کرے کہ حالات تھوڑے ناگوار اور ناخوشگوار ہوں تو گوشہ نشینی اختیار کر لینی چاہئے۔ وہ فوج جس میں ایسا رویہ رکھنے والے سپاہی ہوں' آپ کے خیال میں کس حد تک دشمن پر فاتح ہوگی؟ ایسے رویہ کے ساتھ دشمن پر غلبہ پانے کے لئے اُن کی کاوشیں کس قدر سرخرو ہوں گی؟

اگر ہم نے خدا کی بادشاہی میں وسعت کے لئے کام کرنا ہے تو پھر ہمیں دشمن کی مخالفت کا سامنا کرتے ہوئے دُکھ بھی اُٹھانا ہوں گے۔ ہمیں کبھی بھی اس بات کے طالب نہیں ہونا چاہئے کہ ہم ایذاء رسانی سے نہ گزریں اور نہ ہی دُکھ آنے کی صورت میں ہمیں اُن سے دامن چھڑانا چاہئے۔ ایسے وقت بھی آئیں گے جب ہمیں اپنے خداوند کی مرضی اور مقاصد عقل سے بالاتر دکھائی دیں گے۔ ایسے وقت بھی آئیں گے کہ ہماری فوج کا جرنیل ہمیں دشمن کے جلتے تیروں کا سامنا کرنے کے لئے اگلی صفوں میں بھیجے گا۔ ہمیں مسیح اور اس کی بادشاہت کی وسعت

کے لئے دُکھ اُٹھانے کی بلاہٹ ملے گی۔ یسوع یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار تھا۔ پطرس اس مقام پر یہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ مسیح دُکھ اُٹھا کر ہمارے لئے فتح کا انتظام کرے۔ کیا آپ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ آپ ایمان سے دُکھوں اور مصائب میں قائم رہیں گے اور حالات و واقعات ناخوشگوار اور کٹھن ہو جانے پر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے؟

☆☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ روحانی لڑائی میں حالات و واقعات ناگوار ہو جانے پر آپ پسپائی اختیار کر لیتے ہیں؟ آپ کے پسپا ہونے کے کیا ثبوت ہیں؟

☆۔ کیا آپ اس طرح کی تعلیم سن رہے ہیں کہ آپ کی شخصی زندگی معاشرے اور کلیسیا میں کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہونے پائے گا۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا؟ اس حوالہ میں جو تعلیم دی گئی ہے اس سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ خداوند اور اُس کے جلال پر قائم رہتے ہوئے اُس کے مقصد اور منصوبے کے لئے اُس کے ساتھ چلنے کے لئے رضامند اور اُس کے ساتھ متفق ہوں گے؟

☆۔ ہمارے لئے اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے چلنے کا کیا معنی و مفہوم ہے؟

☆۔ یہاں پر ہم ابلیس کی ہوشیاریوں اور چالاکیوں کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ خدا کی بادشاہی کی وسعت میں رکاوٹ بننے کے لئے وہ کس کو استعمال کر سکتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں کہ خواہ کیسی ہی قیمت چکانا پڑے آپ اُس کے لئے قائم اور وفادار رہ سکیں۔

☆۔ خداوند کے شکرگزار ہوں کہ اُس نے ہمارے لئے دشمن ابلیس کا مقابلہ کیا اور جب حالات و واقعات کٹھن اور ناخوشگوار ہو گئے تو وہ پیچھے نہیں ہٹا۔

☆۔ خدا کے کلام میں جڑ پکڑنے کے لئے خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ دشمن کے جھوٹ اور فریب کا شکار نہ ہوں۔

باب 23

صلیب اُٹھانا

متی 28-24:16 مرقس 1:9,34:8 اور لوقا 27-23:9 پڑھیں

پچھلے مطالعہ میں ہم نے دیکھا تھا کہ کس طرح پطرس کو اس حقیقت کو قبول کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا کہ خداوند کو مرنا پڑے گا۔ پطرس کے خیال میں زندہ خدا کے بیٹے یسوع کو دُکھ اٹھا کر مرنا نہیں چاہئے تھا۔ خداوند نے پطرس کو ڈانٹا کیوں کہ پطرس مسیح کے دُکھوں اور موت کے وسیلہ سے حاصل ہونے والے مقصد کو سمجھ نہ پایا۔

یہاں اس حوالہ میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُنہیں بھی اُس کے نام کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار اور رضامند ہونا چاہئے۔ خداوند نے یہ بات اُن کے ذہن نشین کروی کہ دُکھ اور ایذا رسانی بطور اُس کے خادمین اُن کی زندگی کا حصہ ہوگی۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں پر یہ بات واضح کردی کہ اگر اُنہیں اُس کی پیروی کرنا ہے تو اُنہیں اپنی خودی کا انکار کرتے ہوئے اپنی صلیب اُٹھانا ہوگی۔ اس بات پر غور کریں کہ خداوند یسوع مسیح نے اس بات کو ایک لازمی شرط قرار دیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے قطعی طور پر اس بات کو وضاحت سے بیان کر دیا اور بحث کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ چھوڑی۔

اگر آپ مسیح کے پیروکار رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ اپنی خودی کا انکار کرتے ہوئے اپنی صلیب اُٹھائیں۔ اس کے لئے کوئی اور دوسرا انتخاب نہیں ہے۔ جو بات یسوع نے یہاں پر بیان کی ہے میں اُسے ایسے آدمی سے تشبیہ دیتا ہوں جو مسیحی زندگی کے راستہ کی طرف آتا ہے۔ جب وہ پہنچتا ہے تو اس نے اپنی دلچسپی کی حامل چیزوں اور اپنی زندگی کے لئے اپنے منصوبوں سے بھرا ہوا ایک بیگ اُٹھایا ہوتا ہے۔ جب وہ اُس دروازہ تک آتا ہے تو وہ دیکھتا ہے

کہ دروازہ بہت تنگ ہے۔وہ اُس میں سے گزرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے کیوں کہ وہ اپنے بیگ کی وجہ سے اُس میں سے گزر کبھی گزر نہیں پاتا۔خواہ وہ کتنی بھی کوشش کرلے اپنے کندھوں پراس بیگ کو اُٹھائے ہوئے تو وہ کبھی بھی اُس تنگ دروازہ میں سے گزر نہیں پائے گا۔اُس کو ایک فیصلہ کرنا پڑے گا' یا تو وہ اس بیگ کو اُتار کر اُس کے بغیر تنگ دروازہ سے گزرے یا پھر وہ اُس بیگ کو اپنے کندھے پر ہی اُٹھائے رکھے اور اُس دروازہ میں سے نہ گزرے۔

اِن دو انتخابات کے سوا اور کوئی تیسرا انتخاب اُس کے پاس نہیں ہے۔یا تو ہم اپنی خواہشوں' رغبتوں اور دلچسپیوں کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہیں یا پھر اُن کے اختیار سے مر کر اُس تنگ دروازہ سے گزر جائیں تاکہ اُس کی پیروی کر سکیں۔جب ہم اپنی خودی کے اختیار سے مر کر اُس تنگ دروازہ سے گزریں گے' تو پھر ہم سب کو اُٹھانے کے لئے ایک صلیب دی جائے گی۔جو اپنے بیگ دروازہ کی پچھلی جانب چھوڑ دیں گے اُنھیں اب ایک اور بوجھ اُٹھانے کے لئے کہا جائے گا۔

صلیب ہر ایک شخص کے لئے مختلف ہوتی ہے۔خداوند یسوع مسیح کے لئے یہ صلیب اپنے سارے جاہ وجلال اور شان وشوکت کو ایک طرف رکھتے ہوئے' انسانی شکل اختیار کرنا تھی۔اِس کا مطلب اُن لوگوں کے ہاتھوں سے دُکھ اُٹھانا اور اُن کے ہاتھوں میں مذاق بننا تھا جو اُس سے نفرت اور عداوت رکھتے تھے۔حتیٰ کہ وہ اپنی مرضی اور رضامندی سے اپنی جان تک قربان کر دینے کے لئے تیار ہوا۔

مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہر ایک چیز مذبح پر رکھ دیں۔ہمیں یہ کہنے کے لئے تیار اور رضامند ہونا ہوگا۔" خداوند جو کچھ تو چاہتا ہے میں کروں گا۔" عیش و آسائش اور اپنے تصورات اور خیالات سے دستبردار ہونے کے لئے تیار جائیں۔بخوشی ورضا اُسے اولین ترجیح اور مقدم درجہ دینا ہوگا۔

ہماری بلاہٹ ہر روز صلیب کی حقیقت کے ساتھ زندگی گزارنے کی ہے۔ جو ہم نے اُس کے لئے اٹھانی ہے۔

بہت سے لوگ مسیح کے پاس کچھ لینے کے لئے ہی آتے ہیں۔ یہی حال اُس بھیڑ کا تھا جو اُس کے پیچھے پیچھے ہوتی تھی۔ وہ شفا پانے کے لئے آتے تھے۔ وہ کھانا کھانے کے لئے آتے تھے' بہت تھوڑے تھے جو اُس کے لئے قربان ہونے کے لئے بھی تیار ہوتے تھے۔ بہت کم تھے جو اپنے گھرانوں اور دوست احباب کی تضحیک اور رد کئے جانے اور دُکھ اٹھانے کے لئے تیار اور رضامند تھے۔ اُن کی عزت و ناموس اور جائیداد و املاک اُن کے لئے بڑی اہمیت رکھتے تھے۔

مقدس لوقا بڑے واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہر روز اپنی صلیب اُٹھانا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسے ہم نے زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہی کرنا ہے۔ ہمیں ہر روز اپنی صلیب اُٹھانا ہے۔ لازم ہے کہ ہر صبح میں اپنی مرضی' منصوبے اور اپنی خواہشات' تصورات اور خیالات کو اُس کے تابع کر دوں۔

ہر روز جب ہم اپنی صلیب اُٹھاتے ہیں تو ہم اصل میں خداوند سے یہ کہتے ہیں" اے خداوند آج میری زندگی میں تیری مرضی پوری ہو نا کہ میری مرضی۔" جب وہ ہماری زندگی میں ناخوشگوار اور ناپسندیدہ حالات اور واقعات آنے دے تو ہم کبھی بھی نہ بڑبڑائیں۔ اس کے برعکس ہم سب کچھ قبول کرتے ہوئے اُسے موقع دیں کہ وہ اپنی مرضی اور منصوبوں کو ہماری زندگی میں پورا کرے۔

اس حوالہ میں خداوند نے اپنے شاگردوں کو بڑے واضح انداز میں تنبیہ کی کہ اگر وہ اپنی جان بچانا چاہتے ہیں تو پھر لازم ہے کہ وہ اُسے کھونے کے لئے تیار ہوں۔ بالفاظ دیگر اگر وہ اپنی من مرضی' اور اپنے انداز سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو پھر بالآخر وہ ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی زندگی کا کوئی حاصل اور ثمر نہیں ہوگا۔

اس کے برعکس اگر وہ اپنا سب کچھ مسیح کو دینے کے لئے تیار اور رضامند ہوں اور اپنی خودی کے

لحاظ سے مر جائیں تو پھر انہیں اصلی اور حقیقی زندگی نصیب ہوگی۔ بعض مضبوط قسم کے ایماندار جن سے میری ملاقات ہوئی، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنی زندگی میں بڑی ایذا و رسائی اور دُکھوں میں سے گزرنا پڑا۔

انہی دُکھوں آزمائشوں اور مصائب کی گھڑیوں میں یسوع اُن کے لئے کہیں زیادہ حقیقی بن گیا۔ میں ایسے ایمانداروں سے بھی ملا ہوں جو اس دُنیا کے معاملات اور زندگی کی اُلجھنوں اور مسائل میں کھو چکے ہیں جنہیں مسیح بہت دور دکھائی دیتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مسیح آپ کے لئے حقیقی بن جائے تو پھر آپ کو اپنا سب کچھ دے دینے کے لئے تیار اور رضامند ہونا ہوگا۔ آپ کو اس بات کے لئے تیار رہنا ہوگا کہ اپنی جان تک اُس کے لئے قربان کر دیں تاکہ آپ کے منصوبے ختم ہو جائیں اور پھر آپ میں سے ایک نئی زندگی کا بہاؤ شروع ہو جائے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو اس بات کا چیلنج دیا کہ اگر انسان ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان ہی کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔ بے شمار لوگ اس دُنیا کی رنگینیوں اور آسائش و آرام کے دلدادہ ہو چکے ہیں۔

شیطان نے اس بنا پر بہت سے لوگوں کو مسیح کو قبول کرنے اور اس کا حقیقی پیروکار ہونے سے روکا ہوا ہے۔ شیطان نے حوا کو درخت پر لگا ہوا پھل دکھا کر اُسے آزمایا۔ اُس نے اُسے کہا کہ وہ دیکھے کہ وہ پھل دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں کس قدر مزیدار ہے اور وہ آزمائش کے اس پھندے میں پھنس گئی۔ گناہ اس دُنیا میں داخل ہوا اور انسان کا خدا کے ساتھ رشتہ اور تعلق ختم کر دیا۔

بعض اوقات ہم اپنی شہرت، نام و نمود اور اپنے تشخص کے لئے اس قدر فکرمند ہوتے ہیں کہ ہم خداوند کے لئے کچھ بولنا نہیں چاہتے۔ ہم یسوع کے شاگرد ہونے سے شرماتے ہیں۔ خداوند نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر وہ اس زمانہ میں اُس کے نام سے شرمائیں گے، تو جب خداوند

دوبارہ آئے گا تو پھر وہ خود اُن سے شرمائے گا۔ جب خداوند ہم سے شرمائے گا تو یہ کس قدر بھیانک بات ہوگی۔ اگر آپ خداوند کی خدمت کرنا چاہتے ہیں' تو پھر آپ اپنا سب کچھ اُس کے تابع کرتے ہوئے اپنی خودی (اپنی ذات اور آنا) کے اعتبار سے مر جائیں۔ لوگوں نے خداوند کی تضحیک کی اور اُسے ٹھٹھوں میں اڑایا۔

آئیں اس بات کو اپنے لئے بڑا شرف اور استحقاق سمجھیں کہ ہم اُس کے شاگرد ہیں۔ آئیں اُس کے نام کی خاطر دُکھ اُٹھانا اور بے عزت ہونا بڑی عزت کی بات سمجھیں۔ کیا فوجی میدان جنگ کی طرف بڑھتے ہوئے یہ سوچتے ہیں کہ اُن کا دشمن انہیں ہلاک کر ڈالے گا؟ آپ یقین رکھیں کہ ہمارا دشمن ہمیں کوئی گزند (نقصان) نہیں پہنچا سکے گا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ جو اس وقت اُس کے ساتھ ہیں' ایک دن خدا کی بادشاہی کو بڑی قدرت سے اپنے درمیان آیا ہوا دیکھیں گے۔ (لوقا 9:27) اس آیت کی مختلف تفاسیر ہیں۔

بعض کے خیال کے مطابق یہ اُس وقت کی طرف اشارہ تھا جب خداوند یسوع مسیح تھوڑی دیر کے بعد اپنے شاگردوں کو اُس پہاڑ پر لے گئے جہاں اُن کی صورت تبدیل ہوگئی تھی۔ تاکہ وہ اُس کا جلال دیکھ سکیں۔ بعض لوگ اُسے روح القدس کے نزول کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں جب وہ روح القدس کے نزول کے سبب سے نئی قوت اور دلیری پا کر اُس کے زندہ اور مؤثر گواہ بن گئے۔ اور اُس قوت کے سبب سے اُنہوں نے خدا کی بادشاہی کی حقیقت میں زندگی بسر کی۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں بلا رہے ہیں تاکہ ہم صلیب بردار سپاہی بن جائیں۔

بطور سپاہی ہمیں اپنی ہر ایک چیز سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ کوئی چیز بھی ہماری خدمت میں رکاوٹ نہ بنے۔ کوئی بھی سپاہی میدان جنگ میں اس سمجھ اور فہم کے بغیر نہیں جاتا کہ اُسے بعض چیزوں کی قربانی دینا ہوگی۔

کوئی بھی سپاہی اپنی ذات، مشاغل، آرام و راحت میں دلچسپی رکھتے ہوئے اس مقصد کیلئے کار آمد نہیں ہو سکتا جس کے لئے وہ بھرتی کیا جاتا ہے۔ اُس فوجی کے بارے میں تصور کریں جو اپنے مقصد سے اس قدر شرمائے کہ وہ اپنی وردی ہی نہ پہنے۔ وہ کیسا فوجی ہوگا؟

خداوند یسوع مسیح ایسے فوجیوں کی تلاش میں ہیں جو بغیر شرمائے پوری وفاداری سے اُس کے مقصد کے لئے جانثاری کے جذبہ کے تحت آگے بڑھیں۔ یعنی ایسے فوجی جو اپنی ہر ایک چیز سے دستبردار ہو کر اُس کی پیروی کرنے اور اُس کے مقصد اور منصوبے کے لئے دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لئے اُس کی فوج میں شامل ہو جائیں۔

وہ اُن سپاہیوں کو قوت اور قدرت سے معمور کر کے کچھ کرنے کے قابل بناتا ہے۔ جو وفاداری سے اُس کی خدمت کرتے ہیں، وہ اُن کی عزت افزائی کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اُن کی کاوشوں کو سراہتا بلکہ اُن کا اَجر بھی دیتا ہے۔ وہ اپنی زندگیوں اور دلوں میں اُس کی برکت اور مہربانی کو دیکھیں گے۔ یہ جنگ آسان تو نہیں لیکن فتح یقینی ہے۔ اُن سب کے لئے یقینی اَجر ہے جو جان دینے تک وفادار رہیں گے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں بعض ایسی چیزیں ہیں جو ابھی تک آپ نے خداوند کے تابع نہیں کیں؟ وہ کون سی چیزیں ہیں؟

☆۔ خداوند خدا کی خدمت میں آپ نے کون سی قربانی دی ہے؟

☆۔ خداوند کے لئے آپ کی تابعداری اور رضامندگی نے کس حد تک آپ کو اُس کے قریب کر دیا ہے؟ کیا آپ مسیح کے پیروکار کے طور پر جانے اور پہچانے جانے کے لئے تیار اور رضامند ہیں؟ خداوند کے حقیقی پیروکار بننے کے لئے آپ کی زندگی میں کون سی چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کا وہ حصہ آپ پر ظاہر کرے جو آپ نے ابھی تک اس کے تابع نہیں کیا۔

☆۔ دُعا کریں کہ خداوند آپ کو مسیح کے لئے دلیر ہونے کا فضل اور یہ توفیق دے کہ آپ اس کے نام سے نہ شرمائیں۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار رہوں کہ جونہی ہم اُس کے نام سے آگے بڑھتے ہیں تو وہ اپنے وعدہ کے مطابق ہمارے ساتھ ہوتا اور ہمارے وسیلہ سے دوسروں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

☆۔ خداوند کا شکریہ ادا کریں کہ وہ آپ کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہا۔

باب 24

صورت کی تبدیلی

متی 17:1-8 مرقس 9:2-8 اور لوقا 9:28-36 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح کی صورت کی تبدیلی کا واقعہ بڑا دلکش ہے۔ خداوند یسوع مسیح جب اپنے شاگردوں کو صلیب اٹھانے کے تعلق سے تعلیم دے رہے تھے اس کے چھ روز بعد یہ معجزانہ واقعہ رونما ہوا۔ خداوند نے انہیں بتایا تھا کہ بعض ایسے ہیں جو خدا کی بادشاہی کو بڑی قدرت سے اپنے درمیان دیکھیں گے۔ بعض مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ واقعہ خداوند یسوع مسیح کے ان الفاظ کی تکمیل ہے۔

خداوند یسوع مسیح صرف تین شاگردوں کو ساتھ لے کر ایک اونچے پہاڑ پر چلے گئے۔ یہ بات واضح نہیں ہے کہ کیوں خداوند نے اُن تینوں کو ہی پہاڑ پر تنہائی میں جانے کے لئے باقی شاگردوں سے علیحدہ کیا۔

تاہم یہ بات بالکل واضح اور عیاں ہے کہ ان تین آدمیوں نے ابتدائی کلیسیا میں ایک اہم خدمت سرانجام دی۔ ہم پطرس کے اس خاص اور اہم کردار کے تعلق سے پڑھتے ہیں جو اُس نے یہودیوں کے درمیان کلیسیا کی وسعت کے لئے ادا کیا۔ (بحوالہ اعمال کی کتاب) پطرس اپنی دلیری اور خداوند کے لئے ہر طرح کی صورتحال میں کود پڑنے کے لئے بڑا مشہور تھا۔ (اگرچہ اس وجہ سے اُسے کئی دفعہ مشکل کا سامنا بھی کرنا پڑا۔)

یعقوب یوحنا کا بھائی تھا۔ دونوں یعنی یعقوب اور یوحنا کا عرفی یا لاڈ پیار کا نام "گرج کے بیٹے" تھا۔ امکان غالب ہے کہ اُن کی طاقت و توانائی اور جوش و خروش کے سبب سے اُن کا یہ نام مشہور ہو گیا تھا۔ (مرقس 3:17)

یعقوب ابتدائی کلیسیا کا پہلا شہید ہوا۔ جہاں تک یوحنا کا تعلق ہے۔ وہ یروشلیم کی کلیسیا کا راہنما بنا۔ خدا کے کلام کی صداقت پر قائم اور ثابت قدم رہنے کے سبب سے اُسے پتمس کے جزیرہ میں ملک بدر کر دیا گیا جہاں ایک بڑی رویا میں خداوند نے اُسے آنے والے دور میں رونما ہونے والی چیزوں کا مکاشفہ دیا۔ ہمارے لئے اس رویا کا بیان مکاشفہ کی کتاب میں درج ہے۔ یہی وہ تینوں آدمی تھے جنہیں خداوند دُعا کے لئے پہاڑ پر لے گئے تھے۔ (لوقا 28:9)

جب وہ دُعا میں ٹھہرے ہوئے تھے، خداوند یسوع مسیح کی صورت تبدیل ہوگئی۔ جب شاگردوں نے دیکھا کہ خداوند کا چہرا چمک رہا ہے، اُنہوں نے خداوند کے چہرے کو تیز دھوپ کی مانند بیان کیا۔ بالفاظ دیگر، اُس کی صورت اس قدر چمک رہی تھی کہ وہ اُس پر نظر بھی نہ کر سکے۔ اُس کی پوشاک بھی سفید براق ہوگئی۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتا ہے کہ اُس کی پوشاک ایسی نورانی اور نہایت سفید ہوگئی جیسی کوئی دھوبی بھی نہیں کر سکتا۔ اس سارے واقعہ سے شاگردوں پر ایک ہیبت چھا گئی۔

جونہی یہ سارا منظر سامنے آیا تو دو اور صورتیں بھی یسوع کے ساتھ ظاہر ہوئیں۔ شاگردوں نے موسیٰ اور ایلیاہ کو خداوند یسوع مسیح کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شاگردوں کو یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ موسیٰ اور ایلیاہ ہیں؟ اُنہوں نے تو اُن دونوں میں سے کسی کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ اُس دور میں تو اُن دونوں آدمیوں کی کوئی تصویر بھی نہیں بنی ہوگی۔ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ خدا نے اُن کی روح میں اس بات کا مکاشفہ دیا کہ یہ دو مرد کون ہیں۔ نہ صرف اُنہیں دکھایا گیا بلکہ اُنہیں فہم بھی عطا کیا گیا۔

مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ شاگردوں نے خداوند یسوع مسیح، مردِ خدا موسیٰ اور ایلیاہ کے درمیان کچھ گفتگو بھی سنی۔

لوقا 30:9 میں خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے زمین سے رُخصت ہو جانے

کی بات کر رہے تھے۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ دشمنوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اُسے قتل کر دیں گے۔خداوند یسوع مسیح اُن دو مردوں سے اپنی موت کا ذکر کرتے ہیں۔اس متن میں ہمیں بہت سی چیزوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔خداوند یسوع مسیح کیوں موسیٰ اور ایلیاہ سے اپنی موت کا ذکر کر رہے تھے؟ مردِ خدا موسیٰ کی معرفت پرانا عہد نامہ دیا گیا۔پس وہ پرانے عہد نامہ کی نمائندگی کرتا تھا۔ایلیاہ پرانے عہد کے انبیاء میں سے ایک عظیم نبی تھا۔لہٰذا وہ نبیوں کی نمائندگی کرتا تھا۔

کیوں یہاں پر شریعت اور نبیوں کو پیش کیا گیا ہے؟ شریعت اور انبیاء دونوں ہی آنے والے مسیح خداوند کے منتظر تھے۔شریعت کی ساری قربانیوں کی تکمیل ہمارے گناہوں کے لئے خداوند یسوع مسیح کی قربانی سے ممکن ہونا تھی۔عہدِ عتیق کی ساری قربانیاں اس بات کی منتظر تھیں کہ ایک دن آئے گا جب خداوند یسوع مسیح ہمیشہ کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک ہی قربانی دے گا۔نبیوں نے یہ پیش گوئیاں کی تھیں کہ ایک دن آئے گا جب مسیح آکر اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔انبیاء بھی یہ دن دیکھنے کے مشتاق تھے۔

اُنہوں نے خداوند کے سالِ مقبول کی منادی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔شریعت اور انبیاء کے نمائندگان اب اُس یسوع کے پاس کھڑے تھے جس نے اُن تمام باتوں کی تکمیل کرنا تھی جن کی باتوں کی وہ منادی کرتے چلے آئے تھے۔

خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ظاہر ہونے والی یہ دونوں شخصیات مسیح کی موت کی اہمیت کو سمجھتی تھیں۔جب خداوند یسوع مسیح اپنے آپ کو موت کے لئے تیار کر رہے تھے تو یہ دو مرد گویا خداوند یسوع مسیح کی ہمت بندھانے کے لئے آئے۔وہ اُنہیں یاد دلانے کے لئے آئے تھے کہ بہت عرصہ قبل اُس کی موت کے بارے میں پیش گوئیاں کی گئیں تھیں۔اور یہ کہ اس کی موت ہر اس چیز اور بات کی تکمیل ہو گی جس کے لئے وہ ہر زمانے میں گواہ کے طور پر کھڑے رہے۔شاگرد

اس بات کو سمجھ نہ پائے کہ خداوند یسوع مسیح کو مرنے کی ضرورت ہے۔ موسیٰ اور ایلیاہ کا ظاہر ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اُس کی موت اپنے لوگوں کی نجات کیلئے خدا کے منصوبے اور مقصد کا ایک لازمی حصہ تھی۔

مرد خدا موسیٰ اور ایلیاہ کے رُخصت ہوتے وقت پطرس نے کہا' خداوند اگر تو چاہے تو ہم تین ڈیرے بنائیں' ایک تیرے لئے اور ایک ایک اُن کے لئے۔ بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ پطرس کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا بات کر رہا ہے۔ لفظ'' ڈیرہ'' کا ترجمہ'' ہیکل'' یا'' خیمہ'' کیا جا سکتا ہے۔ لگتا ہے کہ پطرس کے یہاں پر کہنے کا یہی مقصد تھا۔ اُس پر اس قدر ہیبت چھا گئی تھی کہ اُس نے محسوس کیا کہ اُن کی عزت و تکریم کے لئے تین ڈیرے بنانے کی ضرورت ہے۔

جب پطرس یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک بادل نے اُن پر سایہ کر لیا۔ اور اُس بادل میں سے آواز آئی۔ '' یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ اس کی سنو۔'' (متی 5:17) جب شاگردوں نے یہ آواز سنی تو وہ زمین پر گر پڑے۔ اُن پر بڑا خوف اور دہشت چھا گئی۔ پطرس کی باتوں کے جواب میں' خداوند خدا نے موسیٰ اور ایلیاہ کو آسمان پر اُٹھا لینے کے لئے بادل بھیجا۔ انہیں زمین پر کسی خیمہ کی ضرورت نہ تھی۔ وہ تو آسمانی باپ کے ساتھ آسمانی شہر میں مقیم تھے۔

یہ آواز خداوند یسوع مسیح کی جان دینے تک وفادار رہنے کی عہد بندی کی تصدیق کے لئے بھی آئی تھی کہ وہ دُنیا کے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنی جان قربان کرے گا۔ خدا باپ نے اُس دن وہاں پر موجود شاگردوں کے سامنے اُس کے کام کی تصدیق کر دی۔

جب شاگرد خوف اور دہشت کے مارے زمین پر گرے ہوئے تھے۔ وہ گہری سوچ و خیالات میں محو ہو گئے ہوں گے۔ اُس روز اُنہوں نے خدا کے دو سورماؤں کو یسوع کے ساتھ اُس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے دیکھا اور سنا۔ انہوں نے خدا کی آواز کو بھی سنا تھا جو اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ وہ کام کس قدر اہم ہے جو مسیح اپنی موت کے وسیلے سے سرانجام دے گا اور اُسی میں خدا

کی خوشنودی تھی۔ اب وہ اس بات پر کیوں کر شک کر سکتے تھے کہ یسوع کی موت خدا کے مقصد اور منصوبے کی تکمیل ہے؟

یہ نشان نہ صرف شاگردوں کے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی تھا۔ خداوند یسوع مسیح کو بڑے لوگوں کے منصوبے اور ان کی بڑی نیت کے سبب سے موت کا مزاہ چکھنا پڑا۔ اس کی موت تو ابتدا ہی سے خدا کے مقصد اور منصوبے کا حصہ تھی۔ جب خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو اپنی واقع ہونے والی موت کے تعلق سے بتا رہے تھے تو شاگردوں کے لئے یہ کس قدر ایک چیلنج ہوگا۔ آسمانی باپ نہ صرف خداوند یسوع مسیح کو اس کی موت کے لئے تیار کر رہے تھے بلکہ ان کے شاگردوں کو بھی اس واقعہ کے لئے تیار کر رہے تھے تاکہ جب وہ المناک دن آئے تو وہ بے دل نہ ہو جائیں۔

جب شاگرد زمین پر گرے ہوئے تھے تو ایک ہاتھ ان تک پہنچا اور انہیں چھوا۔ یہ خداوند یسوع مسیح کا ہاتھ تھا۔ انہوں نے شاگردوں سے کہا کہ وہ اٹھیں۔ انہوں نے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ دونوں آدمی رخصت ہو چکے تھے۔ وہ پھر سے یسوع کے ساتھ اکیلے تھے۔ خداوند نے انہیں دلاسا دیا اور کہا کہ وہ خوف زدہ نہ ہوں۔

مقدس لوقا بیان کرتا ہے کہ شاگردوں نے اس واقعہ کا کسی کے ساتھ کوئی ذکر نہ کیا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہہ دیا تھا کہ جب تک وہ مردوں میں سے زندہ نہ ہو جائے وہ کسی سے بھی اس واقعہ کا ذکر نہ کریں۔ بوقت ضرورت انہوں نے اپنے بھائیوں کی اس واقعہ سے حوصلہ افزائی کرنا تھی۔ جو انہوں نے دیکھا تھا۔ لیکن فی الحال انہیں اس واقعہ کو اپنے دل ہی میں رکھنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے کبھی اپنے آپ کو ایسی صورتحال سے دوچار پایا ہے جہاں آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے پاس کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ سمجھ سکے کہ آپ کیسی صورتحال سے گزر رہے ہیں؟ یہ حوالہ ہمیں کیا بتاتا ہے؟

☆۔ہم اس حوالہ میں نبیوں اور شریعت کے اصولی پیغام کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ وہ کس چیز کے منتظر تھے؟

☆۔ہم یہاں پر خدا کے اپنے بیٹے کے لئے منصوبے کے تعلق سے اُس کی مکمل تابعداری میں اس کی خوشنودی کو دیکھتے ہیں۔ کیا آپ اپنی زندگی میں خدا کے منصوبے کیلئے وفادار رہے ہیں؟

☆۔خدا نے اپنے خادموں کو اپنے بیٹے کی موت کے لئے تیار کیا۔ اس سے خدا کے ہماری ضروریات کو سمجھنے کے تعلق سے کون سی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

☆۔کیا آپ کے گردونواح میں ایسے لوگ ہیں جن کی مشکل ترین خدمت میں اُن کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ کو وقت نکالنے کی ضرورت ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند یسوع مسیح کے مصمم ارادہ کے لئے شکر گزار ہوں کہ وہ جان دینے تک وفادار رہا۔

☆۔اس بات کے لئے بھی خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اس بات کو سمجھتا اور جانتا ہے کہ ہمیں حوصلہ افزائی اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اپنے گردونواح کے لوگوں کیلئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوسکیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اُن سب باتوں کی تکمیل کے لئے اس دُنیا میں آیا جن کی نبیوں نے پیش گوئیاں کی تھیں۔

باب 25

ایلیاہ کے تعلق سے سوال

متی 17:9-13 مرقس 9:9-13 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح ابھی کچھ دیر پہلے اپنے شاگردوں کے ساتھ پہاڑ پر تھے جہاں اُن کی صورت بدل گئی تھی۔ اور اُس کے شاگردوں نے اُسے موسیٰ اور ایلیاہ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ جو کچھ شاگردوں نے دیکھا اور سنا تھا' اگرچہ اس وجہ سے شاگرد ابھی تک ذہنی اُلجھن کا شکار تھے۔ ابھی تک وہ اُن لمحات کو بھولے نہیں تھے۔ بلاشبہ اس واقعہ نے اُن کی زندگی پر دیرپا اثرات ڈالے تھے۔

جونہی وہ پہاڑ سے نیچے اُترے' خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو تاکیداً کہا کہ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اور سنا ہے اُس وقت تک کسی سے اُس کا ذکر نہ کریں جب تک وہ مردوں میں سے زندہ نہ ہو جائے۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ پہلے پہل جب خداوند نے اپنے شاگردوں سے اپنی موت کا ذکر کیا تھا تو اُنہوں نے اُس پیغام کو سنا اَن سنا کر دیا یا پھر اُسے سمجھنے سے قاصر رہے۔ لیکن اس واقعہ کے بعد شاگردوں کا ردِعمل قطعی مختلف تھا۔ پچھلے باب میں ہم نے خداوند یسوع مسیح کو شاگردوں کے ساتھ اپنی موت کا ذکر کرتے ہوئے دیکھا۔

پطرس اس بات سے ناخوش ہوا اور کہا کہ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ پہاڑ پر گزرے ہوئے وقت نے مسیح کی موت کے تعلق سے اُن کے طرزِ فکر میں گہری تبدیلی پیدا کر دی۔ اُنہیں اس بات کی سمجھ تو نہ آئی کہ یسوع کیوں مرے گا۔ لیکن اب وہ اس حقیقت کو آسمانی باپ کی مرضی سمجھ کر قبول کرنے کے لئے تیار تھے۔

دوسری بات قابلِ غور بات یہ ہے کہ یسوع نے شاگردوں سے اپنے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا بھی ذکر کیا تھا۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتا ہے کہ شاگردوں کو سمجھ نہ آئی کہ یہ کیا بات ہے جو وہ اُن سے کر رہا ہے۔ وہ اس نکتہ تک پہنچ چکے تھے کہ یسوع کو مرنا ہے لیکن یہ بات اُن کی عقل اور سمجھ سے بالاتر تھی جو یسوع نے اپنے دوبارہ زندہ ہو جانے کے تعلق سے کہی تھی۔ اس تعلق سے وہ یسوع سے پوچھتے ہوئے بھی ڈرتے تھے۔

مقدس مرقس بتاتے ہیں کہ وہ آپس میں اس تعلق سے بات چیت کرتے تھے لیکن اُنھیں اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی جو یسوع نے اپنے 'مردوں سے زندہ ہونے کے تعلق سے کہی تھی۔ شاگرد اُن پیش گوئیوں کو سمجھنے سے قاصر رہے جن کے مطابق یسوع کو دُکھ اُٹھانا' مرنا اور 'مردوں میں سے زندہ ہو جانا تھا' اُنھیں اُن نبوتوں کی بھی سمجھ نہ آئی تھی کہ مسیح سے قبل ایلیاہ آئے گا۔

(بحوالہ ملاکی کی کتاب 4:5-6)

''دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا۔ مبادا میں آؤں اور زمین کو ملعون کروں۔''

ملاکی نے اس بات کی پیش گوئی کی تھی مسیح سے قبل ایلیاہ نبی آئے گا۔ وہ بچوں کے دل والدین کی طرف مائل کرے گا۔ اس پیش گوئی نے شاگردوں کو اُلجھن میں ڈال دیا۔ اُنھوں نے ایلیاہ کو دیکھا تھا لیکن یسوع تو کچھ عرصہ سے ان کے ساتھ تھا۔ اس معاملہ پر اُن کی اُلجھن کو سمجھتے ہوئے یسوع نے اُن سے کہا کہ ایلیاہ تو آیا لیکن لوگوں نے اُسے نہ پہچانا۔

یہ کہہ کر یسوع اُنھیں یہ بتا رہے تھے کہ یہ اس ایلیاہ کی بات نہیں ہے جسے اُنھوں نے پہاڑ پر دیکھا ہے۔ ایلیاہ، جس کا یسوع نے ذکر کر رہے تھے وہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والا تھا۔ (متی 13:17) یوحنا نے ہی مسیح کے لئے راہ تیار کی تھی۔ یوحنا ہی توبہ کے پیغام کی منادی کرنے اور یہ بتانے کے

لئے آیا تھا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ پہنچی ہے۔ یسوع اُنھیں بتا رہے تھے کہ لوگوں نے یوحنا کو ایلیاہ کے طور پر نہ پہچانا اور اُس کے پیغام کو رد کر دیا۔

یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جو کچھ اُنہوں نے یوحنا کے ساتھ کیا وہی کچھ اُس کے ساتھ بھی کریں گے۔ نہ ہی اُنہوں نے یوحنا کو پہچانا اور نہ ہی مسیح کو۔ اُنہوں نے یوحنا کو بھی قتل کر دیا اور اسی طرح اُنہوں نے یسوع کو بھی قتل کر دینا تھا۔ ہمارے دلوں پر کس قدر تاریکی چھا جاتی ہے۔ کتنی ہی بار خداوند نے ہمارے دلوں میں کام کیا اور ہم اُس کام کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ کتنی ہی بار خداوند نے ہماری راہنمائی کی' لیکن ہم نے اُس کی آواز کو نہ پہچانا؟ اپنے درمیان خداوند کی خدمت اور کام کو سمجھنے اور پہچاننے کے لئے ضرورت ہے کہ خداوند اپنے روح القدس کے وسیلہ سے ہماری آنکھیں کھول دے۔

یسوع کے دور کے لوگوں کی طرح ہم نے بھی اپنی زندگی میں اُس کے مقصد اور ارادے کی مخالفت کی۔ اُس کے مقصد اور منصوبوں کو قبول کرنے اور اُن کے تابع ہو جانے کی بجائے۔ ہم نے مخالفانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے دوسری سمت میں چلنا شروع کر دیا۔ میری دُعا ہے کہ خداوند ہمیں سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اُس کے مقصد اور ارادہ کو دیکھ اور سمجھ سکیں۔ اور اُس کی راہنمائی کرنے والی آواز کو سن کر اُس کے تابع ہو جائیں۔

☆☆☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆۔شاگرد خداوند یسوع مسیح کے مقصد اور کام کو سمجھنے کے تعلق سے کشمکش کا شکار تھے۔ ہمیں اس تعلق سے کیا سیکھنے کو ملتا ہے کہ خدا کیسے شخص کو استعمال کر سکتا ہے؟

☆۔کیا کبھی ایسا ہوا کہ جو کچھ خداوند کر رہا تھا آپ اُسے دیکھنے سے قاصر رہے؟ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے اپنی زندگی میں خدا کے مقصد اور ارادہ کی مخالفت کی ہو؟

☆۔ہم کس طرح خداوند کی حضوری اور اُس کی راہنمائی کو پہچانتے ہیں؟ جو کچھ خدا کر رہا ہوتا ہے، کون سی چیز ہمیں وہ سب کچھ دیکھنے اور سننے میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں اپنے کام اور یسوع کی راہنمائی کیلئے آپ کو روحانی بصیرت عطا فرمائے یعنی آپ کو سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں عطا فرمائے۔

☆۔اس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ جس طرح وہ ناکامل اور نا اہل شاگردوں کو استعمال کرنے کی قدرت رکھتا تھا اسی طرح وہ آپ کو بھی استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے خواہ آپ جیسے بھی ہیں۔ کیوں کہ وہ آج کل، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

☆۔اس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار رہوں کہ خواہ ہم اپنی زندگی میں اُس کے مقصد اور ارادے کو سمجھ بھی نہ پائیں تو بھی اُس کا مقصد ہماری زندگی میں پورا ہو رہا ہوتا ہے۔

باب 26

بدروح گرفتہ لڑکا

متی 17:14-21 مرقس 9:14-29 اور لوقا 9:37-43 پڑھیں

جب خداوند یسوع یعقوب یوحنا اور پطرس کے ساتھ پہاڑ پر تھے تو باقی شاگرد ایک مشکل میں پڑے ہوئے تھے۔ جب خداوند یسوع مسیح، پطرس، یعقوب اور یوحنا کے ساتھ اُس جگہ پہنچے جہاں پر شاگرد ٹھہرے ہوئے تھے تو انہیں اس صورتحال کا علم ہوا جس سے شاگرد گزر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بھیڑ اور شرع کے عالمین شاگردوں کے پاس اکٹھے ہو کر بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔

یوں لگتا تھا جیسے کوئی ہنگامہ برپا ہوا ہے۔ جب بھیڑ نے یسوع کو دیکھا تو وہ اُس کی طرف دوڑی۔ جب یسوع نے پوچھا کہ وہ اُس کے شاگردوں کے ساتھ کس بات پر بحث کر رہے تھے، بھیڑ میں سے کسی شخص نے بتایا کہ اُس شخص کے بیٹے میں بدروح ہے اور اس سبب سے وہ بولنے سے بھی قاصر ہے اور اُسے اکثر مرگی کا دورہ بھی پڑتا ہے۔ اس لڑکے کے باپ نے بتایا کہ "بعض اوقات بدروح اُسے اس طور سے گرفت میں لے کر گراتی ہے کہ اُس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتی ہے۔ اور وہ دانت پیسنے لگتا ہے۔ کئی دفعہ وہ پانی اور آگ میں بھی گرایا گیا اور اُس کے جسم میں اکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتا ہے کہ وہ بدروح شاذ و نادر ہی اُس لڑکے سے الگ ہوتی تھی اور اُس کی زندگی کو ختم کرنا چاہتی تھی۔

باپ نے جس طور سے بیٹے کی مشکل بیان کی اس میں سے ہمارے لئے چند ایک چیزیں قابلِ غور ہیں۔ **پہلی بات تو یہ ہے** کہ وہ بدروح شاذ و نادر ہی اُس لڑکے سے الگ ہوتی تھی۔ اگرچہ کبھی کبھار ہی وہ بدروح اُس لڑکے سے الگ ہوتی تھی تو بھی ہم اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ

بدروح اُس لڑکے سے جدا بھی ہو جاتی تھی۔ ہم ساؤل بادشاہ کی زندگی میں بھی اسی طرح کے مسئلہ کو دیکھتے ہیں۔ بُری روح جو ساؤل کو ستاتی تھی کبھی کبھار ہی آتی تھی لیکن جب داؤد بربط بجاتا تھا تو وہ اُسے چھوڑ دیتی تھی۔ (1 سموئیل 23:16) ہم اس سے یہ دیکھتے ہیں کہ بدروحیں اپنی مرضی سے گھومنے پھرنے کے لئے آزادی بھی چاہتی ہیں۔

دوسری بات۔ ان بدروحوں کے کام کی نوعیت پر غور کریں۔ ان کا نصب العین تباہی اور بربادی لانا ہوتا ہے۔ بدروحوں میں جسمانی طور پر دُکھ درد پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اُنہیں کسی فردِ واحد کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ کیوں کہ وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے بُری ہیں۔

اُس بدروح گرفتہ لڑکے کا باپ اپنے بیٹے کو شاگردوں کے پاس لایا لیکن وہ اس خاص قسم کی بدروح کو نکال نہ سکے۔

جب یسوع نے یہ سارا ماجرا سنا تو کہا۔" اے بے اعتقاد اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟" (متی 17:17) خداوند یسوع مسیح نے شاگردوں کی نااہلیت کو ایمان کی کمی اور بے اعتقادی سے منسوب کیا۔ یہ تو واضح نہیں کہ یہاں پر خداوند خاص طور پر کس شخص سے مخاطب ہیں۔

کیا خداوند بے اعتقاد بھیڑ سے بات کر رہے تھے جو یہ ایمان نہیں رکھتی تھی کہ وہ لڑکا بدروح کی گرفت سے رہائی پا سکتا ہے؟

کیا خداوند ان شاگردوں کو ضروری ایمان نہ ہونے پر ملامت کر رہے تھے جو اس لڑکے کی رہائی اور مخلصی کے لئے ضروری تھا؟

یہاں پر جواب واضح نہیں ہے۔ لیکن ایک بات واضح ہے کہ نہ تو بھیڑ نہ ہی شاگرد اور نہ ہی شرع کے عالمین میں ایسا ایمان تھا کہ وہ اس لڑکے کو بدروح کی گرفت سے رہا اور آزاد ہوتے ہوئے دیکھ سکتے۔

یہاں یہ بات واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے کہ بدروحوں سے رہائی کے لئے صرف اختیار ہی ضروری نہیں ہے۔ یسوع نے پہلے ہی اپنے شاگردوں کو اُس وقت اختیار دے دیا تھا جب اُس نے اُن کو خدمت گزاری کے کام کے لئے بھیجا تھا۔ اُن کے پاس اختیار تو تھا لیکن اس خاص صورتحال کے لئے ایمان نہیں تھا۔ لازم ہے کہ اختیار اور ایمان باہم مل کر کام کریں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمارے پاس خدا کا دیا ہوا اختیار تو ہو لیکن اگر ہمارے پاس کسی خاص صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے ایمان نہیں تو امکان غالب ہیں کہ ہم ناکام ہو جائیں گے۔

خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ لڑکے کو اُس کے پاس لایا جائے۔ جب بُری روح نے یسوع کو دیکھا' تو اُس نے اُس لڑکے کو مروڑ کر زمین پر پٹک دیا۔ لڑکا زمین پر گرا تو کف بھر کر لوٹنے لگا۔ اُس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اور وہ زمین پر بڑی بے قراری اور بے آرامی کی حالت میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے اُس لڑکے کے باپ سے پوچھا اُسے کب سے ہے۔ باپ نے جواب دیا کہ یہ اُسے بچپن ہی سے ہے۔ یہ لڑکا عام صحت مند اور معمول کی زندگی گزارنے کے تعلق سے بالکل بے خبر تھا۔ بے درد اور ظالم بدروح کو اس بات سے کچھ غرض نہیں تھی کہ وہ جس لڑکے کو دُکھ دے رہی ہے اُس کی عمر کیا ہے' لڑکے کے باپ نے یسوع سے کہا کہ اگر ہوسکتا ہے تو اُسے شفا دے۔

باپ کو کامل یقین نہیں تھا کہ یسوع اُس کے بیٹے کو بدروح کی گرفت سے یقینی طور پر رہائی دے سکتا ہے۔ اُس نے یسوع کی قدرت کے تعلق سے ایمان کی کمی کا اظہار کیا۔ نہ صرف یسوع نے لڑکے کے باپ کی ایمان کی کمی پر اظہار برہمی (خفگی) کیا بلکہ سب کے لئے یہ بات کہی "جو ایمان رکھتا ہے اُس کے لئے سب کچھ ہوسکتا ہے۔"

ضروری ہے کہ ہم اس بیان کا جائزہ لیں۔ خداوند یسوع مسیح ہرگز یہ نہیں کہہ رہے ہے کہ محض یہ ایمان

رکھنے ہی سے ہم ہر ایک چیز مانگ کر اپنی حرص و ہوس کو پورا کر سکتے کہ یسوع سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یسوع سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ آپ کی کسی خاص ضرورت اور صورتحال میں کچھ کرے گا؟

''کر سکتا ہے'' اور ''کرے گا'' میں آسمان اور زمین کا فرق پایا جاتا ہے۔ وہ ایمان جس کا ہم یہاں پر ذکر کر رہے ہیں وہ ایمان ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ کرے گا۔ اس قسم کا ایمان کسی خاص صورتحال کے لئے خدا کی ایک بخشش ہوتا ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہوتے ہیں۔ میری زندگی میں کچھ ایسے وقت بھی آئے جب میں نے خدا سے دُعا کی کہ وہ مجھے ایسا ایمان اور اس بات کی یقین دہانی عطا کرے جو اُس صورتحال میں کام کرے جس میں سے میں گزر رہا ہوں۔ کبھی کبھی میرے پاس ایسی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے ایمان نہیں ہوتا تھا۔ میرا یقین ہے کہ بہت سے ایسے کام ہیں جو خدا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ ایسے دلوں کا متلاشی ہے جو اُن کاموں کو کرنے کے لئے ایمان کو اپنے دلوں میں جگہ دے سکیں۔ اگر آپ اپنا دل خداوند کو پیش کر دیں' تو پھر وہ اُن کاموں کو سر انجام دینے کے لئے ایمان بھی عطا کرے گا جو وہ کرنا چاہتا ہے۔

اس حوالہ میں اُس لڑکے کے باپ کے پاس ضروری ایمان کی کمی تھی۔ تاہم یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ شخص اپنا دل کھولنے کے لئے تیار تھا تاکہ یسوع اُسے ایسا ایمان دے کہ وہ اپنے بیٹے کو مکمل رہائی اور آزادی کی حالت میں دیکھ سکے۔ ''میں ایمان لاتا ہوں'' لیکن اُس نے یسوع کو بتایا کہ اُس کا ایمان بہت تھوڑا ہے۔ ''مجھے تیری ضرورت ہے تو میری بے اعتقادی کی حالت میں میرے ایمان کو بڑھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تو اپنا مقصد مجھ پر عیاں کرے تاکہ میں یقین کر سکوں۔''

ایسے اوقات بھی آئیں گے جب ہم میں سے ہر ایک کو ایسی دُعا کرنا پڑے گی۔

خداوند یسوع مسیح نے اُس بدروح کو جھڑک کر کہا کہ وہ اس لڑکے میں سے نکل جائے اور پھر کبھی

دوبارہ لوٹ کر واپس نہ آئے۔ بدروح چلا کر اور اُسے بہت مروڑ کر نکل آئی اور وہ مُردہ سا ہو گیا۔ ایسا کہ بعض نے سمجھا کہ وہ مر گیا ہے۔ یسوع نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ لوگ خدا کی اُس عجیب اور عظیم قدرت پر تعجب کرنے لگے جو اُن کے درمیان ظاہر ہوئی تھی۔

جب شاگرد یسوع کے ساتھ تنہائی میں تھے تو اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ وہ اُس بدروح کو کیوں نہ نکال سکے۔ یسوع نے اُنہیں بتایا کہ اپنی بے اعتقادی کے سبب سے۔

خداوند نے اُنہیں بتایا کہ اگر اُن کے پاس رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا تو وہ پہاڑ سے بھی کہہ سکیں گے کہ سرک کر سمندر میں جا پڑ تو اُن کے کہنے کے مطابق ہی ہوگا۔

ایک بار پھر ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ اس سے ہمیں یہ اختیار نہیں مل جاتا کہ ہم جو کچھ مرضی چاہیں کرتے پھریں۔ بہت سے لوگ اس لئے ایسا ایمان چاہتے ہیں تاکہ دوسرے لوگوں کے سامنے نمایاں اور اچھے دکھائی دیں۔ وہ اپنا مال و دولت اور اپنی خودنمائی اور بڑائی کے لئے لوگوں کے سامنے راستبازی اور ایمان کے کام کرنا چاہتے ہیں۔

خداوند تو اُن کاموں کے لئے ایمان دیتا ہے جنہیں وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے مطابق سرانجام دینا چاہتا ہے۔ یعنی ہمیں ہر اُس کام کو سرانجام دینے کے لئے ایمان نہیں دیا جاتا جو ہم اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ خدا ہمیں کسی ایک کام کیلئے ایمان دے لیکن شاید کسی دوسرے کام کے لئے ہمارے پاس ایمان کی قوت نہ ہو۔ اس قسم کا ایمان ہر اُس صورتحال کے لئے دیا جاتا ہے جس سے ہم دوچار ہوتے ہیں۔ جب آپ ایسی صورتحال سے دوچار ہوتے ہیں جہاں خدا آپ کو استعمال کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ اُس کے مطابق آپ کو ایمان بھی عطا کرے گا بشرطیکہ آپ اُس ایمان کو قبول کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہوں۔

یہاں اہم بات یہ ہے کہ ہم ہر ایک صورتحال جس سے ہم دوچار ہوں اُس میں خدا کی مرضی، مقصد اور ارادہ کو سمجھیں۔ لازم ہے کہ ہم خدا سے پوچھیں کہ وہ متعلقہ صورتحال میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں یہ پوچھنے کی بھی ضرورت ہے کہ خدا کیا تو ہمیں اِس صورتحال میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ جب ہمیں اُس کی طرف سے یقین دہانی مل جائے گی تو پھر ہم بڑی دلیری اور یقین کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ ہمیں اعتماد ہوگا کہ جو کچھ خداوند کرنا چاہتا ہے اُس کے جلال کے لئے ہمارے وسیلے سے ویسا ہی ہوگا۔

غور کریں کہ مرقس 29:9 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ بدروح کی یہ خاص قسم دُعا کے بغیر نہیں نکل سکتی۔ (بعض تراجم میں دُعا اور روزہ لکھا گیا ہے۔) خداوند یسوع مسیح ہمیں یہ کہتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں کہ بعض اوقات ہمیں بھی ویسا ہی کرنا ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں بدروح گرفتہ لڑکے کے باپ نے کیا۔ ہمیں اپنے گھٹنوں کے بل ہو کر یسوع سے کہنا ہوگا کہ وہ ہمارے ایمان کو بڑھائے تاکہ ہم درپیش جنگ سے نبرد آزما ہو سکیں؟ غور کریں کہ بدروح دُعا کے وسیلے سے نہ نکلی بلکہ اُس کے وسیلے سے جو دُعا کے ذریعے سے اُس بدروح کو نکالنے کے لئے تیار ہوا تھا۔

خدا ہمیشہ ایمان رکھنے والے دلوں کے ذریعے سے کام کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ بے اعتقادی خدا کے کام کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے۔ خداوند کی خدمت کے لئے ایمان ہماری زندگی اور خدمت کا لازمی عنصر ہونا چاہئے۔ یہاں پر خوبصورت بات یہ ہے کہ خدا ہمیں اپنی خدمت کے لئے ہر ایک چیز مہیا کرنے کے لئے راضی اور تیار ہے۔

خدا ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جو نہ صرف اُس کی قدرت سے آگاہ اور باخبر ہوں بلکہ اُنہیں اِس بات کی بھی واضح اور صاف طور سے سمجھ بوجھ حاصل ہو کہ خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم اُس کے لئے کریں۔ ایسا تب ہی ہوگا جب ہم کسی بھی صورتحال کے تعلق سے اُس کی راہنمائی کے طالب

ہوں گے۔ اِس کے لئے خداوند کی حضوری میں بیٹھنے کے لئے وقت نکالیں تاکہ ہم اُس کی راہنمائی اور مرضی کو معلوم کریں۔ جب آپ کو اُس کی مرضی اور مقصد کا یقینی طور پر علم اور آگاہی ہوگی۔ تو پھر آپ اُس ایمان کے ساتھ پیش قدمی کریں گے کہ جو کچھ اس نے آپ پر واضح کیا ہے اُسے آپ کے وسیلہ سے سرانجام بھی دے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔کیا غلط محرکات کے ساتھ خداوند کے لئے بڑے بڑے کام کرنے کی خواہش کرنا ممکن ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔اِس حوالہ میں ہم ایمانداروں کی زندگی میں ایمان کی اہمیت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔اِس بات پر ایمان رکھنا کہ خداوند قادرِ مطلق خدا ہے اور کسی ایسی صورتحال کے لئے ایک مخصوص ایمان رکھنے میں کیا فرق ہے؟

☆۔بطور ایک ایماندار خداوند کس طرح سے آپ کے ایمان میں وسعت اور کشادگی پیدا کرتا رہا ہے؟

☆۔کیا آپ کی زندگی میں ایسے اوقات آئے جب خدا نے آپ کو یہ خاص ایمان دیا کہ جب آپ دُعا کریں گے تو خدا آپ کو جواب دے گا؟ کیا آپ کی زندگی میں ایسے اوقات آئے جب آپ کو یہ مخصوص ایمان نہ دیا گیا؟ اپنا جواب وضاحت سے بیان کریں۔

☆۔کسی بھی موجودہ صورتحال کے لئے ایمان اور خداوند کے کسی خاص مقصد کے لئے اُس کی

مرضی معلوم کرنے میں کیا تعلق پایا جاتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔اس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہمارے تخیلات اور تصورات سے بھی کہیں بڑھ کر ہمارے وسیلے سے کام کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہے۔

☆ ۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے ایمان کو وسعت اور مضبوطی عطا کرے تاکہ آپ اچھے طریقے سے اُس پر ایمان رکھ سکیں۔

☆ ۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اپنی شخصی زندگی' خدمت اور جس بھی صورتحال سے آپ گزر رہے ہیں' اُس کے تعلق سے گہرا فہم عطا کرے۔

☆ ۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اپنے مقصد کو آپ پر ظاہر کرے اور آپ کو ایمان عطا فرمائے تاکہ آپ اُس صورتحال کا مقابلہ کرسکیں جس سے آپ گزر رہے ہیں۔

☆ ۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ ہماری ضروریات کے عین مطابق ہمیں مہیا کرتا رہے گا۔

باب 27

موت اور جی اُٹھنے کی پیش گوئی

متی 17:22-23 مرقس 9:30-32 اور لوقا 9:44-45 پڑھیں

جب پہاڑ پر خداوند یسوع مسیح کی صورت تبدیل ہوئی تھی اُس وقت سے خداوند یسوع مسیح صلیب پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی لئے تو وہ زمین پر آئے تھے۔ گزشتہ تیس (30) برسوں سے وہ اسی وقت کے لئے تیاری کر رہے تھے۔

اس حوالہ میں وہ اپنے شاگردوں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ اُس کے ساتھ کیا واقع ہونے والا ہے۔ مقدس مرقس بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو ایک ویران جگہ پر لے گئے جہاں وہ اُن کے ساتھ تنہائی میں وقت گزار سکیں۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی کو معلوم ہو کہ وہ کہاں پر ہیں۔ جو کچھ اُنہوں نے بیان کرنا تھا صرف اُس کے شاگردوں کے سننے اور سمجھنے کے لئے تھا۔ جب شاگرد خداوند کے ساتھ تنہائی میں تھے تو اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ ابن آدم گناہ گاروں کے حوالے کیا جانے والا ہے۔

یسوع کے نزدیک یہ بہت اہم تھا کہ اُن کے شاگرد اس کی موت اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کی بابت سنتے اور سمجھتے۔ وہ وقت آنا تھا جب اُنہوں نے اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنا تھا۔ خداوند چاہتے تھے کہ اُن کے شاگرد اس گھڑی اور وقت کے لئے تیار ہوں جو قریب تھا۔ اُنہوں نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ اُسے قتل کر دیا جائے گا لیکن وہ قبر میں نہیں رہیں گے بلکہ تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ شاگردوں کو یہ بات سمجھنے میں بڑی مشکل پیش آئی۔ متی رسول ہمیں بتاتا ہے کہ شاگرد یہ بات سن کر غمزدہ ہو گئے۔

جو بات خداوند کہہ رہے تھے شاگرد لفظی طور پر تو اُسے سمجھتے تھے لیکن اس بات کی اہمیت کو سمجھنے

سے قاصر تھے کہ یسوع کو کیوں کر مرنا ہے؟ "مردوں میں سے جی اُٹھنے کا کیا مطلب تھا؟ یہ سب کچھ کیسے اور کب واقع ہوتا تھا؟ جو کچھ خداوند کہہ رہے تھے' اس تعلق سے شاگردوں کے ذہنوں میں کئی طرح کے سوالات اُٹھے ہوں گے۔

مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ جو کچھ خداوند یسوع مسیح کہہ رہے تھے شاگردوں کو اُن کی باتیں بالکل سمجھ نہ آئیں۔ کیوں کہ یہ سب باتیں اُن سے چھپائی گئی تھیں۔ اور وہ یسوع سے پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا کیا مطلب ہے۔ تاہم یہ بات غیر واضح ہے کہ وہ کیوں ڈرتے تھے۔ کیا وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ اُن کی لاعلمی اور عدم معرفت بے نقاب ہو جائے گی؟ کیا وہ اس لئے خوف زدہ تھے کیوں کہ اُنھیں اس بات کو تسلیم کرنے میں مشکل کا سامنا تھا کہ یسوع کو مرنا پڑے گا؟ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ شاگرد کیوں یہ بات پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا کیا معنی ہے۔

یہاں پر ایک بات یقینی ہے۔ اُس وقت شاگرد مزید معلومات لینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اُنہیں بس سادگی سے اِس بات کو سمجھنا تھا کہ مصائب اور دُکھ کی گھڑی سر پر آ پہنچی ہے۔ وقت آنے پر اُن پر مزید بہت کچھ عیاں ہو جاتا تھا۔

ہم سب جو صاحبِ اولاد ہیں شخصی تجربہ سے یہ جانتے ہیں کہ ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جب بچے ساری تفصیلات جاننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جب وہ سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو پھر ہم اُنہیں سب کچھ تفصیل سے بتاتے ہیں۔ بعض اوقات زندگی کی گہری سچائیوں کو جاننے سے قبل اُن کے ذہنوں کا پختگی کے درجہ تک پہنچنا لازمی ہوتا ہے۔ خداوند ہم پر وہی ظاہر کرتا ہے جس کی ہمیں فی الحال ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ہم پر وہی کچھ ظاہر کرتا ہے جس کو ہم سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں یا پھر جن چیزوں کی روزمرہ زندگی میں ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔

کئی دفعہ میں نے ساری تفصیلات جاننے کی کوشش کی۔ بعض اوقات خدا ہمیں پہلا قدم اُٹھانے

کے لئے معلومات فراہم کرتا ہے۔

کئی دفعہ میں نے پہلا قدم اٹھانے سے قبل ساری معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ یوں میں پہلا قدم اٹھانے سے قاصر رہا۔ اس سے پہلے کہ مجھے مزید معلومات فراہم کی جائیں، بعض اوقات مجھے اُس پر عمل کرنا ہوتا ہے جو خداوند نے مجھ پہ ظاہر کیا ہوتا ہے۔ یہ بہت اہم تھا کہ شاگرد اس بات کو سمجھتے کہ یسوع قتل ہونے کے لئے حوالے کیا جائے گا اور پھر وہ تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ فی الحال وہ اِس سے زیادہ کچھ سمجھنے کے قابل نہ تھے۔ وہ دن آنا تھا جب اُنھوں نے ان سب باتوں کو سمجھنا تھا۔

شاگردوں کی طرح میں بھی کئی دفعہ ایسی اُلجھن کا شکار ہوا۔ میری زندگی میں بھی کئی دفعہ ایسے اوقات آئے جب میں یقینی طور پر اُس کام کو سمجھ نہیں پاتا تھا جو خداوند کر رہا ہوتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بھی اپنی زندگی میں ایسی ہی صورتحال سے دوچار رہوں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض معاملات زندگی کے تعلق سے آپ کو دعاؤں کے جوابات نہیں مل رہے۔ شاید آپ کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیوں خداوند بعض دروازے بند کر رہا ہے۔ آپ کبھی بھی پریشان نہ ہوں کیوں کہ آپ کو ان سوالات کے جوابات کا علم ہی نہیں ہے۔

تصور کی آنکھ سے اپنے چھوٹے بچے کو دیکھیں جو زندگی کے پیچیدہ مسائل کے جوابات جاننے کی جستجو میں لگا ہے۔ کیا بطور والدین آپ اپنے بچے کو یہ نہیں سمجھائیں گے کہ وہ ایسے معاملات پر فکر مند ہونا چھوڑ دے؟ کئی دفعہ ہم پریشان اور فکر مند ہو جاتے ہیں کیوں کہ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی۔ کیوں کہ وہ معاملات زندگی ہم پر بڑے بھاری بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔

اس کی بجائے ہمیں یہ جانتے ہوئے آرام و سکون محسوس کرنا چاہیے کہ خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ وہ ہی ہمارا حامی و ناصر، محافظ و نگہبان اور سلامتی بخشنے والا ہوگا اور وقت آنے پر سب کچھ ہم پر ظاہر کر دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان مشکل سوالات کے جوابات ہم پر ظاہر کر دے۔ فی الحال

"ہمیں صبر سے اُس میں آرام پانا اور اُس کے وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اس حوالہ میں جس طرح کی صورتحال سے شاگرد دوچار تھے' کیا آپ بھی کبھی اپنی زندگی میں ایسی صورتحال سے دوچار ہوئے ہیں؟ کیا آپ کی زندگی میں ایسے اوقات آئے جب آپ کو خداوند کے کلام اور کام کی کچھ سمجھ نہ آئی؟

☆۔ چند لمحات کے لئے اس وقت پر غور کریں جب آپ خدا کے کاموں کے تعلق سے غیر یقینی صورتحال کا شکار ہوئے۔ آپ کی زندگی میں یہ معاملہ کس طرح بھلائی کا سبب بنا؟

☆۔ کیا کبھی ساری تفصیلات کی معلومات کی کمی پیش قدمی کی راہ میں حائل ہوئی؟ اس صورتحال میں خدا کی کیا مرضی تھی کہ آپ عملی طور پر کریں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ بوقت ضرورت وہی کچھ مہیا کرتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔

☆۔اس حقیقت کے باوجود کہ آپ کو کچھ سمجھ نہ آ رہی ہو کہ خداوند کیا کر رہا ہے' خداوند سے یہ توفیق مانگیں کہ آپ اُس میں آرام پا سکیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری اور ستائش کریں کہ وہ ہر ایک صورتحال پر مکمل اختیار رکھتا ہے جس کا آپ کو زندگی میں سامنا ہو سکتا ہے۔

باب 28

یسوع اپنا جزیہ ادا کرتا ہے

متی 17:24-27 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح کی خدمت کے دوران سیاسی اور مذہبی راہنما اُس سے سوالات پوچھتے رہتے تھے۔

وہ خداوند یسوع مسیح کو پھنسانے کی کوشش کرتے ہوئے اُسے آزمانے کی غرض سے ایسا کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ لوگوں کے سامنے اُس کی ساکھ خراب ہو جائے۔ خدا کے وفادار لوگوں کو بھی اپنے دور میں ایسی صورتحال کا سامنا رہا۔ مردِ خدا دانی ایل کے دشمن کسی ایسے طریقے کی تلاش میں تھے جس سے اُس کی عزت اور مقام جاتا رہے۔ (دانی ایل 6:4-5) جب مردِ خدا نحمیاہ شہر یروشلیم کی تعمیرِ نو کے لئے واپس آیا تو دشمنوں نے اُسے بھی رسوا کرنے کو بھرپور کوشش کی۔ (نحمیاہ 6:5-9)

ایوب کے دورِ مصیبت میں اُس کے دوستوں نے یکے بعد دیگرے کئی ایک باتوں کی الزام تراشی کی تاکہ واضح کر سکیں کہ کیوں وہ اس طور سے دُکھ اُٹھا رہا ہے۔ جدید تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ دشمن جو کہ الزام لگانے والا اور جھوٹا ہے، اس دُنیا کے سامنے خدا کے لوگوں کو بے عزت اور رسوا کرنے کے لئے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑے گا۔ اگر وہ کسی طور سے ہماری عزت کو داغدار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو لوگ کبھی بھی سنجیدگی سے ہماری بات نہیں سنیں گے۔

محصول لینے والوں نے پطرس کے پاس آ کر کہا ''کیا تمہارا اُستاد نیم مثقال نہیں دیتا؟'' یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہبی قسم کا محصول تھا جو ہیکل کے کاموں کے لئے ہوتا تھا۔ جس انداز سے یہ سوال پوچھا گیا' اُس کا مفہوم کچھ یوں بنتا ہے کہ یسوع اپنا محصول ادا نہیں کرتا تھا۔ ''کیا تمہارا

استاد و نیم مثقال نہیں دیتا؟'' (متی 17:24) یہاں یہ تو واضح نہیں کیا گیا کہ کیوں اُنہوں نے یسوع سے براہِ راست رابطہ کر کے جزیہ کے تعلق سے نہ پوچھا۔ پطرس نے اُنہیں یقین دلایا کہ یسوع نے اپنے واجبات جمع کروائے ہیں۔

25 آیت کے متن سے ہمیں یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ سوال پطرس کے لئے پریشانی کا سبب بنا۔ جب پطرس کی ملاقات خداوند سے ہوئی' تو روبرو اس معاملہ پر بات چیت ہوئی' یسوع نے اُس سے کہا کہ دُنیا کے بادشاہ اپنے بیٹوں سے محصول یا جزیہ لیتے ہیں یا غیروں سے۔ اس سوال کا جواب بڑا سادا تھا۔ بادشاہ کبھی بھی اپنے بیٹوں سے محصول کا تقاضا نہیں کرتے تھے۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر کیا کہہ رہے تھے؟ خداوند یہ کہہ رہے تھے کہ بطور خدا کا بیٹا اُسے جزیہ دینے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ وہ تو وہی ہے جسے جزیہ ادا کیا جانا چاہئے۔ وہ خدا کا بیٹا تھا اور اُسے محصول کی ادائیگی سے استثنیٰ حاصل تھا۔ اگرچہ وہ اس محصول کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھا' تو بھی وہ کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث بننا نہیں چاہتا تھا۔ اُنہوں نے شاگردوں سے کہا کہ وہ جھیل پر جا کر بنسی ڈالیں اور جو مچھلی پہلے آئے' اُس کا منہ کھول کر اس میں سے سکہ نکالیں اور میرے لئے اور اپنے لئے جزیہ ادا کریں۔

عبارت کے اس حصہ میں بہت سی چیزیں پائی جاتی ہیں۔

اوّل' ہمیں خداوند کی زبردست فراہم کر دینے والی قدرت کو سمجھنا چاہئے۔ وقت کی ضرورت کے لحاظ سے خدا نے مچھلی کو خداوند یسوع کی ضرورت پورا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ جیسا کہ میں دُنیا کے مختلف حصوں میں مسیحی کارکنوں اور خادمین کے درمیان ان کتب کی تقسیم کی خدمت کر رہا ہوں' کئی دفعہ میں خداوند کی طرف سے عجیب طور سے وسائل کی فراہمی پر حیران ہو جاتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی ایسی صورتحال سے دوچار ہوں جہاں آپ یہ دیکھنے سے قاصر ہوں کہ خداوند کس طرح مہیا کرے گا۔ بعض اوقات خدا بڑے عجیب اور پُر اسرار طریقے سے مہیا

کرتا ہے۔ کس نے سوچا ہوگا کہ جذیہ کی ادائیگی کے لئے خدا ایک مچھلی کو استعمال کرے گا۔

غور کریں کہ پطرس کو اس فراہمی کے لئے خداوندی آواز سن کر اس کی تابعداری کرنا تھی۔ ایک بات ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں' پطرس کسی طور پر بھی اپنی ضرورت کی فراہمی کے لئے ایک مچھلی کے منہ سے سکہ حاصل کرنے کے تعلق سے سوچ نہیں سکتا تھا۔ ہم پہلے ہی اس بات پر غور کر چکے ہیں کہ بعض اوقات خدا بڑے عجیب اور پر اسرار طریقے سے مہیا کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خداوند ہماری راہنمائی اُن طریقوں اور وسیلوں کی طرف کرے جو معمول سے ہٹ کر دکھائی دیتے ہوں۔ بعض اوقات ہم احمق معلوم ہوں گے۔

بعض اوقات ہمیں خداوند کی بات سمجھ نہیں آئے گی۔ تاہم ایسی صورتحال میں جب ہم اُس کی تابعداری کریں گے تو خدا مہیا کرے گا۔ ہم میں سے بعض لوگ اس قدر مصروف ہوتے ہیں کہ اپنے طور سے ہی مختلف مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر پطرس نے خداوند کے اس عجیب قسم کی حکم کی تابعداری نہ کی ہوتی تو پھر کیا ہوتا تھا؟ اگر پطرس اس طرح جواب دیتا تو پھر کیا ہوتا تھا؟

''خداوند تو کیسی باتیں کر رہا ہے؟ کیا کبھی ایسا سننے میں بھی آیا ہے کہ کسی نے مچھلی کا منہ کھولا ہو اور اُسے جذیہ ادا کرنے کے لئے کافی رقم مل گئی ہو؟ کوئی اور بہتر حل بھی ہو سکتا ہے' مجھے تھوڑا وقت دے تو میں کچھ سوچوں گا کہ کیا کرنا چاہئے۔'' کیا پطرس کے لئے ایسی باتیں کہنا حماقت نہ ہوتی؟ کتنی ہی بار ہم ایسی ہی باتیں کرتے ہیں؟ ہم خداوند کی راہنمائی پر بھروسہ نہیں کرتے اور جو ہمیں بہتر دکھائی دیتا ہے اُسے ہی اپنے مسئلہ کا حل سمجھ لیتے ہیں۔ اگر ہم خداوند کی راہنمائی پر بھروسہ کرتے ہوئے اُس کی آواز کے شنواہ ہو کر اس کی تابعداری کرتے تو آج ہم کس قدر آگے جا چکے ہوتے۔

غور کریں کہ کس طرح خداوند نے نہ صرف اپنا بلکہ پطرس کا بھی محصول ادا کیا۔ اس بات کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یسوع اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ پطرس اُس کے نمونے کی پیروی

کرے۔ اسی وجہ سے یسوع نے پطرس کا جزیہ ادا کیا تھا۔ خداوند پطرس کو یہ کہہ رہے تھے کہ وہ دشمن کو یہ موقع نہ دے کہ لوگ اس کی خدمت کو شک کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیں۔ خداوند یسوع مسیح کی طرح آپ بھی ایک باعزت شہری بن کر وہ ادا کرنا تھا جو اس پر واجب تھا۔

ایک آخری بات جو بڑی توجہ طلب ہے۔ اگرچہ یسوع کو یہ آزادی حاصل تھی کہ وہ جزیہ ادا نہ کریں' لیکن انہوں نے ادائیگی کا فیصلہ کیا تاکہ وہ کسی کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ ہوں۔ ہماری زندگی اور خدمت میں ایسے مقام آئیں گے جب ہمیں اپنی روحانی آزادی کو قربان کرنا پڑے گا تاکہ ہم اپنے کمزور بہن بھائیوں کیلئے کسی طرح سے ٹھوکر کا باعث نہ ہوں۔

ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مسیحی زندگی میں بعض اوقات ہم نیک نیتی سے خدا کے حضور کام کر سکتے ہیں لیکن ہمارے بھائی یا بہن کو ویسی آزادی حاصل نہیں ہوتی۔ کسی کو گناہ میں گرانے کی بہ نسبت یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ ہم اس آزادی کو جو ہمیں حاصل ہے قربان کر دیں۔ خداوند نے ہمیں اپنی روزمرہ مسیحی زندگی اور خدمت میں اپنانے کے لئے ایک اہم اصول فراہم کیا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس حوالہ میں ہم سیکھتے ہیں کہ بعض اوقات خدا کی راہیں ہمیں بڑی عجیب معلوم ہوتی ہیں۔کیا آپ نے عجیب طور سے خداوند کی طرف سے راہنمائی پائی ہے؟وضاحت کریں۔

☆۔یہ کیوں کر ضروری ہے کہ ہم اپنی خدمت میں خداوند کی راہنمائی کے طالب ہوں؟اگر ہم وہی کرتے رہیں جو ہماری عقل اور سمجھ کے مطابق ہے تو پھر کیا ہوگا؟

☆۔کیا آپ کی آزادی کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث تو نہیں ہے؟کس طرح آپ کی روحانی آزادی کسی کے لئے زوال کا سبب بن سکتی ہے؟اس حوالہ میں ہم دوسروں کے لئے اپنی روحانی آزادی کو قربان کرنے کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔جس عجیب طور سے خداوند آپ کی ضروریات مہیا کرتا ہے اُس کے لئے خداوند کا شکر ادا کریں۔واضح طور سے دُعا کریں۔

☆۔خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ حساس بن جائیں اور اُس کی راہنمائی پر توکل اور بھروسہ کریں حتیٰ کہ اُس وقت بھی جب آپ کو سمجھ نہ آ رہی ہو کہ خداوند کیا کر رہا ہے۔

☆۔خداوند سے پوچھیں کہ کہیں آپ کی مسیحی زندگی میں کوئی ایسی روحانی آزادی تو نہیں جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے۔

☆۔خداوند سے اُن راہنماؤں اور اختیار والوں کی عزت کرنے کا فضل مانگیں جن کو خدا نے آپ پر مقرر کیا ہوا ہے۔

باب 29

بڑا کون ہے؟

متی 18:1-5 مرقس 9:34-37 اور لوقا 9:46-48 پڑھیں

جب خداوند یسوع مسیح اور اُن کے شاگرد کفرنحوم کی طرف سفر کر رہے تھے تو اُن کے درمیان یہ گفتگو ہوئی کہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا کون ہے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اس گفتگو کا مرکز ومحور یہ بحث تھا کہ کون سا شاگرد آنے والی بادشاہت میں سب سے بڑا ہوگا۔

جب خداوند نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ وہ آپس میں کیا بات چیت کرتے ہیں تو انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا بتائیں۔ اگرچہ خداوند یسوع مسیح کو پہلے ہی معلوم تھا کہ کون سی بات زیرِ بحث ہے تو بھی وہ اُن کی زبانی سننا چاہتے تھے۔ اگرچہ خداوند ہمارے خیالات اور رویوں سے واقف ہوتا ہے تو بھی اُس کی آرزو اور خوشنودی اس بات میں ہوتی ہے کہ ہم خود اُس کے ساتھ گفتگو کریں۔

بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا یہ خیال ہوتا ہے کہ انہیں اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ خداوند کو پہلے ہی معلوم ہے کہ ہم نے کیا سوچا اور ہم سے کون سا گناہ سرزد ہوا ہے۔ یہاں اس حوالہ میں خداوند کی مرضی یہی ہے کہ اُس کے شاگرد خود ہی سب کچھ اُسے بتائیں۔

میری زندگی میں ایسے اوقات بھی آئے جب میں خداوند کے ساتھ متفق ہونے کے لئے تیار نہ ہوا کہ میں نے کوئی غلط کام کیا ہے۔ یہاں خداوند یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس بات کا اقرار کریں اور بتائیں کہ وہ کون سی بات پر بحث کر رہے تھے۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ جونہی انہوں نے اس بات کا جواب دیا ہوگا تو پھر انہیں اس بات کا احساس ہو گیا ہوگا کہ وہ کس قدر بچوں جیسا رویہ

اپنائے ہوئے تھے۔

خداوند یسوع مسیح نے ایک چھوٹے بچے کو اپنے درمیان کھڑا کر کے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر اُن میں سے کوئی خدا کی بادشاہی میں بڑا بننا چاہتا ہے لازم ہے کہ وہ اس بچے کی مانند بنے۔ در حقیقت اگر وہ اس چھوٹے بچے کی مانند نہ بنتے تو وہ کبھی بھی خدا کی بادشاہ میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔

اس بیان میں ہمیں چند ایک باتوں کو تفصیل سے دیکھنا ہوگا۔ آسمان کی بادشاہی کے قواعد وضوابط اس دُنیا سے قطعی مختلف ہیں۔ اس دُنیا میں اگر آپ نے بڑا آدمی بننا ہے تو آپ کے پاس روپیہ پیسہ، نام وشہرت اور اثر ورسوخ کا ہونا ضروری ہے۔ وہ شخص جو اس دُنیا میں بڑا ہوتا ہے وہ آرام و سکون اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ اُس کے بلند مرتبہ اور عالیشان گھر بار کی وجہ سے اُس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

خدا کی بادشاہی مختلف اصولوں کے تحت کام کرتی ہے۔ خدا کی بادشاہی میں سب سے بڑا بننے کیلئے ہمیں اپنے آپ کو فروتن اور عاجز بنانا ہوگا۔ دُنیا اُس شخص کو ہی بڑا سمجھتی ہے جو با اعتماد اور آزاد ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے نزدیک بڑا شخص وہ ہوتا ہے جو صرف اور صرف اُسی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے۔

چھوٹا بچہ جس کو یسوع نے اپنے پاس کھڑا کیا تھا ابھی تک اپنے والدین پر انحصار کرتا تھا۔ خداوند چاہتا ہے کہ ہم بھی ویسا ہی کریں۔ بہت سے لوگ ہیں جو دن کے ہر لمحہ خداوند پر بھروسہ کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ ایسے لوگ لمحہ بہ لمحہ خداوند کی آواز سننے کی بجائے اپنے علم ومعرفت اور عقل ودانش پر بھروسہ کرتے رہتے ہیں۔ امثال کی کتاب کا مصنف (6-5:3) ہمیں بتاتا ہے کہ

”سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان

اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔"

یہ حوالہ ہمیں کیا سکھا رہا ہے؟ خدا کا کلام ہمیں سکھا رہا ہے کہ ہم اپنے فہم پر بھروسہ نہ کریں۔ اگر ہم اپنے فہم پر تکیہ کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم خدا اور اس کے کلام کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے ہم اپنی سب راہوں میں اُس کا اقرار کریں۔ اُسے اپنے منصوبوں اور خیالات میں جگہ دیں۔ بالفاظ دیگر' ہم اُس سے مشورت حاصل کریں اور اُس کی راہنمائی کے طالب ہوں۔ کبھی بھی اپنے خیالات اور تصورات پر بھروسہ نہ کریں۔ یہ ہے بچے کی مانند بننے کا ایک لازمی حصہ۔

بچہ اپنے والدین پر انحصار کرتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی سب ضرورتوں میں خدا کی ضرورت کو تسلیم اور محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کا اقرار کرنا ہوگا کہ ہمارے پاس خدا کے مقصد اور مرضی کو سرانجام دینے کیلئے حکمت اور طاقت نہیں ہے۔ ایک بچے کی طرح ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں ہمیں خدا کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچے کی مانند بننے کا مطلب ہے کہ ہم اپنی کم فہمی اور کم علمی اور ناتوانائی کو تسلیم کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے آسمانی باپ کی حکمت پر بھروسہ کریں اور اُسی کی طاقت اور قابل بنانے والی قدرت پر یقین رکھیں۔

حالیہ سالوں میں خدا نے ایک بات میرے ذہن نشین کی کہ میں اُس کے ساتھ ایسی گہری قربت اور گہرا رشتہ قائم کروں جو اُس پر انحصار کرنے والا ہو۔ خدا نے ہمیں اس لئے اس دنیا سے الگ کیا ہے تاکہ ہم اُس پر توکل اور بھروسہ کریں۔ خدا کسی اچھی وجہ سے ہی ہمیں اس حالت میں رکھتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسہ کریں۔

اُس کی یہ آرزو ہے کہ وہ ہمارے ساتھ گہری قربت میں گفت وشنید (بات چیت) کرے۔ یہ نہیں کہ صرف اُسی وقت جب ہمارے اعصاب جواب دے جائیں اور ہماری جسمانی قوت ہمارا ساتھ نہ دے اور ہمیں کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا ہو۔ بلکہ بلاتوقف اُسی پر توکل اور بھروسہ

کریں۔ وہ ہمارے فیصلوں اور ہر ایک عمل و فعل کا حصہ بننا چاہتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے یوحنا 15 باب میں مسلسل رابطے کی وضاحت انگور کے درخت کی مثال سے کی۔ اس حوالہ میں وہ اپنے سامعین کو یاد دلاتے ہیں کہ اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ انگور کے درخت کے ساتھ قائم نہ رہیں گے تو ڈالی کی طرح سوکھ جائیں گے۔ اسی طور سے خدا نے اپنے ساتھ ہمارا تعلق قائم کیا ہے' ہمیں ڈالی کی طرح متواتر اور مسلسل اُس کے ساتھ رابطے میں رہنا ہے۔

ہمیں اپنی اعلیٰ ترین حالت میں بھی اُس پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا کی بادشاہی میں سب سے بڑا وہ ہے جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ خدا کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا اور کچھ بھی کرنے کیلئے اُس کی طاقت ناتمام ہے۔ یہاں پر شیخی مارنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ وہ سب کچھ جو ہمارے پاس ہے وہ خدا کی دین ہے۔

ہم نے آج تک جو کوئی بھی قابل قدر کام کیا ہے اُسی کی طاقت اور توانائی سے ممکن ہوا ہے۔ ہم اُس کے حضور بے بس اور بے یارومددگار بچوں کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ خداوند بچوں سے بے حد پیار کرتا ہے اور اُنہیں اپنے جلال کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اگر کسی چیز پر کوئی فخر ہے تو اس صلیبی کام پر جو اس نے ہمارے لئے کیا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر وہ اپنے آپ کو چھوٹا بنائیں گے تو آسمان کی بادشاہی میں بڑے کئے جائیں گے۔ ہم کس طرح اپنے آپ کو چھوٹا بناتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ سب سے پہلے ہمیں اپنی ناتوانائی' نااہلیت کو تسلیم کرنا ہوگا۔ پھر ہم اپنے ہوش و حواس میں مضبوط اعصاب کے ساتھ یہ فیصلہ کریں کہ ہم اپنی طاقت اور حکمت پر بھروسہ نہیں کریں گے اس کے برعکس ہم جو کچھ بھی کریں گے خدا کی حکمت' مقصد اور طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے کریں گے۔

مقدس مرقس 9:35 میں خداوند یسوع مسیح کی اس تعلیم میں ایک اور چیز کا اضافہ کرتا ہے کہ اگر ہم نے خدا کی بادشاہی میں سب سے اول بننا ہے تو ہمیں سب سے پچھلا بننا ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ جو کوئی خدمت گزار ہے وہی خدا کی بادشاہی میں سب سے بڑا ہوگا۔

خدا آسمانوں سے نظر کر کے دیکھتا ہے کہ کون سا خادم اپنے آپ کو مقبول قربانی کی طرح پیش کر رہا ہے۔ اُس کی اعلیٰ ترین برکات اُن لوگوں کیلئے ہوتی ہیں جو دوسروں کی خدمت گزاری کیلئے اپنی توانائیاں' وقت اور وسائل صرف کر دیتے ہیں اور اُس خدمت کے عوض کسی اجر کی توقع بھی نہیں کرتے۔

خداوند یسوع مسیح کی حیات اقدس اس بات کا سب سے خوبصورت اور موثر نمونہ ہے۔

اُن کے درمیان ایک چھوٹے بچے کو دیکھ کر یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی چھوٹے بچوں میں سے کسی کو اُس کے نام سے قبول کرے گا تو وہ اُسے (یسوع کو) قبول کرے گا۔ خداوند ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ وہ بچوں کی قدر کرتے ہیں۔

سیاق وسباق اُن لوگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو اس قدر بچوں کی مانند بنا لیا ہے کہ ہر بات میں اُس پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو نہایت عاجز اور فروتن کر لیا ہے۔ جب ہم خدا کے ایسے فروتن خادمین کو دیکھیں تو اُن کی عزت افزائی کریں اور اُنہیں قبول کرتے ہوئے اپنے گھروں میں اُتاریں۔

دُنیا اکثر ایسے خادمین کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ دُنیا میں ایسے خادمین کو عزت افزائی نہیں ملتی لیکن خدا کی نظر میں ہی ایسے خادمین بلند رُتبہ اور اعلیٰ مقام حاصل کرتے ہیں۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ شاگردوں کے طرزِ فکر اور سوچ میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہوگی جب اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کی اس تعلیم پر غور وفکر کیا ہوگا کہ کون خدا کی بادشاہی میں سب سے بڑا ہوگا۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم اقرار کی اہمیت کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ جب خداوند یسوع مسیح یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بچوں کی مانند بننا چاہیے تو اس سے اُن کا کیا مطلب ہے؟ کیا آپ اپنی زندگی میں ان خصوصیات کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں؟ اور کون سی ایسی خوبیاں ہیں جنہیں آپ کو فروغ دینا ہوگا؟

☆۔ آپ کے خیال میں خدا کیوں چاہتا ہے کہ ہم مسلسل اسی پر بھروسہ اور توکل کرنے کی حالت میں زندگی بسر کرنا جاری رکھیں؟ کیا آپ خداوند پر بھروسہ کرتے ہوئے زندگی بسر کر رہے ہیں یا پھر اپنے طور پر زندگی کے معاملات سنبھالے ہوئے ہیں؟

☆۔ جب ہم ہر ایک کام میں اُس کے مقصد اور ارادے کو جانتے اور سمجھتے ہوئے خداوند کے دیدار کے طالب ہوتے ہیں تو آپ کے خیال میں اس سے کیا فرق پڑتا؟

☆۔ کیا آپ کی زندگی اور خدمت میں کچھ ایسے علاقہ جات ہیں جہاں آپ اپنی حکمت اور طاقت پر بھروسہ کر رہے ہیں؟ وضاحت کریں۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ جس طور سے خداوند نے آپ کے ساتھ ایک گہرا اور قریبی تعلق اور رشتہ قائم کر رکھا ہے اس کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں۔ اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو ایک بچے کی طرح اُس پر بھروسہ اور توکل کرنے کا فضل بخشے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ آپ کو اپنی زندگی اور خدمت میں اُس کی بے حد ضرورت ہے۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ خود پر بھروسہ اور تکیہ کرنے والے آزاد رؤیوں سے توبہ کرتے ہوئے اُس کی طرف رجوع لائیں۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ آپ کو اور زیادہ خادمانہ دل عطا فرمائے۔

☆۔ چند لمحات کے لئے اُس خادم کے لئے خدا کی شکرگزاری کریں جس نے عملی طور پر اس بات کا مظاہرہ کیا کہ اُس کے اندر خادمانہ دل ہے۔ آپ اپنے علاقہ میں کسی دوسرے شخص کی خدمت میں معاونت کے لئے کون سے خاص کام کر سکتے ہیں؟

☆۔ آپ کس طرح ایک دشمن اور ہم خدمت بھائی میں فرق کو سمجھیں گے؟

باب 30

دُشمن کو جاننا

مرقس 9:38-41 اور لوقا 9:49-50 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح اس تعلق سے بات کر رہے تھے کہ خدا کی بادشاہی میں کون بڑا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ذہن نشین کرایا کہ خدا کی بادشاہی کا معیار دُنیا کے معیار سے کہیں مختلف ہے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر وہ خدا کی بادشاہی میں بڑا بننا چاہتے ہیں تو اُنہیں چھوٹے بچوں کی مانند بننا ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح کے اس بیان سے شاگردوں میں ایک اور مسئلہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُنہوں نے کسی شخص کو بدروحیں نکالنے کے لئے یسوع کا نام استعمال کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ شخص خداوند کے شاگردوں میں سے نہیں تھا۔ پس اُنہوں نے اُسے یسوع نام سے بدروحیں نکالنے سے روک دیا۔

یہ تو واضح نہیں کہ اس نارضامندی کے پیچھے کیا سبب تھا۔ شاگردوں نے اس شخص کو یسوع نام سے خدمت کرتے ہوئے دیکھا' لیکن اُس کی خدمت کو رد کر دیا۔ بدروحیں نکالی جارہی تھیں' خدا کی بادشاہت میں وسعت آرہی تھی۔ میرے خیال میں! اس سے شاگردوں کو خوش ہونا چاہیے تھا' لیکن بجائے اس کے اُنہوں نے اُس شخص کو رد کر دیا اور اس کی بشارتی کاوشوں کو بھی نہ سراہا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُنہوں نے اُس شخص کو خدمت سے روک کر اچھا نہیں کیا۔ لوگ تاریکی کی قوتوں سے آزادی حاصل کر رہے تھے۔ شاگردوں کو اس خدمت کے پھل پر کوئی شک نہیں تھا جو اس شخص کی خدمت کے وسیلہ سے پیدا ہو رہا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ شخص شاگردوں کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ آج بھی مسیح کی کلیسیا میں یہی مسئلہ سر اُٹھائے

ہوئے ہے۔

دوسروں کی خدمت کو قبول نہ کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ بعض اوقات ہم لوگوں کو اُن کی تعلیم کی بنیاد پر پرکھتے ہیں۔ بعض لوگوں نے علم الٰہیات کے ایسے سکولوں میں تعلیم پائی ہوتی ہے جو قابلِ قبول نہیں بلکہ قابلِ اعتراض ہوتے ہیں۔

ہم سب کی ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی ہوگی جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی شخص کی خدمت کی قدر و قیمت اُس سکول کی ساکھ کے تناسب سے ہوتی ہے جہاں سے انہوں نے تعلیم پائی ہو۔

اُن کا خیال ہوتا ہے کہ ایسا شخص جس نے بڑے غیر معیاری سکول سے تعلیم پائی ہے وہ کیسے ایسی زبردست خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ بعض اوقات تعلیمی معیار کسی شخص کی خدمت کو پرکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دوسروں کی بہ نسبت آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو بائبل سکول یا سمنری جانے کا موقع ملا ہو۔ شاید آپ یہ خیال کرتے ہوں کہ کوئی شخص کیسے بغیر اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ایک زبردست، کامیاب اور پھل دار خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔

میں نے تنظیمی الحاق کی بنیاد پر اس تفرقے کو دیکھا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں کئی دفعہ اپنے آپ کو ایسی صورتحال میں دیکھا ہے جہاں لوگوں نے مجھ سے منہ موڑ لیا۔ کیوں کہ میرا تعلق اُن کی مخصوص جماعت سے نہیں تھا۔ میں نے کسی شخص کی خدمت کو اس معیار سے بھی پرکھتے دیکھا کہ وہ شخص کون سی کلیسیا میں رفاقت رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کلیسیا کی تعلیم بالکل ہماری تعلیم جیسی نہ ہو۔ کسی شخص کی خدمت کے معیار کو اس بات سے پرکھنا کس قدر آسان ہے کہ وہ کون سی کلیسیا میں رفاقت اور شراکت کے لئے جاتا ہے۔ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جن کی بنا پر لوگ دوسروں کی خدمت کو رد کر دیتے ہیں۔

شاگردوں کی طرح ہم بھی یہ دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ اُس شخص کی خدمت سے دوسروں پر کیا

مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور یہ کہ خدا کی بادشاہی میں اس شخص یا گروپ کی خدمت سے کیا فرق پڑ رہا ہے۔ ہم اس بات کا اندازہ کئے بغیر اس شخص کی خدمت کو رد کر دیتے ہیں۔ اگر ہم کچھ دیر کے لئے اُن کی خدمت کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ خدا کی بادشاہی اُن کے وسیلہ سے ترقی پا رہی ہے۔ لوگ خداوند کے پاس آ رہے ہیں۔ تاریکی کی قوتیں برباد ہو رہی ہیں۔ شیطان کی بادشاہت پسپا ہو رہی ہے۔ شاید یہ سب کچھ ہماری سوچ اور خیال کے مطابق نہ ہو رہا ہو۔ لیکن خدا پھر بھی اُن لوگوں کو استعمال کر رہا ہوتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں پر اس بات کو واضح کیا کہ وہ اس پھندے میں نہ پھنسیں۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اُس شخص یا کسی بھی ایسے شخص کو خدمت سے نہ روکیں۔ جب پولس رسول قید خانہ میں تھا تو اُسے بھی ایسی ہی صورتحال سے واسطہ پڑا۔ اب پولس رسول کے لئے سرعام منادی کرنا ممکن نہیں تھا۔

دوسرے لوگوں نے خدمت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اُن میں سے بعض لوگ اُس طور سے منادی نہیں کر رہے تھے جس طرح پولس رسول کیا کرتا تھا۔ آئیں فلپیوں 1:15-18 میں مقدس پولس رسول کے اس بیان کو سنیں۔

”بعض تو حسد اور جھگڑے کی وجہ سے مسیح کی منادی کرتے ہیں اور بعض نیک نیتی سے۔ ایک تو محبت کی وجہ سے یہ جان کر مسیح کی منادی کرتے ہیں کہ میں خوشخبری کی جواب دہی کے واسطے مقرر ہوں۔ مگر دوسرے تفرقہ کی وجہ سے نہ کہ صاف دلی سے بلکہ اس خیال سے کہ میری قید میں میرے لئے مصیبت پیدا کریں۔ پس کیا ہوا؟ صرف یہ کہ ہر طرح سے مسیح کی منادی ہوتی ہے خواہ بہانے سے ہو خواہ سچائی سے اور اس سے میں خوش ہوں اور رہوں گا بھی۔“

مقدس پولس رسول کے لئے یہ بات ضروری اور اہم تھی کہ مسیح کی خوشخبری کی منادی ہو۔ اس میں وہ خوشی محسوس کرتے تھے۔ مسیح کا بدن کتنی ہی بار ایک دوسرے کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے؟ ہم

اپنا وقت ثانوی درجہ کی تعلیم اور اعمال پر سوال کرتے ہوئے گزارتے رہتے ہیں ہم تعلیمی اختلافات کی بنا پر ہی ایک دوسرے کو رد کرتے رہتے ہیں۔

دشمن نے ہمارے آپس کے لڑائی جھگڑوں کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں خدا کی بادشاہی میں وسعت پیدا کرنے سے روکے رکھا۔ وہ اکثر و بیشتر ایسی رکاوٹیں کھڑی کرتا رہتا ہے۔ جب تک ہم آپس کے جھگڑوں میں اُلجھے رہیں گے اس وقت تک دشمن کو خدا کی بادشاہی کی وسعت کے تعلق سے کوئی فکرمندی اور پریشانی نہیں ہوگی۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ غلط کیا۔ بیرونی معاملات کی بنا پر وہ اُس شخص کو جانچ اور پرکھ رہے تھے۔ اُنہیں کسی طور پر بھی اُس شخص کو رد نہیں کرنا چاہیے تھا جو یسوع نام سے خدمت کر رہا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ کوئی ایسا شخص نہیں جو اُس کے نام سے معجزہ دکھائے اور پھر جلد ہی اُسے برا بھی کہے۔ یہ شخص خداوند یسوع مسیح کے نام کی قدرت سے واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ تاریکی کی قوتیں یسوع نام سے بھاگ جاتی ہیں۔ اس سے تو یسوع نام کی عزت افزائی ہوئی تھی۔

یسوع نے مزید اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ جو کوئی اس کے خلاف نہیں اُس کے ساتھ ہے۔ خداوند نے یہاں پر بڑا اہم نکتہ اُٹھایا جس کے تعلق سے ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات ہم لوگوں کو رد کر دیتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ ہمارے دشمن ہوتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اُن کا طرزِ فکر اور اندازِ خدمت ہم سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں کہ وہ خداوند سے واقف اور مسیحی ہیں۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ آسمان کی بادشاہی میں ہوں گے۔ ہم اس لئے اُنہیں رد کر دیتے ہیں کیوں کہ وہ ہمارے جیسے نہیں ہوتے۔

خداوند یسوع مسیح اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہم اس بات کو پہچانیں کہ کون ہمارا دشمن ہے۔ کیا

ہم دشمن سے لڑتے ہیں یا پھر اپنے ہم ایمان بھائیوں سے ہی اُلجھتے رہتے ہیں؟ وہ جنگ جو ہمیں درپیش ہے اس کی روشنی میں کوئی بھی فوج جو آپس میں لڑتی رہتی ہے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

مرقس 9:41 میں خداوند یسوع مسیح نے شاگردوں کو بتایا کہ اگر کوئی شخص اُس کے خادموں کو ٹھنڈا پانی بھی پلائے گا تو وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔ اس حوالہ کا سیاق وسباق انتہائی اہم ہے۔ یاد کریں کہ یہ بیان اس سیاق وسباق سے ہے جب شاگرد یسوع کو یہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو خدمت سے روکا جو اُس کے نام سے بدروحیں نکال رہا تھا کیوں کہ وہ اُن کے چھوٹے سے گروپ میں سے نہیں تھا۔

خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے تھے کہ اُسے رد کرنے اور روکنے کی بہ نسبت اُنہیں اُس کی خدمت میں اُس کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے تھا۔ ٹھنڈے پانی کا پیالہ پیش کرنا معاونت کی علامت ہے۔ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے تھے کہ اُنہیں اُس شخص کے لئے باعث برکت ہونا چاہیے تھا' نا کہ اُس کو اِس بنیاد پر رد کر دیتے کہ وہ اُن کے گروپ سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔

اس بات کا اطلاق بطور ایماندار ہماری زندگیوں پر عملی طور پر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ مسیح کے بدن کو مزید تقسیم (تفرقے اور جدائیاں) کریں' ایک دوسرے کی خدمت میں معاونت کریں۔ میں نے بہت سی کلیسیاؤں کو دیکھا ہے جو کہ صرف اور صرف اپنی کاوشوں پر ہی توجہ مرکوز رکھتی ہیں نا کہ اجتماعی سطح پر خدا کی بادشاہت کی وسعت پر۔

ہم سب نے ایسی صورتحال دیکھی ہے جہاں کلیسیائیں آپس میں الجھاؤ اور کشمکش کا شکار رہتی ہیں۔ وہ اپنی خدمت کی بڑھوتی اور ترقی کے لئے ایک ہی شہر میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ جب خداوند یسوع مسیح نے یہ کہا کہ جو کوئی اس کے خادموں میں سے کسی کو ٹھنڈے پانی کا پیالہ پیش کرے گا' تو اس سے اُن کا کیا مطلب تھا؟

شاید یہاں پر اس سے مراد اپنے علاقے کی کلیسیاؤں کے لئے دُعا کرنا ہو۔

کیا آپ صرف اپنی کلیسیا کے لئے ہی برکت چاہتے ہیں اور صرف اُسی کے لئے دُعا کرتے ہیں؟

جب آپ کی پڑوسی کلیسیا ترقی کرتی ہے تو کیا اس سے خدا کی بادشاہی میں وسعت پیدا نہیں ہوتی؟

جب کسی دوسری کلیسیا میں لوگ مسیح کے پاس آتے ہیں تو کیا اس سے یسوع نام کو عزت اور جلال نہیں ملتا؟

پانی کا پیالہ پیش کرنے سے مراد یہ ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کے پھل کو دیکھ کر شادمان اور خوش ہوں۔ جب ہم دوسرے لوگوں کو اپنی کامیابی اور بارآور خدمت پر خوش ہوتے اور شکر گزاری کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہمیں اس بات سے کس قدر تازگی اور شادمانی حاصل ہوتی ہے؟

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنے ہم خدمت ساتھیوں کو حوصلہ افزائی کا پیالہ پیش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے جو خداوند اپنے شاگردوں کو سمجھا رہے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جنگ جو ہمیں درپیش ہیں اس میں اس بات کو سمجھیں اور پہچانیں کہ ہمارا دشمن کون ہے۔

اگر ہمارے ساتھ کھڑا ہوا شخص ہمارا حریف (دشمن) نہیں ہے' تو پھر اُسے اپنا دوست قبول کر لیں اور اُس کی حوصلہ افزائی اور برکت کے لئے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں' ضرور کریں۔ ہمارا نصب و العین اور مقصد اپنی منسٹری کھڑی کرنا نہیں بلکہ خدا کی بادشاہت کو وسعت پاتے اور ترقی کرتے ہوئے دیکھنا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آج کون سی چیزیں ایمانداروں میں نفاق (بے اتفاقی) ڈال رہی ہیں؟ کیا یہ تفرقہ ڈالنے کے لئے جائز وجوہات ہیں؟

☆۔ ایک دوسرے کے اختلافات کو قبول کرنا کیوں کر اس قدر مشکل معلوم ہوتا ہے؟ آپ اپنے علاقے میں کسی دوسرے شخص کی خدمت میں معاونت کے لئے کون سے خاص کام کر سکتے ہیں؟

☆۔ آپ کس طرح ایک دشمن اور ہم خدمت بھائی میں فرق کو سمجھیں گے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں تاکہ آپ اپنے اردگرد کے لوگوں کی زندگیوں اور منسٹریز میں خدا کی بادشاہی کے لئے ہونے والے بڑے بڑے کاموں کو دیکھ سکیں۔

☆۔ چند لمحات کے لئے غور کریں کہ آپ کی اپنی کلیسیا یا منسٹری میں خداوند کیا کام کر رہا ہے؟ اس بات کے لئے شکر گزار ہوں کہ خدا آپ کے علاقے میں کسی دوسری منسٹری کو بھی اپنی بادشاہت کی وسعت کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

☆۔ خداوند سے وہ عاجزی مانگیں جو دوسروں کی خدمت کو قبول کرنے اور اُن کی کامیابی اور بار آور خدمت پر شادمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ آپ کس طرح اپنے علاقے میں دیگر منسٹریز کی حوصلہ افزائی اور برکت کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔

باب 31

چھوٹوں کے لئے ٹھوکر کا باعث

متی 18:6-14 مرقس 9:42-48 اور لوقا 17:1-2 پڑھیں

گزشتہ چند سالوں سے خدا باپ مجھے یہ سیکھا رہا ہے کہ ہم اُس کی نظروں میں کس قدر بیش قیمت ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہم ہمیشہ ہی یہ محسوس نہیں کرتے کہ ہم کس قدر اہم ہیں۔ بعض اوقات تو ہم اپنے آپ کو بہت فضول، ناکارہ اور غیر اہم سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ایک لحاظ سے ہم نکمے اور ناکارہ ہیں بھی۔

ہمارے لئے یہ سمجھنا اہم ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں انتہائی بیش قیمت ٹھہرایا ہے کیوں کہ ہم اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اس باب میں ہم دیکھیں گے کہ خدا نے کس طرح اپنے چھوٹے اور انتہائی اہم بچوں کو بیش قیمت ٹھہرایا ہے۔

متی 18 باب میں خداوند نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ اگر وہ خدا کی بادشاہی کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو انہیں بچوں کی مانند بننا ہوگا۔ خداوند انہیں مزید بتاتے ہیں کہ اُن چھوٹوں میں سے جو اُس کے ہیں کسی ایک کو ٹھوکر کھلانا کس قدر سنجیدہ معاملہ ہے۔

نیو انٹرنیشنل ورژن کے مطابق "ٹھوکر کھلانا" سے مراد کسی کو گرانے کی نیت سے کسی کی راہ میں ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنا ہے۔ اس لفظ سے کسی کو گناہ کی طرف رغبت دلانے کا مفہوم بھی ملتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ کسی کو گناہ میں گرانا ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ ایسے شخص کے گلے میں بڑی چکی کا پاٹ باندھ کر اُسے سمندر میں پھینک دینا بہتر ہوگا جو خدا کے فرزندوں کو گناہ میں گراتا ہے۔

آئیں اس حوالہ کا بغور جائزہ لیں۔ خداوند ہمیں یہی بتا رہے ہیں کہ کسی کو گناہ میں گرانے یا

خدا سے دُور لے جانے کی بہ نسبت ہمارا مر جانا ہی بہتر ہوگا۔ جب ہمارا رویہ ایسا ہوگا تو ہم کام اور کلام میں بڑے محتاط رہیں گے۔ اگر ہمارے کھانے پینے سے کسی کو ٹھوکر لگتی ہے تو ہم بخوشی ورضا اُن چیزوں سے علیحدگی اختیار کر لیں تاکہ کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہوں۔ (رومیوں 14:15-16)

خداوند یسوع مسیح نے گناہ کی خاطر اپنی جان قربان کی تاکہ ہم اپنی زندگی میں گناہ اور اس کے اثرات سے رہائی پائیں۔ وہ جو اس بات کو سمجھ جاتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح اس دُنیا میں کیوں آئے وہ اس بات کو اپنی زندگی کی ترجیح لیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کلام اور کام سے کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔

ہمیں اپنے کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کھلانے والے معاملہ کو جو خداوند یسوع مسیح کی نظر میں ایک سنجیدہ معاملہ ہے بڑے غور سے دیکھنا چاہیے۔ ہم روحانی جنگ میں ملوث ہیں۔ شیطان ہر ممکن طریقہ سے ناراستی کو فروغ دینے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

ہم ابلیس کے ہاتھوں میں ہرگز ایک وسیلہ نہ بنیں۔ ہمارے لئے اپنی جان قربان کر دینا ہی بہتر ہے بجائے اس کے کہ ہم کوئی ایسا وسیلہ بنیں جو خدا کے کسی فرزند کے لئے ٹھوکر کا باعث بنے۔ شیطان جو کہ راستی کا دشمن ہے خدا کے لوگوں کو بھی آسمان کی بادشاہی کے خلاف استعمال کرنے کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑے گا۔ بے احتیاطی سے ادا ہونے والے الفاظ ایک ہم ایمان بھائی یا بہن کے لئے حوصلہ شکنی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہماری باتیں اور ہمارے رویے کسی ایماندار کے گناہ میں گرنے کا سبب ہو سکتے ہیں۔

ہمیں دشمن کو کوئی ایسا موقع نہیں دینا کہ وہ ہمیں استعمال کر سکے۔ ہمیشہ ہوشیار اور خبردار رہیں تاکہ ہمارا کلام اور کام ہمارے ہم ایمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے باعث برکت ہو۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر ان کا ہاتھ یا پاؤں اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث

ہو تو یہی بہتر ہے کہ اُسے کاٹ دیا جائے ٹنڈا یا لنگڑا ہو کر آسمان کی بادشاہی میں جانا اِس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں رکھتے ہوئے جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں۔ اِسی طرح اگر آنکھ ٹھوکر کا باعث ہو تو اُسے بھی نکال پھینکنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں چند ایک چیزیں قابل غور ہیں۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر علامتی زبان استعمال کر رہے ہیں۔ وہ فی الحقیقت یہ نہیں کہہ رہے کہ ہم واقعی اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالیں یا اپنی آنکھیں نکال دیں۔ آپ اندھے ہو کر بھی شہوت پرستی کے گناہ کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ آپ لنگڑے ہو کر چلنے پھرنے کے قابل نہ رہیں لیکن پھر بھی آپ گناہ کرنے کی قابلیت محسوس کریں۔ ہاتھ کاٹ دینے میں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہم گناہ میں نہیں گریں گے۔ خداوند یسوع ہمیں یہاں پر یہ بتا رہے ہیں کہ ہمیں گناہ کے ہر منبع کو کاٹ دینے کی ضرورت ہے۔ خداوند ہم پر اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم اپنی زندگی میں گناہ میں گرنے سے بچنے کے لئے اپنی قوت کو بھی بروئے کار لائیں۔

اگر آپ کے گھر میں پڑا ہوا ٹیلی ویژن خدا کے ساتھ چلنے میں ٹھوکر کا باعث ہے، یا پھر یہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے، اس سے جلد از جلد چھٹکارا پالیں۔ اُسے اپنے گھر سے دور کر دیں تا کہ آپ آزمائش ہی میں نہ پڑیں۔ اگر آپ کے دوست احباب آپ کے لئے ٹھوکر کا باعث ہیں، تو پھر ضروری ہے کہ آپ بہتر اور نئے دوست تلاش کریں۔ اپنی زندگی سے ہر اس چیز کو دور کریں ہے جو ہمارے لئے یا پھر خدا کے کسی چھوٹے سے چھوٹے فرزند کے لئے ٹھوکر کھانے کا باعث بن سکتی ہے۔

متی 10:18 پر غور کریں کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ چھوٹوں میں سے کسی کو حقیر نہ جانیں۔ بطور ایماندار کئی ایک باتوں میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ ہم خدا کے کلام کو مختلف زاویوں سے سمجھ سکتے ہیں۔ کئی ایک عملی باتوں میں بھی ہم ایک دوسرے سے

مختلف ہو سکتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا ہے کہ ابھی کچھ دیر پہلے شاگردوں نے خداوند یسوع مسیح کو اس شخص کے تعلق سے بتایا تھا جو بدروحیں تو نکال رہا تھا لیکن اُن کی ٹیم سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ اس شخص کو خدمت کے کام سے نہ روکتے۔ بلکہ چاہئے تھا کہ وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے۔

ہمارے لئے اس بنا پر ایمانداروں کو حقیر یا گھٹیا جاننا کس قدر آسان ہوتا ہے کیوں کہ وہ ہماری ٹیم میں سے نہیں ہوتے اور نہ ہی اُن کے عقائد اور طریقے ہم جیسے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے لئے یہ کس قدر آسان ہوتا ہے کہ ہم اس بنا پر اپنے آپ کو دوسروں سے افضل اور اعلیٰ جانیں کیوں کہ بعض معاملات میں ہمیں خاص مذہبی آزادی حاصل ہوتی ہے جو دوسروں کو میسر نہیں ہوتی۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر ہمیں دوسرے ایمانداروں کے ساتھ رویوں کے تعلق سے انتباہ کرتے ہیں۔ ہم بڑے شائستہ رویے کے ساتھ اُن سے پیش آئیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کسی دوسرے علاقہ کی کلیسیا کے تعلق سے ہمارے دلی محرکات کیسے ہیں؟ کیا ہم اس لئے انہیں حقیر جانتے ہیں کیونکہ وہ ہم جیسے نہیں ہیں۔ کیا واقعی ہم انہیں غیر اہم خیال کرتے ہیں؟

خداوند کہہ رہے ہیں کہ پانی کا پیالہ پیش کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے تعلق سے اپنے رویوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات ایسی صورتحال کے لئے بہت زیادہ دُعا، معافی اور افہام و تفہیم کی ضرورت ہوتی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ ان چھوٹوں کے فرشتے آسمان پر میرے آسمانی باپ کا منہ تکتے رہتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ وہ فرشتگان جنہیں ان چھوٹوں پر مقرر کیا گیا ہے انہیں بھی آسمانی باپ تک رسائی حاصل ہے۔ کیا یہ فرشتگان اُن لوگوں کے اعمال کا احتساب نہ کریں گے جنہوں نے ان چھوٹوں کو ٹھوکر

کھلائی ہوگی؟ غور کریں کہ خدا اپنے بچوں کی کس قدر فکر اور قدر کرتا ہے کہ اُس نے اپنے فرشتوں کو اُن کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔

یہ فرشتگان خدا کے بچوں کی نگہداشت اور محافظت کرتے ہیں۔ یہ اُن لوگوں پر خاص نظر رکھتے ہیں جو ان چھوٹوں میں سے کسی کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ یا انہیں گناہ میں گرانے کا وسیلہ بنتے ہیں۔ اگر ہم ان فرشتوں کو دیکھ سکتے، تو کیا اس سے ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہماری گفتگو اور رویوں میں ایک گہری تبدیلی واقع نہ ہوتی؟ کیا اس سے ہمارے دل میں ٹھوکر کھلانے یا ٹھوکر کا وسیلہ بننے کے تعلق سے خوف پیدا نہ ہوتا؟

خداوند یسوع مسیح نے متی 18:12 میں ایک ایسے شخص کی مثال دی ہے جس کے پاس 100 بھیڑیں تھیں، اور اُن میں سے ایک گم ہوگئی۔ اگرچہ سو (100) میں سے ایک گم ہوئی تھی تو بھی چرواہے نے اُس ایک کھوئی ہوئی بھیڑ کو گلہ میں واپس لانے کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ جب اُس چرواہے کو ایک کھوئی ہوئی بھیڑ ملی تو اُس نے باقی 99 کی بہ نسبت اُس کے مل جانے پر نہایت خوشی اور شادمانی کا اظہار کیا۔

اسی طرح خداوند خدا بھی اپنے بچوں کی فکر کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ان میں سے ایک بھی کھو جائے۔ اگرچہ یہ بھیڑ کسی کی باتوں اور اعمال کے باعث ٹھوکر کھا گئی تھی تو بھی مالک اس سے دستبردار نہ ہوا۔ اُس نے اُس تک رسائی حاصل کر کے اُسے اپنے واپس لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

اس حوالہ سے دو چیزیں میرے ذہن میں آتی ہیں۔ پہلی چیز گناہ کے تعلق سے سنجیدگی ہے۔ مذکورہ حوالہ ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں اور اس دُنیا کے سامنے راستبازی کی زندگی گزارنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ ہماری زندگی اور ہماری باتیں ابلیس کے ہاتھوں دوسروں کی ٹھوکر کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ ہم اپنے اردگرد کے لوگوں کے لئے راستبازی اور

دینداری کا نمونہ بن کر دشمن سے جنگ کریں۔

دوسری بات: خدا کا اپنے بچوں کے لئے بیش بہا پیار و محبت ہے۔ یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا اس بات کو بڑی سنجیدگی سے لیتا ہے جب کوئی اس کے بچوں کو ٹھوکر کھلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

جب ہم کسی کو اس وجہ سے حقیر جانتے ہیں کیوں کہ وہ ہمارے جیسا نہیں ہوتا تو خدا کو یہ بھی اچھا نہیں لگتا۔ ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے طرزِ فکر اور طرزِ عمل کو ناپسند کریں لیکن خدا پھر بھی اُن سے محبت کرتا ہے۔ خدا اپنے بچوں کی ایسی قدر کرتا ہے کہ اُس نے اپنے فرشتگان کو اُن پر مقرر کر رکھا ہے۔

یہ جاننا کس قدر عزت کی بات ہے کہ خدا نے ہمارے لئے فرشتگان مقرر کر رکھے ہیں۔ جب ہم خدا کے کسی چھوٹے سے چھوٹے فرزند کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو دراصل ہم اپنے خداوند خدا کی عزت کرتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ چند لمحات کے لیے اس بات پر غور کریں جو ہم نے یہاں پر گناہ کے تعلق سے ایک مخصوص رویہ اختیار کرنے کے تعلق سے سیکھی ہیں۔ یہ حوالہ ہمیں گناہ کے تعلق سے کیسا رویہ اختیار کرنے کے بارے میں سکھاتا ہے؟ آپ کے معاشرے یا کلیسیا کا گناہ کے تعلق سے کیسا رویہ ہے؟

☆۔ اس تعلق سے ہم نے کیا سیکھا ہے کہ خدا اپنے بچوں کی بڑی قدر کرتا ہے؟ یہاں پر ہمیں اس تعلق سے کیا سیکھنے کو ملتا ہے کہ ہم نے خدا کے لوگوں کے تعلق سے کیسا رویہ اختیار کرتا ہے؟

☆۔ کیا آپ نے کبھی کسی ایماندار کو حقیر جانا ہے؟ کس وجہ سے آپ نے ایسا کیا؟ ایسی صورتحال کو درست کرنے کے لئے آپ کو کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اپنے سارے بچوں کے لئے آپ کو بڑی محبت سے معمور کر دے۔ خداوند سے کہیں کہ وہ حقیقی ایمانداروں کے درمیان نفرت، سرد مہری اور تعصبات کی کھڑی دیواروں کو مسمار کر دے۔

☆۔ خداوند کے حضور اس بات کے لئے شکر گزار ہوں کہ وہ گناہ کو مٹانے کے لئے اس دُنیا میں آیا۔ خداوند سے دُعا کریں کہ جب گناہ کا سامنا ہو تو آپ کو گناہ کے تعلق سے خداوند یسوع جیسا رویہ اپنانے کا فضل ملے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ آپ کو ایسی زندگی بسر کرنے کا فضل دے کہ آپ اپنے اردگرد کے لوگوں کے لئے راستبازی کی ایک مثال بن جائیں۔

باب 32

نمک

مرقس 9:49-50 پڑھیں

نمک کے بہت سے استعمال ہیں۔ جن میں سے ایک بنیادی استعمال کسی چیز کو پاک اور محفوظ کرتا ہے۔ کلام مقدس میں نمک کو پاکیزگی اور خالص پن کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے احبار 13:2 کے مطابق تمام قربانیوں کے ہر ایک چڑھاوے کو نمک سے نمکین کیا جاتا تھا۔

''اور تو اپنی نذر کی قربانی کو اپنے خدا کے عہد کے نمک کے بغیر نہ رہنے دینا۔ اپنے سب چڑھاووں کے ساتھ نمک بھی چڑھانا۔''

خداوند یسوع مسیح مرقس 9:49 میں بتاتے ہیں کہ ہر کوئی نمک اور آگ سے نمکین کیا جائے گا۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ نمک کے استعمال سے قربانی کا چڑھاوا پاک اور صاف کیا جاتا تھا۔ آگ بھی نمک کی طرح پاک اور خالص کرتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ وہ ان زندگیوں کو پاک اور صاف کرنے کا کام کرے گا جو واقعی اُس کے تابع ہو چکی ہیں۔

جنہیں خدا استعمال کرنا چاہتا ہے اُنہیں وہ پاک اور صاف کر کے اپنے مقاصد کے لئے تیار کرے گا۔ جب پینتیکوست کے روز روح القدس ''آگ کی سی پھٹتی ہوئی زبانوں'' کے ساتھ ظاہر ہوا تھا تو یہ بے سبب نہیں تھا۔ (اعمال 2:1-4)

خدا کا پاک روح اپنے لوگوں کی زندگی میں پاک صاف کرنے کا کام کرتے ہوئے اُنہیں مسیح کی صورت پر ڈھالتا چلا جائے گا۔ پاکیزگی اور صفائی کا یہ عمل ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ ہمیں ایسے کھچاؤ اور تناؤ کے تجربہ سے گزرنا پڑے گا جس میں سے ہم پہلے کبھی نہیں گزرے۔

مقدس پولس رسول اپنے شاگرد تیمتھیس کو لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں،

''جتنے مسیح یسوع مسیح میں دینداری کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے۔''

خدا کی دلی آرزو یہی ہے کہ وہ ہمیں مسیح کی مانند بنائے۔غور کریں کہ مرقس 49:9 کے مطابق ہم سب نمک سے نمکین کیے جائیں گے۔جس طرح عہدِ عتیق میں قربانی کے چڑھاوے پر نمک کا استعمال قربانی کو پاک اور صاف کرتا تھا، اسی طرح ہماری زندگیوں پر آگ کی طرح روح القدس کا نزول ہمیں پاک صاف کر کے ہمیشہ کے لئے خداوند کے ساتھ رہنے کے لئے تیار کرے گا۔روح القدس کا نزول ہماری خدمت کو مؤثر بنانے کے لئے ہوتا ہے۔روح القدس ہمیں خداوند کی قربت میں آگے بڑھانے کے لئے ہوتا ہے۔ہم یتیم نہیں چھوڑے جاتے۔

خداوند اپنا روح القدس ہمیں راستبازی میں تربیت پانے اور خدا کی بادشاہت کی وسعت کے لئے مؤثر کردار ادا کرنے کے لئے دیتا ہے۔ ہر ایک ایماندار اپنی زندگی میں خدا کے کام کو دیکھے گا یہ الگ بات ہے کہ ہر کوئی مثبت ردِعمل کا اظہار نہیں کرے گا۔

اس حوالہ میں خداوند یسوع نے جو دوسری بات پیش کی وہ یہ ہے کہ نمک تو اچھا ہے لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو یہ کسی چیز سے نمکین نہیں کیا جا سکتا۔ اس حوالہ کو سمجھنا قدرے مشکل ہے۔ہم پہلے ہی یہ بیان کر چکے ہیں نمک پاک صاف کرنے کا کام کرتا ہے۔بطور ایماندار ہم بھی اس دُنیا میں نمک کی حیثیت سے رہیں۔(متی 13:5)

اس دُنیا میں ہماری موجودگی پاک اور صاف کرنے کا باعث ہو۔بطور ایماندار، ہم راستبازی اور اس کے فروغ کے لئے کھڑے ہوں۔ہماری زندگیاں اور ہماری گواہیاں گناہ اور بدی کے پھیلاؤ کو روکنے کا باعث ہوں۔ جب ہم اس دُنیا میں بطور نمک کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں یعنی جب ایک ایماندار خداوند کیلئے زندگی بسر کرنا چھوڑ دیتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے؟

دورِ حاضرہ میں بے ایمان دُنیا کلیسیا کے لئے کوئی بڑا خطرہ نہیں ہے۔کلیسیا اُن بھائیوں اور

بہتوں سے خطرے میں ہے جو خداوند کے لئے زندگی بسر کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جو مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن خدا کے ساتھ نہیں چلتے ایسے نمک ہیں جو اپنا مزہ کھو چکے ہیں۔ وہ کسی بہتری اور بھلائی کے لئے اس دُنیا اور کلیسیا پر اچھا تاثر نہیں چھوڑتے۔ بلکہ یہ لوگ تو بڑے منفی تاثر کا باعث ہوتے ہیں۔ بُری گواہی کا تاثر بیان سے باہر ہے۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو بُری گواہی کے باعث ایمان سے بھٹک چکے ہیں۔

مسیحی ایمانداروں کے بطور نمک زندگی بسر نہ کرنے سے کس قدر بڑا نقصان ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ایسے نمک نہ بن سکے جیسا نمک مسیح نے انہیں بننے کے لئے بلایا تھا۔ خداوند یہ نہیں کہہ رہے کہ اگر ہم گناہ میں گر جائیں تو پھر ہم بحال نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خداوند تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس دُنیا میں بُری گواہی اور غلط تاثر سے ہونے والے نقصان کی بحالی بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔

جن لوگوں نے خدا کے کلام کی سچائیوں کو غلط طور پر پیش کیا یا جو اپنے ہم ایمان بھائیوں کے لئے گناہ میں گرنے کا باعث ہوئے، اُن کا کیا دھرا دیرپا نقصان کا باعث ہوا۔ شاید آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی ہو جو محض اس وجہ سے مسیح کے پاس آنے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے دوسرے ایمانداروں میں بُرا نمونہ دیکھ کر ٹھوکر کھائی۔

جب ایک ایماندار گناہ میں گر جاتا ہے تو پھر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ ایک ایماندار کو دوسرے ایمانداروں اور اس دُنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟ ابلیس کی یہ چال ہے کہ وہ دُنیا کو ایمانداروں کی ناکامیاں بھولنے نہیں دیتا۔

شاید آپ کسی ایسے پاسبان سے واقف ہوں جو گناہ میں گر گیا ہو۔ آپ کے خیال میں کسی شخص کو اپنے پاسبان کی نظر میں مکمل اعتماد حاصل کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟ نقصان تو ہو چکا ہوتا ہے۔ اپنی خراب گواہی کی بحالی انتہائی مشکل کام ہے۔ ایک دفعہ اعتماد جاتا رہے تو پھر اعتماد کی بحالی بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔

ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ انسانی نقطہ نظر سے گواہی کی بحالی مشکل کام ہے تو بھی خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے۔ خداوند شکستہ دلوں کو لے کر انہیں ایمان میں بحال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

وہ ہماری تجدید نو کرنے اور ہمیں اپنے پہلے مقام پر بحال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ ہماری گواہی بحال کر کے پھر سے ہمیں بار آور بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اگر خراب گواہی کے باعث آپ کی مسیحی زندگی کا شیرازہ بکھر چکا ہے تو اپنی نگاہیں اپنے خدا کی طرف اٹھائیں کیوں کہ وہی آپ میں نمک کا مزہ کو بحال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

خداوند یسوع اس چیلنج کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کرتے ہیں کہ ان کے پیروکار اپنی زندگی میں نمک کا مزہ اور خوبیاں اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح رکھیں۔ بطور نمک ہم اپنے اردگرد کے لوگوں کی زندگی میں پاک صاف کرنے کا کام کریں۔

بطور نمک ہم اپنے اردگرد کے لوگوں میں خدا کی پیاس پیدا کریں۔ اس دُنیا میں ہماری موجودگی گناہ اور بدی کے پھیلاؤ کو روکنے کا کام کرے۔ ہماری موجودگی اس معاشرے میں جہاں ہم رہائش پذیر ہوتے ہیں صحت اور سلامتی کا باعث ہو۔ اس دُنیا میں بطور نمک اور دوسرے ایمانداروں کے ساتھ ہمارے دوستانہ رویوں میں ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ یوحنا 13:35 میں خدا کے کلام کو دیکھیں۔

"اگر تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔"

جب ایماندار ایک دوسرے سے محبت رکھتے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح، محبت اور دوستانہ تعلقات میں زندگی بسر کرتے ہیں یہ دُنیا کے لئے کیسی اچھی گواہی ہوتی ہے۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو پھر دُنیا پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ جب ایمانداروں کی آپس میں بن نہیں آتی

تو دُنیا پر اِس کے مثبتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر یہ بتا رہے ہیں کہ ایمانداروں کے آپس میں ہم آہنگی سے رہنے اور اِس دُنیا میں اُن کی گواہی کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے۔

جب دُنیا یہ دیکھتی ہے کہ ہم کس طرح آپس میں پیار اور محبت اور صلح کے ساتھ رہتے ہیں تو پھر وہ جانتی ہیں کہ ہم میں مسیح کی محبت ہے اور ہم اُس کے لوگ ہیں۔ اگر ہمیں اِس زمین کے نمک بننا ہے تو پھر ہمیں اپنے تعلقات اور دوسروں کے ساتھ اپنے رویوں پر نظر رکھنا ہوگی۔

دوسرے مسیحی بہن بھائیوں کے ساتھ امن و سلامتی کے ساتھ رہنا ہماری زندگی کی اولین ترجیح بن جائے۔ اِسی طرح اپنے اردگرد کے اُن لوگوں کے ساتھ بھی محبت اور شانتی سے رہیں جن کے ساتھ ہمارا ہر روز واسطہ پڑتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس دُنیا کے نمک ہونے سے کیا مراد ہے؟ بطور نمک آپ اپنے معاشرے پر کس طرح اثر انداز ہو رہے ہیں؟

☆۔آپ کی زندگی کس حد تک دوسروں کے لئے نمک کی حیثیت رکھتی ہے؟

☆۔کیا کبھی آپ کی گواہی خراب ہوئی ہے؟ اس گواہی کو بحال کرنا کس قدر مشکل کام تھا؟ کیا مسیح آپ کی خراب صورتحال میں بحالی اور شفا کا کام کر سکتا ہے؟

☆۔ایمانداروں کے آپس میں ہم آہنگی سے رہنے اور اس دُنیا میں ہماری گواہی کے درمیان کیا تعلق پایا جاتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔کیا بطور مسیحی ایماندار آپ اپنی گواہی خراب کر بیٹھے ہیں؟ خداوند سے دعا کریں کہ آپ کی گواہی بحال کرے۔

☆۔خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اُس کے لئے ایک بڑے گواہ بن جائیں اور اپنے اردگرد کے لوگوں کے لئے بھی راستبازی کی خاطر ایک اچھا اور گہرا تاثر چھوڑیں۔

☆۔جس طور سے دوسرے ایماندار آپ کی بھلائی اور ترقی کے لئے آپ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئے، اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں۔

باب 33

ٹھوکروں کے بارے آگاہی

متی 18:15-20 اور لوقا 17:3-4 پڑھیں

کاش ہم کسی کامل دُنیا میں رہائش پذیر ہوں تو کتنا اچھا لگے جہاں نہ تو کوئی کسی کے لئے دُکھ اور نہ ہی کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو۔ لیکن یہ محض خام خیالی ہے۔ جب تک ہم اس گناہ بھری دُنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اُس وقت تک ہمیں مسائل، مشکلات، رنج والم اور دُکھ درد کا سامنا ہوتا رہے گا۔ ان حوالہ جات میں، خداوند نے اپنے شاگردوں کو ہدایات دیں کہ کس طرح انہوں نے ٹھوکروں پر غالب آنا ہے۔ خداوند نے کسی سے کوئی دُکھ پہنچنے کی صورت میں چار اقدام پر عمل پیرا ہونے کے لئے کہا، آئیں ان چار اقدام کا بغور جائزہ لیں۔

جب کوئی مسیحی بھائی یا بہن آپ کا قصوروار ہوتا ہے تو پھر آپ کیا کرتے ہیں؟ خداوند نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمیں شخصی طور پر جا کر اُن کی غلطی واضح کرنا ہے۔ غور کریں کہ خداوند ہمیں خاص طور پر بتا رہے ہیں کہ یہ پہلا قدم ہمارے بھائی یا بہن اور ہمارے درمیان ہونا چاہئے اور کسی دوسرے شخص کا اس میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔

کئی دفعہ ہم اس سے آگے بڑھ جانا چاہتے ہیں۔ انڈین اوشن کے ایک جزیرہ، ری یونین پر میں پاسبانی خدمات سرانجام دے رہا تھا، کلیسیا کی کسی بہن نے مجھے فون پر بتایا کہ وہ مجھے فوری طور پر ملنا چاہتی ہے۔ جب میں اُس کے گھر گیا، تو اُس نے مجھے ایک مسئلہ بتایا جو اُس کے اور کلیسیا کی ایک بہن کے درمیان کھڑا ہو گیا تھا۔ فون کرنے والی خاتون یہ چاہتی تھی کہ میں اُس دوسری بہن سے ملاقات کر کے درپیش مسئلہ پر بات چیت کروں اور کشیدگی کا سبب بننے والے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کروں۔

میں نے اُس عورت سے پوچھا کہ کیا اُس نے بھی اُس بہن سے شخصی طور پر ملاقات کر کے اِس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے؟ اُس نے مجھے بتایا کہ اُس نے تو ایسا نہیں کیا۔ میں نے اُس بہن کو وہی اصول بتایا جو خداوند یہاں پر بیان کر رہے ہیں۔ اُس عورت نے مجھے بتایا کہ اُس بہن سے بات کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اُس سے ملنے کے لئے جائے تو کوئی لڑائی جھگڑا کھڑا ہو جائے۔

میں نے اُس بہن سے کہا کہ جب تک وہ یسوع کے بتائے ہوئے اصول پر عمل پیرا ہو کر عملی قدم نہیں اُٹھائے گی، اُس وقت تک میں اِس معاملہ میں کسی طور پر بھی کوئی مدد نہیں کروں گا۔ بالآخر وہ بہن اُس عورت کو فون کرنے پر متفق ہو گئی جس کے ساتھ کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ بمشکل دو منٹ فون پر بات چیت کرنے کے بعد وہ بہن واپس آ گئی۔ جب وہ کمرے میں واپس آئی، اُس نے مجھے بتایا کہ خدا اُس عورت سے کلام کرتا رہا ہے جو اُس کی قصوروار ہوئی تھی اور اب اُن کے باہمی اختلافات ختم ہو چکے ہیں۔

اِس سارے واقعہ سے مجھے خدا کے طریقے سے کام نہ کرنے کے نقصانات کی یقین دہانی ہو گئی۔ اگر پوری کلیسیا اِس معاملہ میں مداخلت کرتی تو یہ معاملہ رائی کا پہاڑ بن چکا ہوتا۔ دوسرا خطرہ یہ تھا کہ یہ معاملہ کلیسیا میں پارٹی بازی کا باعث بن جاتا اور لوگ مختلف دھڑوں میں بٹ جاتے۔ کئی دفعہ معاملات اِس لئے بھی بگڑ جاتے ہیں کیوں کہ ہم چھوٹے چھوٹے معاملات بڑے بڑے طریقوں سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زیادہ تر مسائل اور معاملات شخصی سطح پر ہی حل ہو جاتے ہیں۔ ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ کسی دوسرے شخص کو شامل کریں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ معاملہ بہت سے دوسرے کانوں تک پہنچایا جائے۔ کسی بھی معاملہ کو حل کرنے کا بہترین طریقہ بلکہ بنیادی طریقہ یہی ہے کہ کم سے کم لوگوں کو شامل کیا جائے۔ ابلیس کی ایک چال یہ بھی ہوتی ہے کہ جو کچھ کسی سے ہو گیا ہوتا ہے وہ ہمارے

وسیلہ سے اُس خبر کو بہت سے لوگوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ جب ہم اس طرح کی خبریں پھیلاتے ہیں کہ فلاں بھائی یا بہن نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے تو پھر ہم شیطان کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار تھما دیتے ہیں کہ وہ معاملہ سننے والے لوگوں کو براہیختہ کرے (غصہ دلائے) اور وہ سن کر متعلقہ شخص کے لئے تلخی اور خفگی سے بھر جائیں۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ جب ہم اپنے قصوروار بھائی یا بہن کے پاس شخصی طور پر جاتے ہیں تو اس میں ہمارا رویہ بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ آپ کے اپنے رویہ سے معاملہ رائی سے پہاڑ بھی بن سکتا ہے۔ اگر ہمارے درمیان صورتحال آگ کی مانند ہے تو پھر ہمارا منفی رویہ جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کر سکتا ہے۔ خفگی سے بھرا ہوا رویہ ہمارے درمیان کشیدگی کی جلتی آگ کو ہوا دے گا۔

ہمارے لئے یہ ممکن ہے کہ ہم ایسے رویہ کے ساتھ اپنے بھائی کے پاس جا کر گناہ کے مرتکب ہوں کیوں کہ ہم غلط رویہ کے ساتھ اُس کے پاس جا رہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہمیں صلح کی آرزو اور تمنا لئے ہوئے اپنے بھائی یا بہن کے پاس جانا چاہئے۔ اگر آپ ایسی سوچ کے ساتھ نہیں جا رہے تو پھر ضرورت ہے کہ سب سے پہلے آپ خداوند کی حضوری میں جا کر اپنے قہر و غضب سے بھرے ہوئے رویہ کے لئے خداوند سے معافی مانگیں۔

اگر ہمارا قصوروار بھائی یا بہن ہم سے معافی مانگ کر صلح کر لے تو معاملہ وہیں ختم ہو جانا چاہئے اور اُسے کسی صورت میں بھی آگے نہیں بڑھانا چاہئے۔

دوسرا قدم:

بعض اوقات ایک بھائی یا بہن سے بات چیت ہی کافی نہیں ہوتی، خواہ ہم درست رویہ کے ساتھ ہی کیوں نہ جائیں، بعض اوقات ہمارا بھائی یا بہن اختلافات ختم کرنے کے موضوع پر بات کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ جب ہم شخصی طور پر مسئلہ حل نہ کر پائیں تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ خداوند یسوع مسیح نے شاگردوں کو بتایا کہ پہلے قدم کی ناکامی پر، وہ اپنے ساتھ دو گواہ لے کر

متعلقہ شخص کے پاس جائیں۔ جس قدر ممکن ہو معاملہ خاموشی سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ جن گواہوں کو اپنے ساتھ لے کر جائیں وہ بااعتماد لوگ ہونے چاہئیں۔ یا ایسے لوگ نہ ہوں جو آپ کے سنجیدہ معاملہ کو بریکنگ نیوز بنا دیں۔

یہ انتہائی اہم بات ہے کہ ان گواہوں کے دلوں پر صلح کا بوجھ ہو۔ عین ممکن ہے کہ آپ ایسا گواہ تلاش کریں جو آپ کی مدد وحمایت کرے۔ ہمیں اس سلسلہ میں احتیاط سے کام لینا ہوگا اور کوشش کریں کہ ایسے گواہان اپنے ساتھ لے کر نہ جائیں جو آپ کی تائید اور حمایت کرنے والے ہوں۔ بلکہ گواہان غیر جانبدار ہوں۔ وہ ایماندار جو واقعی مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں کہ دونوں اطراف سے بھی غلطی ہوسکتی ہے اور عین ممکن ہے کہ دونوں طرفین ہی غلط ہوں۔

گواہان اس قابل ہوں کہ بوقت ضرورت اصلاح کاری بھی کرسکیں۔ تاکہ اختلافات ختم ہو سکیں۔ انہیں چاہئے کہ صلاح کاری اور گفتگو از روئے بائبل مقدس کریں۔ تاکہ دونوں طرفین ہی اس بات کو تسلیم کرسکیں کہ وہ کس نکتہ پر غلط ہیں۔ گواہان محض صورتحال کا جائزہ نہ لیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ وہ صلح جو (صلح پسند) ہوں اور ہر ممکن طریقے سے صلح کی کوشش کریں۔ یہ گواہان متعلقہ معاملہ کے حل کے لئے دعا پر زور دیں۔ اگر اس مقام تک معاملہ حل ہو جائے تو پھر اس معاملہ کو یہیں دفن کردیں۔

تیسرا قدم

بعض اوقات گواہوں کی کاوشوں کے باوجود مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اگر ہمارا بھائی یا بہن گواہوں کی موجودگی میں بھی صلح پر راضی نہ ہو، پھر ہمیں چاروناچار تیسرا قدم اُٹھانا ہوگا۔ تیسرا قدم یہ ہے کہ معاملہ کلیسیائی سطح پر اُٹھایا جائے۔ دراصل دوسرا قدم اس تیسرے قدم کی تیاری ہے۔ گواہان کی اس لئے ضرورت ہوتی ہے تاکہ آپ کی باتیں اپنے کسی بھائی یا بہن کے خلاف الزام تراشی نہ سمجھی

جائیں۔ جب ہم پہلے اور دوسرے مرحلے سے گزر چکے ہوں تب ہی تیسرا قدم اُٹھائیں۔ اور حتی الوسع کوشش کریں کہ صلح ہو سکے۔ میرا ایمان ہے کہ جب یسوع مسیح یہاں پر کلیسیا کی بات کرتے ہیں، تو وہ یہاں پر کلیسیائی قیادت کی بات کر رہے ہیں اور ضروری نہیں کہ تمام کلیسیائی اراکین اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے اس میں کود پڑیں۔ اس مقام پر بھی معاملہ چند لوگوں تک محدود رہے تاکہ اگلے روز اخبار کی ہیڈ لائن بن جائیں۔

روحانی قیادت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خاموشی سے دونوں طرفین سے ملاقات کرے اور اُن کی صلاح کاری کرتے ہوئے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے۔ وہ اس بات کو واضح کریں کہ کلیسیائی ترقی، صحت اور نشوونما کے لئے صلح کا عمل لازمی ہے۔

یہاں پر اس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دو ایمانداروں کے درمیان معاملہ کلیسیائی معاملہ بن جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ ساری صورتحال کلیسیا پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یوں کلیسیا پر خدا کی برکت کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ ہوں جو ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات میں زندگی بسر کر رہے ہوں تو کلیسیائی خدمت متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے کلیسیائی مفاد کے پیشِ نظر لازم ہے کہ جس قدر جلدی ممکن ہو اس معاملہ کو حل کیا جائے۔

ہمارے لئے یہ سمجھنا بھی لازمی ہے کہ اس مرحلہ تک کوئی الزام تراشی نہ ہو۔

ہم اپنے کسی بھائی یا بہن کو کلیسیائی قیادت کے پاس اس لئے نہیں لاتے کہ اُن کی عدالت ہو بلکہ اس لئے کہ صلح کا حصول ممکن ہو سکے۔ کلیسیائی قیادت کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ دونوں طرفین کے درمیان تعلقات کو معمول پر لائے تاکہ خدا اور کلیسیا کے سامنے وہ درست رویے کے ساتھ حاضر ہو سکیں۔ یاد رہے کہ خدا نے ہی کلیسیائی قیادت کو اس عہدے پر فائز کیا ہے۔

خدا کا کلام ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ہم اپنے پیشواؤں کے تابع رہیں۔ (رومیوں 13:1 عبرانیوں 13:17) کلیسیائی قیادت (جسے خدا نے مقرر کیا ہے) کی بات سننے سے انکار خدا کے

خلاف گناہ ہے۔

چوتھا قدم

اگر اس مقام پر بھی، متعلقہ فریقین توبہ کرنے پر تیار اور رضامند نہ ہو تو پھر کلیسیائی قیادت اُن کو تنبیہ کرے۔ کیوں کہ یہ گناہ صرف کسی بھائی یا بہن کے خلاف نہیں بلکہ مسیح کے بدن اور خدا کے خلاف ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر گناہ کا مرتکب ہونے والا شخص اب بھی سننے سے انکاری ہو تو پھر اسے غیر قوم یا محصول لینے والے کے برابر سمجھیں۔ اس مقام پر معاملہ کا جائزہ نہایت احتیاط سے لیا جائے۔

جب ہم اپنے کسی بھائی یا بہن سے صلح کے طالب نہیں ہوتے تو پھر ہم خدا کے جاری کام میں رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں۔ اس طرح مسیح کے بدن کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہوتا ہے۔ ہم مسیح کے بدن میں ہم آہنگی اور یگانگت کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ کلیسیا میں کبھی بھی ایسے لوگ نہیں ہونے چاہئے جو اپنے بھائی یا بہن سے صلح اور اپنی زندگی سے گناہ کو دور کرنے اور باغیانہ رویہ ترک کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

ایسے لوگ خدا کی برکات میں رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں۔ کلیسیائی بہتری اور ترقی کے لئے لازمی ہے کہ دونوں طرفین اس وقت تک کلیسیا سے فارغ کر دیے جائیں جب تک وہ توبہ کر کے صلح نہیں کر لیتے۔

ایک اور معاملہ بھی ہے جس کا زیر بحث آنا لازمی ہے۔ بعض لوگ اس آیت کو اپنے بھائی یا بہن سے بدسلوکی کرنے کے لئے غلط طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ توبہ نہ کرنے والے شخص کے تعلق سے بہت سی ناحق اور نازیبا باتیں کہی سنی جاتی ہیں۔

خداوند یسوع مسیح ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں ایسے شخص کو غیر قوم یا محصول لینے والے کے برابر سمجھنا چاہئے۔ افسوس کی بات ہے کہ کلیسیا بعض اوقات اس سے بھی آگے بڑھ جاتی ہے اور متعلقہ شخص

کو غیر قوم اور محصول لینے والے سے بھی بدتر سمجھنا شروع کر دیتی ہے۔ چند لمحات کے لئے غور کریں کہ آپ غیر ایمانداروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں؟ کیا اُن سے نفرت کرتے اور انہیں رد کر دیتے ہیں؟ کیا آپ اُن کے حق میں بری باتیں کرتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو پھر آپ خداوند یسوع مسیح کے طرزِ عمل کی پیروی نہیں کر رہے اور نہ ہی آپ اُن کی تعلیم پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ خداوند نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم اپنے دشمنوں سے محبت رکھیں اور اُن سے نیکی اور بھلائی کریں جو ہمیں دکھ دیتے ہیں۔ (لوقا 27:6)

خداوند یسوع مسیح کو بھی محصول لینے والوں اور گناہ گاروں کا دوست سمجھا جاتا تھا۔ (34:7

جب خداوند ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے اپنی بھائی یا بہن کو غیر ایماندار کے برابر جاننا ہے تو وہ ہمیں یہ دکھا رہے ہیں کہ اس شخص نے درحقیقت اس معاملہ میں دشمن کی طرف کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ایسا شخص کلیسیائی خدمت میں استعمال نہیں ہو سکتا۔ ایسا شخص خدا کے کام کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ تاہم کلیسیا کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس وقت بھی اُس سے محبت رکھے اور اُس کو واپس مسیح کے پاس لانے کے لئے ہر ممکن طریقے سے کوشاں رہے۔ اور اُسے خدا کے لوگوں کی رفاقت میں بحال کرنے کا بوجھ محسوس کرے۔ بالکل ایسے ہی جیسے کلیسیا کو غیر ایمانداروں کی نجات کا بوجھ ہوتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات صلح جوئی کا عمل محض اس لئے بھی مشکل بلکہ ناممکن بن جاتا ہے کیوں کہ کلیسیائی قیادت سخت دل ہو کر نکتہ چینی پر اُتر آتی ہے اور نظم و ضبط کے کڑے اصول و قانون لاگو کرنا چاہتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کلیسیائی قیادت اس معاملہ میں غصہ، تنقید اور تلخی کی روح کو موقع دے کر صلح جوئی کے عمل میں رکاوٹ کھڑی کر دے۔ ایسی صورتحال میں کلیسیائی قیادت خود بھی گناہ کا شکار ہو جاتی ہے۔

جب اس معاملہ کو مناسب طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تو پھر خدا کی حمایت اور مدد

کے وعدے ہمارے لئے موجود ہیں۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں متی 18:18 میں بتاتے ہیں کہ جو کچھ ہم زمین پر باندھیں گے آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ ہم زمین پر کھولیں گے آسمان پر کھول دیا جائے گا۔ خداوند یسوع از خود کلیسیائی نظم وضبط کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے۔ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جونہی کلیسیا نظم وضبط کے تحت متعلقہ شخص کے لئے خدا سے فریاد کرے گی، خدا اپنے لوگوں کی آہ وپکار سن کر کلیسیائی رفاقت میں اس شخص کو بحال کرے گا۔

کلیسیا ایک خاص وقت تک اس شخص کو نظم وضبط کے تحت تنبیہ کرتی ہے۔ تا کہ خدا اُسے گناہ کے بندھنوں سے رہائی بخشے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ جب کلیسیا غیر تائب شخص کے لئے اس کے حضور شفاعت کرے گی تو وہ اُن کی دُعا سن کر اس شخص کو گناہ سے رہائی دے گا۔

اسی حوالہ میں خداوند ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے متفق ہوں گے تو وہ آسمانی باپ کی طرف سے ہو جائے گی۔ اس کے فوراً بعد کسی بھائی یا بہن کی تنبیہ کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ غور کریں کہ جب ہم اپنے کسی بھائی یا بہن کو تنبیہ کرتے ہیں تو کلیسیا اور بھی زیادہ گہری شفاعت اور دُعا کے تجربہ سے گزرتی ہے۔ ایماندار لوگ فرد واحد کی بحالی کے لئے دُعا کرنے کے لئے فراہم ہوتے ہیں۔ وہ گمراہ ہونے والے شخص کی بحالی کے پیش نظر روحانی جنگ کرنے کے لئے یسوع کے نام سے فراہم ہوتے ہیں۔ خداوند نے اُن کی فریاد سننے کا وعدہ کیا ہے۔

کلیسیا کبھی بھی صلح کی کاوشوں کو ترک نہیں کرتی۔ اگر اُن کا بھائی یا بہن گلہ سے بھٹک جائے تو وہ اس تعلق سے لاپرواہ نہیں ہو جاتے۔ یہ دُعا کی طاقت ہی ہے جو بالآخر گناہ میں گرنے والے شخص کو واپس خداوند کی حضوری اور معموری میں بحال کرے گی۔ ان آیات کا سیاق وسباق کلیسیائی نظم وضبط ہے۔ یعنی ان آیات سے پہلے کلیسیائی نظم وضبط کی بات ہو رہی ہے۔

یاد رہے کہ یہ اصول دیگر مختلف اقسام کی صورتحال میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ خداوند نے مجھے اس کے تعلق سے سکھایا ہے۔ میری زندگی میں ایسے اوقات بھی آئے ہیں جب میری دُعائیں ہی

کافی نہ تھیں۔ میں نے اپنی زندگی میں شیطان کے ایک خاص قلعے کی مسماری کے لئے دُعا کی لیکن مجھے کوئی فتح نظر نہ آئی۔ بعض اوقات ہمیں کسی ایسے بھائی یا بہن کی ضرورت ہوگی جو کسی خاص نکتہ پر ہمارے ساتھ دُعا میں متفق ہو۔ ہمیں دوسرے لوگوں کو دُعا میں اپنے ساتھ ملا کر اپنی دُعا کی قوت کو بڑھانا ہوگا۔ اس بات کے احساس سے ہماری زندگی میں فروتنی آتی ہے بعض دفعہ ہمیں اپنی زندگی میں فتح کا تجربہ اُسی وقت ہوتا ہے جب ہم خدا کے طالب ہوتے ہوئے دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔

کوئی بھی جنگ تن تنہا جیتی نہیں جا سکتی۔ لازم ہے کہ ہم اپنی نعمتوں، توڑوں اور دُعاؤں کو مشترکہ طور پر بروئے کار لائیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمیں ہر اُس معاملہ کو سنجیدگی سے لینا ہے جو ہماری صفوں میں نفاق (بے اتفاقی) پیدا کرتا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ لازم ہے کہ ہم یسوع کے نام سے باہم مل کر خدمت گزاری کا کام کریں۔ خدا کی کلیسیا میں بے اتفاقی کی حالت کسی طور پر بھی قابلِ برداشت نہیں ہے۔ کیوں کہ ایسی فضا کلیسیائی نشوونما اور ترقی کے لئے انتہائی مضرصحت ہوتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا کسی مسیحی بھائی یا بہن کے ساتھ آپ کی ناراضگی ہوئی ہے، ایسا کہ تعلقات کی بحالی میں بڑی دقت پیش آئی؟ آپ نے اس معاملہ کو کیسے حل کیا؟ خداوند یسوع مسیح نے یہاں پر اختلافات دُور کرنے کے لئے ہمیں کون سے چار اقدام کی تعلیم دی ہے؟

☆۔دوسرے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اختلافات ختم کرنے کے لئے ہمارا رویہ کس قدر اہم ہوتا ہے؟

☆۔ہمارے لئے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اپنے اختلافات ختم کرنا کیوں اہم ہوتا ہے؟ اگر یہ اختلافات کلیسیا میں زیرِ بحث نہ لائے جائیں تو پھر کیا ہوتا ہے؟

☆۔یہاں پر ہم دشمن کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کی اہمیت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ ہمیں کیوں کر ایک دوسرے کی ضرورت پیش آتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔چند لمحات کے لئے مسیح کے بدن میں ہم آہنگی اور یگانگت کے لئے دُعا کریں۔

☆۔اس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار ہوں کہ اُس نے آپ کو مسیح کے بدن میں ایک مقام اور دوسرے ایمانداروں کے ساتھ کام کرتے ہوئے مضبوطی بخشی ہے۔خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ ٹیم کے اچھے رُکن بن سکیں۔

☆۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ آسمان کی بادشاہی کی وسعت، یگانگت اور ہم آہنگی کے لئے لڑی جانے والی جنگ میں ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔

☆۔کیا دوسرے ایمانداروں کے ساتھ آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہے؟ صلح اور میل ملاپ کی فضا پیدا ہونے کے لئے خداوند سے دعا کریں۔

باب 34

ظالم نوکر کی تمثیل

متی 18:21-35 پڑھیں

پچھلے باب میں ہم نے خداوند یسوع مسیح کی اس تعلیم غور کیا تھا کہ ہمیں مسیح کے بدن یعنی کلیسیا میں موجود ایمانداروں کے درمیان سر اُٹھانے والی مشکلات اور اختلافات کو کیسے ختم کرنا ہے۔ خداوند جانتے تھے کہ ہم کسی ایسی دُنیا میں زندگی بسر نہیں کر رہے جو گناہ سے مبرا اور بالکل بے عیب اور کامل ہے۔ اُنھیں معلوم تھا کہ مشکلات آئیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند نے پیدا ہونے والی مشکلات اور مسائل پر تعلیم دینے کے لئے وقت نکالا۔

اس موقع پر پطرس رسول خداوند کے پاس ایک سوال لے کر آئے کہ اگر اس کا بھائی اس کے خلاف گناہ کرے تو کتنی بار اُسے معاف کرنا چاہئے۔ کیا اُسے سات بار معاف کرنا چاہئے؟ پطرس کے نزدیک سات بار معاف کرنا کافی تھا۔ شاید آپ کو بھی اِس قسم کا تجربہ ہوا ہو۔ اپنے قصوروار کو معاف کرنا آسان نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جب کوئی بار بار ہمارا قصور کرے پھر تو معاف کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

یہاں پر مجھے ہوسیع نبی اور اُس کی بیوی کی بار بار بیوفائی کا خیال آتا ہے۔ (ہوسیع 3 باب دیکھیں)

جب ایک بار معاف کرنا ہی مشکل معلوم ہو تو پھر بار بار ایسے شخص کی غلطی اور گناہ کو معاف کرنا کس قدر مشکل ہوگا؟ ہمارے بھائی اور بہنیں کئی دفعہ ہمیں ایک ہی طرح سے دُکھ دیتے ہیں اور پھر اُنہیں اُن کا قصور معاف کر دیا جاتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ پطرس گویا بڑی فیاض دلی کا مظاہرہ کر رہا ہے کہ ایک ایماندار کے لئے سات بار معاف کر دینا کافی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے پطرس کو بتایا کہ اُسے صرف سات بار ہی معاف نہیں کرنا بلکہ سات دفعہ کے ستر بار (490 مرتبہ) یہ کہہ کر خداوند نے پطرس کو یہ بتایا کہ اُسے کبھی بھی اپنے کسی قصوروار بھائی یا بہن کو معاف کرنے کے لئے حد بندی مقرر نہیں کرنی چاہیے۔ ہم جتنی بار بھی خداوند کے پاس توبہ کر کے معافی کے لئے آتے ہیں تو وہ ہمیں معاف کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ بار بار ایک ہی گناہ میں گر گئے اور پھر اس بات پر تعجب کیا کہ کیسے خداوند آپ کو بار بار اُس گناہ کی معافی دے سکتا ہے؟ ہمیں بھی صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا۔

خداوند یسوع پطرس کو یہ بتا رہے ہیں کہ اگر قصوروار بار بار بھی معافی مانگنے کے لئے آئے تو معاف کر دینا چاہیے۔ جب آپ یسوع کے پاس آئیں گے تو وہ بھی ایسا ہی کرے گا۔ خداوند یسوع مسیح اِس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے معافی کی اہمیت کے موضوع پر تعلیم دیتے ہیں۔ خداوند نے ایک ایسے مالک کی کہانی سنائی جو اپنے نوکروں سے اپنا حساب کتاب لینا چاہتا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک نوکر پر اُس کے دس ہزار توڑے آتے ہیں۔ یہ رقم ہمارے دور کی موجودہ معیشت کے مطابق لاکھوں روپے کے برابر ہے۔

مقروض نوکر کو مالک کے سامنے پیش کر کے قرض ادا کرنے کے لئے کہا گیا۔ رقم اتنی بڑی تھی کہ وہ نوکر اس قابل ہی نہ تھا کہ ادا کر سکتا۔ مالک نے حکم دیا کہ اُس کی بیوی اور بچوں کو غلام کے طور پر فروخت کر کے رقم پوری کر لی جائے۔ یہ سن کر وہ مقروض نوکر اپنے مالک کے قدموں پر گر پڑا اور رحم کی درخواست کی۔ اور کہا کہ اُسے تھوڑی مہلت ملے تو وہ سارا قرض چکا دے گا۔

مالک کو اُس نوکر پر رحم آ گیا اور اُس نے اُس کا سارا قرض معاف کر کے اُسے چھوڑ دیا تاکہ وہ اپنے گھر چلا جائے۔ یہ نوکر وہاں سے اپنے گھر جانے کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں اُسے اپنا ایک نوکر ملا جس پر اُس کے سو (100) دینار قرض تھا۔ جو کہ موجودہ معیشت کے مطابق چند سو روپے ہی بنتے ہیں۔

اُس شخص نے جس کا سارا قرض (لاکھوں روپے) معاف کیا گیا تھا۔ اس نے اپنے نوکر کو پکڑ کر جس نے صرف چند سو روپے دینے تھے اپنی رقم کا مطالبہ کیا۔ وہ نوکر اس کے قدموں پر گر کر رحم کی درخواست کرنے لگا، کہ اگر اُسے تھوڑا وقت ملے تو سارا قرض چکا دے گا۔ اُس نے اُس کی درخواست پر کان نہ دھرا اور اپنے مقروض نوکر کو جیل میں ڈال دیا کہ جب تک سارا قرض ادا نہ کر دے قید ہی رہے۔ وہ شخص جس کا اتنا بڑا قرض معاف کیا گیا تھا وہ تھوڑا سا قرض بھی معاف نہ کر سکا۔

جب اُس کے مالک کو معلوم ہوا کہ وہ نوکر تھوڑا سا قرض بھی معاف نہ کر سکا جس کا اتنا بڑا قرض معاف ہوا تھا، تو اُس نے حکم دیا کہ اس نوکر کو جیل میں بھیج دیا جائے اور جب تک وہ کوڑی کوڑی ادا نہ کر دے قید ہی میں رہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی یا بہن کو دل سے معاف نہ کرے تو آسمانی باپ بھی اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا۔ "دل سے" استعمال کرتے ہوئے خداوند غیر مخلصانہ انداز سے معاف کرنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے۔

یہ کہنا تو بڑا آسان ہے۔ "میں آپ کو معاف کرتا ہوں۔" لیکن یہ جملہ دل سے نہیں نکلتا۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ اگر ہم دل سے کسی کو معاف نہیں کرتے تو ہمارے آسمانی باپ کے سامنے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

معاف کرنا کوئی اختیاری کام نہیں ہے۔ بائبل مقدس تو یہ بتاتی ہے کہ ہم پر معاف کرنا فرض ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا خواہ ہمارے کسی بھائی یا بہن نے ہمیں کتنا ہی دُکھ کیوں نہ دیا ہو۔ ہمیں بہر صورت معاف کرنا ہوگا۔ ایسا نہ کرنا گناہ ہے۔

اگر ہم معافی پانا چاہتے ہیں تو پھر لازمی طور پر ہمیں معاف کرنا ہوگا۔ اگرچہ خداوند ہمارے سارے گناہ معاف کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہیں تو بھی اگر ہم اپنے قصورواروں کو معاف

نہیں کریں گے تو وہ بھی ہمارے قصور ہمیں معاف نہیں کرے گا۔ خداوند یسوع مسیح متی 6:14-15 میں اس بات کو واضح کرتے ہیں۔

"اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہارے قصور معاف کرے گا۔ لیکن اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہیں کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ تمہارے قصور معاف نہیں کرے گا۔"

ہمارے گناہوں کی معافی ممکن تو ہے لیکن گارنٹی شدہ نہیں ہے۔ کچھ ایسے گناہ بھی ہوتے ہیں جو معاف نہیں ہوتے، کیوں کہ اُن کی معافی کے لئے پہلے ہمیں اپنے قصورواروں کو معاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا آپ نے اپنے بھائی یا بہن کو دل سے معاف کر دیا ہے؟
کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ کے دل کی گہرائیوں میں اب بھی کوئی ناراضگی اور خفگی ہو کہ اُنہوں نے آپ کے خلاف ایسا کیوں کیا یا کیوں کہا؟
آپ ایسے روّیے کو معمولی نہ لیں۔ لازم ہے کہ آپ اپنے بھائی یا بہن کو دل سے معاف کر دیں۔ ایسا نہ کرنا آپ کی اپنی روحانی ترقی اور نشوونما کے لئے رکاوٹ کا باعث ہوگا اور صرف یہی نہیں ایسا روّیہ خدا سے برکات کے حصول میں از خود ایک بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔کیا کسی مسیحی بھائی یا بہن کی زندگی سے آپ کو بڑا دُکھ پہنچا ہے؟ کیا آپ نے دل سے اُس بھائی یا بہن کو معاف کر دیا ہے؟

☆۔جب خداوند یہ کہتا ہے ہیں کہ دل سے معاف کرنا چاہئے تو اِس سے کیا مراد ہے؟

☆۔اِس حوالہ کے مطابق، کیا ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم اپنے کسی مسیحی بھائی یا بہن کو معاف نہ کریں؟

☆۔کسی بھائی یا بہن کو دل سے معاف کرنے کے لئے فضل کہاں سے ملتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔چند لمحات کے لئے اپنی زندگی پر غور کریں۔جس طور سے خدا نے آپ کو معاف کیا ہے، اُس کے لئے اُس کے حضور شکر گزاری کریں۔ان باتوں کی فہرست تیار کریں جن میں خدا نے آپ کو معاف کیا ہے۔

☆۔خداوند سے اپنے قصورواروں کو معاف کرنے کے لئے فضل مانگیں۔اُن میں سے اپنے چند ایک قصورواروں کے لئے دُعا کرنے کے لئے وقت نکالیں۔خداوند سے اُن کے لئے برکت چاہیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور دریافت کرے کہ کسی بھائی یا بہن کے لئے آپ کے دل میں کوئی ایسا غصہ اور تلخی تو نہیں ہے جو اُن کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور برادرانہ اُلفت قائم کرنے کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنی ہوئی ہے۔

باب 35

پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں

لوقا 9:51-62 اور متی 8:19-22 پڑھیں

خداوند یسوع کی مصلوبیت کا وقت قریب آ رہا تھا۔ اور خداوند کو یہ معلوم تھا۔ خداوند یسوع کے لئے یہ ایک بھیانک حقیقت تھی۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ جیسے جیسے وقت قریب آ رہا تھا وہ دانستہ طور پر شہر یروشلیم کی طرف بڑھ رہے تھے۔ (لوقا 9:51) یہاں پر استعمال ہونے والے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع جھیل کے اس پار یروشلیم جانے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوئے۔ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا اور جاننا انتہائی ضروری ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی طرف سے یروشلیم جانے کا فیصلہ دانستہ طور پر ہوش وحواس میں کیا گیا تھا۔ ہماری زندگی میں ایسے اوقات آئیں گے جب ہمیں خدا باپ کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے مصمم ارادہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے ذہنی طور پر تیار بھی ہونا ہوگا۔ مسیحی زندگی میں ہر ایک کام جو ہم کرتے ہیں آسان و سہل نہ ہوگا۔ بعض اوقات ہمیں یسوع کی طرح دشمن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسے اوقات میں، ہمیں دانستہ طور پر اپنی قوت اور طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے مصمم ارادہ کے ساتھ وہ کرنا ہوگا جس کے لئے خدا نے ہمیں بلایا ہے۔

لوقا 9 باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ کس طرح یسوع نے اپنے آگے سامریہ میں قاصدوں کو بھیجا تاکہ وہ ان کی آمد کے لئے تیاری کریں۔ سامریہ یروشلیم کے راستہ پر آتا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ قاصد اُن سے پہلے قیام وطعام (رہائش اور کھانا پینا) کی تیاری کے سلسلہ میں گئے ہوں تاکہ اُن کی آمد پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ جب قاصد سامریہ میں پہنچے، تو ان کی آمد پر کسی نے بھی کوئی اظہار مسرت نہ کیا۔ اس کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ یروشلیم کو جا رہے تھے۔ (53 آیت کو

دیکھیں) یروشلیم اور سامریہ کے لوگوں کے درمیان تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اِس قدر طویل مسافت کے بعد سامریہ پہنچنے پر اِس بے رُخی سے اُن کی بڑی حوصلہ شکنی ہوئی ہوگی۔

سامریہ میں اِس بے رُخی پر شاگردوں نے سخت ردِعمل کا اظہار کیا۔ اُنہوں نے خداوند سے اجازت چاہی کہ وہ آسمان سے آگ منگوا کر پورے علاقے کو بھسم کر ڈالیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہودیوں اور سامریوں کے درمیان پرانے تعصبات اور عداوت کی آگ ابھی تک سلگ رہی تھی۔ سامری لوگ یہودیوں کو ایک نظر بھی نہیں بھاتے تھے۔

یہاں پر نفرت کی شدت اِس بات کا اشارہ تھی کہ شاگردوں کے دلوں میں ابھی تک یہ تلخی اور تعصب موجود تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے اُن کے ایسے رویے پر اُنہیں ملامت کی۔

یہاں سے آگے بڑھ کر یسوع ایک ایسے شخص سے ملے جو اُس کے پیچھے آنا چاہتا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس شخص سے کہا: ''لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور پرندوں کے گھونسلے لیکن ابنِ آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں ہے۔''

کیا ممکن ہے کہ یہ بات کرتے وقت خداوند یسوع مسیح کے ذہن میں سامری لوگوں کی بے رُخی اور سرد مہری ہو؟ واقعی اِس طویل سفر میں اُس کے لئے قیام کرنے اور سر دھرنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔

دورانِ خدمت زندگی کی تمام آسائشیں اور سہولیات یسوع سے لے لی گئی تھیں۔ بہت سے پاسبان سہولیات اور مفاد کی بنا پر کسی کلیسیا میں خدمت کا چناؤ کرتے ہیں کہ اُنہیں اُس کلیسیا سے کیا ملے گا، کیا فائدہ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ جو لوگ اُس کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اُنہیں بعض اوقات زندگی کے آرام و سکون اور ہر قسم کی آسائش سے دور رہنا پڑے گا۔ وہ لوگ جو خداوند کی خدمت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں اُنہیں قربانی دینے کے لئے تیار اور مستعد رہنا

پڑے گا۔

ایک اور شخص نے یسوع کے پاس آکر کہا کہ وہ اُس کے پیچھے آنا چاہتا ہے لیکن پہلے وہ اپنے باپ کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہے۔ اُس شخص کا باپ ضعیف العمر اور بیماری کے بستر پر تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی اُس وقت تک خدمت کرنا چاہتا ہوں جب تک کہ وہ اس دُنیا میں تھا۔ اور پھر وہ آکر یسوع کے پیچھے چلنا چاہتا تھا۔

خداوند نے اُس شخص سے کہا کہ '' مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے۔''

'' مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے۔'' اس جملہ کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح اُس شخص کو یہ کہہ رہے ہوں کہ اُس کا روحانی طور پر مردہ خاندان اور بے ایمان گھرانہ ہی اُس کے باپ کی خدمت اور نگہداشت کرے۔ بطور ایماندار اُس کی زندگی میں بڑے اعلیٰ درجہ کی بلاہٹ تھی۔ خدا اُسے بلا رہا تھا کہ وہ اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کی خدمت کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جائے۔

خداوند ہمیں اپنے خاندان میں واضح نظر آنے والی ضروریات کو ترک کرنے کے لئے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ یہ کہ خدمت میں ایسے مقام اور اوقات بھی آتے ہیں جب ہمیں اپنے خاندانوں اور آسائش و آرام کو چھوڑ کر بھی اُس کی خدمت کے لئے آگے بڑھنا ہو گا۔

یہی خیال لوقا 9:61 سے بھی ہمارے سامنے آتا ہے۔ یہاں پر بھی ایک شخص یسوع کے پاس آکر کہتا ہے کہ وہ اُس کے پیچھے تو آنا چاہتا ہے لیکن پہلے وہ اپنے خاندان کو خدا حافظ کہنا چاہتا ہے۔ خداوند یسوع نے اُس سے کہا کہ '' جو ہل پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دیکھتا ہے وہ خدا کی بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔''

ان لوگوں سے یسوع کی ملاقات یروشلیم کی راہ پر ہوئی تھی۔ جب ہم اپنے آپ کو خداوند کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں، تو پھر ہمارے ارادے کمزور کرنے کے لئے دشمن بھرپور طریقے

سے ہماری حوصلہ شکنی کرے گا۔ وہ ہماری راہوں میں رکاوٹیں پیدا کرے گا۔ وہ اور زیادہ دولت، آرام و آسائش اور سہولیات کی خواہش ہماری زندگی میں پیدا کرے گا۔ وہ ہمارے سامنے کئی طرح کی اچھی چیزیں لائے گا تاکہ ہمارے ذہنوں میں ایسا خلل پیدا ہو تاکہ ہماری توجہ اور دھیان خدمت پر مرکوز نہ رہے۔

وہ خاندانی ضروریات اور مسائل کو ہمارے سامنے رکھتے ہوئے ہمارا دھیان گھیان خدمت سے اٹھانے کی بھی کوشش کرے گا۔ بہت سی رکاوٹیں ہماری راہ میں حائل ہو جائیں گی۔ خداوند یسوع عملی طریقے سے بتا رہے ہیں کہ بعض اوقات ہم نے دانستہ طور پر اس کام کے لئے ذہنی طور پر تیار ہونا ہے جس کے لئے خداوند نے ہمیں بلایا ہے اور درپیش رکاوٹوں، خطرات اور مسائل پر توجہ مرکوز نہیں رکھنی۔ اس کے لئے ہمیں پوری یکسوئی اور دلجوئی سے اپنی توجہ خدا کے کام اور کلام اور اُس کی بلاہٹ پر مرکوز رکھنا ہوگی۔ اس کے لئے ہمیں بڑی مستعدی سے دشمن کی اُن آزمائشوں اور بے حوصلہ کرنے والی چالوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

اگر خدا نے ہمیں کچھ کرنے کے لئے بلایا ہے تو پھر ہمیں اس بات کی توقع کرنی چاہئے کہ دشمن ہماری مخالفت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے گا۔ یسوع کی طرح، خدا کی مرضی اور مقصد کو پورا کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار اور مستعد رہیں۔

بڑی جانفشانی اور مستعدی سے دشمن کی ہر اُس کوشش کا مقابلہ کریں جو وہ آپ کو بے حوصلہ کرنے اور آپ کے ارادوں کو کمزور کرنے کے لئے کرتا ہے۔ جب خدا ہمیں بلاتا ہے تو پھر وہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلیں جائیں۔

جب وہ ہمیں نعمتوں سے نوازتا ہے تو پھر وہ توقع کرتا ہے کہ ہم انہیں استعمال بھی کریں۔ کبھی بھی بے دل اور مایوس نہ ہوں، یسوع کی طرح خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار رہیں۔ مصمم ارادہ کے ساتھ اُن ساری رکاوٹوں کو عبور کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں جو دشمن

نے آپ کی راہوں میں کھڑی کی ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ دشمن خدمت اور خداوند کے ساتھ چلنے کے لئے آپ کے حوصلوں کو پست کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔دشمن نے آپ کی زندگی اور خدمت کی راہوں میں کیسی رکاوٹیں کھڑی کی ہیں؟

☆۔دشمن کس طرح ہماری اچھی اور جائز ضروریات کو ہمیں خدا کی مرضی سے دور رکھنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟

☆۔کیا آپ نے ایسے اچھے کام کرنے سے اپنے آپ کو درست راہ سے بھٹکتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ کی زندگی کے لئے خدا کی مرضی نہیں تھے؟ وہ کون سے اچھے کام تھے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے لئے اپنے مقصد اور مرضی کو آپ پر گہری یقین دہانی کے ساتھ ظاہر کرے۔

☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ دشمن کی اُن چالوں، حیلے بہانوں اور حربوں کا مقابلہ کر سکیں جو وہ آپ کو خدمت میں بے حوصلہ کرنے اور خداوند کے ساتھ چلنے سے روکنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے مدد اور قوت مانگیں تاکہ آپ خدمت میں پوری توجہ، دلجوئی اور یکسوئی سے آگے بڑھ سکیں۔

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس نے جھیل کے اُس پار جانے کا ارادہ کیا، خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ آزمائشوں اور حوصلہ شکنی پر غالب آیا جو اُسے اپنی راہ پر آگے بڑھنے سے روکنا چاہتی تھیں۔ چونکہ وہ غالب آیا ہے اس لئے وہ یقینی طور پر ہمیں بھی غلبہ عطا کرے گا۔

باب 36

ستر کو بھیجا جاتا ہے

لوقا 10:1-20 پڑھیں

اس باب میں موجود واقعات سے پیشتر ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح یسوع نے اپنے شاگردوں کو ہر طرح کے بیماروں کو صحت یاب کرنے اور بدروحوں کو نکالنے کی قوت دے کر بھیجا۔ یہاں پر بھی ہم دیکھیں گے کہ خداوند اپنے نام سے خدمت کرنے کے لئے ایک ٹیم کو بھیجتے ہیں۔ اس دفعہ یسوع 70 شاگردوں کو بھیجتے ہیں۔ بعض حوالہ جات میں 72 شاگرد لکھا ہوا ہے تاکہ 70 شاگرد۔ لگتا ہے کہ یہ گرامر کی غلطی ہے۔

کیا خداوند یسوع مسیح نے ستر شاگردوں کو دو دو کر کے بھیجا یا پھر ستر شاگرد دو دفعہ کر کے بھیجے؟ ہمارا مقصد اس بات کا فیصلہ کرنا نہیں ہے کہ کون سا عدد درست ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ خدمت گزار شاگردوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔

یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ 70 افراد پر مشتمل یہ ٹیم خدا کے ایک مشن پر روانہ ہو رہی ہے جس نے جا کر یسوع نام سے منادی کرنا ہے۔ 70 افراد پر مشتمل ٹیم کے لوگ دو دو کر کے گئے۔ ہمیں خدمت کے کاموں میں ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ دو دو کر کے گئے تھے اس لئے وہ ایک دوسرے کی نگرانی کر سکتے تھے اور ایک دوسرے کی مدد و معاونت کے ساتھ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہو سکتے تھے۔

یاد رہے کہ خداوند نے اپنے ان شاگردوں کو اپنے سے پہلے ان مقامات پر بھیجا جہاں خداوند یسوع مسیح نے خود بھی جانا تھا۔ ان شاگردوں نے جا کر لوگوں کو خداوند یسوع کی آمد کے لئے تیار کرنا تھا کیوں کہ خداوند نے اُن تمام جگہوں پر جانا تھا جہاں شاگردوں کو بھیجا جا رہا تھا۔

ہمیں اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ 72 لوگوں کی ٹیم نے اُنہی جگہوں پر جانا تھا جہاں خداوند نے بعد میں جانا تھا۔ اس لئے بہت ضروری تھا کہ وہ وہی کچھ کرتے جو کچھ بعد میں آ کر خداوند نے کرنا تھا۔ بہت ضروری تھا کہ یسوع اور شاگردوں کے کلام اور کام میں کوئی تضاد نہ ہوتا۔ اُنہیں اپنی مرضی کے مطابق سفر نہیں کرنا تھا۔ اُنہیں خدا کے مقصد اور منصوبے کی پیروی کرنا تھی۔

یہاں پر ہمارے لئے ایک اہم روحانی سبق ہے۔ کتنی ہی بار ہم اپنے پروگرام اور منصوبے تشکیل دیتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو ہمیں اچھا اور بھلا معلوم ہوتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ کہ ہم خداوند کی مرضی اور مقصد کی پیروی کریں۔ اگر ہم اپنی خدمت میں اثر و ثمر پیدا کرنا چاہتے ہیں تو پھر لازم ہے کہ ہم اپنی خدمت کو پہچانیں کہ خداوند ہم سے کون سی خدمت لینا چاہتا ہے۔ اُس کے دیدار کے طالب اور اُس کے مقصد کے طلب گار رہوں۔ اُن چیزوں کے لئے ہی برکت چاہیں جن کے لئے وہ برکت چاہتا ہے۔ ہمیں اُس کی دلی آرزو مقصد اور منصوبے کو جاننا ہے کہ وہ کہاں اور کیسے ہم سے خدمت لینا چاہتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ جب وہ جائیں گے تو فصل بہت زیادہ جبکہ مزدور تھوڑے ہوں گے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو اس بات کے لئے اُبھارا کہ وہ فصل کے مالک کی منت کریں کہ وہ کھیتوں میں اور مزدور بھیج دے۔ ہم اس آیت کا پہلے بھی کسی اور باب میں جائزہ لے چکے ہیں۔

اس بات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ یہ فصل کا مالک ہی ہے جو دُعا کے جواب میں فصل کی کٹائی کے لئے مزدوروں کا انتخاب کرتا اور اُنہیں بھیجتا ہے۔ فصل کی کٹائی کے لئے مزدوروں کی ضرورت کے پیش نظر، شاگردوں کو دُعا کرنا تھی۔ خداوند نے ان کی اس ضرورت کے لئے کی جانے والی دُعاؤں کو سن کر اُن کی مدد کے لئے اپنے منتخب شدہ مزدوروں کو بھیجنا تھا۔ خدا کے کھیت میں کئی ایک ایسے مزدور بھی کام کر رہے ہیں جنہیں خدا نے کبھی بھی خدمت کے لئے بلایا ہی

نہیں۔ اُن کا انداز خدمت اُن روحانی راہنماؤں جیسا ہے جو یسوع کے دور میں موجود تھے۔ اُن کا طرز فکر یہی ہے کہ لوگ ان پر توجہ کریں، اُن کی خدمت کو سراہیں۔ یاد رکھیں، خدا ہی بلاتا اور خدمت کیلئے بھیجتا ہے۔

ایک مرتبہ پھر یہ بات ہماری توجہ کا مرکز بنتی ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں خدا کی بلاہٹ اور اُس کے مقصد کو سمجھنا چاہئے۔ خداوند یسوع مسیح نے 70 شاگردوں کو یاد دلایا کہ وہ انہیں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہے۔ برہ ایک شریف، فروتن اور کمزور مخلوق ہوتی ہے۔ اُسے بھیڑیے کے حملہ کا خطرہ درپیش رہتا ہے۔ بھیڑیے برّوں کا شکار کرتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے لفظ "برّہ" استعمال کیا ہے تاکہ بھیڑ۔ برّے میں ایک بالغ بھیڑ جتنی سمجھ بوجھ اور قوت نہیں ہوتی۔

خداوند یسوع نے اُن شاگردوں کو گویا برّوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیجتے ہوئے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ برّے بھی اپنے اردگرد کے شریر بھیڑیوں پر غالب آئیں گے۔

یہ شاگرد اتنے بالغ اور پختہ ذہن نہیں تھے جس قدر انہیں ہونا چاہئے تھا۔ انہیں کئی سالوں کا تجربہ بھی نہیں تھا تو بھی خداوند نے انہیں خدمت کے لئے بھیج دیا۔ خداوند نے انہیں یہ دکھانے کے لئے بھیجا کہ جنگ اُن کی نہیں بلکہ خداوند کی ہے۔

یہ بات ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہے اور ہماری زندگی میں فروتنی اور حلیمی بھی پیدا کرتی ہے۔ خدا کو ہماری حکمت اور قوت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جیسے بھی ہیں وہ ہمیں استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ بارہ (12) شاگرد جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ لگ بھگ تین برس گزارے تھے اور خداوند کے ساتھ مل کر خدمت گزاری کا کام کیا تھا اُن کے لئے یہ کس قدر آسان تھا کہ وہ اُن برّوں کو بھیجنے کے لئے خداوند کی حکمت اور فیصلے کو شک کی نگاہ سے

دیکھتے۔ ہمیں خداوند اور اُس کی قدرت کو محدود کرنے کی جسارت نہیں کرنی چاہئے۔ میں خداوند کا شکرگزار ہوں کہ وہ "چھوٹے بڑوں" کی کاوشوں کو بھی اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔

ہمارے لئے قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ خداوند نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ اپنے سفر کے لئے کوئی بٹوا یا جھولی اپنے ساتھ نہ لیں۔ بالفاظ دیگر، انہیں اپنے ساتھ کوئی روپیہ پیسہ اور زادِراہ نہیں لینا تھا۔ انہیں خداوند پر ہی توکل اور بھروسہ کرنا تھا کہ وہی اُن کی سفری ضروریات پورا کرے گا۔ کیوں کہ "مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے"۔

ہمارے لئے یہ اہم بات ہے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ 72 افراد پر مشتمل بھیجی جانے والی ٹیم کے لئے خداوند کا یہ خاص حکم تھا۔ وہ اُن کے ایمان کو مضبوط کرنا چاہتا تھا۔ وہ انہیں سکھانا چاہتا تھا کہ وہ مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم کسی خاص صورتحال اور موقع کے لئے خداوند کی خاص راہنمائی محسوس کریں۔

ہمیں اِن حوالہ جات کو ایک تعلیم کے طور پر نہیں لینا چاہئے کہ خدا کے ہر ایک خادم کو سفری ضروریات کا بندوبست کئے بغیر ہی سفر پر روانہ ہونا چاہئے۔ خدا ہماری ضروریات کے مہیا کرنے کے لئے مختلف طریقوں کو بروئے کار لا سکتا ہے۔ ہمیں شخصی طور پر اپنی ضرورت، موقع محل اور صورتحال کے لئے اُس کی مرضی کو معلوم کرنا چاہئے۔

غور کریں کہ اِن شاگردوں کو راستے میں کسی سے کوئی سلام دُعا بھی نہیں لینا تھی۔ ہمارے لئے اِس بات کو سمجھنا بھی ضروری ہے کہ یہاں پر سلام دُعا سے مراد محض "ہاتھ ملانا"، یا دوستانہ انداز میں "ہیلو" کہنا نہیں تھا۔ اُس تہذیب میں سلام دُعا ایک اہم بات ہوتی تھی اور اِس کے لئے بہت سا وقت اور کاوش درکار ہوتی تھی۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر یہ بتاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ اُس کے شاگرد کسی مقصد اور مشن

کے لئے جا رہے ہیں۔ انہیں اپنے اس بامقصد سفر میں اپنی توجہ اپنے کام پر ہی مرکوز رکھنی تھی۔ انہیں اپنے کام اور مقصد کی تکمیل کے لئے سہولیات اور آسائش زندگی کو فراموش کرنا تھا۔ اُن کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ سماجی اور معاشرتی تقاضوں کو پورا کرتے اور اپنے لئے تفریحی لمحات سے لطف اندوز ہوتے۔ خداوند یسوع یروشلیم کی طرف سفر کر رہے تھے۔ اور وہاں موت اُن کی منتظر تھی۔ اُس کے شاگردوں کو بھی اُس کے ساتھ ہی جانا تھا۔ اُن کے کرنے کے لئے بھی وہاں پر بہت سا کام تھا۔ مسیح کی موت کا دن قریب آ رہا تھا، اب ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں تھا۔

ایک مرتبہ پھر ہمیں اس حکم کو یسوع کے ایک خاص حکم کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو انہوں نے اُن 72 شاگردوں کو دیا جنہیں وہ بھیج رہے تھے۔ درحقیقت عہدِ جدید مہمان نوازی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ (رومیوں 13:12، 1 پطرس 9:4) بلکہ مہمان نوازی کو ایک نگہبان کے کردار کا خاصہ (خوبی) قرار دیتا ہے۔ (1 تیمتھیس 2:3)

خداوند یسوع مسیح نے 5-7 آیات میں جو کچھ اپنے شاگردوں کو بتایا اُس پر غور کریں۔ خداوند نے انہیں بتایا کہ جہاں کہیں وہ جائیں، وہاں پر اپنے رہنے کے لئے ایک گھر تلاش کریں۔ اگر وہاں پر انہیں قبول کیا جائے تو وہ اس گھر کے لئے یہ کہتے ہوئے برکت چاہیں۔

''اس گھر کی سلامتی ہو۔'' (آیت 5)

یہ محض الفاظ نہیں تھے۔ ایک وجہ تھی جس بنا پر خداوند نے انہیں دعائے خیر پر مبنی یہ الفاظ بولنے کے لئے کہا۔ خداوند نے اُن کی دعا سن کر اس گھر کو برکت دینا تھی جو اُس کے خادمین کو خوشی سے قبول کرتے۔ خدا نے اس گھر کی مہمان نوازی اور اس مہربانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا تھا جنہوں نے اُس کے خادموں کو اپنے گھر میں اتارنا تھا۔

اگر انہیں کوئی ایسا گھر مل جاتا جس نے انہیں اپنے گھر میں قبول کرنا تھا تو جب تک انہوں نے

اُس شہر میں خدمت گزاری کا کام کرنا تھا وہیں قیام کئے رکھنا تھا، اُنہوں نے ایک کے بعد دوسرے گھر میں قیام نہیں کرنا تھا۔ خدا کی برکت اُس گھر پر ہونا تھی جہاں اُنہوں نے قیام کرنا تھا۔ خدا نے اُس خاندان کو برکت دینا تھی۔ اور اُنہیں اُن کی اُس مہربانی کا اَجر دینا تھا جو اُنہوں نے اُس کے خادموں پر مہمان نوازی کی صورت میں کرنا تھی۔ خداوند نے اُنہیں بتایا کہ وہ گھر گھر نہ جائیں، اِس کے برعکس، جو کچھ خداوند نے اُنہیں مہیا کرنا تھا اُنہیں اُسی پر صبر شکر کر کے قناعت کرنا تھی۔

کیا ممکن ہے کہ خداوند نے اُنہیں یہ حکم اِس لئے دیا تھا تاکہ وہ اِدھر اُدھر، دائیں بائیں کسی ایسے گھر کی تلاش میں نہ لگے رہیں جو سہولیات سے مزین اور پُرآسائش ہو؟

اُنہیں ایسی کسی فکرمندی کو اپنے ذہن اور دل میں جگہ نہیں دینا تھی۔ اُنہیں خدا کی طرف سے جو کچھ مل جاتا تھا اُسی پر قناعت اور گزر بسر کرنا تھی، اور مہیا کیے گئے قیام و طعام سے زیادہ و بہتر کی تلاش میں نہیں لگے رہنا تھا۔

خداوند کے اِس حکم کے پیچھے پنہاں اصول کو سمجھنا کس قدر ضروری ہے، شاید آپ کی ملاقات ایسے مسیحیوں سے ہوئی ہو جو اچھی تنخواہ اور پُرآسائش ماحول کے لئے مختلف کلیسیاؤں میں جاتے رہتے ہیں۔ اپنا کام کرنے کی بجائے، اُن کی ساری توجہ اپنے آرام اور سہولیات پر مرکوز رہتی ہے۔ وہ مسلسل بہتر کلیسیا، فوائد اور بہتر تنخواہ کی جستجو میں لگے رہتے ہیں۔ خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ "مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہوتا ہے۔"

اِس لئے وہ اعلیٰ اور بہترین چیزوں کی تلاش میں وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ اُنہیں لمحہ بہ لمحہ خدا کی طرف سے مہیا ہونے والی رسد پر قناعت اور شکرگزاری کرنا تھی۔ جب اُنہوں نے شہر بہ شہر جانا تھا تو جو کچھ اُن کے آگے رکھا جانا تھا اُنہوں نے شکرگزاری کے ساتھ وہی کچھ کھانا تھا۔ جو کچھ اُنہیں ملنا تھا اُسی پر اُنہیں شکرگزار ہونا تھا۔ اُنہیں یہ سمجھ کر کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ملا ہے،

شکر گزاری کے ساتھ اُسے قبول کرتا تھا۔

72 شاگردوں کو بیماروں کو شفا دینے اور لوگوں کو یہ بتانے کا کام سونپا گیا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ انہوں نے لوگوں کو تاریکی کی قوتوں سے رہائی دے کر خدا کی بادشاہت کی قدرت کو ثابت کرنا تھا۔

کسی شہر میں قبول نہ کیے جانے کی صورت میں اُنھیں اپنے پاؤں کی گرد وہاں پر جھاڑ کر آگے بڑھ جانا تھا۔ جہاں اُنہیں قبول نہیں کیا جانا تھا وہاں پر بہت زیادہ لوگ اور بہت زیادہ ضروریات بھی پیچھے رہ جاتی تھیں۔ جن لوگوں نے خدا کے اُن خادموں کو قبول نہیں کرنا تھا خدا نے از خود اس بات کا نوٹس لینا تھا۔ خداوند نے اُنہیں بتایا صور اور صیدا کا حال اُن شہروں سے بہتر ہوگا۔ جن لوگوں نے خدا کے اُن خادموں کو رد کر دیا ہوگا۔ ابراہام کے دور میں خدا نے صدوم شہر کی عدالت کر کے اُسے فنا کر دیا تھا۔ (پیدائش 19 باب) خدا پورے طور سے اپنے خادموں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ خدا کے خادموں کو رد کرنا گویا خدا کو رد کرنا ہے۔

خدا نے اُن شہروں کی تباہی اور بربادی کی پیش گوئی کی جنہوں نے خدا کے عجیب اور بڑے کاموں کو دیکھ کر بھی اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ خرازین اور بیت صیدا پر لعنت کی گئی۔ خداوند نے اُنہیں بتایا کہ جو معجزات اُنہوں نے دیکھے اگر صور اور صیدا کے لوگوں کے درمیان ہوتے تو وہ توبہ کر لیتے۔ یہی پیغام کفر نحوم کے لئے بھی تھا۔ اُن کا خیال تھا کہ اُن کی بڑی عزت افزائی ہوگی لیکن وہ پاتال میں اُتریں گے۔ اُنہوں نے خدا کے کاموں کو دیکھ کر بھی یسوع کو رد کر دیا تھا۔ خدا نے اُنہیں پست کر کے اُن کی عدالت کرنا تھی۔ خدا کی عدالت ان لوگوں پر بڑی کڑی اور سخت قسم کی ہوتی ہے جنہیں سننے کا موقع ملتا ہے لیکن وہ اُس کے پیغام کو رد کر دیتے ہیں۔

جب خداوند نے اُن 72 شاگردوں کو بھیجا، تو اُنہیں اپنا اختیار دے کر بھیجا، جس کسی نے اُن کی بات سننا تھی گویا اُنہوں نے خدا کی بات سننا تھی۔ اور جنہوں نے اُن خادموں کی بات رد کرنا تھی

گویا خدا کی بات رد کرنا تھی۔

72 شاگرد اِس یقین دہانی کے ساتھ گئے کہ شیطان کی شکست یقینی ہے۔ یسوع نے اُنہیں بتایا کہ اُس نے شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ شیطان اب زمین پر اس لئے تھا تاکہ جہاں تک ممکن ہو خدا کے کاموں کو برباد کرے۔ اُن چھوٹے بڑوں کو اُس کے علاقہ میں پیش قدمی کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ خدا نے اُن بڑوں کو قدرت اور اختیار دیا تاکہ وہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلیں اور ابلیس کی ساری قدرت پر غالب آئیں۔ اُنہیں کسی چیز سے بھی ضرر نہیں پہنچنا تھا۔ خدا کی محافظت کا ہاتھ اُن کے اوپر ہوتا تھا جس نے ابلیس کے حملوں سے اُنہیں محفوظ رکھنا تھا۔

اگرچہ یہ وعدہ خاص طور پر اُن 72 شاگردوں کے لئے تھا تو بھی اس وعدے کا اطلاق ہم پر بھی ہوتا ہے جو دورِ حاضرہ میں خداوند کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ جب ہم اُس کے مقصد اور ارادے کی تکمیل کے لئے اُس کی بلاہٹ میں پیش قدمی کرتے ہیں تو پھر وہ ہماری محافظت اور نگہبانی کرتا ہے۔ جب وہ 72 شاگرد یسوع کے نام اور اختیار اور اُس کی قدرت کے ساتھ بیماروں کو شفا دینے اور ابلیس کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے لوگوں کو آزاد کرنے کے لئے گئے ہوں گے تو یہ اُن کے لئے کس قدر شرف و استحقاق کی بات ہوگی۔

شاگردوں کے لئے خدا کی طرف سے عطا کی گئی قدرت اور اختیار پر خوش اور شادمان ہونا کس قدر آسان تھا۔ بہت سے لوگ ہیں جو خدا کی طرف سے ملنے والی قدرت اور اختیار کی پرستش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس حقیقت پر غور کریں کہ خداوند اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ وہ اس بات پر ہی شادمان ہوں کہ وہ خدا کے فرزند ہیں۔ اُن کی توجہ کا مرکز و محور خدا ہی کو ہونا تھا نا کہ اختیار اور قدرت کو۔ اُنہیں خدا کے ساتھ اپنے شخصی رشتہ پر زیادہ خوشی محسوس کرنا تھی نا کہ اس بات پر شادمان ہونا تھا کہ وہ خدا کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

اس حصہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح خداوند نے 72 شاگردوں کو اپنے نام سے خدمت کرنے کے لئے بلایا۔ اُنہیں وہاں جانا تھا جہاں پر خداوند جانے کا ارادہ اور پروگرام رکھتا تھا۔ اُنہیں اس دُنیا کی دولت اور عیش و آرام کی جستجو میں نہیں لگ جانا تھا۔ اُنہیں یہ سیکھنا تھا کہ کیسے اُنہوں نے خدا کی طرف سے مہیا کردہ رسد پر مطمئن اور شکرگزار رہونا ہے۔ اور سب چیزوں کے لئے اُسی پر توکل اور بھروسہ کرنا ہے۔ جب وہ اُس کے نام سے نکلے تو دراصل وہ اُس کے اختیار اور اُس کی محافظت میں گئے۔ اس تاریک دُنیا میں اُنہیں اُس کے نمائندگان کا کردار ادا کرنا تھا۔ اُنہیں اُس کے نام سے بولنا اور فتح پانی تھی۔

اگرچہ وہ چھوٹے بڑے تھے، شیطان نے اُن کے سامنے دُم دبا کر بھاگ جانا تھا۔ اُنہیں اُس اختیار اور قدرت کے نشے میں گم نہیں ہونا تھا۔ بلکہ خدا کے ساتھ اپنے شخصی رشتہ کی بنا پر خوش اور شادمان ہونا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتا ہے کہ خدا کس طرح کے لوگوں کو استعمال کرسکتا ہے؟ کیا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بالغ اور عاقل ہوں تاکہ خدا کے ہاتھوں میں استعمال ہوسکیں؟ اس حوالہ میں لفظ "بزہ" کے استعمال کی کیا اہمیت ہے؟

☆۔ کیا آپ نے خود کو کبھی اپنے اعلیٰ روحانی مرتبے پر خوش اور شادمان ہوتے ہوئے محسوس کیا ہے؟ کیا آپ خدا کی طرف سے دی گئی نعمتوں اور اختیار پر کبھی خوش ہوئے ہیں؟

☆۔ یہ حوالہ اس رویے کو کس طرح چیلنج کرتا ہے؟ یہ حوالہ ہمیں ہماری خوشی اور شادمانی کے مقصد کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ شیطان کس طرح کی چیزوں کو ہماری خدمت میں خلل پیدا کرنے اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں رکاوٹ کے لئے استعمال کرسکتا ہے؟

☆۔ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند اس حوالہ میں اپنے شاگردوں کو یہ چیلنج دیتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں پر جا کر وقت ضائع نہ کریں جو ہماری خدمت کو قبول کرنے کے لئے تیار اور رضامند نہ ہوں۔آپ کو کب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کسی دوسری جگہ یا کسی دوسرے شخص کے پاس خدمت کے لئے جانا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ اُس خدمت کو واضح طور پر دیکھنے کا فضل بخشے جس خدمت کے لئے اُس نے آپ کو بلایا ہے۔

☆۔خداوند سے فضل اور محافظت مانگیں تاکہ آپ خداوند کے ساتھ اپنے تعلق سے زیادہ اپنی خدمت اور نعمتوں پر شادمان ہونے سے محفوظ رہیں۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں اپنے اختیار اور قدرت کو بڑھائے۔

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اگرچہ بعض اوقات ذہنی پختگی کے لحاظ سے ہم اُس مقام پر نہیں ہوتے جہاں پر ہمیں ہونا چاہئے لیکن خداوند پھر بھی ہمیں اپنی بادشاہی کی وسعت کے لئے استعمال کرتا ہے۔

باب 37

بچوں پر ظاہر کیں

لوقا 10:21-24 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح نے ابھی اپنے ستر شاگردوں کو بھیجا تھا تا کہ وہ اُس کے نام سے جا کر خدمت گزاری کا کام سر انجام دیں۔ اُنہوں نے ایسی تمام جگہوں پر جانا تھا جہاں خداوند نے خود بھی جانا تھا۔ خداوند نے اُنھیں بتایا کہ وہ گویا بھیڑیوں کے درمیان بھیڑیں جا رہے ہیں۔ انتہائی شدید جنگ ہونا تھی۔ وہ اُن بھیڑوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیجتے ہوئے بالکل پریشان نہ ہوئے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اُن کی حفاظت اور نگہبانی خدا باپ کی طرف سے ہو گی اور وہی اُنھیں آگے پیچھے سے گھیرے رہے گا اور اُنھیں قوت اور زور بھی عطا کرے گا۔

خداوند یسوع مسیح شاگردوں کو خدمت کے لئے جانے سے قبل ہدایات دیتے ہوئے خوشی سے باغ باغ دکھائی دیتے ہیں۔ 21 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ روح القدس کے وسیلہ خوشی اور شادمانی سے معمور ہو کر اُس نے باپ کی ستائش کرنا شروع کر دی۔ کون سی بات اِس خوشی اور شادمانی کا باعث تھی جو روح القدس میں تھی۔ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خوشی کا تعلق اُن شاگردوں سے تھا جنہیں وہ فصل کی کٹائی کے لئے بھیج رہے تھے۔

یہاں پر خداوند یسوع مسیح کے خوش ہونے کے تعلق سے ایک بات بڑی دلچسپی کی حامل ہے۔ وہ اپنے مزدوروں کی وجہ سے خوش و خرم تھے۔ خاص طور پر وہ اس وجہ سے بھی نہایت خوش تھے (جو ہمیں 21 آیت میں دکھائی دیتی ہے) کہ آسمانی باپ نے وہ سب باتیں بڑوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں تھیں۔ بچوں پر ظاہر کیں جانے والی باتیں روحانی نوعیت کی تھیں۔ یہ خدا کی بادشاہی سے متعلق معاملات اور بھید تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خدمت کی راہ

پر جاتے ہوئے نہایت کمزور اور لاچار بچوں کے طور پر دیکھا۔ وہ ناتجربہ کار بزے تھے۔ لیکن اُن کے پاس ایک ایسی چیز تھی جو طاقتور، دانا اور فہیم لوگوں کے پاس بھی نہیں تھی۔ انہیں خدا کے مسح اور قوت کی سمجھ بوجھ حاصل تھی۔ وہ باپ کے اختیار سے خدمت کے لئے گئے۔ خداوند یسوع اُن بچوں کو خدمت کے لئے جاتے ہوئے دیکھ کر نہایت خوش ہوئے، وہ جانتے تھے کہ وہ دشمن پر غالب آئیں گے۔ اُنہیں معلوم تھا کہ شیطان کی بادشاہی کو اُن کے خلاف کوئی موقع میسر نہیں آئے گا۔

کیا آپ اس بات پر حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ آسمانی باپ آپ کی خدمت گزاری کے کام دیکھ کر شادمان ہوتا ہے؟ جب آپ دشمن کے علاقوں میں پیش قدمی کرتے ہیں تو اُس کا دل جوش و جذبات سے بھر جاتا ہے۔ آسمانی باپ آپ کو عجیب فتح کا تجربہ کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ ہم ناتجربہ کار بھیڑوں اور لاچار بزوں کی طرح خونخوار بھیڑیوں کا سامنا کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ لیکن جونہی ہم آگے بڑھتے ہیں، خداوند کا دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اُسے معلوم ہے کہ اُن بزوں کو دیکھ کر جہنم میں کس قدر کھلبلی مچ جاتی ہے۔ اُس کا دل اس لئے بھی خوشی سے اُچھلنے لگتا ہے کیوں کہ خدا کی قدرت ان غیر اہم دکھائی دینے والے کمزور اور لاچار بچوں کے وسیلہ سے جہنم کی قوتوں پر غالب آتی ہے۔

یہاں پر ہمارے سمجھنے کے لئے ایک انتہائی اہم بات یہ ہے کہ بادشاہی کے بھید سادہ لوح لوگوں پر منکشف کئے جاتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں پر ظاہر نہیں کئے جاتے جن کا یہ ایمان ہوتا ہے کہ اُنہیں ان کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خدا کی حکمت ہمیشہ اُن لوگوں سے چھپائی جاتی ہے جن کا یہ اعتقاد اور یقین ہوتا ہے کہ صرف اُن کی اپنی طاقت، قوت اور حکمت ہی خدمت کے کاموں کے لئے کافی ہے۔ اگر ہم میدان جنگ میں اس فہم، ایمان اور حکمت سے اُتریں کہ ہماری تربیت اور تجربہ ہی کافی ہے، تو ہم شکست سے

دوچار ہوں گے۔ لیکن اگر اس کے برعکس ہم اِس شعور اور سوچ کے ساتھ میدان جنگ میں پیش قدمی کریں کہ ہمیں یقینی طور پر خداوند کی ہدایت وراہنمائی پر بھروسہ کرنا ہے۔ تو ہم ہر صورت میں کامیاب وکامران ہوں گے۔ جہنم کی قوتیں ہمیں تسخیر (فتح) کرنے کے قابل نہ ہو پائیں گی۔

آسمانی باپ نے سب چیزیں بیٹے کے سپرد کر دی ہیں۔ ہماری نجات کا انحصار خداوند یسوع اور اُس کے صلیبی کام پر ہے۔ اِس حقیقت کے سامنے ابلیس کی قوتوں پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ جب یسوع نام کا ذکر کیا جاتا ہے تو ابلیس کی قوتیں پسپا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ یسوع کے نام سے ابلیس کی قید میں پڑے لوگوں نے رہائی پائی۔ خداوند نے اپنے اُن شاگردوں کو اُسکے نام اور اختیار سے جا کر خدمت کرنے کا حکم دیا۔ یہ شاگرد خدا کے بیٹے کی قوت اور طاقت اور وہ سارا اختیار لے کر خدمت کے لئے گئے جو اُسے آسمانی باپ کی طرف سے اُسے ملا تھا۔

23 آیت میں، یسوع نے اپنے شاگردوں پر نگاہ کی اور اُن سے کہا کہ وہ کس قدر مبارک ہیں کیوں کہ انہیں دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان عطا ہوئے ہیں۔ انہیں یسوع کو دیکھنے اور پہچاننے کا فضل ملا تھا جو کہ قوموں کی اُمید تھی۔ وہ اُس کی آواز سن کر روح القدس کی قدرت سے آگے بڑھ رہے تھے۔

نبی اُس دن کو دیکھنے کے مشتاق تھے۔ وہ اس بات کے آرزومند تھے کہ مسیح کے دن تک زندہ رہیں اور اُس کے قدموں میں بیٹھنے کا شرف حاصل کریں۔ وہ اُس کی حضوری کی قدرت اور قوت کا تجربہ کرنے کے آرزومند تھے۔ شاگردوں نے اُس چیز کا تجربہ کیا تھا جس کا عہد عتیق کے انبیاء نے محض ذکر کیا تھا۔ وہ ایسی صداقت کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے جو یکسر بدلنے کی قدرت رکھتی تھی۔ وہ اُس صداقت کے ساتھ آگے بڑھے جس نے جہنم کی قوتوں کو تاریکی میں چھپنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اُن چھوٹے بچوں کے پاس زندگی بدل پیغام تھا۔ وہ ایک ایسی فوج کے طور پر نکلے جسے دیکھ کر ابلیس کی قوتیں خوفزدہ ہو رہی تھیں۔ اسی وجہ سے خداوند یسوع مسیح خوش اور شادمان ہو

رہے تھے۔

خدمت کرنے کی قوت ہمارے تجربہ اور اچھی تقریر میں پنہاں نہیں ہے۔ خدا تو سادہ ایمانداروں کو بھی بڑی قدرت سے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سادہ اور کم پڑھے لکھے ایماندار اس بات کو تسلیم کر لیں کہ ساری قوت اور قدرت اور اختیار کا منبع یسوع ہی ہے۔ خداوند یسوع کی خوشنودی اسی بات میں ہے کہ وہ چھوٹے، نا تجربہ کاربندوں کو تاریکی کی قوتوں کو برباد کرنے کیلئے استعمال کرے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتا ہے کہ مسیح ہماری خدمت سے شادمان ہوتا ہے؟

☆۔ ایک پُر زور اور قوت سے بھرپور خدمت کے بھید کے تعلق سے ہم اس باب میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ خدمت میں آپ کس حد تک اپنی لیاقتوں اور خوبیوں پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہیں۔ یہ حوالہ ہمیں مسیح پر بھروسہ اور اعتماد کرنے کی ضرورت کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ ایسے اوقات کے لئے خداوند سے معافی مانگیں جب آپ کا اس بات پر یقین تھا کہ آپ کی اپنی طاقت اور قوت ہی خدمت کے کام کے لئے کافی ہے۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار رہوں کہ آپ کی خدمت گزاری کا کام اس کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ اور وہ آپ کو غالب آنے کے لئے ضروری قوت فراہم کرتا ہے۔

☆۔ اس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار رہوں کہ وہ چھوٹے بچوں کے طور پر آپ کو تاریکی کی قوتوں پر غالب آنے کے لئے قوت سے مسلح کرتا ہے۔

باب 38

نیک سامری کی تمثیل

لوقا 10:25-37

ایک موقع پر شرع کا ایک عالم یسوع کے پاس اُسے آزمانے کے لئے آیا۔ اُن کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ کسی نہ کسی طور سے یسوع مسیح اور اُس کی تعلیم میں کوئی نقص نکالیں۔

اُس عالم نے یسوع سے پوچھا کہ وہ ہمیشہ کی زندگی پانے کے لئے کیا کرے۔ وہ یسوع کو آزمانے کی کوشش کر رہا تھا، اُس کی راستی مشکوک اور بے نقاب ہو گئی۔

یوں لگتا ہے کہ وہ یسوع کو پھنسانے کے چکر میں تھا اور اُس کی کوئی بات پکڑنا چاہتا تھا جسے وہ اُس کے خلاف استعمال کر سکے۔ دراصل اُسے معلوم تھا کہ اُس نے ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا تھا۔

یسوع نے اپنے سننے والوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ خدا تک پہنچنے کا واحد راستہ ہے۔ اس تعلیم سے شرع کے عالم بڑی اُلجھن میں پڑ گئے۔ اُنہوں نے اس بات پر کوئی توجہ نہ دی کہ کس طرح یسوع یہ کہنے کی جسارت کر سکتا ہے کہ خدا تک پہنچنے کا وہی واحد راستہ ہے۔ اُن کے نزدیک تو ایسا دعویٰ کفر تھا۔

عین ممکن ہے کہ یہ عالمِ دین خداوند یسوع مسیح سے یہی بات کہلوانا چاہتا ہوتا کہ اُس پر کفر کی باتیں کہنے کا الزام لگایا جا سکے۔ خداوند یسوع مسیح اُس شخص کے دلی محرکات سے واقف تھے۔ خداوند اُس کی چال میں نہ پھنسے۔ اِس کے برعکس خداوند نے اُسی پر ایک سوال کر دیا۔

یسوع نے اُس سے کہا "توریت میں کیا لکھا ہے؟ تو کس طرح پڑھتا ہے؟" شرع کے عالم نے 27 آیت میں استثنا 6:4-5 کا حوالہ دیتے ہوئے جواب دیا۔

"خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ"

خداوند نے اُسے بتایا کہ اُس نے درست جواب دیا ہے۔ خداوند نے اُسے جواب دیا کہ یہی کر تو تو جیئے گا۔ آئیں اس بیان پر تفصیل سے غور کیا جائے۔

کیا خداوند اُس شخص کو یہ بتا رہے ہیں کہ اگر وہ اس حکم کی تعمیل کرے گا تو خدا کی بادشاہی کا وارث ہوگا؟ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ اگر یہ ممکن ہوتا ہے کہ ہم خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ سکتے اور اپنے ہمسایہ سے بھی اپنے برابر پیار کر سکتے، تو ہم آسمان کی بادشاہی کے وارث ہو سکتے تھے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دُنیا کی تاریخ میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوا (سوائے خداوند یسوع مسیح کے) جو ایسا کر سکے۔ ہماری گناہ آلودہ انسانی فطرت ہمیں خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل سے خداوند سے محبت کرنے سے روکتی ہے۔ ہم فطرتی طور پر خود غرض لوگ ہیں۔ ہم اپنے برابر اپنے ہمسایہ سے محبت نہیں کر سکتے۔

اگر ہم اُس حکم کی تابعداری کر سکتے تو ہم کامل لوگ ہوتے۔ ہم سب خدا کے اُس معیار سے کہیں نیچے ہیں جو اُس نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یسوع مسیح اس دُنیا میں آئے۔ وہ اسی لئے اس دُنیا میں آئے کیوں کہ ہم اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان، اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے خدا سے محبت رکھنے اور نہ ہی اپنے ہمسایہ سے اپنے برابر محبت رکھنے کے قابل تھے۔ اگر آپ کامل ہوں تو آپ حیات ابدی پا سکتے ہیں، خداوند یسوع مسیح دراصل یہی کہہ رہے تھے۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو آپ کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔

جو کچھ خداوند کہہ رہے تھے اُس شخص کو اس بات کی سمجھ تھی۔ جب خداوند نے یہ کہا تو اُس شخص نے اپنے آپ کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ خدا کے اُس معیار سے نیچے ہیں جو

خدا نے اپنے کلام میں اُس کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور اُسے اپنے آپ کو راستباز ٹھہرانے کی ضرورت ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ اپنے ہمسایہ سے اپنے برابر محبت نہ کرنے کا سزاوار ہے۔ اپنے آپ کو راستباز ٹھہرانے کی غرض سے اُس نے خداوند یسوع سے کہا، ''میرا ہمسایہ کون ہے؟''

اُس عالم شرع کا یسوع کے پاس آنا بڑا معنی خیز ہے۔ اس تعلق سے ہمیں کچھ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہاں وہ شخص ہے جو شریعت سے اچھی طرح واقف ہے اور اُس کی مکمل سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔ وہ ایک ذہین شخص ہے اور کتاب مقدس کی تلاوت زبانی کر سکتا ہے۔ وہ بحث کے علاوہ اپنی ضرورت کے مطابق کلام کی تشریح بھی کر سکتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہوا دیکھا ہے، شاید آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی ہو جو اپنے گناہ کو راستبازی کا لبادہ پہنانا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خدا کے کلام کی غلط تشریح کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ لوگوں کو اس بات پر قائل کر سکیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں کسی طور پر بھی غلط نہیں ہے۔

اگر آپ کلام کے حوالہ کو اس کے سیاق و سباق سے نکال دیں تو پھر جو چاہے آپ کہہ سکتے ہیں۔ شریعت نے یہ کہا تھا کہ یہ عالم شرع اپنے ہمسایہ سے اپنے برابر محبت کرے۔ اس آیت کو اس کے حقیقی معنوں میں لینے کی بجائے ، اُس نے یہ پوچھا ''میرا ہمسایہ کون ہے؟'' (29 آیت) وہ خدا کے کلام کے حقیقی معنوں سے واقف تھا۔ لیکن اپنے آپ کو راستباز ٹھہرانے کی غرض سے لفظ ''ہمسایہ'' کی پھر سے تشریح و تفسیر دیکھنا چاہتا تھا۔ تاکہ اُس میں کوئی مخصوص شخص شامل نہ ہو۔

وہ ایک نئی تعلیم ایجاد کرنا چاہتا تھا جو اُسے اس بات کی اجازت دے کہ وہ بعض لوگوں سے نفرت بھی کر سکے۔ اور پھر کلام کی نظر میں مجرم بھی نہ ٹھہرے۔ ہم دورِ حاضرہ میں بھی اس قسم کی غلط تفاسیر دیکھتے ہیں۔ شیطان کلام کو بگاڑنے کا ماہر ہے۔ اُس نے کلام کو اپنی ضرورت کے مطابق

بگاڑ کر حوا کو گناہ میں گرایا تھا۔ آئیں سنیں کہ شیطان نے حوا سے کیا کہا تھا۔

''اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خداوند خدا نے بنایا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟ ''(پیدائش 1:3)

دراصل شیطان کچھ یوں کہہ رہا تھا۔ ''حوا تو جانتی ہے کہ خدا نے کیا کہا ہے لیکن کیا واقعی خدا کا یہی مطلب ہے؟'' عالم شرع یہاں پر یہ کہہ رہا ہے'' یسوع میں جانتا ہوں کہ شریعت یہ کہتی ہے کہ میں اپنے ہمسایہ سے اپنے برابر محبت رکھوں۔ لیکن میرا ہمسایہ کون ہے؟'' وہ اپنی نفرت کو جائز قرار دینے کے لئے اپنی مرضی سے ''ہمسایہ'' کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ ابلیس کے ایسے پھندوں سے خبردار رہیں۔ اس سوال کے جواب میں، خداوند یسوع مسیح نے ایک سادہ سی کہانی سنائی۔ ایک آدمی یروشلیم سے یریحو کی طرف سفر کر رہا تھا۔ یہ سفر تقریباً 19 میل یا پھر لگ بھگ 31 کلو میٹر کا تھا۔ دوران سفر اُسے ڈاکو پڑ گئے۔ جنہوں نے اُس کے کپڑے تک اُتار لئے۔ اُسے مارا کوٹا اور نیم مردہ حالت میں چھوڑ کر چلتے بنے۔ ایک کاہن کا اُدھر سے گزر ہوا۔ جب اُس نے اُسے دیکھا تو کنی کترا کر چلا گیا اور اُس کی مدد پر قطعاً راضی نہ ہوا۔ وہ کسی طور پر بھی اپنے آپ کو ناپاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ شریعت کی رُو سے کاہن لاش کو چھو نہیں سکتا۔ کیا ممکن ہے کہ اُس نے شریعت کو ایک بہانے کے طور پر استعمال کیا تاکہ اُس شخص کے لئے کچھ کرنا نہ پڑے؟

پھر ایک لاوی اُدھر سے گزرا۔ لاوی خدا کے برگزیدہ خادمین ہوتے تھے جنہیں ہیکل کی دیکھ بھال پر مامور کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ خداوند خدا کی پرستش اور ستائش کے دیگر امور پر بھی فائز ہوتے تھے۔ لاوی بھی اُس شخص کے پاس سے بغیر کوئی مدد کئے ہوئے گزر گیا۔ ہو سکتا ہے کہ اُس روز ہیکل میں اُسے اپنے فرائض سرانجام دینا ہو اور وہ اس کوشش میں ہو کہ وقت پر ہیکل پہنچ سکے۔

بالآخر ایک سامری بھی اُدھر سے گزرا۔ یہودی لوگ سامریوں سے نفرت کرتے تھے۔ انہوں نے

اُن سے قطع تعلق ہونے کے لئے ہر ممکن جتن کیا۔ پہلے اشخاص سے قطعی مختلف اس سامری کو اُس شخص پر رحم اور ترس آ گیا جسے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا تھا۔ اُس نے اُس کے زخموں کو صاف کیا۔ اُس نے زخمی شخص کو اپنے گدھے پر سوار کیا۔ اور اُسے ایک سرائے میں لے گیا تا کہ وہاں پر مناسب علاج معالجہ کے بعد وہ شخص صحت یاب ہو سکے۔ اگلے روز اُس سامری نے سرائے کے مالک کو اُس شخص کی ضروریات کے لئے چیزیں مہیا کیں اور کہا کہ بل اُس کے کھاتے میں ڈال دے۔ وہ تمام واجبات ادا کرے گا۔

خداوند یسوع جب اس کہانی کو سنا چکے تو عالم شرع سے پوچھا "اُن تینوں میں سے اُس شخص کا جو ڈاکوؤں میں گھر گیا تھا تیری دانست میں کون پڑوسی ٹھہرا؟"

(37 آیت) جواب بالکل واضح اور صاف ہے۔ عالم شرع نے جواب دیا۔ "وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔" یہ حقیر سمجھا جانے والا سامری ہی تھا جو اُس زخمی شخص کا پڑوسی بنا۔

خداوند یسوع مسیح اس عالم شرع سے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ اُسے یہ کہہ رہے تھے کہ حقیر سمجھے جانے والے سامری ہی اُن کے ہمسائے ہیں۔ وہ اُسے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت رکھے اور جو کوئی بھی محتاج ہوں اُس کی مدد کرے۔ وہ عالم شرع کو بتا رہے تھے حقیر اور یہودیوں کی نفرت کا نشانہ بننے والے سامری بھی اُن کے پڑوسی ہیں۔

خداوند یسوع مسیح عالم شرع کو بتا رہے تھے کہ واجب نہیں کہ اپنے مقصد کے حصول اور خود کو راستباز ٹھہرانے کی غرض سے کلام مقدس کی تشریح کو بگاڑ دیا جائے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس گفتگو کا اختتام یہ کہتے ہوئے کیا۔ "جا تو بھی ایسا ہی کر" (37 آیت) اُس پر واجب تھا کہ وہ سامریوں اور اپنے بدترین دشمنوں سے اپنے برابر محبت کرے۔

خداوند عالم شرع کو یہ نہیں بتا رہے کہ اگر وہ اپنے دشمنوں سے محبت کرے تو آسمان کی بادشاہی یا ابدی زندگی کا وارث ہوگا۔ خداوند یسوع اُس پر اُس کا گناہ ظاہر کر رہے تھے۔

یہ عالمِ شرع تو یسوع کو اُس کی باتوں میں پھنسانے کے لئے آیا تھا۔ وہ تو یسوع کو آزمانے اور اُس کی کوئی بات پکڑ کر اُس پر الزام لگانے کی غرض سے آیا تھا۔ وہ اپنے دل میں نفرت اور دھوکہ دہی لے کر آیا تھا۔ وہ بُری نیت اور مذموم ارادوں کے ساتھ آیا تھا۔ اُس کی باتوں کے ساتھ ہی اُس کی ملامت ہوئی۔ وہ اِس بات کا احساس دل میں لئے ہوئے واپس لوٹا کہ اُس کا دل واقعی دھوکہ دہی، بدی اور نفرت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ الزام تراشی کرنے آیا تھا۔

لیکن اِس بات کا فہم حاصل کر کے واپس لوٹا کہ وہ آسمان کی بادشاہی اور ابدی زندگی سے کس قدر دُور ہے۔ عالمِ شرع اپنی ہی باتوں سے مجرم ٹھہرا۔ اُسے ایک نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ یا آپ کے کسی جاننے والے نے کلام کی غلط تشریح کرتے ہوئے خود کو راستباز ٹھہرانے کی کوشش کی ہے؟

☆۔ اِس حوالہ کے مطابق ہمیں کیوں کر ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے؟

☆۔ چند لمحات کے لئے غور کریں کہ خداوند یسوع نے اُس شخص کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جو مخالفانہ رویہ اور بُری نیت لے کر اُن کے پاس آیا۔ خداوند یسوع مسیح کے پاس آنے سے صورت حال اور اُس کی ذہنیت میں کیسی تبدیلی پیدا ہوئی؟

☆۔ کیا بعض لوگ آپ کے دشمن ہیں؟ یہ حوالہ ہمیں اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس نے اپنے بیٹے یسوع کو ہمارا نجات دہندہ ہونے کے لئے بھیجا۔شکرگزاری کریں کہ ہماری نجات کا انحصار اس بات پر نہیں کہ ہم کس قدر بہتر اور کامل طور پر شریعت کے پابند ہیں۔بلکہ ہماری نجات کا انحصار خداوند یسوع مسیح کے صلیب پر مکمل شدہ کام پر ہے۔

☆۔خداوند سے التماس کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ کہاں آپ نے کلامِ مقدس کی غلط تشریح کرتے ہوئے اپنے آپ کو راست باز ٹھہرانے کی کوشش کی۔خداوند سے مکمل تابعداری میں زندگی بسر کرنے کا فضل مانگیں۔

☆۔کیا آپ کو کسی شخص سے کوئی مسئلہ درپیش ہے؟خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اُس سے محبت کر سکیں۔کیوں کہ خدا نے ہمیں محبت کرنے کے لئے ہی بلایا ہے۔

باب 39

مریم اور مارتھا

لوقا 10:38-42 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح اور اُن کے شاگرد یروشلیم کی طرف سفر کر رہے تھے۔ سفر کرتے کرتے وہ ایک گاؤں میں پہنچے جہاں مارتھا نامی ایک عورت رہتی تھی۔ اس کی ایک بہن بھی تھی جس کا نام مریم تھا۔ مارتھا کے پاس مہمان نوازی کی خدمت تھی۔ جب اس نے سنا کہ یسوع اور اُن کے شاگرد آرہے ہیں تو اس نے اُنھیں اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا۔

یہاں پر یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی خدمت مارتھا جیسے مختلف لوگ ہی کرتے تھے۔ اور یہی سلسلہ ابتدائی کلیسیا میں بھی جاری رہا۔ اگرچہ سفری خدمت کرنے والوں اور مبشران کی پوری فہرست بائبل مقدس میں درج نہیں ہے۔ تو بھی یہ لوگ انجیل کی وسعت کے لئے بڑی اہمیت کے حامل تھے۔ اُنہوں نے بشارتی کام کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

شاید آپ یسوع اور اُن کے شاگردوں کی طرح باہر نکل کر منادی کرنے کی بلاہٹ نہیں رکھتے، لیکن کم از کم آپ ایسے خادموں کی مختلف طریقوں سے مدد و معاونت تو کر ہی سکتے ہیں۔ ایسے خادموں کی مالی اور اخلاقی مدد اور معاونت کرنے والی منسٹریز کو ہمیشہ وہ پذیرائی اور حوصلہ افزائی نہیں ملتی جن کی وہ اصل میں حق دار ہوتی ہیں۔ مارتھا بھی ایسی ہی منسٹری کا حصہ تھی۔ وہ منادی تو نہیں کر سکتی تھی لیکن وہ ایسے خادموں کی مہمان نوازی ضرور کر سکتی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ کسی شخص نے ایک دن مجھے بتایا کہ "میری سب سے بڑی طاقت ہی میری سب سے بڑی کمزوری بھی ہے۔" دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر ہم اپنی سب سے بڑی طاقت پر قابو نہ

پائیں تو بلا تاخیر یہی قوت ہمارے لئے ایک رکاوٹ بن جاتی ہے۔ یہ مسئلہ مارتھا کے ساتھ بھی تھا اور اُسے اپنی زندگی میں اِس مسئلہ کو حل کرنا تھا۔ وہ نعمت جسے اُس نے خداوند کے لئے استعمال کیا تھا خداوند کیلئے وہی نعمت ایک رکاوٹ بن گئی۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ نعمت اُس کی بہن کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی کا باعث بھی بنی۔ ہمیں سیکھنا ہوگا کہ کیسے ہم نے اپنی نعمتوں کو استعمال کرنا ہے۔ اگرچہ وہ نعمتیں اور برکات جن سے خداوند ہمیں نوازتا ہے مفید اور خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے بڑی کارآمد ہوتی ہیں، لیکن اگر انہیں مناسب طریقہ سے استعمال نہ کیا جائے تو وہ خدا کے کام میں رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہیں اس حوالہ میں مارتھا کی صورتحال پر غور کریں۔

مارتھا کی ایک بہن مریم بھی تھی۔ جب خداوند یسوع مسیح اور اُن کے شاگرد مارتھا کے گھر قیام و طعام کیلئے آئے، مریم نے اس بات کا چناؤ کیا کہ وہ خداوند یسوع کے قدموں میں بیٹھ کر اُس کی باتیں سنے گی۔

مریم کے لئے یہ بڑا اچھا موقع تھا۔ اُس نے توجہ اور گہری دلچسپی سے خداوند کی باتیں سنیں اور ہر ایک لفظ جو خداوند کی زبان مبارک سے ادا ہوا اُس سے معطر ہوتی رہی۔

دوسری جانب مارتھا کھانے کی تیاریوں کے سلسلہ میں بڑی ذہنی اُلجھن کا شکار تھی۔ ''ذہنی الجھاؤ'' کے لئے یونانی زبان میں جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کا معنی ہے بہت زیادہ مصروف ہونا یا کسی چیز سے توجہ ہٹ جانا۔ کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ مارتھا اپنی نعمت استعمال کر رہی تھی۔ لیکن اس نعمت کے استعمال سے اُس کی توجہ اور دھیان اہم باتوں سے ہٹ گیا۔ اُس کی نعمت اُس کے خداوند سے بھی اوّل درجہ لے گئی تھی۔

ایسا ہونا کس قدر آسان ہے۔ ہماری توجہ اور دھیان اس قدر زیادہ ہماری منسٹری پر ہو سکتا ہے کہ ہمارے پاس وقت ہی نہ رہے کہ ہم خداوند کے ساتھ اپنے رشتہ کو مضبوط کر سکیں۔ خداوند یسوع مسیح کو اکثر و بیشتر اس بھیڑ سے الگ ہونا پڑتا تو جوا سے ملنے آتی تھی، تاکہ وہ اپنے آسمانی باپ

کے ساتھ وقت گزار سکیں۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی نعمتوں کے استعمال کے لئے ہی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی طور پر منادی، بشارت اور دیگر کاموں میں بے حد مصروف ہو چکے ہیں۔ اُن کی نظریں خداوند سے ہٹ چکی ہیں۔ اُنہیں خداوند کے ساتھ اپنے تعلق، رشتہ، رفاقت اور قربت کی کوئی فکر نہیں ہے۔ اگر خداوند اُن سے وہ ساری نعمتیں واپس لے لے تو وہ کسی کام کے نہ رہیں۔ وہ اپنی پہلی سی محبت کھو چکے ہیں۔ وہ اپنی نعمتوں، خدمت اور مصروفیات کی بھول بھلیوں میں کہیں گم ہو کر رہ گئے ہیں۔

اُس روز مارتھا کو ایک اور مشکل کا تجربہ بھی ہوا۔ 40 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اُس نے مریم کو یسوع کے قدموں میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو یسوع سے شکایت کی۔ اُس نے یسوع سے کہا کہ مریم سے کہے کہ وہ کچن کے کام میں اُس کا ہاتھ بٹائے۔ حتیٰ کہ وہ یسوع پر بھی الزام لگانا شروع کر دیتی ہے کہ اُسے بھی خیال نہیں کہ وہ کس قدر مصروف ہے۔

اکثر و بیشتر ہم چیزوں کو اپنی روحانی نعمت کا چشمہ لگا کر دیکھتے ہیں۔ اگر آپ ایک مبشر ہیں تو پھر آپ نجات کے پیغام کی منادی کی ضرورت کو ہی دیکھیں گے۔ وہ لوگ جن کے پاس مدد کرنے کی نعمت ہے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کی عملی قسم کی ضروریات کو دیکھتے ہیں۔ ایسا ہی ہوتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے لیکن ایک بات جو یہاں پر ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ ہماری نعمتیں اور لیاقتیں بعض اوقات ہمیں کسی اور کے نقطۂ نظر سے چیزوں کو دیکھنے سے روک لیتی ہیں۔

مارتھا کی نعمت نے اُسے مریم کے نقطۂ نظر سے صورتحال کو دیکھنے سے روک دیا۔ مارتھا کو بس ایک ہی بات سوجھ رہی تھی اور وہ یہ کہ کسی نہ کسی طرح وقت پر کھانا تیار ہو جائے۔ وہ مریم کی سوچ و خیال اور نقطۂ نظر کو سمجھنے اور دیکھنے سے قاصر تھی۔

خدا نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نواز کر اس قابل کیا ہے کہ ہم اُن نعمتوں کے ذریعہ سے دُنیا کو دیکھ سکیں۔ وہ لوگ جن کے پاس رحم و ترس کھانے کی نعمت ہے، اُن کا نقطۂ نظر اُن لوگوں

سے قطعی مختلف ہوگا جن کے پاس بشارتی خدمت ہے۔ اسی طرح معلم کی نظر ضروریات کو اُس شخص سے قطعی مختلف انداز میں دیکھے گی جس کے پاس محتاجوں کی دادرسی کی نعمت ہے۔ خدا نے پورے بدن کو اس طور سے ترتیب دیا ہے تاکہ ہر ایک عضو بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کر سکے۔ تاہم مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم محتاط نہ رہیں، یہی مختلف ترجیحات ہم میں نفاق اور تفرقہ پیدا کر سکتی ہیں۔ مارتھا نے اپنی نعمت کو اپنے اور اپنی بہن کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے کا موقع دیا۔ اُس نے اپنی نعمت کو اجازت دی کہ خداوند کے ساتھ اپنے رشتہ اور تعلق پر سے اپنی توجہ ہٹا دے۔ خداوند یسوع مسیح نے بڑے صبر وتحمل سے مارتھا کی درخواست کو بغور سنا۔ اور اُسے بتایا کہ وہ بہت سی چیزوں کے فکروتردد میں پڑی ہوئی ہے۔

42 آیت میں خداوند نے اُسے بتایا کہ ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ مریم نے وہ اچھا حصہ چن لیا ہے جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔ ضرورت تھی کہ وہ بھی مریم کی طرح ایسے ہی حصہ کا چناؤ کرتی۔ اُسے اپنی بہت سی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اپنی توجہ خداوند پر مرکوز کرنا تھی۔ اُسے اپنے ذہن کو ہر طرح کے خلل سے آزاد کرتے ہوئے، دھیما مزاج اپنانے کی ضرورت تھی تاکہ اپنے خداوند کے ساتھ وقت گزار سکے۔

ہمارے لئے اس بات پر غور کرنا انتہائی اہم ہے کہ یسوع نے مارتھا کی خدمت پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جو کچھ مارتھا کر رہی تھی قابل تحسین تھا۔ اُس کی خدمت بہت ضروری تھی۔ مارتھا نے اپنی خدمت کو اجازت دی تھی کہ وہ اُس پر غلبہ جمالے اور قبضہ کرلے اور یوں اُس کے خداوند اور اُس کی بہن کے درمیان رکاوٹ کا باعث بن جائے۔ ہمارے لئے یہ کس قدر ضروری اور اہم ہے کہ ہم درست طریقہ سے چیزوں کی اہمیت کا اندازہ لگائیں۔ کبھی بھی اپنی مصروفیات یا منسٹریز کو اجازت اور موقع نہ دیں کہ وہ ہماری نظریں ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے خداوند یسوع سے ہٹادیں۔ اور اُس کے ساتھ ہمارے رشتہ اور تعلق میں ایک خلیج پیدا کردیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔خدا نے آپ کو کونسی نعمتوں یا قوتوں سے نوازا ہے؟ کس طرح یہ نعمتیں اور قوتیں کمزوری بن جاتی ہیں؟

☆۔کیا آپ نے کبھی کسی کی منسٹری پر تنقید کی ہے، محض اس لئے کہ خدمت کے تعلق سے اُن کا طرزِ فکر آپ سے مختلف ہے؟ اس روّیے کو بہتر بنانے میں معاونت کے طور پر ہم اس حوالے سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔اپنی خدمت اور خداوند کے ساتھ روزمرہ کی زندگی کا جائزہ لیں۔ کونسی ایسی چیزیں یا باتیں ہیں جو آپ کی توجہ میں خلل پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہیں تاکہ آپ ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے نہ رہیں۔

☆۔یہاں پر ہم "پس پردہ" منسٹریز کی معاونت اور مدد کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ ایسی منسٹریز کی چند ایک مثالیں پیش کریں۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے مدد مانگیں تاکہ آپ کی توجہ اور نگاہیں خداوند پر ہی لگی رہیں۔

☆۔ان لوگوں کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں جو آپ کی خدمت اور روحانی زندگی میں معاونت، اصلاح کاری اور ہر طرح سے مدد کے لئے آپ کے ساتھ کھڑے رہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو فضل دے تاکہ آپ اپنے ارد گرد خدمت کرنے والے لوگوں کی کاوشوں، نعمتوں اور لیاقتوں کے لئے خداوند کی شکرگزاری کرتے ہوئے انہیں سراہ سکیں۔

باب 40

ہمیں دُعا کرنا سکھا

لوقا 11:1-13 پڑھیں

ہم پہلے ہی متی 6:9-14 میں دُعائے ربانی کا جائزہ لے چکے ہیں۔ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے متی 6 باب میں سے بعض تعلیمی باتوں کو دھرایا ہے۔ اس دُعا کی زیادہ تفسیر و تشریح کے لئے متی 6:9-14 پر تفسیر دیکھیں۔ گیارھویں باب کا آغاز کسی جگہ پر خداوند یسوع مسیح کے دُعا کرنے سے ہوتا ہے۔

یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب خداوند یسوع مسیح دُعا کر چکے تو اُن کے شاگردوں نے پاس آ کر اُن سے کہا وہ اُنہیں اس طور سے دُعا کرنا سکھائے جس طرح یوحنا نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سکھائی ہے۔ ہمیں بائبل مقدس میں کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا ہے یوحنا نے اپنے شاگردوں کو کس طرح دُعا کرنا سکھائی تھی۔

خداوند یسوع کے شاگرد بلا شبہ اُن کے دُعائیہ طریقہ کار سے متاثر تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے پہلے ایک نمونہ دے کر دُعا کرنا سکھائی۔ اُن کے شاگردوں نے دیکھا کہ اُس کے لئے دُعا کس قدر اہم ہے۔ اور اُس دُعا نے اُن کی زندگی اور خدمت میں کیسا اہم کردار ادا کیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کو دیکھ کر شاگردوں کو اِس بات کا احساس ہوا کہ اگر اُنہیں موثر خدمت کرنا ہے تو اُنہیں دُعا کرنا سیکھنا ہوگی۔ اُن کی خدمت کا انحصار دُعا میں خدا کے طالب ہونے پر تھا۔

میرے لئے یہ انتہائی عجیب اور حیرت کی بات ہے کہ بہت سے بائبل کالجز اور بائبل سکولز میں دُعا پر بہت کم زور دیا جاتا ہے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سکھائی۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنی عملی زندگی سے نمونہ دے کر دُعا کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اُنہوں

نے بھی شاگردوں کو دُعا کرنا سکھائی۔

اگرچہ دُعا خدا سے محض باتیں کرنے کا سادہ سا معاملہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو یہ ایسا نہیں ہے، یہ محض خدا سے باتیں کرنے سے کہیں گہرا معاملہ ہے۔ ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ کس چیز کے لئے دُعا کرنی ہے؟ دُعا کرتے ہوئے ہم کس طرح خدا کی راہنمائی اور اُس کی آواز کو پہچانتے ہیں؟

یہاں پر دُعا سے مراد مختلف چیزوں کی لمبی چوڑی فہرست بیان کرنا نہیں ہے۔ شاگردوں نے خداوند یسوع مسیح کی دُعائیہ زندگی میں کوئی ایسی چیز دیکھی جو اُن کے لئے کشش کا باعث ہوئی۔ اُنہوں نے اس دُعا میں خداباپ کے ساتھ رفاقت اور گہری قربت کو دیکھا۔ شاگردوں نے دُعا میں ایک قوت اور جوش دیکھا۔ جس طرح کا رشتہ خداوند یسوع مسیح اپنے باپ کے ساتھ رکھتے تھے، شاگرد اُس گہرے تعلق اور قربت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اُن کے دلوں میں بھی یہ اُمنگ پیدا ہونے لگی کہ وہ بھی آسمانی باپ کے ساتھ ایسا ہی رشتہ اور گہرا تعلق استوار کریں۔ اُنہوں نے دیکھا کہ جو وقت خداوند یسوع مسیح دُعا میں گزارتے ہیں اُس سے قوت پیدا ہوتی ہے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ دُعا میں وقت گزارنے سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ کیا آپ کا دُعائیہ وقت خداباپ کے ساتھ گہری قربت اور رفاقت کا وقت ہوتا ہے؟

☆۔ کیا دُعا میں وقت گزارنے سے آپ کو دن بھر کے کاموں کے لئے حکمت اور قوت ملتی ہے؟

☆۔ کیا دُعا میں وقت گزارنے سے آپ کو روحانی تقویت ملتی ہے؟

☆۔ کیا آپ کا طرزِ زندگی اور خدمت ظاہر کرتی ہے کہ آپ نے آسمانی باپ کے ساتھ وقت گزارا ہے؟

☆۔ کیا دُعائیہ اوقات میں آپ خدا کی راہنمائی اور مرضی کو معلوم کرتے ہیں؟

☆۔ یا پھر آپ دُعا کے دوران سوئے ہی رہتے ہیں؟ کیا آپ حالتِ غنودگی میں دُعا کرتے

ہیں؟ خبردار ہو جائیں، ایسے دُعائیہ وقت سے آپ کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یہ تو گویا طفل تسلیاں ہیں کہ آپ ہر روز دُعا کرتے ہیں۔

وہ دُعا جو شاگرد دیکھنا چاہتے تھے ایسی دُعا تھی جو رکاوٹوں کو عبور کرتی ہوئی سیدھی آسمانی تخت تک پہنچے اور اُس کی حضوری کا گہرا تجربہ کرے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کی درخواست منظور کرتے ہوئے انہیں دُعا کرنا سکھائی۔ یہ دُعا اس طور سے مرتب کی گئی ہے کہ ایک نمونے کی دُعا کے طور پر کام کرتی ہے۔ متی 14-9:6 میں اس دُعا کی مکمل تفسیر وتشریح کو دیکھیں۔

5 آیت میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو دُعا میں ثابت قدم رہنے کی اہمیت کے بارے میں سکھایا۔ دُعا میں ایک بڑی رکاوٹ متزلزل (غیر مستحکم) ایمان ہے جو ہر طرح کی صورتحال میں ثابت قدم اور قائم نہیں رہتا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے تعلق سے ایک سبق سکھایا۔ اس کے لئے انہوں نے ایک ایسے میزبان کی مثال دی جس کے پاس آدھی رات کے وقت مہمان آتا ہے۔ اُس کے پاس اپنے مہمان کے آگے رکھنے کے لئے کوئی کھانا نہیں ہے۔

پس وہ اپنے ہمسایہ کے ہاں گیا اور اُس سے تین روٹیاں مانگیں۔ اُس کے پڑوسی نے اُسے بتایا کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ بستر پر ہے اور اُٹھ کر اُسے کچھ دے نہیں سکتا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگرچہ وہ بستر سے باہر نہیں آنا چاہتا تو بھی جب باہر کھڑا ہوا شخص دروازے پر دستک دیتا رہا تو وہ اُٹھ کر اُسے روٹیاں دینے پر مجبور ہو گیا تاکہ وہ بار بار دستک دینے سے اُس کا ناک میں دم نہ کر دے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر وہ مانگیں گے تو انہیں مل جائے گا۔ فعل "مانگنا" کا زمانہ مصدر مسلسل مانگتے رہنے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ محض ایک دفعہ مانگنا نہیں ہے۔ بلکہ مسلسل

مانگتے رہتا ہے۔ ''مانگو تو تمہیں مل جائے گا، ڈھونڈو تو پاؤ گے، دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھول دیا جائے گا۔'' دراصل اس خیال میں بار بار مانگنے کے مفہوم کو ہی دہرایا گیا ہے۔

خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ سکھا رہے تھے کہ وہ دُعا میں ہمت ہار کر دُعا کرنا بند نہ کر دیں۔ خداوند نے اُنہیں بتایا کہ جو مانگتا رہتا ہے بالآخر اُسے مل ہی جاتا ہے۔ اگر آپ مانگتے رہیں گے تو آپ کو مل جائے گا، ڈھونڈتے رہیں گے تو پائیں گے، دروازہ کھٹکھٹاتے رہیں گے تو آپ کے لئے کھول دیا جائے گا۔

ہمارے لئے یہ خیال کر لینا بڑا آسان ہوتا ہے کہ خدا ہماری دُعاؤں کا جواب دینے میں ہچکچاہٹ سے کام لیتا ہے۔ وہ آدمی جس سے روٹیاں مانگیں گئیں تھیں اُس نے تب ہی روٹیاں دیں جب اُس کا دوست اُس سے روٹیاں مانگتا رہا۔ بعض اوقات ہم محسوس کرتے ہیں کہ خدا ہماری دُعاؤں کو بھی ایسے ہی دیکھتا ہے۔ یہ حوالہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ اگر ہمارے دوست احباب ہم سے کچھ مانگیں تو ہم انسان ہوتے ہوئے اپنے کسی دوست کی درخواست پر توجہ کر لیتے ہیں تو کس قدر زیادہ آسمانی باپ ہماری دُعاؤں کا جواب دے گا؟ ہم 11، 13 آیت میں اِس بات کو دیکھتے ہیں۔

11، 13 آیت میں خداوند یسوع مسیح نے ایک اور مثال دی۔ اگر آپ کا بیٹا آپ سے مچھلی مانگے تو کیا آپ اُسے سانپ دیں گے؟ اگر وہ آپ سے انڈا مانگے تو کیا آپ اُسے بچھو پیش کریں گے؟ جواب بالکل، سادہ، صاف اور واضح ہے۔ اگرچہ ہم گناہ گار انسان ہیں تو بھی ہم اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں، اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔

خواہ ہم کس قدر بھی بُرے اور بدکار ہی کیوں نہ ہوں، تو بھی ہمیں یاد رہتا ہے کہ کس طرح ہم نے اپنے بچوں کو اچھی نعمتوں سے نوازنا ہے۔ خداوند یسوع ہمیں باور کروا رہے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ، جو کہ کامل، ازلی اور ابدی خدا ہے اُسے بھی معلوم ہے کہ ہماری کون کون سی ضروریات

ہیں۔

13 آیت پر خاص طور پر غور کریں کہ خداوند یسوع نے خصوصی طور پر یہ کہا کہ آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا۔ اس سیاق وسباق اور متن میں روح القدس کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ وہ اعلیٰ ترین نعمتیں اور برکات جو ہم مانگتے ہیں روح القدس کی وساطت سے ہی آتی ہیں؟ روح القدس ہی ہماری نجات کا منبع ہے۔ وہی قوت اور حکمت کا منبع ہے۔ روح القدس کے وسیلہ ہی سے ہم مختلف نعمتیں پاتے اور خدمت کے کام کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ روح القدس ہی ہم میں محبت، اطمینان، خوشی، تحمل، مہربانی، نیکی اور دیگر پھلوں کو پیدا کرتا ہے۔ ہمیں صرف اور صرف روح القدس کی خدمت کو اپنی زندگی میں قبول کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر ہم باپ سے درخواست کریں تو وہ اپنا روح القدس ہم پر نازل کرے گا۔ اور یوں ہمیں ہر طرح کی برکات سے نوازے گا تاکہ ہم مؤثر خدمت اور کامیاب مسیحی زندگی گزار سکیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ حقیقی دُعا ثابت قدم اور مستقل مزاجی سے کی جاتی ہے۔ ہمیں مانگتے رہنا، کھٹکھٹاتے رہنا اور ڈھونڈتے رہنا ہے۔

خدا ہماری دُعاؤں کا جواب فی الفور کیوں نہیں دیتا؟ اس کی کئی ایک وجوہات ہوسکتی ہیں۔ بعض اوقات وہ اس لئے بھی فوری طور پر جواب نہیں دیتا تاکہ ہم جان سکیں کہ ہر ایک چیز پر اُسی کا اختیار اور قدرت ہے۔

اگر خدا فوری طور پر ہماری دُعاؤں کا جواب دے دے تو پھر ہم یہ خیال کرنے لگیں گے کہ یہ اُس کا فرض تھا کہ وہ ہماری دُعاؤں کا جواب دیتا۔ دُعا کے جواب کا انتظار کرتے وقت یاد رکھیں کہ ہماری دُعا کے جواب کے وقت کا تعین خدا ہی کرتا ہے۔ وہی اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کب، کیسے اور کہاں پر آپ کی دُعا یہ درخواست پوری ہوگی۔

بعض اوقات خدا ہماری دُعاؤں کا جواب اس لئے بھی تاخیر سے دیتا ہے تا کہ معلوم کر سکے کہ ہم کس قدر سنجیدگی سے اُس کے حضور دُعائیہ درخواستیں پیش کر رہے ہیں۔ کتنی ہی بار ہم بلاسوچے سمجھیں اپنی دُعائیہ درخواستیں اس کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو کچھ ہمارے ذہن میں آئے، وہی کچھ مانگ لینا بہت آسان ہوتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کس قدر حقیقی طور پر آپ وہی کچھ خدا سے مانگ رہے ہیں جس کی آپ کو ضرورت ہے؟ کیا آپ ایک سال تک دُعا کرتے ہوئے بھی اُس سے وہی کچھ مانگنا چاہیں گے؟ کیا آپ وفاداری سے 15 سال تک بھی اُسی چیز کے لئے درخواست کرتے رہیں گے؟ بعض اوقات ہم خدا سے ایسی چیزوں کے لئے درخواست کرتے ہیں جو حقیقت میں ہماری ضرورت ہی نہیں ہوتیں اور ہم پورے دل سے اُن کے طلب گار بھی نہیں ہوتے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ سکھایا کہ نہ صرف اُنہیں دُعا میں مستقل مزاجی اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہے بلکہ توقع کرتے ہوئے ایمان کے ساتھ آسمانی باپ کے پاس آئیں۔ اگر ہم بڑے ہو کر ایک دوسرے کو اچھے تحائف دیتے ہیں تو پھر ہمیں اس بات کی توقع بھی کرنی چاہئے کہ ہمارا آسمانی باپ ہماری دُعاؤں کا جواب دیتے ہوئے ہمیں وہی چیزیں فراہم کرے گا جو ہماری ترقی اور آسمان کی بادشاہی کی وسعت کے لئے ناگزیر ہیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم بغیر کسی اُمید اور توقع آسمانی باپ کے پاس آتے ہیں۔ مذکورہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ بعض اوقات ہم قدوس خدا کی بہ نسبت گناہ گار انسانوں سے زیادہ توقع کرتے ہیں۔

اگر ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں کس طرح دُعا کرنی چاہئے تو خداوند یسوع مسیح ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں دُعائیہ درخواستوں کے تعلق سے اس قدر سنجیدہ ہونا پڑے گا کہ جب تک ہماری دُعاؤں کا جواب مل نہ جائے دُعا کرتے رہیں۔ لازم ہے کہ ہم مستقل مزاج اور ثابت قدم رہیں۔ جن چیزوں کے لئے ہم دُعا میں سنجیدہ ہونے کے لئے تیار نہیں، اُن کے لئے دُعا بھی نہ

کریں۔

اگر ہم نے یہ سیکھنا ہے کہ کس طرح دُعا کرنی ہے تو پھر توقع اور ایمان کے ساتھ خدا کی حضوری میں آئیں۔ اِس احساس اور ایمان کے ساتھ دُعا میں جائیں کہ خدا روح القدس کے وسیلے سے ہمیں ہر ایک اچھی نعمت اور برکت سے نوازنا چاہتا ہے۔ آئیں اِس فہم کے ساتھ اُس کی حضوری میں چلیں کہ وہ ہمارے دنیوی والدین اور دوست احباب سے کہیں زیادہ ہم سے پیار کرتا اور ہم سے رفاقت رکھنا چاہتا ہے۔ ہماری رفاقت ہی اُس کی خوشنودی ہے۔ ہماری جسمانی زندگی اور دینداری کے لئے وہ سب کچھ مہیا کرنا چاہتا ہے۔

ہمارے شک وشبہات ہی ہماری دُعاؤں کا جواب آنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اگر ہم دُعا کرنا سیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ہر طرح کے شک وشبہات، وسوسے اور بے اعتقادی کو دُور کرتے ہوئے پُر جوش انداز سے دُعا میں اِس توقع کے ساتھ آئیں کہ خدا اپنے وعدہ کے مطابق سب کچھ مہیا بھی کرے گا۔ اُس سے بڑی چیزوں کی توقع کریں اور پھر ثابت قدم رہیں۔ جب تک ہم اُس کے وعدوں کی تکمیل کے وسیلے سے اُس کی وفاداری کو دیکھ نہ لیں، ثابت قدم اور مستقل مزاج رہیں۔

یہی نصیحت خداوند یسوع مسیح نے اپنے اُن شاگردوں کو دی تھی جو یہ سیکھنا چاہتے تھے کہ اُنہوں نے کس طرح دُعا کرنی ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔آپ کے خیال میں خدا کیوں دُعاؤں کا جواب دینے میں تاخیر کرتا ہے؟
☆۔کیا آپ نے غیر سنجیدگی سے خداوند سے دُعا میں کچھ مانگا ہے؟ وضاحت کریں۔
☆۔ثابت قدمی اور استقلال اور توقع کے ساتھ دُعا کرنے کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟
☆۔آپ کی خدمت اور روزمرہ کی زندگی میں دُعا کا کیا کردار ہے؟
☆۔کیا آپ استقلال اور مستقل مزاجی سے دُعا کرتے ہیں؟ یہ حوالہ کس طرح دُعا میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے منت کریں کہ وہ دُعا اور ایمان میں آپ کی توقعات میں اضافہ کرے۔
☆۔اس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار ہوں کہ وہ آپ کی ہر ایک ضرورت مہیا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔
☆۔خداوند سے ایسے اوقات کے لئے معافی مانگیں جب آپ دُعا کرنے کے لئے وفادار نہ رہے اور ایسے وقتوں کے لئے بھی خدا سے معافی مانگیں جب آپ نے اُس پر شک کیا۔

باب 41

فریسیوں پر افسوس

لوقا 11:37-54

خداوند یسوع مسیح کا اکثر و بیشتر فریسیوں کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو جاتا تھا۔ وہ ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہتے تھے تاکہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم یا خدمت میں کوئی نقص نکالیں۔ وہ تمام لوگ جن کے درمیان یسوع نے خدمت گزاری کا کام کیا تھا، ان میں سب سے زیادہ مذہبی قسم کے لوگ فریسی تھے۔ فریسی جس قدر مذہبی تھے اسی قدر سچائی سے دور تھے۔

اس موقع پر ایک فریسی نے یسوع کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا۔ ایک فریسی کے لئے اتنا بڑا اقدم اٹھانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ جب آپ کسی کو اپنے گھر کھانے پر بلاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس شخص کی عزت افزائی کر رہے ہیں۔ فریسی قابلِ اعتراض ایمان اور رسومات ماننے والے لوگوں سے دور ہی رہتے تھے۔ وہ یسوع کو ایسا ہی شخص سمجھتے تھے۔ یہ بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ آیا میزبان فریسی یسوع کی باتوں میں دلچسپی رکھتا تھا یا پھر اس نے بھی کوئی خامی یا عیب تلاش کرنے کے لئے یہ موقع پیدا کیا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے اس کے دعوت نامہ کو قبول کیا اور اس کے گھر کھانا کھانے چلے گئے، خداوند یسوع اس کے ساتھ کھانے کی میز پر موجود تھے۔ فریسیوں کا یہ دستور تھا کہ وہ کھانے سے قبل اپنے ہاتھ دھوتے تھے۔ فریسیوں کے ذہن میں اس رسم کو ترک کرنا خدا کے نزدیک آلودہ اور ناپاک ہونے کے مترادف تھا۔ یہ وہ رسم تھی جس کا فریسیوں نے موسوی شریعت کے ساتھ اضافہ کیا تھا۔ وہ اپنی انسانی رسومات اور روایات کو موسیٰ کی شریعت کا درجہ اور مقام دیتے تھے۔ جب اس فریسی نے دیکھا کہ یسوع نے رسمی طریقے سے ہاتھ نہیں دھوئے، تو اسے بہت تعجب ہوا۔

خداوند یسوع مسیح نے اِس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اُس سے کلام کیا کہ کس طرح فریسی جسمانی پاکیزگی اور صفائی پر زور دیتے ہیں اور ذہنی اور دلی پاکیزگی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ فریسی اُس پیالہ کی مانند ہیں جو باہر سے تو پاک اور صاف دکھائی دیتا ہے لیکن اندر سے ہر طرح کی نجاست سے بھرا ہوا ہے۔ فریسی لوگ مذہبی دستور کے مطابق اپنے ہاتھ دھو کر صاف کرتے تھے اور یوں شریعت کی تعمیل کرتے تھے۔ اگرچہ وہ ظاہری طور پر بڑے مذہبی تھے، تو بھی اندر سے لالچ اور ہر طرح کی بدی اور روحانی آلودگی سے بھرے ہوئے تھے۔

خداوند یسوع مسیح نے 40 آیت میں فریسی کو یاد دلایا کہ خدا ہی ہے جس نے ظاہر و باطن خلق کیا ہے۔ درست باتیں کہنا اور درست کام کرنا نسبتاً آسان ہے۔ لیکن درست رویے اور درست تصورات اور خیالات رکھنا قدرے مشکل ہے۔ آپ ظاہری طور پر اپنے خدا کی پرستش اور عبادت کر سکتے ہیں لیکن اپنے باطن میں اُس سے کوسوں میل دور بھی ہو سکتے ہیں۔ آپ اپنے ہمسایہ کی مدد کر سکتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں اس کے لئے تلخی، کڑواہٹ اور غصہ بھرا ہوا ہو۔ خدا اس بات کی توقع کرتا ہے کہ ہمارے باطن بھی اُسی قدر صاف ہوں جس قدر ہم ظاہری پاکیزگی اور صفائی پر زور دیتے ہیں۔ حقیقی پاکیزگی کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح 41 آیت میں ایک دلچسپ بات کرتے ہیں۔

"ہاں اندر کی چیزیں خیرات کر دو تو دیکھو سب کچھ تمہارے لئے پاک ہوگا۔"

ہمیں اِس آیت سے کیا سمجھنا چاہئے؟ ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ خداوند یسوع مسیح اس بیان میں فریسی سے کیا خاص بات کہہ رہے تھے لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی خاص نکتہ پر اس کی توجہ مبذول کر رہے تھے۔ کیا خداوند یسوع مسیح اُس فریسی کے دل کے رویہ کو سمجھتے ہوئے اُس سے بات کر رہے تھے؟ کیا یہ فریسی حرص و ہوس اور لالچ اور مال متاع جمع کرنے کی کشمکش سے دوچار

تھا؟ کیا خداوند یسوع مسیح اُسے کہہ رہے تھے کہ اُسے اپنے اندر کے لالچ کو ترک کرتے ہوئے اُن چیزوں کو دے دینا ہوگا جو وہ کئی برسوں سے جمع کر رہا تھا؟ جب وہ باطنی اعتبار سے لالچ اور گناہ کے مسئلہ سے آزاد ہو جائے گا، تو تب ہی وہ باطنی اور حقیقی طور پر پاک اور صاف ہوگا۔ وہ فریسی جس قدر بھی اپنے ہاتھ پاک اور صاف کر لیتا ایسا کرنے سے اُس کے گناہ آلودہ دل کو پاک صاف کرنے میں کوئی مدد نہیں ملتی تھی۔ اُس کے ہاتھ تو پاک صاف ہو سکتے تھے لیکن اُس کا دل پھر بھی خدا کے حضور گندہ اور ناپاک ہو سکتا تھا۔ اِس کے برعکس اگر اُس کا دل پاک صاف ہوتا تو وہ خدا کے حضور راستباز ٹھہر سکتا تھا۔

فریسی لوگ اپنی مذہبی رسوم کا بڑا خیال رکھنے والے لوگ تھے۔ وہ مذہب کی پاسداری کی خاطر پودینے اور سونف کا دسواں حصہ خداوند کے لئے الگ اور مخصوص کرتے تھے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فریسی لوگ کس قدر مذہبی اور کٹر قسم کے لوگ ہوں گے، وہ بیج تک گن کر اُن کا دسواں حصہ خداوند کے حضور پیش کیا کرتے تھے۔ وہ اِس طرح کے دینے کے معاملہ میں مذہبی اور وفادار تھے، تو بھی اُنہوں نے خدا کی محبت اور انصاف کو نظر انداز کر دیا تھا۔

ظاہری طور پر اُنہوں نے ہر ایک اچھا کام کیا لیکن خدا اور اپنے جیسے انسانوں سے محبت کرنے میں ناکام ہو گئے تھے۔ اگر آپ کے دل میں اپنے بھائی کے لئے نفرت اور عداوت ہے تو پھر مذہبی، پارسا اور دکھاوے کے مذہبی کاموں کا کیا فائدہ؟ اگر ہم خداوند اپنے خدا سے محبت نہیں کرتے تو ہماری اچھی منسٹری کا کیا فائدہ؟ خداوند یسوع مسیح نے اُس فریسی سے کہا کہ وہ خداوند اپنے خدا سے محبت رکھے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ انصاف سے پیش آئے۔ خداوند نے دہ یکی دینے کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ اِس پر زور دیا کہ پہلے وہ خداوند اپنے خدا اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اپنے تعلقات اور رویوں کو تبدیل کر کے کلام کے مطابق بنائے۔

فریسی عبادت خانوں میں اچھی اور عزت کی جگہ پر بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ بازاروں میں لوگوں کی

توجہ کا مرکز ہونا اُنھیں بڑا اچھا لگتا تھا۔ وہ زرق برق پُرکشش لباس پہنتے تھے تاکہ لوگ اُن کی طرف متوجہ ہوں اور اُن کے بلند مرتبہ کی وجہ سے اُن کا احترام کریں۔ دورِ حاضرہ میں کچھ ایسے پاسبان اور راہنما بھی موجود ہیں جو آج بھی سامنے کی نشست پر مخصوص لباس پہن کر بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔ اُنھیں بڑا اچھا لگتا ہے جب لوگ اُن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اُن کے بلند مرتبہ کی وجہ سے جب لوگ اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور اُن کے لئے تعریفی کلمات ادا کرتے ہیں تو اُنھیں بڑا اچھا محسوس ہوتا ہے۔ یہی کچھ فریسی کیا کرتے تھے۔

لیکن اُن کا باطن درست نہ تھا۔ جب خداوند یسوع مسیح فریسیوں کے تعلق سے بات چیت کر رہے تھے تو شرع کے عالموں نے بھی قائلیت محسوس کرنا شروع کر دی۔ فریسیوں کو یسوع کی باتیں بڑی طنز آمیز معلوم ہوئیں، اُنہوں نے کہا: "اے اُستاد، ان باتوں کے کہنے سے تو ہمیں بھی بے عزت کرتا ہے۔" (46 آیت)

اُنھوں نے دیکھا کہ جو کچھ خداوند یسوع مسیح کہہ رہے ہیں اُن سب باتوں کا اطلاق اُن پر بھی ہوتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے شرع کے عالموں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: "اے شرع کے عالمو! تم پر بھی افسوس، کہ تم ایسے بوجھ جن کو اُٹھانا مشکل ہے آدمیوں پر لادتے اور آپ ایک اُنگلی بھی اُن بوجھوں کو نہیں لگاتے۔" (لوقا 11:46)

خداوند یسوع مسیح نے شرع کے عالموں پر الزام لگایا کہ وہ جن باتوں کی تعلیم دیتے ہیں خود اُن پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ وہ لوگوں کو تو بتاتے تھے کہ اُنھیں کیا کرنا چاہئے لیکن خود کچھ نہیں کرتے تھے۔ اُنھوں نے لوگوں کو شریعت کے تقاضوں کے بوجھ تلے دبایا ہوا تھا، لیکن وہ اس سلسلہ میں لوگوں کی بالکل مدد نہیں کرتے تھے۔ اگر سچائی کا علم ہمارے دلوں کو تبدیل نہیں کرتا اور ہماری زندگیوں پر اثر انداز نہیں ہوتا تو اس کا کیا فائدہ؟ شرع کے عالموں نے اس بات کو آسان نہ بنایا کہ لوگ پاکیزگی میں چل سکیں، اُنھوں نے لوگوں پر شرع کے تقاضوں کا انبار لگاتے ہوئے

پاکیزگی کو اس قدر مشکل بنا دیا کہ کوئی اس کے حصول کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ لوگوں کو سچائی کی تعلیم ضرور دیتے تھے لیکن وہ سچائی لوگوں کی زندگی کو تبدیل کر کے انہیں خدا کے قریب لانے سے قاصر تھی۔

انہی عالموں نے نبیوں کی قبریں تعمیر کروائی تھیں، اور اپنے افعال واعمال سے یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ اُن کی تعظیم کرتے ہیں، لیکن اصل میں یہ اُن ہی کی اولاد تھے جنہوں نے نبیوں کو قتل کروایا تھا۔ (47 آیت) انہوں نے نبیوں کے پیغام سن کر اُن کی کوئی قدر نہ کی۔ وہ خدا کی نظر میں نبیوں کے خون کے ذمہ دار تھے۔ اگر چہ انہوں نے جسمانی اعتبار سے خود انہیں قتل نہیں کیا تھا، لیکن وہ اُسی قدر مجرم تھے جس قدر اُن کے باپ دادا۔

50 آیت بڑی معنی خیز ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے شرع کے عالموں کو بتایا کہ اُن کی اولاد بنائے عالم کے وقت سے لے کر تمام نبیوں کے خون کی ذمہ دار ہوگی۔ اگر ہم نبیوں کی باتوں کو رد کر دیتے ہیں، تو ہم بالکل اُن لوگوں کی طرح ہی مجرم قرار پاتے ہیں جنہوں نے اُن نبیوں کو قتل کیا تھا۔ خداوند یسوع مسیح ہماری جانب سے نبیوں کے رد کئے جانے کو اسی طور سے دیکھتے ہیں جس طرح بائبل کے دور میں لوگ نبیوں کو رد کر دیا کرتے تھے۔ ہم اپنے دلوں میں اُن نبیوں کو قتل کرتے ہیں اور ایک دن اُن کے خون کے بھی ذمہ دار ہوں گے۔ ایک بار پھر ہم یہاں پر دل کے رویہ کی اہمیت کو دیکھتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح شرع کے عالموں پر الزام عائد کرتے ہیں کہ انہوں نے معرفت کی کنجی چھین لیں۔ (52 آیت)

یہ معرفت کی کنجی کیا ہے؟ اگر چہ اس تعلق سے کئی ایک آرا پائی جاتی ہیں۔ تاہم ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خداوند یسوع مسیح اور اس کا صلیب پر کیا گیا کام ہی معرفت کی کنجی ہے۔ خدا اور اس کے مقصد کا فہم ایک بنیادی اور کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ آج بہت سے لوگ خداوند یسوع مسیح اور صلیب کے بغیر زندگی کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوں گے۔ یہ شرع کے عالم بھی سچائی تک رسائی حاصل نہ کر پائے۔ کیوں کہ انہیں خداوند یسوع مسیح کے تشخص اور اس کے صلیبی کام کا فہم حاصل نہ ہوا تھا۔ انہوں نے اس دُنیا میں خدا کے مقصد کا فہم عطا کرنے والی کُنجی کو رد کر دیا۔

خداوند یسوع مسیح کی یہ سب باتیں فریسیوں اور شرع کے عالموں کو اچھی نہ لگیں۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ "جب وہ وہاں سے نکلا تو فقیہ اور فریسی اُسے بے طرح سے چھیڑنے لگے تاکہ وہ بہت سی باتوں کا ذکر کرے اور اس کی گھات میں رہے تاکہ اُس کے منہ کی کوئی بات پکڑیں"

(آیت 53-54)

اس حوالہ میں بہت سی صداقتیں پائی جاتی ہیں۔ خدا نے ہمیں ظاہری راستبازی سے کہیں زیادہ باطنی راستبازی کے لئے بلایا ہے۔ اُس نے ہمیں بلایا ہے تاکہ ہم اپنے رویوں، خیالات اور تصورات کے تعلق سے محتاط رہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہمیں اپنے افعال و اعمال کے بارے میں بھی محتاط رویہ اپنانا ہوگا۔ وہ ہمارے باطن پر نگاہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ دیکھتا ہے، اس کے لئے ہمارا احتساب بھی کرے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند کے ساتھ خالص دل کے ساتھ چلنے کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔کیا آپ نے کبھی فریسیوں کی طرح خود کو آدمیوں کی طرف سے تعریفی اور ستائشی کلمات کے طالب ہوتے ہوئے محسوس کیا ہے؟ یہ حوالہ کون سی باتوں کے تعلق سے خبردار کرتا ہے؟

☆۔خدا کے کلام کو رد کرنا اس قدر سنجیدہ معاملہ کیوں ہے؟ آج خدا کے کلام کو رد کرنا خدا کی نظر میں کیسا معلوم ہوتا ہے؟

☆۔یسوع مسیح کس طرح حکمت و معرفت کی کنجی ہیں؟ کیا ہم یسوع کے بغیر زندگی کو سمجھ سکتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اگر آپ یسوع مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر دیکھتے ہیں تو اُس کا شکر ادا کریں کہ اُس نے آپ کو زندگی کا معنی و مقصد عطا کر دیا ہے۔

☆۔اگر آپ نے ابھی تک خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو ابھی اپنا دل اس کے لئے کھول دیں اور اس سے معافی مانگیں کہ آپ اس صلیبی کام کو رد کرتے رہے جو اس نے آپ کے لئے کیا ہے۔

☆۔چند لمحات کے لئے کسی ایسے شخص کے لئے دُعا کریں جو فقیہ اور فریسی لوگوں کی طرح اس بات کو نہیں سمجھتا کہ اُسے یسوع کی ضرورت ہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور آپ پر ظاہر کرے کہ کون سی چیزیں اُس کی مرضی اور کلام کے خلاف آپ کے دل میں موجود ہیں۔

باب 42

بیوقوف دولتمند کی تمثیل

لوقا 12:13-21 پڑھیں

بہت سے بیمار اور کمزور لوگ یسوع کے پاس آئے۔ اسی طرح بہت سے بدروح گرفتہ لوگ بھی وہاں پر لائے گئے جو طرح طرح کے دکھوں میں مبتلا تھے۔ لوقا 12 باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع کو ایک خاص قسم کی درخواست پیش کی گئی۔ بھیڑ میں سے ایک شخص نے یسوع سے درخواست کی کہ وہ اُس کے بھائی سے کہے کہ وہ میراث کا حصہ اُسے دے۔

خدا کے خادم ہوتے ہوئے، ہمیں ہر طرح کے مسائل کے حل کے لئے بلایا جائے گا۔ دراصل بعض معاملات جو ہم تک لائے جائیں گے اُن کا مقصد صرف اور صرف ہماری توجہ خدا کی خدمت سے ہٹانا ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح نے اُس شخص کی بات ضرور سنی لیکن اس مسئلہ میں نہیں اُلجھے۔ خداوند یسوع مسیح نے 14 آیت میں اُس شخص کو جواب دیا، "میاں! کس نے مجھے تمہارا منصف یا بانٹنے والا مقرر کیا ہے؟" خداوند یسوع مسیح نے اُس درخواست کے پس پردہ اصل معاملہ کو دیکھا۔ 15 آیت میں خداوند نے بھیڑ سے مخاطب ہو کر کہا کہ وہ لالچ کے تعلق سے خبردار رہیں۔

یہ بات تو یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ خداوند یہاں پر کس شخص کے لالچ کی بات کر رہے ہیں؟ ہو سکتا ہے کہ وہ بھائی جس نے میراث پر قبضہ کیا ہوا تھا لالچ سے بھرا ہوا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میراث کے حصول کی کوشش میں لگا ہوا یہ شخص بھی مجرم ہو۔

فیجی کے حالیہ دورہ کے دوران، میں اپنے اردگرد ضروریات دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بار بار لوگ اپنے ہاتھ پھیلائے خوراک یا روپیہ پیسہ لینے کے لئے میرے پاس آتے تھے۔ اس طرح کی

صورتحال میں اپنے اندر ایک احساس جرم محسوس کرنا کس قدر آسان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دشمن آپ سے یوں مخاطب ہو۔" آپ کیسے مسیحی ہیں، اگر آپ لوگوں کے مانگنے پر ان کو کچھ نہیں دے رہے؟" ابلیس یا لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ کرنے کی بجائے آپ خدا کی آواز سننے کو ترجیح دیں۔ جب خدا مجھے کسی فرد واحد کی ضرورت کے تعلق سے کہے گا تو میں ضرور دوں گا۔ ہمیں ہر ایک درخواست پر توجہ نہیں دینی چاہئے اور اگر ہم ایسا کریں گے تو ہر کسی کے معیار اور سوچ پر پورا نہیں اتر پائیں گے۔

اگر ہم احتیاط سے کام نہیں لیں گے تو ابلیس ہمیں طرح طرح کی فکروں اور بوجھ تلے دبا دے گا۔ کئی دفعہ خداوند یسوع مسیح کسی مسئلہ، مشکل اور صورتحال پر توجہ دیئے بغیر ہی آگے بڑھ گئے کیوں کہ اس میں کسی طرح کا عمل دخل آسمانی باپ کی مرضی نہیں تھی۔ ہمیں حقیقی امتیاز کی ضرورت ہے تا کہ ہم خدا کی راہنمائی کو جان سکیں۔

دوسری بات جو ہمیں یہاں پر سیکھنے کی ضرورت ہے: ممکن ہے کہ ہم خداوند کے پاس ایسی درخواستیں لے کر آئیں جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے گناہ آلودہ ہوں۔ یہ شخص اپنی درخواست یسوع کے پاس لے کر آیا لیکن اس درخواست کے پیچھے لالچ کا گناہ تھا۔ جب ہم دُعا کریں تو ہمیں کس قدر محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی درخواستوں کے پیچھے محرکات کو جاننے کی ضرورت ہے۔

کیا یہ درخواستیں اس دل سے نکل رہی ہیں جو آسمانی باپ کی مرضی اور اُس کی بادشاہت کے لئے دھڑکتا ہے؟

کیا ہم خداوند سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہماری گناہ آلودہ خواہشوں کی تسکین کا سامان مہیا کرے؟ یسوع جو ساری دانائی اور حکمت کا منبع ہے۔ وہ ہماری درخواستوں کے پیچھے ہمارے دلی محرکات اور اُن کے پس پردہ دلی رویوں پر بھی نگاہ کرتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے دونوں بھائیوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے والے گناہ کی سرزنش کی۔ خداوند یسوع مسیح نے اس شخص کے مسئلہ کو موجود تمام لوگوں کی نصیحت اور سبق کے لئے استعمال کیا۔ خداوند یسوع مسیح نے سب کو بتایا کہ کسی بھی شخص کی زندگی اس کے مال و دولت کی بہتات اور افراط پر موقوف نہیں ہے۔ لالچ کا گناہ صرف دولت مند لوگوں کا گناہ نہیں ہے۔ وہ لوگ جن کے پاس کافی روپیہ پیسہ اور مال متاع نہیں ہوتا وہ لوگ بھی جائیداد اور املاک کی حرص و ہوس کا شکار ہو سکتے ہیں۔

لالچ کے خطرے کی وضاحت کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح نے لوگوں کو ایک دولتمند شخص کی کہانی سنائی، جس کے کھیتوں میں بڑی فصل ہوئی، جب اس نے فصل کی کثرت دیکھی تو اپنے آپ سے یوں مخاطب ہوا۔ "میں یوں کروں گا کہ اپنی کوٹھیاں ڈھا کر ان سے بڑی بناؤں گا۔ اور اُن میں اپنا سارا اناج اور مال بھر رکھوں گا۔" (17 آیت)

جب اُس نے اپنی کثیر فصل دیکھی تو اس کے دل میں لالچ پیدا ہو گیا۔ اُس نے اپنے گودام بڑے بنانے کا فیصلہ کیا، تاکہ اُس کے پاس اپنا کثیر اناج جمع کرنے کے لئے زیادہ جگہ ہو۔ اس نے اپنے آپ سے کہا: "تیرے پاس بہت برسوں کے لئے مال جمع ہے" (19 آیت) اس شخص نے اچھی زندگی بسر کرنے کے لئے اپنا ذہن بنایا۔ وہ آرام کرنے اور پر آسائش زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اُسے اب اس بات کی مطلق فکر نہ تھی کہ اُس نے کیا کھانا ہے؟ اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی دولت اپنے لئے جمع کر رکھے گا۔

جو کچھ اُس کے پاس موجود تھا، اُس نے دوسروں میں بانٹنے کا کچھ خیال نہ کیا۔ لالچ کا یہی کام ہے۔ لالچ ہمارے اردگرد کے لوگوں کی ضروریات اور مسائل کے تعلق سے ہماری آنکھوں کو اندھا کر کے ہمیں سنگدل بنا دیتا ہے۔

جب اُس شخص نے اپنے گودام بڑے بنا کر اُن میں اناج جمع کرنے کا سوچا، خدا نے اُسے کہا کہ۔

وہ کس قدر احمق ہے۔ اُسی رات خدا نے اُس کی جان اُس سے طلب کر لی۔ اُس کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ وہ جمع شدہ چیزوں سے لطف اندوز ہوئے بغیر ہی اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ خداوند یسوع مسیح نے جمع شدہ لوگوں کو بتایا کہ جو لوگ مال جمع کر رکھتے ہیں اُن کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔ کیوں کہ ایسے لوگ خداوند کے نزدیک دولت مند نہیں ہوتے ہیں۔

اس تمثیل میں ایک سخت تنبیہ پائی جاتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس تمثیل کے مرکزی کردار کی مذمت اور سرزنش کی۔ کیوں کہ اُس نے اپنے لئے مال جمع کیا تھا لیکن وہ خدا کے نزدیک دولت مند نہیں تھا۔ خدا کے نزدیک دولت مند ہونے سے کیا مراد ہے؟

متی 25:45 میں خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ "اُس وقت وہ اُن سے جواب میں کہے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا۔" ہم واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ جو کچھ ہم دوسروں کو دیتے ہیں، خدا کو دیتے ہیں۔ ہم خدا کی طرف سے عطا کردہ وسائل کو محتاجوں اور ضرورت مندوں کے لئے استعمال کرنے سے خدا کے نزدیک دولت مند ہو سکتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر لالچ کے گناہ کی بات کر رہے ہیں۔ خداوند کو اس بات کا موقع دینے میں کوئی خرابی نہیں کہ وہ ہمیں برکت دے۔ جب ہمارے پاس کچھ نہ ہو تو ہم کسی کو بھی کچھ نہیں دے سکتے۔ خدا نے اس تمثیل کے کردار کو برکت بخشی تھی۔ برکت گناہ کا باعث نہیں تھی۔ گناہ تو خدا کی عطا کردہ برکات کو دوسروں کے لئے استعمال نہ کرنے کا رویہ ہے۔ دوسروں کے لئے باعثِ برکت ہونے کی بجائے اُس نے سب کچھ اپنے لئے ہی جمع کر رکھنے کا سوچا۔ وہ ایک ایسا وسیلہ نہیں بننا چاہتا تھا جس سے خدا کی برکات کا بہاؤ دوسروں تک پہنچ سکے۔ خداوند نے اس خود غرض رویے کی مذمت کی۔ خدا کرے کہ اُس کی برکات کا دھارا ہم میں سے بہتا ہوا دوسروں تک

پہنچے۔ آمین!

چند غور طلب باتیں

☆۔ لالچ کا گناہ کیا ہے؟

☆۔ کیا اپنی زندگی میں خدا کی برکات کا طالب ہونا غلط بات ہے؟ ہم کیسے لالچی ہونے اور خدا کی برکات کے طالب ہونے میں فرق کو سمجھتے ہیں؟ ہمیں کیوں کر خدا کی برکات کے طالب ہونا چاہئے؟

☆۔ خدا نے آپ کو کس چیز سے برکت دی ہے؟ اس برکت کے ساتھ آپ کس طرح اردگرد کے لوگوں کے لئے بھی باعث برکت ہو رہے ہیں؟

☆۔ کیا آپ نے خود کو ایسے لوگوں کی خدمت کرتے ہوئے دشمن کے پھندے میں پھنستے دیکھا ہے جن کی خدمت کے لئے خدا نے آپ کو نہیں بلایا؟ ہم کس طرح دشمن کی طرف سے پیدا ہونے والے خلل اور خدا کی بلاہٹ میں فرق معلوم کر سکتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ جس طور سے خدا نے آپ کو برکت دی ہے اُس کے لئے اُس کے حضور میں شکرگزار ہوں۔

☆۔ چند مخصوص برکات کی فہرست بیان کریں۔

☆۔ خدا کی دی ہوئی برکات کے ساتھ دوسروں کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے خدا سے فضل مانگیں۔

☆۔ خداوند سے امتیاز کی روح مانگیں تاکہ آپ خدا کی راہنمائی اور دشمن کی طرف سے ذہنی خلل اور اُلجھاؤ میں فرق معلوم کر سکیں۔

باب 43

چوکس نوکروں کی تمثیل

لوقا 12:35-48 پڑھیں

اس باب کے آغاز میں خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ انہیں ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہئے، ایسا کہ اُن کے چراغ جلتے رہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنی بات کی وضاحت کے لئے، ایک ایسے نوکر کی تمثیل پیش کی جو اپنے مالک کا منتظر تھا جس نے شادی کی ایک ضیافت سے واپس لوٹ کر آنا تھا۔

تصور کی آنکھ سے اس سارے منظر کو دیکھیں، کہ مالک آدھی رات کے وقت واپس لوٹتا ہے۔ نوکر بستروں پر جا کر سو چکے ہیں، تمام روشنیاں بند ہو چکی ہیں، دروازوں پر قفل (تالے) ہیں۔ تاریک اور سرد رات کو وہ باہر کھڑا دروازہ کھلنے کا منتظر ہے۔ جبکہ اس کا نوکر باہر آنے سے پہلے اپنا لباس زیب تن کرنے کے بعد چراغ میں تیل ڈال کر چراغ روشن کرتا ہے۔ مالک ایسے نوکر کے بارے میں کیا سوچے گا؟ کیا وہ اس پر ناراض نہ ہوگا؟

اگر نوکر اپنے فرائض کی انجام دہی میں سست نہ ہوتا تو وہ دروازہ پر کھڑا اپنے مالک کا انتظار کر رہا ہوتا۔ وہ جا کر بستر پر نہ سوتا بلکہ لباس زیب تن کئے، جلتا اور تیل سے بھرا چراغ تھام کر اپنے مالک کا انتظار کر رہا ہوتا۔ اور یوں دروازہ کھول کر اپنے مالک کو خوش آمدید کہتا۔

خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو بتاتے ہیں کہ اگر مالک اپنے نوکر کو چوکس، بیدار اور منتظر دیکھتا تو اچھا ہوتا۔ اگرچہ مالک تو مالک ہوتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے نوکروں کو بیدار اور منتظر دیکھتا تو یقیناً وہ انہیں اپنے ساتھ کھانے کی میز پر بلاتا۔ کیوں کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہوشیار اور مستعد پائے گئے۔ اپنی تابعداری، وفاداری اور خلوص کی بنا پر انہیں اپنے مالک کی

طرف سے ایک خاص تائید اور حمایت ملتی۔ اور وہ مالک کے منظورِ نظر ٹھہرتے۔
خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو بتایا کہ مالک رات کے کسی بھی پہر آ سکتا تھا۔ اگر وہ نوکر وفادار اور دیانتدار ہوتا تو اپنے مالک کا صبح کے پہلے پہر تک واپس لوٹنے کا انتظار کرتا رہتا۔
اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ چور رات کے اس پہر آ رہا ہے، تو ہم اُس کی گھات میں بیٹھے اُس کے آنے کا انتظار کر رہے ہوتے۔ عین ممکن ہے کہ ہم جاگتے ہی رہتے تاکہ چور کی آمد پر اپنے گھر کا دفاع کر سکیں۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر ہمارے ذہن نشین کرتے ہیں کہ وہ چور کی مانند آئیں گے۔ (39 آیت دیکھیں) وہ اُس وقت آئیں گے جب اُس کے لوگ اُس کی راہ نہیں دیکھتے ہوں گے۔
اگرچہ ہمارے لئے اس تمثیل کے معنی و مفہوم کو سمجھنا قدرے آسان ہے، لیکن اُس وقت شاگردوں کے لئے اس تمثیل کو سمجھنا مشکل تھا۔ جو کچھ خداوند یسوع مسیح نے کہا، پطرس نے سن کر تعجب کیا کہ اس کا کیا معنی ہو سکتا ہے۔ (41 آیت) ''پطرس نے کہا کہ اے خداوند تو یہ تمثیل ہم ہی سے کہتا ہے یا سب سے؟ خداوند یسوع مسیح نے اس بات کا جواب پطرس کو ایک اور تمثیل سے دیا۔
اس دوسری تمثیل میں مالک نے ایک داروغہ کی کہانی سنائی جس کے مالک نے اُسے اپنے نوکروں پر مقرر کیا۔ خداوند نے کہا کہ داروغہ کی اسی میں بھلائی اور بہتری ہوتی اگر اُس کا مالک واپس آ کر سونپی ہوئی ذمہ داری کے مطابق اُسے کام کرتے ہوئے دیکھتا۔ خداوند یسوع مسیح پطرس کو کیا بتا رہے تھے؟
یہ تمثیل جس میں ایک داروغہ کو دوسرے نوکروں پر مقرر کر کے اُسے ایک ذمہ داری سونپی گئی تھی، پطرس کے لئے بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ یوحنا 15:21 میں یسوع نے پطرس سے کہا کہ وہ اس کے بڑے چرائے۔ پطرس اور دوسرے رسول خداوند کے خادمین تھے۔ جنہیں یہ ذمہ داری سونپی

گئی تھی کہ وہ اُس کے لوگوں کی گلہ بانی کریں۔ پطرس کی بلاہٹ یہ تھی کہ وہ بطور داروغہ اپنے فرائض سرانجام دے۔ خداوند یسوع مسیح کی یہ توقع اور اُمید تھی کہ وہ اپنے فرائض سرانجام دینے میں وفادار رہے۔

44 آیت پر غور کریں اور دیکھیں کہ خداوند یسوع مسیح نے پطرس کو بتایا کہ کس طرح وہ اُس خادم کو اَجر دے گا جو اپنے فرائض کی انجام دہی میں دیانت دار رہے گا۔ اگر وہ چھوٹی چھوٹی ذمہ داریوں کو نبھانے میں وفادار رہے گا تو مالک اُسے بڑی ذمہ داریوں پر بھی فائز کرے گا۔ اکثر و بیشتر ہم چھوٹی ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہوئے بغیر بڑی ذمہ داریاں لینے کی توقع کرتے ہیں۔ خداوند اُنھیں بڑی ذمہ داریاں سونپتا ہے جو معمولی نوعیت کی ذمہ داریاں وفاداری سے نبھاتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے 45 آیت میں پطرس کو لاپرواہی اور بددیانتی کے خطرات سے بھی آگاہ کیا۔

''لیکن اگر وہ نوکر اپنے دل میں یہ کہہ کر کہ میرے مالک کے آنے میں دیر ہے، غلاموں اور لونڈیوں کو مارنا اور کھا پی کر متوالا ہونا شروع کر دے، تو اُس نوکر کا مالک ایسے دن کہ وہ اُس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آ موجود ہوگا۔''

اِس کے برعکس تصور کریں کہ اپنے مالک کے ملازموں کے تعلق سے ذمہ داریاں نبھانے کی بجائے، اُس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اُن پر ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیا۔ مالک کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہونے کی بجائے اُس نے کھا پی کر متوالا ہونے کا چناؤ کیا۔ جب مالک واپس آیا تو کیا ہوا؟

واپس آ کر جب مالک کو معلوم ہوا کہ اُس نے عیش و عشرت کی زندگی بسر کی اور نوکروں پر ظلم و ستم کرتا رہا، تو کیا وہ اُس سے سختی سے پیش نہ آئے گا؟

وہ اُسے خوب کوڑے لگا کر بے ایمانوں میں شامل کرے گا۔ اُسے ناقابلِ اعتماد قرار دیتے ہوئے

برطرف کردیا جائے گا۔ بددیانتی اورلا پرواہی پر اُس کو سخت سزا دی جائے گی۔ (47 آیت 9 میں خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ وہ نوکر جس نے اپنے مالک کی مرضی معلوم کر کے بھی اُس پر عمل نہ کیا اپنی دانستہ نافرمانی کے سبب بہت مار کھائے گا۔

48 آیت میں، وہ نوکر جو مالک کی مرضی کو جانتے ہوئے بھی اُسے پورا کرنے سے قاصر رہا، بہت مار کھائے گا جبکہ وہ نوکر جسے اپنے مالک کی مرضی معلوم نہ تھی اُسے مار تو پڑے گی لیکن کم مار پڑے گی۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر دانستہ نافرمانی اور نادانستہ نافرمانی میں امتیاز کرتے ہیں جو اُس کی مرضی اور مقصد کے علم کے بغیر ہوتی ہے۔ شاگردوں نے اُس کے ساتھ وقت گزارا تھا اور اُس کے شانہ بشانہ خدمت کا کام سرانجام دیا تھا۔ اُنہیں ایک بڑی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ چونکہ اُنہیں زیادہ دیا گیا تھا اِس لئے اُن سے طلب بھی زیادہ ہی کیا جانا تھا۔

''اور جسے بہت دیا گیا اُس سے بہت طلب کیا جائے گا اور جسے بہت سونپا گیا ہے اُس سے زیادہ طلب کریں گے۔''

اِس تعلیم کے عملی اطلاق سے متعلق یسوع مسیح نے بیان کیا کہ اگرچہ سب کو تیار اور مستعد رہنے کی ضرورت ہے۔ تاہم جنہیں زیادہ سونپا گیا ہے اُن سے طلب بھی زیادہ کیا جائے گا۔ یعنی جنہیں بڑی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں، اپنے مالک کی آمد پر اُن کے تعلق سے وہ جواب دہ بھی ہوں گے۔

میں ایسے بہت سے لوگوں سے مل چکا ہوں جو بااختیار خادم بننا چاہتے ہیں۔ وہ عزت افزائی تو چاہتے ہیں لیکن قطعی طور پر اس بات کو محسوس نہیں کرتے کہ اس عزت افزائی کے ساتھ ایک ذمہ داری بھی آتی ہے۔ خدا کی بادشاہت میں عزت کا مقام حاصل کرنا قطعی طور پر معمولی خیال نہ کیا جائے۔ جس قدر بڑی ذمہ داری ہوگی، اُسی قدر ہم خدا کے حضور زیادہ جواب دہ بھی ہوں گے۔

دیانتداری اور تابعداری کا اجر بہت بڑا ہے۔ اس حوالہ میں خداوند یسوع مسیح ہمیں بتاتے ہیں

کہ جو دیانت دار رہیں گے اُنھیں زیادہ اجر ملے گا۔ مالک اُنھیں عزت کا مقام بخشے گا اور اُن کی خدمت بھی کرے گا۔ اپنے مالک کے ساتھ بیٹھ کر ایک میز پر کھانا کھانا کس قدر عزت افزائی کی بات ہے۔ اسی طرح خدا کی طرف سے عزت پانا کسی قدر حوصلہ افزائی کی بات ہے۔ امثال 25:11 میں خدا کا کلام فرماتا ہے۔ "فیاض دل موٹا ہو جائے گا۔ اور سیراب کرنے والا خود بھی سیراب ہو جائے گا۔"

یہ سب کچھ بلا قیمت حاصل نہیں ہوتا۔ دوسروں کو سیراب کرنا اور اُن کی تازگی کا باعث ہونا ایک بڑی قیمت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے لئے بڑی قربانی دینا پڑتی ہے۔

کیا آپ خداوند کی آمد ثانی کے منتظر ہیں؟

کیا آپ گلہ کو خوراک مہیا کرتے ہیں؟

کیا آپ نے زخمیوں کی مرہم پٹی کی ہے؟

خدا نے آپ کو کیسی نعمت سے نوازا ہے؟

اور کونسی خدمت کی بلاہٹ آپ کو ملی ہے؟

اپنے آپ کو اُس کام کے لئے وقف کر دیں جو مالک کی طرف سے آپ کو ملا ہے۔ اپنے سارے دل سے جانفشانی کرتے ہوئے اُس کی خدمت میں لگے اور ڈٹے رہیں، وہ آپ سے اور آپ کی خدمت سے مسرور اور شاد ہوگا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہمیں کیوں کر اپنی ذمہ داریوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے؟

☆۔ خدا نے آپ کو کیا کرنے کے لئے بلایا ہے؟ کیا آپ وہ کام کرنے میں وفادار رہے ہیں جس کے لئے خدا نے آپ کو بلایا ہے؟

☆۔ چند لمحات کے لئے اپنی خدمت اور مسیحی زندگی اور خداوند کے ساتھ اپنی رفاقت کا جائزہ لیں۔ اگر خداوند آپ کا احتساب کرے تو کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کے تعلق سے آپ کو شرمندگی محسوس ہوگی۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے اپنی خدمت اور بلاہٹ کی یقین دہانی مانگیں۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار ہوں کہ اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم وفاداری سے اُس کی خدمت کرتے رہیں گے تو اُس کے دسترخوان پر بیٹھ کر اُس کے ساتھ کھانا بھی کھائیں گے۔

☆۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ وفاداری سے اُس کی خدمت میں لگے رہیں تاکہ اُس کی آمد پر آپ کو شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔

باب 44

جدائیاں

لوقا 12:49-59 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ اُن کی موت قریب آ رہی ہے۔ اس حوالہ میں خداوند اپنی موت اور اُس کے نتیجہ میں ہونے والے واقعات اور حالات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح اپنے سامعین کو اپنے دُنیا میں آنے کی وجہ زمین پر آگ بھڑکانا بتاتی۔ 49 آیت میں اُنہوں نے بتایا کہ اُن کی یہ تمنا ہے کہ کاش وہ آگ لگ چکی ہوتی۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر کیا کہہ رہے ہیں؟

کتابِ مقدس میں، آگ عدالت اور خدا کے کام کو خاص اور پاک کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی کام کو سرانجام دینے کے لئے خداوند اس دُنیا میں آئے۔ وہ اس دُنیا میں عدالت کرنے، پاک کرنے اور خدا کا معافی نامہ پیش کرنے کے لئے آئے تھے۔ خداوند یسوع مسیح کو اپنی جان قربان کرنا پڑی تاکہ گناہ کی عدالت ہو اور معافی کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ جب خداوند ہمارے گناہوں کو لئے ہوئے صلیب کی طرف جا رہے تھے تو خدا کا قہر و غضب، آگ کے ساتھ عدالت کی طرح اُن پر نازل ہوا۔

جیسا کہ اُنہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا، کاش کہ وہ آگ لگ چکی ہوتی۔ خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ موت کی وادی سے گزرنا اُن کے لئے آسان کام نہیں ہوگا۔ اور اُنہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اُن کی موت سے کیا مقصد پورا ہوگا۔ اُن کی موت سے نئی زندگی اور گناہ اور بغاوت بھری دُنیا میں ایک اُمید کی کرن روشن ہونا تھی۔ تعلقات بحال ہونا تھے۔ لوگوں نے گناہ کا جوئے اور بندھن ٹوٹ جانے کی بنا پر خدا کے ساتھ ایک ہو جانا تھا۔ خدا کی بادشاہت اس زمین پر پھیل جانا

تھی۔

ہم اپنے دور میں مسیح کی موت کا ثمر دیکھتے ہیں۔ مسیح کی موت نے عالمگیر سطح پر ہر نسل، ہر قبیلے اور ہر قوم کی لئے راہیں ہموار اور دروازے کھول دیئے ہیں تاکہ ہر فرد بشر خدا کے پاس آسکے۔ صلیب کی قدرت، بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح شیطان کی بادشاہت پر غالب آرہی ہے۔ صلیب کے پاک صاف کرنے والے کام کے سامنے ابلیس بے بس اور بے اختیار ہے۔

50 آیت میں، خداوند یسوع مسیح نے اپنی موت کو ایک بپتسمہ سے بھی تشبیہ دی ہے۔ وہ دن قریب تھے جب خداوند یسوع مسیح نے غم سے نڈھال ہوتا تھا۔ ایسے شخص کی طرح جو بپتسمہ پاتے وقت پانی میں ڈوب جاتا ہے، یسوع نے بھی جان کنی، کرب اور دُکھ درد میں ڈوب جانا تھا۔

اُنہوں نے میرے اور آپ کے لئے گہرے پانیوں سے گزرنا تھا۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ یہ سب کچھ اُن کے لئے آسان کام نہ ہوگا۔ اُنہوں نے بتایا کہ اُن کی جان بڑی بے تاب ہے۔ صلیب پر اپنی جان قربان کرنے سے قبل کئی روز تک مسیح اُس دُکھ اور درد کے تعلق سے جان کنی اور بے قراری کی حالت میں رہے۔

کیا آپ کبھی پریشانی، مایوسی کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہوئے ہیں؟ کئی ایک ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں جب ہمارا یہ ایمان ہوتا ہے کہ جب ہم خدا کے روح سے ہم آہنگ زندگی بسر کرتے ہیں تو کوئی چیز بھی ہمارے لئے پریشانی اور اضطراب کا باعث نہیں ہوگی۔ لیکن یہ سوچ درست نہیں ہے۔ یسوع کی طرح ہمیں بھی کئی دفعہ اضطراب اور بے قراری کی حالت سے گزرنا پڑے گا۔ خداوند یسوع مسیح روح سے معمور تھے اور اُنہیں خدا باپ کی بھلائی، رحم اور تحفظ پر کوئی شک نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی وہ انتہائی کرب، ذہنی دباؤ اور پریشانی کا شکار تھے۔ اُنہیں معلوم تھا کہ جذباتی اور روحانی کشمکش سے دوچار ہونا کیسا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ روح سے معمور تھے، تو بھی کئی دفعہ اُن کا دل بڑی گھبراہٹ محسوس کرتا تھا۔ اگرچہ اُن کی جان بے قرار اور حالت اضطراب میں

تھی، تو بھی یہ ساری حالت اُنہیں وہ کام سرانجام دینے سے روک نہ پائی، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ جو کچھ وہ کرنے جا رہے ہیں بالکل راست اور درست کام ہے۔

ہماری زندگی اور خدمت میں ایسے وقت بھی آئیں گے جب ہم پریشان حال ہو جائیں گے۔ ہمیں کن چیزوں کا سامنا ہوگا؟

کئی دفعہ حالات و واقعات خوشگوار نہیں ہوں گے۔ خداوند یسوع مسیح جانتے ہیں کہ ایسا محسوس کرنا کیا ہوتا ہے۔ وہ پیروی کے لئے ہمیں نمونہ دیتے ہیں۔ وہ ہمیں دکھا رہے ہیں کہ ہمیں ایسے اوقات میں خداوند کی واضح راہنمائی کی پیروی کرنی چاہئے۔

ہمیں اپنے احساسات اور جذبات کو موقع نہیں دینا کہ وہ ہمیں خدا کی فراہم کر دینے والی قدرت اور راہنمائی کے تعلق سے شک وشبہات میں ڈال دیں۔ خواہ آپ پریشان حال ہوں، ذہنی دباؤ اور کھچاؤ کا شکار ہوں تو بھی اُس کام کو کرنے کے لئے پیش قدمی کریں جو آپ سمجھتے ہیں کہ خدا باپ کی مرضی ہے۔ وہ بوقت ضرورت مہیا کرے گا، آپ کے ساتھ ہوگا اور اپنی قدرت کو آشکارا کرے گا۔

51 آیت میں، خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُن کی موت کے نتیجہ میں گھروں میں جدائیاں پڑ جائیں گی۔ یہ بات درست ہے کہ وہ صلح کروانے کے لئے آئے تھے۔ لیکن اُس کی موت نے دوست احباب اور گھرانوں میں بے اتفاقی کی فضا پیدا کر دینا تھی۔ ہم پسند کریں گے کہ ہمارے گھرانے کے تمام لوگ یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کریں، درحقیقت کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو یہ فیصلہ نہیں کر پائیں گے۔

مسیحی گھرانوں میں پروان چڑھنے والے بچے بھی اُن دینی تعلیمی باتوں کو رد کر دیں گے جن کی اُنہیں تعلیم دی گئی ہوگی۔ کچھ ایسے جوان بچے بھی ہوں گے جو اپنے والدین کی کھوئی ہوئی حالت پر غمزدہ اور رنجیدہ ہوں گے۔ مسیح کے سبب سے بہنوں اور بھائیوں میں نفاق (بے اتفاقی) پیدا ہو

جائے گا۔ والدین اپنے ہی بچوں کو رد کر دیں گے۔ کیوں کہ ان کے بچے مسیح کی محبت کے اسیر ہو جائیں گے۔ زندگی بھر کا ساتھ نبھانے کا قول قرار کرنے والے بہترین اور گہرے دوست بھی خداوند کی تعلیمی باتوں پر اختلاف رائے کی بنا پر ایک دوسرے سے بے رخی اختیار کر لیں گے۔ حتیٰ کہ شریک حیات بھی ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے کیوں کہ دو میں سے ایک مسیح کو قبول کر لے گا۔ ایسا وقت بھی آئے گا جب مسیح کے لوگوں کو اپنے عزیز و اقارب اور خدا میں سے کسی ایک کا چناؤ کرنا ہو گا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین سے کہا کہ اس کی صلیبی موت سے ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔ (54 آیت) ایک جلالی دور کا آغاز ہونا تھا۔ جہاں انجیل کی منادی جنگل کی آگ کی مانند پھیل جانا تھی۔ اور اس سے دشمن کے قلعے مسمار ہونے تھے۔ یہ نیا دور ایمانداروں کے لئے ایک بڑی کشمکش کا دور ہونا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین سے کہا کہ وہ وقتوں اور معیادوں کے نشانات کے تعلق سے خبردار رہیں۔

چند لمحات کے لئے اپنے معاشرے کی حالت پر غور کریں۔ کیا آپ ایسی بدی اور بدکاری کو دیکھ رہے ہیں جو روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے؟

کیا آپ اپنے معاشرے میں شیطان کے اثر و رسوخ کو بڑھتا ہوا دیکھ رہے ہیں؟

کیا لوگ شراب نوشی، منشیات اور جنسی بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں؟

کیا خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

کیا لوگ خدا کے کلام سے دور بھاگ رہے ہیں؟ کیا معاشرے کے سربراہان کتاب مقدس کی تعلیمات کو رد کر رہے ہیں؟

اس سے پیشتر خدا ہمارے معاشرے کی عدالت کرے، یہ سب کچھ کب تک جاری رہے گا؟ اپنے

اردگرد روحانی نشانات دیکھیں۔ کل ہمارے لئے کیسا دن ہوگا؟ کل اس کی مہربانی کا سورج ہم پر طلوع ہوگا یا پھر اس کی عدالت کا قہر وغضب ہم پر نازل ہوگا؟

خدا کے کلام میں ایسے بہت سے نشانات کا ذکر پایا جاتا ہے جو مسیح کی آمد ثانی سے قبل ظہور پذیر ہوں گے۔ اُن میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ ایمانداروں کو حقیر سمجھا جائے گا اور اُن پر جھوٹے الزامات کی بوچھاڑ ہوگی، حتیٰ کہ انہیں قید خانوں میں ڈال دیا جائے گا۔ ایماندار دشمن کے نشانہ پر ہوں گے۔

خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ انہیں ناکردہ گناہوں کی سزا ملے گی، اُن پر جھوٹی تہمتیں لگائی جائیں گی۔ خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ انہیں بھی ایسی ہی صورتحال کا سامنا ہوگا جس صورتحال میں سے وہ خود گزریں گے۔ انہیں اپنے مخالفین کے ساتھ صلح سے رہنے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہوگی، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں اُن پر انگلی اٹھانے یا انہیں قید میں ڈالنے کا موقع مل جائے۔

اگرچہ مسیح کی موت نے اس کے لوگوں کے لئے مخلصی اور نجات کا انتظام کرنا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایمانداروں کے لئے ایذاء رسانی کے نئے دور کا بھی آغاز ہو جانا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے آنے والے خطرات کے تعلق سے ایمانداروں کو آگاہ اور خبردار کیا۔ بڑا پریشان کن وقت قریب تھا۔ ایسا وقت آنا تھا جب اُن کے دل غم سے بھر جانا تھے۔ اور انہیں گہرے دُکھ اور درد کا تجربہ ہونا تھا۔ شریر نے بدی کے ساتھ اُن کا تعاقب کرنا تھا۔ اُن کے اپنے گھرانوں نے اُن کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونا تھا۔ انہیں غالب آنے کے لئے مضبوط ہونے کی ضرورت تھی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا روح سے معمور ایماندار کے لئے پریشانی میں گر جانا ممکن ہے؟ اس حوالے سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ ☆۔ہم پریشانی اور مایوسی کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ خداوند یسوع مسیح نے کس طرح پریشانی کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا۔ آپ کو کیسی پریشانی کا سامنا ہے؟ اس پریشانی کی حالت میں خدا کے دل میں آپ کے لئے کون سا منصوبہ ہے؟

☆۔کیا آپ کے ایمان کے باعث آپ کے خاندان یا دوست احباب میں کوئی جدائی پیدا ہوئی ہے؟

☆۔چند لمحات کے لئے اپنے معاشرے میں روحانی نشانات کا جائزہ لیں۔ آپ کے معاشرے کا کیا حال ہے؟ یہ سب چیزیں آپ کو کس بات کی خبر دے رہی ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے فضل اور قوت مانگیں تاکہ آپ ایسی ہر ایک ناگفتہ بہ صورتحال اور کشمکش کا سامنا اور مقابلہ کر سکیں جو بطور ایک ایماندار ناگزیر طور پر آپ کو درپیش ہیں۔

☆۔چند لمحات کے لئے اپنے خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے غیر نجات یافتہ عزیز کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ یسوع کے تعلق سے صداقت کو معلوم کر سکے۔

☆۔اس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں کہ اگرچہ اس دنیوی زندگی میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور مسائل اور کشمکش کا سامنا ہے تو بھی ہمارے پاس ایک اُمید ہے کہ ہم ابدیت خداوند کے ساتھ گزاریں گے۔

☆۔خداوند کا شکر ادا کریں کہ صلیب کی سختیوں کے باوجود، وہ بخوشی و رضا آخر تک آپ کی نجات کے لئے ثابت قدم اور قائم رہا۔

باب 45

اگر تم توبہ نہ کرو گے

لوقا 13:1-5 پڑھیں

لوقا 13 باب میں کچھ لوگ خداوند یسوع مسیح کے پاس آئے اور اُسے اُن گلیلیوں کی خبر دی جن کا خون پیلاطیس نے اُن کے ذبیحوں کے ساتھ ملا دیا تھا۔ (لوقا 13 باب 1 آیت) اس واقعہ کا تفصیلی بیان بائبل مقدس میں موجود نہیں ہے۔ بہت سے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اعمال 5:37 میں ہونے والے واقعہ کا ذکر ہے۔

''اس شخص کے بعد یہوداہ گلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اُٹھا اور اس نے کچھ لوگ اپنی طرف کر لئے۔ وہ بھی ہلاک ہوا اور جتنے اُس کے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہوئے۔''

جو کچھ اعمال 5 باب میں درج ہے وہ ایک ایسے شخص کا کام ہے جس کا نام یہوداہ تھا اور وہ ایک گلیلی شخص تھا۔

مؤرخین ہمیں بتاتے ہیں کہ یہوداہ کی یہ سوچ اور خیال تھا کہ یہودی لوگ رومیوں کو ٹیکس ادا نہ کریں۔ اُس نے کچھ لوگوں کو اپنے پیچھے لگا لیا۔ اور روم کے ارباب اختیار کے خلاف بغاوت اور سازش کی۔ رومیوں نے اُس سازش اور بغاوت کے جواب میں یہوداہ کے بہت سے پیروکاروں کو اُس وقت قتل کر دیا جب وہ قربانی گزران رہے تھے۔ اس منظر میں، اُن گلیلیوں کا خون اُن کی قربانیوں کے ساتھ مل گیا۔ یہوداہ مارا گیا اور اُس کے پیروکار پراگندہ ہو گئے۔ عین ممکن ہے کہ یہودی لوگ یسوع سے باتیں کرتے ہوئے اسی واقع کا ذکر کر رہے ہوں۔

یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کیوں یہ لوگ اس واقعہ کو یسوع کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور تھے۔ سیاق و سباق اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہوداہ کے گلیلی پیروکاروں کو باغی اور گناہ

گار سمجھتے ہوئے اُنہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اُنہیں بڑی بھیانک موت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیوں کہ اُنہوں نے بغاوت کی تھی۔ وہ اپنے معاشرے میں انقلابی سمجھے جاتے تھے۔ بلاشبہ اپنے انقلابی نقطہ نظر سے اُنہوں نے اپنے معاشرے کے باقی لوگوں کے لئے مسائل کھڑے کر دیئے تھے۔ رومی لوگ یہودی معاشرے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس کی بنیاد وہ سب کچھ تھا جو اُنہوں نے یہوداہ کے گلیلی پیروکاروں میں دیکھا تھا۔

خداوند یسوع مسیح وہاں پر موجود لوگوں کے خیالات اور تصورات سے واقف تھے۔ خداوند نے 2 آیت میں اُن سے کہا،

''اُن گلیلیوں نے جو ایسا دُکھ پایا کیا وہ اس لئے تمہاری دانست میں اور سب گلیلیوں سے زیادہ گناہ گار تھے؟

وہاں پر موجود لوگوں کے لئے یہ کہنا آسان تھا۔'' اُن کے گناہوں کی سزا اُن کو مل گئی۔'' اُن کے گناہ کو دیکھنا آسان تھا۔ یسوع نے اُس روز وہاں پر موجود لوگوں سے کہا کہ گلیل میں بہت سے ایسے لوگ تھے جو اُن لوگوں کی طرح ہی گناہ گار تھے جنہوں نے رومیوں سے ایسی موت پائی۔ خداوند یسوع مسیح نے 3 آیت میں اُنہیں بتایا کہ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو اُسی طرح ہلاک ہوں گے۔

وہاں پر موجود لوگوں کے لئے ان باتوں کو سمجھنا بڑا مشکل تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی باتیں سننے والے لوگ بڑے اعلیٰ درجہ کے شہری تھے جو اپنے ٹیکس ادا کرتے اور ہر ہفتہ خدا کی عبادت کرتے تھے۔ وہ اپنے آپ کو یہوداہ کے باغی لوگوں میں شمار نہیں کرتے تھے۔ تاہم خدا نے اُن لوگوں میں اور یہوداہ کے گلیلی پیروکار میں کوئی امتیاز نہ کیا۔ خدا نے اُن کے ظاہری اعمال کی بہ نسبت اُن کے دلوں پر نگاہ کی۔ خدا کو ظاہری اعمال سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ لوگ جو اُس روز یسوع کے سامنے کھڑے تھے اُنہیں بھی خدا کی معافی کی ضرورت تھی۔ کیا ممکن ہے کہ آپ کی جماعت کے

بعض اعلیٰ قسم کے لوگ بھی ابدیت خدا کے بغیر گزاریں گے؟ بعض اوقات ہم بھول جاتے ہیں کہ کلیسیائی جماعت میں بھی کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بالکل ایسے ہی گناہ کی دُنیا میں مگن اور مسرور ہوتے ہیں جس طرح کے وہ لوگ جو کلیسیا سے باہر ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع جو دلوں اور گردوں کی جاننے والا ہے ظاہری چیزوں سے ہٹ کر باطن کی گہرائیوں پر نظر کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے 4 آیت میں ایک اور واقعہ کا ذکر کیا۔ خداوند نے اپنے سامعین کو اُن اٹھارہ آدمیوں کے بارے میں بتایا جن پر شیلوخ کا برج گرا۔ خدا کے کلام میں اس واقعہ کی تفصیلات درج نہیں ہیں۔ یسوع جس نکتہ پر بات کر رہے تھے، وہاں پر موجود لوگ اچھی طرح اُس کو سمجھتے تھے۔ اُس دور میں برج کے گرنے کا واقعہ ایک زبردست بریکنگ نیوز تھی۔ اس واقعہ کی یاددہانی کے بعد، خداوند یسوع مسیح نے اُن سے پوچھا، کیا وہ اٹھارہ آدمی جن پر شیلوخ کا برج گرا اور وہ دب کر مر گئے، تمہاری دانست میں یروشلیم کے اور سب رہنے والوں سے زیادہ قصوروار تھے؟ جواب بالکل واضح اور صاف ہے۔ یہ اٹھارہ (18) لوگ یروشلیم کے باقی لوگوں سے زیادہ گناہ گار نہیں تھے۔

کیوں بعض مارے گئے اور کچھ زندہ بچ گئے؟ اس سوال کا کوئی آسان جواب موجود نہیں ہے۔ بعض اوقات شریر لوگ بچ جاتے جب کہ اچھے لوگ اس دُنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ بعض اوقات نیک اور راست لوگ زندگی میں دُکھ ہی دُکھ پاتے ہیں جب کہ بُرے لوگ خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں؟ ایسے حالات و واقعات میں ہم خدا کی مرضی اور مقصد کو جاننے سے قاصر رہتے ہیں۔ تاہم ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ظاہری چیزوں کو دیکھ کر کسی کی عدالت نہ کریں۔ کس شخص پر کون سا واقعہ گزرتا ہے، ہم اس بنیاد پر کسی کی عدالت نہیں کر سکتے۔

خدا ظاہری چیزوں سے کہیں زیادہ دل کی گہرائیوں میں دیکھتا ہے۔ جو کچھ آپ ظاہری طور پر

دیکھتے ہیں، اس سے کسی فریب کا شکار نہ ہوں۔ یہ حوالہ ہمیں اپنے دلوں کو گہرے طور پر جانچنے اور پرکھنے کا چیلنج پیش کرتا ہے۔ یہ حوالہ اُن لوگوں کے لئے خصوصی طور پر ایک چیلنج ہے جو اپنے آپ کو بڑا مذہبی خیال کرتے ہیں اور دوسروں سے اپنے آپ کو بہتر اور راست باز محسوس کرتے ہیں۔ خداوند ہمارے دلوں پر نگاہ کرتا ہے۔ آخری قابلِ غور سوال یہ ہے۔ جب خدا ظاہری چیزوں سے کہیں زیادہ دل کی گہرائیوں میں نظر ڈالتا ہے تو اُسے ہمارے دلوں میں کیا نظر آتا ہے؟

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے ظاہری چیزوں کی بنا پر لوگوں کی عدالت کی ہے؟ اس بنیاد پر کسی کی عدالت کرنے کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ کیا آپ نے خود کو کبھی گناہ کی شرح بندی کرتے ہوئے پایا ہے کہ، اگر کوئی شخص کسی خاص گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو وہ اس شخص سے بھی بدتر ہے جس سے کوئی چھوٹی سوئی غلطی ہوئی ہے؟ اس حوالے سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے کہیں کہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور جائزہ لے کہ کیا یہ دل اُس کے حضور راست ہے۔

☆۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اپنے کسی بھائی یا بہن کی ظاہری چیزوں کی بنا پر عدالت نہ کریں۔

☆۔ خداوند کے شکرگزار رہیں کہ وہ ہمارے دلوں کے رویوں اور خیالات سے بخوبی واقف اور آگاہ ہے۔

باب 46

بے پھل انجیر کے درخت کی تمثیل

لوقا 13:6-9 پڑھیں

گزشتہ باب میں ہم نے دیکھا کہ خداوند یسوع مسیح نے ظاہر کے مطابق فیصلہ نہ کرنے کے تعلق سے بات کی۔ خداوند یسوع مسیح نے اس باب میں بھی اسی موضوع پر گفتگو جاری رکھی، لیکن یہاں پر خداوند یسوع مسیح نے بے پھل انجیر کے درخت کی تمثیل استعمال کی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے ایک شخص کی تمثیل بیان کی جس نے اپنے باغ میں انجیر کا ایک درخت لگایا۔ اس جگہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا کیوں کہ انجیر کی کاشت کے لئے یہ بڑی اچھی جگہ تھی۔ یہ شخص ایک دن اپنے باغ میں یہ دیکھنے کے لئے گیا کہ انجیر کے درخت کی نشو و نما کیسی ہوئی ہے اور انجیر کے درخت میں کوئی پھل بھی لگا ہے یا نہیں۔ لیکن اس میں اُسے کوئی پھل نہ ملا۔ وہ اس بات پر بہت برہم (خفا) ہوا کہ انجیر کے درخت میں کوئی پھل نہیں لگا۔ پس اُس نے باغبان کو بلا کر کہا کہ اس درخت کو کاٹ ڈالے۔ کیوں کہ یہ بے سبب جگہ گھیرے ہوئے ہے کیوں کہ اس میں کوئی پھل نہیں ہے۔

اس تمثیل سے ہمیں کیا سمجھنا چاہیے؟ سیاق و سباق میں خداوند یسوع مسیح اس تمثیل میں فریسیوں سے مخاطب ہیں، وہ انہیں بتا رہے ہیں کہ انہوں نے تین سال تک معجزات دیکھے اور کلام سنا لیکن اُن میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ وہ انہیں کاٹ ڈالے گا اور اپنی توجہ دوسروں پر مرکوز کرے گا۔ رسولوں کے وسیلے سے، انجیل یہودیوں اور پھر پوری دُنیا میں پھیلی، غیر قوموں سے لوگ اس تنے سے پیوند ہوں گے جو باغ میں سے کاٹا جائے گا۔ (رومیوں 11:17-18)

قابلِ غور بات یہ ہے کہ آٹھویں اور نویں آیت میں باغبان نے چاہا کہ اُسے انجیر کے درخت پر

مزید محنت کرنے کا موقع ملے۔ اس نے اُس درخت پر مزید محنت کی اور اُس پر خاص توجہ دی۔ اُس نے اُس کے گرد تھالا کھود کر کھاد ڈالی تھی۔ اس اُمید کے ساتھ کہ وہ اُسے پھل پیدا کرنے کے لئے تیار کر پائے گا۔ اگر اس وقت اور محنت کے بعد بھی وہ پھل نہ لاتا، تو اُسے کاٹ ڈالا جانا تھا۔

خدا رحیم اور پُر فضل خدا ہے۔ کتنی ہی بار اُس نے اپنے لوگوں کو دوسرا موقع دیا۔ اگرچہ یہودیوں نے خداوند یسوع مسیح کو قبول نہیں کیا تھا۔ تو بھی اُس نے اُنہیں دوسرا موقع دیا۔ وہ اُن سے قطع تعلق نہیں ہوا۔ یوں لگتا ہے کہ خدا کا کلام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ ایک بار پھر یہودی قوم کے درمیان جنبش کرے گا اور اُنہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دے گا، وہ اُنہیں توبہ کا ہر ممکن دوسرا موقع فراہم کرے گا۔

اگرچہ اس حوالہ کا اطلاق یہودیوں پر ہوتا ہے۔ اس تعلق سے خدا کا کلام مزید بہت کچھ بیان کرتا ہے۔ آئیں بغور جائزہ لیں کہ اس تمثیل کے وسیلہ سے خداوند ہمیں کیا سکھاتا ہے۔

اول۔ مالک نے خاص طور پر انجیر کے درخت کو باغ میں لگانے کا چناؤ کیا۔ اس لئے کہ انجیر کی کاشت کے لئے یہ بڑی اچھی جگہ تھی۔ اسی طرح خدا نے اُس جگہ کا چناؤ بھی بڑی احتیاط سے کیا ہے جہاں پر ہم لگائے گئے ہیں۔ وہ ہماری ضرورتوں سے واقف ہے۔ وہ اُن دُکھوں، مصائب اور آزمائشوں سے بھی واقف اور پوری طرح آگاہ ہے جن سے ہم گزرتے ہیں۔

اُسے معلوم ہے کہ ہمیں کن لوگوں کی ضرورت ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمیں خدمت میں بار آور ہونے کیلئے کیسے ماحول کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات جو کچھ خدا کر رہا ہوتا ہے، ہمیں وہ بالکل اچھا نہیں لگتا اور نہ ہی ہم اُس جگہ کو پسند کرتے ہیں جہاں خدا نے ہمیں لگایا ہوتا ہے۔ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کوئی غلطی نہیں کرتا۔ خدا نے ہی اس بات کا تعین کیا ہے کہ آپ کیسے حالات و واقعات اور مصائب سے گزریں۔ اور وہی ان تمام چیزوں میں پنہاں مقصد اور

سب سے واقف ہے۔

دوم۔ خدا اس بات کی توقع کرتا ہے کہ ہم پھل پیدا کریں۔ ہم میں پھل پیدا کرنا ہی اُس کا مقصد ہے۔ اُس نے ہم پر بڑی محنت کی ہے۔ اُس نے ہمیں اپنا چنا ہوا وسیلہ بنانے اور ہمیں اپنی صورت پر ڈھالنے کے لئے بہت وقت صرف کیا ہے۔ ہمارے لئے کس قدر شرم کی بات ہو گی اگر ہم اُس کی ساری کاوشوں، محنتوں اور بیش قیمت وقت کے تصرف کے باوجود اُس کے جلال کے لئے کوئی پھل پیدا نہ کر پائیں۔

جب آپ خدا سے فریاد کرتے ہیں کہ وہ آپ کو استعمال کرے تو آپ کی اِس دُعا کا جواب دینا ہی اُس کی خوشنودی ہے۔ نہ صرف وہ اپنی بادشاہی کے لئے آپ کو پھل دار بنائے گا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ اپنے روح کا پھل آپ کی زندگی میں پیدا کرے گا۔ جب آپ کی زندگی میں روح کا پھل پیدا نہ ہو رہا ہو تو پھر جائزہ لیں کہ کونسی چیز آپ کے بارآور ہونے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ یہی آپ کی زندگی کی ترجیح ہونی چاہئے۔

جب خداوند نے آپ کو سب کچھ فراہم کیا ہے اور پھر بھی روزِ عدالت آپ کے پاس اُسے دکھانے کے لئے کچھ نہ ہوا تو پھر کیسا بھیانک پچھتاوا ہو گا۔ اگر آپ اس تمثیل میں انجیر کے درخت کی طرح بے پھل ہیں تو آپ کو گہری کھدائی کر کے معلوم کرنا ہو گا کہ کون سی چیز پھل لانے میں رکاوٹ کا باعث بنی ہوئی ہے۔

غور کریں کہ جب انجیر کا درخت پھل نہیں لا رہا تھا تو مالک نے باغبان کو بلا کر کہا کہ وہ اُس درخت کو اُکھاڑ پھینکے جو بلاوجہ اس زرخیز زمین کو گھیرے ہوئے تھا جو کہ کسی مفید مقصد کے لئے استعمال ہو سکتی تھی۔ متی رسول کی معرفت لکھی گئی انجیل میں خداوند یسوع مسیح نے ایک ایسے نوکر کی تمثیل بیان کی جو دیئے گئے توڑے کو استعمال نہیں کرتا بلکہ زمین میں دبا دیتا ہے۔ مالک نے یہ کہتے ہوئے حکم دیا کہ اُس نوکر سے وہ توڑا لے لیا جائے کیوں کہ وہ دیانت دار نہ رہا۔

"جس کے پاس ہے اُسے دیا جائے گا اور اُس کے پاس بہت ہو جائے گا۔ اور جس کے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جسے وہ اپنا سمجھتا ہے۔ (متی 29:25)

کبھی کبھی ایسا وقت بھی آتا ہے جب خدا ہم سے وہ نعمتیں اور برکات واپس لے لیتا ہے جو اُس نے ہمیں عطا کی ہوتی ہیں۔ کیوں کہ ہم اُن کے تعلق سے دیانت دار نہیں رہتے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو خدا داد صلاحیتوں، لیاقتوں اور برکات کے تعلق سے وفادار اور دیانتدار رہتے ہیں اُنہیں بڑی ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں۔

اس تمثیل میں انجیر کے درخت کو اکھاڑ کر وہ جگہ کسی مفید مقصد کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے اگر ہم اُسے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اُسے استعمال بھی کرنا ہوگا۔ خدا کی یہ مرضی ہے کہ وہ نعمتیں اور برکات جو اس نے ہمیں عطا کی ہیں وہ اس کی بادشاہت کے لئے استعمال بھی ہوں۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو خدا اُن نعمتوں اور برکات کو لے کر کسی ایسے شخص کے سپرد کر دے گا جو اُنہیں خدا کے جلال اور اُس کی بادشاہت کی وسعت کے لئے استعمال کرے گا۔

اس تمثیل سے ایک اور اہم نکتہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ یسوع مسیح نے مسیحی زندگی اور خدمت میں بار آور (پھل دار) ہونے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ لیکن یہاں پر ہمیں "پھل دار" ہونے کی وضاحت کے تعلق سے محتاط ہونا پڑے گا۔ بہت سے لوگ پھل داری کو اس پیمانے سے ناپتے ہیں کہ کتنے لوگ ہمارے وسیلہ سے مسیح یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں اور کتنے ہمارے پیغام کو قبول کرتے ہیں۔ ہمیں اس باب کے سیاق و سباق کو اپنے ذہن میں رکھنا ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح یہاں پر اُن یہودیوں سے مخاطب ہیں جنہوں نے گذشتہ تین برسوں سے اُس کے پیغام کو قبول نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے اُسے بطور "مسیح" قبول نہیں کیا تھا۔

جب خداوند یسوع مسیح کو وہ گلوری پر گئے تو بہت تھوڑے لوگ تھے جنہوں نے اُسے بطور "مسیح" اپنا

نجات دہندہ قبول کیا تھا۔ کیا خداوند یسوع مسیح اپنی زندگی اور خدمت میں پھل لائے؟ بلاشبہ خداوند یسوع مسیح نے ہر اُس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جو باپ نے اُس کے سپرد کیا تھا۔ اُس کی موت نے ہمارے لئے راہیں ہموار کر دیں اور دروازوں کو کھول دیا تاکہ ہم خدا باپ کے پاس آسکیں اور ہماری خطائیں اور گناہ معاف ہو سکیں۔ ہمارے لئے یہاں پر سمجھنے کا نکتہ یہ ہے کہ جو پھل ہمیں لانا ہے اُسے ہمیشہ ہی اعداد و شمار کی روشنی میں نہیں دیکھا جا سکے گا۔

خداوند یسوع مسیح کے دور میں تبدیل ہونے والے لوگوں اور قائم کی جانے والی کلیسیاؤں کا شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ نہ ہی ظاہری طور پر اُس پھل کو دیکھا جا سکتا تھا جو اُن کی خدمت سے پیدا ہو رہا تھا۔ ہماری زندگی میں روح کے پھل کی بھی ضرورت ہے۔

میرا ایمان ہے کہ جو کچھ ہم مسیح کے لئے کرتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ خداوند ہمارے کردار، دینداری اور راستبازی کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہے۔ کبھی بھی اعداد و شمار سے اپنی خدمت کی کامیابی اور ناکامی کی پیمائش نہ کریں۔

اس تمثیل میں ہمیں ایک اور چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مالک نے باغبان کو اجازت دی کہ وہ انجیر کے گرد تھالا کھود کر کھاد ڈالے۔ اور مزید ایک سال اُس کی دیکھ بھال کرے۔ اگر انجیر کا درخت بے پھل ہی رہتا تو اُسے اُکھاڑ کر اُس کی جگہ پر کوئی اور درخت لگایا جانا تھا۔ یہی موقع ہمیں بھی دیا جاتا ہے۔

خداوند اس تمثیل کے وسیلے سے آپ سے یہی کہہ رہا ہے کہ آپ کو اپنی خدمت اور مسیحی زندگی میں اُس کی بادشاہت کے لئے مزید پھلدار ہونے کی ضرورت ہے۔ شاید بہت سال گزر چکے ہیں اور ابھی تک آپ نے اپنی زندگی اور خدمت کو آسمان کی بادشاہت کے لائق نہیں بنایا۔ آج خدا آپ کو توبہ کرنے کا موقع دے رہا ہے تاکہ آپ پھر سے اُس کے ہاتھوں میں آ جائیں تاکہ وہ آپ کو استعمال کر سکے۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ اُس کی راہنمائی میں چلنے کے لئے قدم بڑھائیں اور اپنی زندگی میں موجود تکبر اور گناہ کو دُور کریں جو کہ آپ کی خدمت اور زندگی کو پھل دار ہونے میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم خدا کی بادشاہت کے لئے پھل دار ہونے کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ کیا ہر قسم کی پھل داری کو اعداد و شمار کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے؟ خدا کس قسم کا پھل ہمارے دلوں میں پیدا کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے؟

☆۔ خدا اپنی بادشاہت کے لئے ہم میں کس قسم کا پھل پیدا کرنا چاہتا ہے؟ خدا نے آپ کو کون کون سی نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں؟ کیا آپ انہیں استعمال کر رہے ہیں؟

☆۔ کون سی چیز خدا کی بادشاہت میں آپ کے بارآور ہونے کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنی ہوئی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں تاکہ وہ خدمت کے میسر مواقع دیکھنے کے لئے آپ کی آنکھیں کھول دے۔

☆۔خدا نے جس طرح حالات وواقعات کے وسیلے سے آپ کو پھل دار ہونے کے لئے تیار کیا ہے، اُس کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں۔

☆۔اُس خادم کے لئے چند لمحات کے لئے خدا کی شکرگزاری کریں جسے خدا نے آپ کی تربیت کے لئے استعمال کیا۔

☆۔کیا آپ نے کبھی اُس جگہ کے لئے خدا سے شکوہ کیا ہے جہاں خدا نے آپ کو رکھا ہوا ہے۔کیا آپ نے اُن حالات وواقعات کے تعلق سے بھی خدا کے حضور شکایت کی ہے جنہیں خدا نے آپ کی زندگی کے لئے استعمال کیا ہے؟ اس کے لئے خدا کے حضور معافی مانگیں۔

اس بات کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں کہ سب کچھ اُس کے ہاتھوں میں ہے اور وہ اُسے اپنی بادشاہت کی وسعت اور آپ کو مزید پھل دار بنانے کے لئے استعمال کرے گا۔

باب 47

ابراہام کی بیٹی آزاد ہوئی

لوقا 13:10-17 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح عبادت خانہ میں تعلیم دے رہے تھے۔ اُنہوں نے ایک عورت کو دیکھا جو گزشتہ اٹھارہ (18) برس سے معذوری کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ یہ عورت کبڑی تھی اور کسی طرح سے سیدھی نہ ہو سکتی تھی۔ جب خداوند نے اُس عورت کو دیکھا تو وہ جان گئے کہ اُس عورت کا کبڑاپن ایک بدروح کے سبب سے ہے۔ ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بدروحیں جسمانی طور پر بھی کسی شخص کو (حتیٰ کہ ایمانداروں کو بھی) دُکھ دے سکتی ہیں۔

بدروحیں بھی کسی بیماری یا کمزوری کا سبب ہو سکتی ہیں۔ غور کریں کہ بدروح نے اُس عورت کو گزشتہ اٹھارہ برس سے اپنی گرفت میں لے کر کبڑا کر رکھا تھا۔

یہ عورت کوئی بدکار اور گناہگار عورت نہ تھی۔ بعض اوقات دُکھی اور بیمار لوگوں کے تعلق سے ہم یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔ لیکن ہمیشہ ہی یہ بات درست نہیں ہوتی۔ بدروحوں سے دُکھ پانے والے سارے لوگ بدکار ہی نہیں ہوتے۔

ایسے لوگ جو خدا سے محبت کرتے ہیں اور بہ دل و جان اُس کی خدمت کرتے ہیں وہ بھی بعض اوقات بدروحوں کے ہاتھوں ستائے جا سکتے ہیں۔ عہدِ عتیق میں ہم ایوب کو دیکھ سکتے ہیں جس نے ابلیس کے ہاتھوں بڑا دُکھ پایا۔ مردِ خدا ایوب ایک راستباز اور ایسے شخص کے طور پر پہچانا جاتا تھا جو خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھتا تھا۔ (ایوب 1:1)

عہدِ جدید میں ہم پولس رسول کو دیکھتے ہیں جسے شیطان کے قاصد کے ہاتھوں کانٹا چبھویا گیا

تھا جسے خدا نے دُور کرنا چاہا۔
یاد رہے کہ خداوند یسوع مسیح یہاں پر ظاہر کے مطابق فیصلہ نہ کرنے کے موضوع پر بات کر رہے تھے۔ انہوں نے 1-3 آیات میں اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ گلیلی جن کا خون پیلاطس نے اُن کے ذبیحوں کے ساتھ ملا دیا تھا اُس دور میں یروشلیم کے باقی لوگوں سے زیادہ بدکار نہ تھے۔ اسی طرح وہ لوگ جن پر شیلوخ کا برج گرا تھا، اُن سے زیادہ بدکار نہ تھے جو زندہ بچ گئے تھے۔ دشمن اُن لوگوں پر بھی حملہ آور ہوتا ہے جو راست اور خدا سے محبت کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔
اِس حوالہ میں خداوند یسوع مسیح اس عورت کے تعلق سے بڑی مہربانی سے بات کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ خداوند نے اُس عورت کے لئے بڑی گہری محبت اور ترس کو ظاہر کیا۔ غور کریں کہ خداوند نے اُس عورت کو "ابرہام کی بیٹی" کہا۔ (16 آیت) یہ بات انتہائی اہم ہے۔ خداوند اُس عورت کو ابرہام کی بیٹی کہہ کر ہم پر یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ موعودہ (وعدہ شدہ) بیٹی تھی۔
ہر کسی کو ابراہام کی اولاد نہیں کہا جا سکتا۔ فریسی اور اُس دور کے یہودی اپنے آپ کو ابراہام کی اولاد سمجھنا پسند کرتے تھے۔ لیکن متی 3:8-9 میں خداوند یسوع نے یہ کہہ کر اُن کی ملامت کی۔
"پس توبہ کے موافق پھل لاؤ۔ اور اپنے دلوں میں یہ کہنے کا خیال نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہے۔ کیوں کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے ابراہام کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔"
خداوند نے اُس دور کے لوگوں کو بتایا کہ اگر وہ توبہ کے موافق پھل نہیں لا رہے تو انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ خود کو "ابراہام کی اولاد" سمجھیں۔
یہ بات بڑی دلچسپی کی حامل ہے کہ ایک طرف خداوند فریسیوں کو منع فرما رہے ہیں کہ وہ خود کو ابرہام کی اولاد نہ کہیں، جبکہ دوسری طرف از خود اس عورت کو ابرہام کی بیٹی کہہ رہے ہیں۔ یہ بات اس عورت کے کردار کی عکاسی کرتی ہے۔ اگرچہ وہ "ابرہام کی بیٹی" تھی۔ تو بھی ایک بدروح کے

سب سے دُکھ پا رہی تھی۔ غور کریں کہ خداوند یسوع اِس عورت کے لئے بڑا ترس محسوس کرتے ہوئے اُسے آگے بلاتے ہیں۔ عورت نے ازخود آگے جانے کی جسارت نہ کی۔ اُس نے شفا کے لئے بھی کوئی درخواست نہ کی تھی۔ خداوند نے اُس عورت کو اپنے پاس بلا کر کہا۔ ''اے عورت تو اپنی کمزوری سے چھوٹ گئی۔'' (12 آیت) یہ کہنے کے بعد، یسوع نے اپنے ہاتھ اُس عورت پر رکھے اور فی الفور وہ سیدھی ہوگئی اور خداوند کی ستائش کرنے لگی۔

اِس سے پہلے کئی دفعہ جب خداوند نے لوگوں کو بدروح کے قبضہ سے رہائی دی تو وہ بدروحیں چیختی چلاتی ہوئی لوگوں کو زمین پر نیچے پٹک کر اُن میں سے نکل گئیں۔ لیکن یہاں پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ بدروح کسی بھی قسم کے ظہور کے بغیر ہی اُس عورت سے نکل گئی۔ سب کچھ بڑی خاموشی سے ہوگیا۔

ہوسکتا ہے کہ وہاں پر موجود بعض لوگوں کو اس بات کا علم بھی نہ پایا ہو کہ کیا ہوا ہے۔ پولس کے معاملہ میں کانٹا اُس کے بدن میں ہی رکھنے کی ایک خاص وجہ ہوسکتی ہے۔ لیکن یہاں پر خداوند اِس عورت کو ابلیس کی گرفت سے رہائی دینا چاہتے تھے۔ جب وہ عورت آزاد ہوگئی تو اُس کے ردِعمل پر غور کریں۔ اُس نے اپنی مخلصی اور رہائی کے لئے خداوند کی پرستش اور ستائش کرنا شروع کردی۔ اُس کی جسمانی شفا نے اُس کے دل کو اُبھارا کہ وہ خدا کی شکرگزاری اور پرستش کرے۔ اُس کے ذہن میں کوئی شک وشبہ نہیں تھا۔ وہ مکمل طور پر آزاد ہوچکی تھی۔

عبادت خانہ کے سردار اس بات پر خفا تھے کہ اُسے سبت کے روز شفا کیوں دی گئی۔ اُنہوں نے یسوع پر سبت توڑنے کا الزام عائد کیا۔ اِس الزام تراشی کے جواب میں یسوع نے اُن کی ریاکاری کو بے نقاب کیا۔

سبت کے روز وہ اپنے بیل کو کھول کر اُسے پانی پلانے کے تعلق سے کسی قسم کی قباحت محسوس نہیں کرتے تھے۔ یہ عورت گزشتہ اٹھارہ برس سے ابلیس کی گرفت میں تھی۔ اُسے دشمن کے

بندھنوں سے رہائی ملی تاکہ وہ آزادی اور رہائی کا عظیم تجربہ کر سکے۔ اگر ایک گدھے کو آزاد کرنا قابل قبول تھا اور اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت خیال نہیں کی جاتی تھی تو کس قدر زیادہ ضروری اور اہم تھا کہ اس موعودہ بیٹی کو بھی آزاد اور رہا کیا جاتا۔

جب فریسیوں نے محسوس کیا کہ اُن کی ریاکاری بے نقاب ہوگئی ہے تو انہوں نے بڑی بے عزتی محسوس کی۔ اُن کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ وہ بڑے لاجواب ہو گئے تھے۔ تاہم لوگوں نے اُس روز جو کچھ دیکھا، اُسے دیکھ کر اُن میں ایک سنسنی پیدا ہوگئی۔ وہ اُس عورت کو آزاد اور خوش دیکھ کر شادمان ہو رہے تھے۔ ہم یہاں پر دیکھتے ہیں کہ ابلیس خدا کے لوگوں پر بھی حملہ آور ہونے میں کسی قسم کی پس و پیش سے کام نہیں لیتا۔

کیا ممکن ہے کہ ہماری کلیسیاؤں میں ایسے لوگ موجود ہوں جو ابلیس کے ہاتھوں دُکھ اُٹھا رہے اور اُس کی بدروحوں کی قید میں ہوں؟

خداوند یسوع مسیح ہمیں آزاد کر سکتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حوالہ فتح کے لئے یسوع کے پاس آنے کے لئے ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ ہمارے خیالات اور تصورات سے بھی بڑھ کر ہمارے لئے فتح دستیاب ہے۔

☆☆☆☆

چند غور طلب باتیں

☆ ۔کیا کسی ایماندار کا ابلیس یا اُس کی بدروحوں کے ہاتھوں دُکھ پانا ممکن ہے؟ یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆ ۔پولس رسول کی طرح اپنی زندگی میں دُکھوں کو قبول کرنے اور دشمن کے دُکھوں پر فتح پانے میں آپ کس طرح فرق کو سمجھتے ہیں؟

☆ ۔یہ حوالہ ہمیں اُس فتح کے بارے کیا سکھاتا ہے جو خدا ہمیں دینا چاہتا ہے؟ کیا ابلیس کے قاصد کی طرف سے کانٹا چبھوئے جانے کے باوجود پولس رسول فاتح تھا؟

کیا ممکن ہے کہ خدا ہمیں فتح کے باوجود جسمانی طور پر دُکھ یا بیماری دے؟ کیا آپ نے اس کی مثالیں دیکھی ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند کے شکر گزار رہوں کہ ہمیں فتح بخشنا ہی اُس کی خوشنودی ہے؟

☆ ۔خداوند سے ابلیس کے اُس قلعے کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کی درخواست کریں جس سے وہ آپ کو آزاد کرنا چاہتا ہے؟

☆ ۔اس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اگرچہ وہ جسمانی طور پر آپ کو شفا نہ بھی دے، تو بھی وہ آپ کو فتح بخشنے کی قدرت رکھتا ہے۔

باب 48

تھوڑے نجات پائیں گے

لوقا 13:22-30 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح نے اکثر اوقات اپنے دور میں پائی جانے والی ریاکاری پر گفتگو کی۔ کیوں کہ زیادہ تر عوام الناس اور مذہبی راہنما اپنے آپ کو بڑا پارسا اور روحانی سمجھتے تھے۔ وہ عبادتخانوں اور ہیکلوں میں عبادت کے لئے جاتے تھے۔ وہ بڑی وفاداری سے موسیٰ کی معرفت دی جانے والی شریعت کے رسم و رواج اور قواعد وضوابط کی پابندی کرتے تھے۔ ظاہری طور پر تو سب کچھ ٹھیک اور اپنی جگہ پر درست معلوم ہوتا تھا۔ خداوند یسوع مسیح ظاہر سے زیادہ باطن پر نگاہ کرتے ہیں۔ اُن کا ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑا۔ جنہوں نے اُسے اور اُس کا وہ پیغام رد کر دیا جو وہ باپ کی طرف سے لے کر آئے تھے۔

یروشلیم جاتے ہوئے خداوند شہر بہ شہر گئے۔ وہ بہت سے لوگوں سے ملے اور انہیں اپنے باپ کی راہوں کی تعلیم دی۔ بھیڑ میں سے کسی شخص نے یسوع سے پوچھا۔ "کیا نجات پانے والے تھوڑے ہیں؟" (23)

یہ تو واضح نہیں کہ کس سبب سے یہ سوال پوچھا گیا۔ خداوند یسوع مسیح نے تنگ دروازہ کی مثال دے کر اس سوال کا جواب دیا۔

24 آیت میں، خداوند نے لوگوں کو بتایا کہ وہ تنگ دروازہ سے داخل ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ انہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ داخل ہونے کی کوشش کریں گے لیکن داخل نہ ہو پائیں گے۔ جو کچھ خداوند یہاں پر بیان کر رہے ہیں، آئیں چند لمحات کے لئے اس پر غور کریں۔

"راہ حق اور زندگی میں ہوں، کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔"

چونکہ خداوند یسوع مسیح باپ تک رسائی کا واحد ذریعہ ہیں اس لئے وہ ایک تنگ دروازہ ہیں۔ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کے لئے یہ صداقت کڑوی گولی نگلنے کے مترادف ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ یسوع کو ہی واحد راستہ مان لینا تنگ نظری ہے۔

دُنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب اور فلسفوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا خدا کے پاس جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے؟

کیا ہم واقعی اس بات پر ایمان رکھ سکتے ہیں کہ یسوع خدا کے پاس آنے کا واحد راستہ ہیں اور جو کوئی اس دروازہ سے داخل نہیں ہوتا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا سے جدا ہو جائے گا؟

خداوند یسوع مسیح اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ بیان کر رہے ہیں واقعی درست ہے۔ اگر کوئی اس کے وسیلہ کے بغیر خدا تک رسائی کی کوشش کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ اسی لئے خداوند ہمیں بتا رہے ہیں کہ دروازہ تنگ ہے۔ وہی جو اُس دروازہ سے داخل ہوتے ہیں نجات پا کر خدا کے حضور قبول کئے جانے کا تجربہ حاصل کر سکتے ہیں۔

یہاں پر ہمیں ایک اور نکتہ پر بھی زور دینے کی ضرورت ہے۔ نیو انٹرنیشنل ورژن کے مطابق ہمیں تنگ دروازہ سے داخل ہونے کے لئے "ہر ممکن کوشش کرنی ہے"

اس جملہ کا ترجمہ "لڑنا"، "جانفشانی سے محنت کرنا"، "بڑے جوش و خروش کے ساتھ بڑی کوشش کرنا" بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہی وہ کام ہے جو ایک دوڑ میں دوڑنے والا اپنے حریف کو جیت کرنے کے لئے کرتا ہے۔ وہ اپنی ساری طاقت اور توانائی اپنے دشمن کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے صرف کر دیتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ ہم بھی تنگ دروازہ سے داخل ہونے کیلئے اسی قسم کی جدوجہد اور جانفشانی کریں۔

کیوں کہ اگر ہم زندگی پانا چاہتے ہیں تو یہی واحد راستہ ہے۔ اس دروازہ کے حصول کے لئے

سب کچھ نثار کر دیں۔ فرض کریں آپ کو ایک ایسی بیماری لگی ہوئی ہے جو بالآخر آپ کی جان لے لے گی۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس بیماری کا علاج موجود ہے۔

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس بیماری کا علاج آسان کام نہیں لیکن اگر آپ اُس علاج کو حاصل کر لیں تو آپ کی جان بچ جائے گی۔ کیا آپ اُس علاج کے حصول کے لئے پوری تن دہی سے اپنا سب کچھ وقف نہ کر دیں گے خواہ اُس کے لئے کتنا ہی وقت اور کیسی ہی قیمت کیوں نہ دینا پڑے؟ یہی معاملہ اُس نجات کا ہے جو خداوند یسوع مسیح پیش کرتے ہیں۔ اُس کے لئے کوئی قیمت ادا نہیں کرنا پڑتی لیکن لازم ہے کہ ہم بدل وجان اُس کی جستجو میں لگ جائیں۔ یہ ہماری زندگی کی اولین ترجیح بن جائے۔ ہر ایک چیز ثانوی حیثیت اختیار کر جائے۔ ضرور ہے کہ ہم اپنے دوست احباب، عزیز واقارب اور مشاغل کو بالائے طاق رکھ کر اپنی خودی کا انکار کرتے ہوئے اس نجات کے حصول کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

ابلیس ہمیں گناہ کے علاج کی تلاش سے روکنے کی کوشش کرے گا۔ اپنے آپ (اپنے جسم سے) اور دشمن سے ہر صورت میں جنگ کریں اور پورے جوش وخروش کے ساتھ اُس دروازہ کو تلاش کریں جو نجات کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ یاد رکھیں، ہماری ابدیت کا دارومدار اسی دروازہ کے حصول پر ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ بہت سے لوگ اس تنگ دروازہ سے داخل ہونے کی کوشش کریں گے لیکن داخل نہ ہو پائیں گے۔ جو کچھ خداوند بیان کر رہے ہیں اس کو سمجھنا ہمارے لئے انتہائی اہم ہے۔

خداوند یسوع یہ بیان کر رہے ہیں کہ بہت سے لوگ اُس کے پاس آئیں گے لیکن حقیقی طور پر نجات نہ پا سکیں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ دُنیا کی تاریخ میں بہتوں نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ وہ یسوع کے پیروکار ہیں۔ اُنہوں نے اُسکے نام سے منادی کی اور معجزات بھی

دکھائے۔(متی 22:7)

کئی لوگوں نے مسیح کی شخصیت پر کتب لکھیں اور بعض نے بائبل سکولوں میں بھی پڑھایا۔ وہ یسوع کی خدمت میں مصروف رہے لیکن حقیقی طور پر انہیں اس بات کی سمجھ نہ آسکی کہ مسیح کے وسیلہ سے گناہوں کی معافی پانے کا کیا مطلب ہے۔ یہاں پر دروازے کا ذکر آتا ہے۔ وہ دروازے کی پرستش کرتے، اُس سے دُعا کرتے اور اپنی گفتگو میں اس دروازہ کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس میں سے گزرنے سے محروم اور قاصر رہے۔

وہ یہی خیال کرتے ہیں کہ یسوع کے نام سے اُن کی کاوشیں ہی کافی ہیں۔ وہ ہر طرح سے خدا کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے کوشش کرتے ہیں۔ فریسیوں کی طرح وہ بھی اپنے اعمال پر ہی تکیہ اور بھروسہ کرتے ہیں۔

اُنہیں کبھی بھی اس بات کا فہم حاصل نہیں ہوتا کہ وہ دروازہ کس قدر تنگ ہے۔ اگر انہوں نے اس دروازہ سے داخل ہونا ہے تو پھر اُنہیں اپنی کاوشیں ایک طرف رکھ دینا ہوں گی۔ اُنہیں اپنے کاموں پر بھروسہ نہیں کرنا ہوگا۔ اُن کا سارا اعتماد، بھروسہ اور انحصار صرف اور صرف خداوند یسوع مسیح پر ہی ہونا چاہئے۔

25 آیت میں خداوند یسوع مسیح اپنے سامعین کو یہ بتا رہے ہیں کہ تنگ دروازہ ہمیشہ کھلا ہی نہ رہے گا۔ وہ دن آئے گا جب گھر کا مالک اس دروازہ کو بند کر دے گا۔ وہ سب جو دروازہ سے باہر ہوں گے دروازے پر دستک تو دیں گے لیکن بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ وہ مالک کی منت کریں گے کہ وہ اُنہیں بھی اندر آنے کی اجازت دے لیکن وہ اُن کے لئے دروازہ نہیں کھولے گا۔ نجات کا یہ دروازہ ہمیشہ ہی کھلا نہ رہے گا۔

اگر آپ اس دروازہ کے بند ہونے سے پہلے داخل نہ ہوئے تو پھر آپ ہمیشہ کے لئے باہر ہی رہ جائیں گے۔ نجات کا دروازہ کئی لحاظ سے بند ہو سکتا ہے۔ اور بعض کے لئے یہ دروازہ ناگہانی

موت کے سبب جبکہ بعض کے لئے یہ دروازہ ان کی سنگ دلی کے باعث بند ہو جائے گا، ایسا کہ وہ اُس میں سے داخل نہ ہو پائیں گے۔ جب خداوند یسوع کی آمد ثانی ہوگی تو بہتوں کے لئے یہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ ایک بار دروازہ بند ہو گیا تو پھر دوبارہ کبھی کھل نہ پائے گا۔

دُنیا میں یہ تعلیم بھی گردش کر رہی ہے کہ بالآخر ہر ایک نجات پائے گا۔ خداوند یہاں پر ایسی کوئی تعلیم متعارف نہیں کرا رہے۔ وہ تو یہاں پر یہ بیان کر رہے ہیں کہ بہت سے لوگ ایک دن اُس دروازہ سے داخل ہونے کے لئے منت سماجت کریں گے لیکن ان کے لئے دروازہ کھولا نہیں جائے گا۔

میں تصور کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہوں کہ مردِ خدا نوح نے کشتی بنائی تو کئی لوگ اُس کا مضحکہ اڑاتے ہوں گے۔ جب وہ لوگوں کو کشتی میں آنے کی دعوت دیتا ہوگا تو لوگ اُس دعوت نامہ کو ٹھٹھوں میں اڑاتے ہوں گے۔ جب بارش ہوئی اور پانی چڑھا، تو یہی لوگ اُس کی منت سماجت کرتے ہوں گے کہ وہ کشتی کا دروازہ کھول کر انہیں بھی اندر آنے دے۔ اُس دروازہ کو خدا نے بند کیا تھا، اب کوئی انسان اُس دروازہ کو کھول نہیں سکتا تھا۔

نوح کے دور کے لوگ نجات کے لئے آہ و پکار کرتے ہوئے نیست و نابود ہو گئے لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اِسی لئے تو یسوع یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر ممکن کوشش اور جانفشانی کریں تاکہ جب ابھی موقع ہے تو ہم اس تنگ دروازہ سے داخل ہو سکیں۔ وہ دن آئے گا جب ہم داخل بھی ہونا چاہیں گے تو ہماری کوئی نہ سنے گا۔ ابھی تنگ دروازہ سے داخل ہونے کا وقت ہے۔ دیر نہ کریں، اپنی نجات کی یقین دہانی کو اپنی زندگی کی اولین ترجیح بنالیں۔

اُس روز لوگ اس بات پر تعجب کریں گے کہ انہیں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ انہیں یاد آئے گا کہ کس طرح انہوں نے یسوع کے ساتھ کھایا پیا اور کس طرح اُس نے اُن کی گلیوں اور بازاروں میں تعلیم دی تھی۔ لوگوں کو یاد آئے گا کہ کس طرح وہ بشارتی عبادات میں گئے اور جب یسوع کو

قبول کرنے کی دعوت دی گئی تو کیسے اُنہوں نے اس دعوت کو قبول کیا تھا۔ کس طرح اُنہیں بیماریوں اور کمزوریوں سے شفا ملی تھی۔ کس طرح وہ خدا کے کلام کو پڑھتے تھے اور خدا اُن کے دلوں سے کلام کرتا تھا۔ ان سب چیزوں کے باوجود، اُنہیں یہ بھی یاد آئے گا کہ اگرچہ اُن کے پاس موقع تھا، اُنہوں نے نجات کے لئے اپنے دلوں کو نہ کھولا۔ وہ دن آئے گا جب وہ یسوع کی آواز سنیں گے۔ ''میں تم سے کہتا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ تم کہاں کے ہو۔'' (27 آیت)

وہ دن کس قدر المناک دن ہوگا!

وہ لوگ جن کے پاس ہر ایک موقع تھا، اب اُنہیں اُس خوبصورت نجات میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مل رہی ہوگی۔ خداوند یسوع مسیح بتاتے ہیں کہ وہ دن رونے اور دانت پیسنے کا دن ہوگا۔ وہ خدا کی حضوری میں ابراہام، اضحاق اور یعقوب کو دیکھیں۔ اُس وقت اُنہیں اس بات کو سمجھ آئے گی کہ جو کچھ انبیاء کہتے تھے بالکل درست تھا۔ اس سے اُن کے دلوں میں کس قدر غم پیدا ہوگا۔ اب وہ اُس کی منت سماجت کریں گے لیکن اُن کی ہر ایک درخواست کو مسترد کر دیا جائے گا۔ خداوند یسوع نے یہودیوں کو بتایا کہ اُس روز مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے لوگ خدا کی بادشاہی میں شریک ہوں گے، انجیل کا پیغام پوری دُنیا میں پھیل جائے گا۔ آخر اوّل ہو جائیں گے اور اسی طرح اوّل آخر ہو جائیں گے۔

یہودی جنہیں سب سے پہلے یسوع کے پاس آنے کا موقع دیا گیا، لیکن اُنہوں نے اس موقع اور پیش کش کو مسترد کر دیا۔ اب وہ موقع غیر قوموں کو دیا جائے گا۔ انجیل دُنیا کی انتہا تک پھیل جائے گی۔ وہ جو یہودی نسب نامہ سے نہیں ہوں گے۔ اُنہیں خدا کی بادشاہت کو پوری دُنیا میں پھیلانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اگرچہ یہودی ''آخر'' ہو چکے ہیں تو بھی اُنہیں مکمل طور پر نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اوّل آخر ہو جائیں گے لیکن آخر کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کھو چکے ہیں۔

میں اس بات کی توقع کرتا ہوں کہ خدا ایک دفعہ پھر یہودی قوم کو خدا کی بادشاہت میں لانے کے

لئے کام کرے گا۔

جب یہ پوچھا گیا کہ کون نجات پائے گا تو وہاں پر موجود لوگوں کو یہ بتایا گیا کہ بہت تھوڑے لوگ نجات پائیں گے۔ بہت سے لوگ اس فیصلہ کو التوا میں ڈال دیں گے۔ جبکہ بعض لوگ اس نجات کے حصول کو اپنے دل سے اولین ترجیح بنالیں گے۔

یہ حوالہ ہمیں نجات کی یقین دہانی حاصل کرنے کے لئے خبردار کرتا ہے۔ اگر آپ کو نجات کی یقین دہانی نہیں ہے تو ابھی پورے دل سے اُس کی دیدار کے طالب ہوں۔

اس اہم معاملہ کے تعلق سے ایک منٹ بھی تاخیر سے کام نہ لیں۔ اس بات کو اپنی اولین ترجیح بنائیں کہ آپ نے تنگ دروازہ حاصل کرکے اُس میں سے داخل ہونا ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ دروازہ بند ہو جائے اور آپ ہمیشہ کے لئے اس دروازہ سے باہر رہ جائیں، اس میں سے داخل ہونے کے لئے جانفشانی اور جدوجہد کریں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ کو نجات کی یقین دہانی حاصل ہے؟ آپ کو کیسے معلوم ہے کہ آپ خدا کے بیٹے / بیٹی ہیں؟

☆۔کیا آپ کو ایسے لوگوں کی مخالفت کا سامنا ہے جن کا یہ کہنا ہے کہ آپ تو نجات کے معاملہ میں بڑے تنگ ذہن ہیں؟ یہ حوالہ ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔آپ کی زندگی میں اس تعلق سے کس حد تک جوش و خروش پایا جاتا ہے کہ یسوع یہاں پر نجات کی یقین دہانی کے تعلق سے بات کر رہے ہیں؟ یہ حوالہ ہمیں اس پیغام کو دوسرے لوگوں کو سنانے کے تعلق سے کس طرح ابھارتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔چند لمحات کے لئے دُعا کریں تاکہ خداوند آپ کے کسی عزیز یا دوست کا دل کلام خدا قبول کرنے کے لئے کھولے اور وہ نجات کی ضرورت کو محسوس کر سکے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو نجات کی یقین دہانی عطا فرمائے۔

☆۔چند لمحات کے لئے یہودی قوم کے لئے دُعا کریں جنہیں نجات کا پیغام سننے کا سب سے پہلے موقع دیا گیا۔ خداوند سے کہیں کہ وہ نجات کے اس پیغام کے لئے ان کے دلوں کو کھول دے۔

باب 49

یروشلیم میں خوشی اور شادمانی

لوقا 13:31-35 اور متی 23:37-39 پڑھیں

اگرچہ خداوند یسوع مسیح کی خدمت میں فریسی ہی سب سے بڑے مخالفین اور دشمن تھے تو بھی یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ صرف فریسی ہی مخالفین اور دشمن تھے۔ کچھ اور لوگ بھی تھے جو اُن کی جان کے خواہاں تھے۔

اس حوالہ میں فریسی یہ خبر لے کر یسوع کے پاس آئے کہ ہیرودیس اُسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اُنہوں نے جان کی امان کے پیشِ نظر (جان بچانے کے لئے) خداوند یسوع کو اُس علاقہ سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔ بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ وہ اُس کی زندگی بچانے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ لیکن اُن کی نفرت اور تعصب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسا بالکل نہیں تھا۔ فریسیوں نے تو یسوع کو مرتے ہوئے دیکھ کر بڑے خوش اور شادمان ہونا تھا۔ وہ اکثر اُس کے قتل کی کوشش میں رہتے تھے۔

یہ معاملہ ہمیں حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ کیوں فریسیوں نے یسوع کو ہیرودیس کے مذموم ارادے کی اطلاع دی کہ وہ اُسے قتل کرنا چاہتا ہے۔

بعض مفکرین اور مفسرین کا یہ ایمان ہے کہ فریسی ہیرودیس کا پیغام لے کر اُسے خبردار کرنے آئے تھے تاکہ یسوع اُس علاقہ سے چلا جائے۔ تو بھی ہم یقینی اور حتمی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے۔ ہم اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہیرودیس یسوع سے خوفزدہ تھا۔

مرقس 6 باب ہمیں بتاتا ہے کہ جب ہیرودیس کو یہ معلوم ہوا کہ یسوع اُس کے علاقہ میں آیا ہے تو اُس نے سمجھا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے جس کا سر اُس نے قلم

کروادیا تھا۔ یسوع کی موجودگی ہیرودیس کے لئے بڑی بے چینی اور بے قراری کا باعث ہوئی تھی۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے ہیرودیس کو اپنے بھائی کی بیوی رکھنے پر ملامت کی تھی۔ یسوع کی موجودگی سے ہیرودیس کو اُس کا گناہ یاد آ گیا ہوگا۔ کیا وہ اس قدر گھبرایا ہوا اور پریشان تھا کہ اس نے یہی بہتر سمجھا کہ اُسے قتل کرنے سے ہی یہ کہانی ختم ہوگی؟

خدا کا پاک روح ہمیں گناہ کے تعلق سے قائل کرتا ہے تاکہ ہم گناہ سے پھر کر اپنے منجی اور خداوند یسوع مسیح کی طرف رجوع لائیں۔ ہم پہلے ہی اس بات کا جائزہ لے چکے اور اس پر غور کر چکے ہیں کہ لوگ روح القدس کی قائلیت کی راہ میں مزاحم ہونے اور اُس کو رد کرنے کے لئے کس حد تک چلے جائیں گے۔ ہیرودیس یسوع کو قتل کروانا چاہتا تھا۔ بعض اوقات لوگ گناہ کی گہری قائلیت محسوس کرتے ہوئے کلیسیا میں آنا چھوڑ دیتے ہیں۔

بعض لوگ خداوند اور تمام ایمانداروں کے ساتھ تلخ مزاج ہو جائیں گے۔ بعض لوگ نکتہ چینی اور کلیسیائی قیادت کی عیب جوئی پر اتر آئیں گے۔ بعض لوگ یوناہ کی طرح بڑی تیز رفتاری سے خداوند سے دُور بھاگیں گے۔

بعض اوقات اس وجہ سے بھی لوگ خدا کے کلام کا مطالعہ بند کر دیں گے کیوں کہ کلام مسلسل انہیں اُن کے گناہ کی یاد دلاتا رہتا ہے۔ بعض لوگ خدمت چھوڑ کر دُنیا کی رنگینیوں کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ خواہ کسی بھی طریقہ سے وہ خداوند اور اُس کی خدمت سے دستبردار کیوں نہ ہوں، وہ خداوند میں اپنی خوشی اور اطمینان کو خطرے میں ڈالیں گے۔ یہ سب کچھ تب ہی ہوتا ہے جب کوئی فردِ واحد روح القدس کی راہنمائی کو ترک کر دیتا ہے۔

بہت سے لوگ روح القدس کی راہنمائی اور قائلیت کو رد کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے خداوند کی آواز اور قائلیت کو رد کرنے کے گناہ کا اعتراف کرنے کی بجائے روح القدس کی راہنمائی کو رد کر دیتے ہیں۔ ہیرودیس کی یہ قائلیت تھی کہ وہ اپنے اندر پائی جانے والی گناہ کی گہری قائلیت کے

منع کو ہی ختم کر دے۔ خداوند یسوع کا اُس علاقہ کو چھوڑ کر چلے جانا یہودیوں کے لئے خوشی کا باعث ہوتا تھا۔ اگر چہ وہ خود بھی اُسے قتل کرنے کا منصوبہ رکھتے تھے، لیکن لوگوں سے خوفزدہ تھے۔ اگر چہ وہ لوگوں کے خوف کے سبب سے اُسے مارنے میں تو کامیاب نہ ہوئے، تو بھی کم از کم اتنا خوف وہراس اور دہشت تو پھیلا سکتے تھے کہ وہ خود ہی اُس علاقہ سے ہی چلا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہی اُن کے منصوبے کا حصہ ہو جس کی وجہ سے وہ یہ پیغام لے کر یسوع کے پاس آئے تھے۔

یسوع اُن کی چال میں نہیں پھنسے۔ اُنہوں نے ہیرودیس کے لئے ایک پیغام اُن کے ہاتھ بھیجا۔ یہ حقیقت کہ یسوع نے یہ پیغام فریسیوں کو دیا، اِس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ دونوں کی یہی سازش اور منصوبہ تھا کہ یسوع اُن کے علاقہ سے چلا جائے۔ وہ یسوع سے چھٹکارا پانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔

غور کریں خداوند یسوع مسیح 32 آیت میں ہیرودیس کو ایک لومڑی کہتے ہیں۔ لومڑی ایک ظالم اور مکار جانور ہوتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے ہیرودیس کو ایک ظالم، فریبی اور اپنا اُلو سیدھا کرنے والی شخصیت کے طور پر دیکھا۔ اُس نے پہلے ہی اپنے بھائی سے اپنی بیوی چھین لی تھی اور اب وہ یسوع سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔

ہیرودیس کے مذموم ارادوں کے باوجود، خداوند یسوع کی توجہ اپنے مقصد اور نصب العین سے اِدھر اُدھر نہیں ہوئی۔ اُنہوں نے یروشلیم جانے کا تہیہ کر رکھا تھا اور کوئی چیز بھی اُنہیں وہاں جانے سے روک نہ پائی تاکہ وہ آسمانی باپ کی طرف سے سونپے گئے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ خداوند یسوع مسیح کو اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہی آئے تھے۔ وہ آدمیوں کے خوف کے زیر تسلط نہیں تھا۔ اُس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سپرد کیا اور ایک مقصد کے تحت یروشلیم کی طرف سفر جاری رکھا۔

دشمن اکثر و بیشتر ہماری حوصلہ شکنی کرتا ہے تاکہ ہم مسیحی زندگی بسر نہ کر سکیں۔ یہاں پر ہیرودیس کی وساطت سے وہ خداوند کو خوف دلا رہا ہے کہ تاکہ وہ یروشلیم جا کر اپنی جان صلیب پر قربان نہ کرے۔ موت کی یہ دھمکی بھی یسوع کو آگے بڑھنے سے روک نہ سکی۔

خداوند یسوع مسیح نے ہیرودیس کو بتایا کہ وہ پہلے کی طرح بدروحیں نکالنے اور بیماروں کو شفا دینے کی خدمت آج اور کل بھی جاری رکھے گا۔ تیسرے روز وہ اپنی منزل کو پہنچے گا۔ اُس کی منزل شہر یروشلیم تھا۔ غور کریں کہ کس طرح یسوع نے ہیرودیس کو بڑی جرأت سے بتایا کہ اُسے یروشلیم جانا ہوگا کیوں کہ کوئی نبی یروشلیم سے باہر ہلاک نہیں ہو سکتا۔

یسوع کو موت کا خوف نہیں تھا۔ وہ جانتے تھے کہ موت بڑی تیزی سے اُن کا تعاقب کر رہی ہے۔ تو بھی موت کے مقررہ وقت سے قبل وہ آسمانی باپ کی مرضی اور مقصد کو پورا کرنے میں بھرپور طریقے سے مصروف رہے۔

اگرچہ دشمن نے موت کی دھمکی دے کر یسوع کی توجہ اور دھیان میں خلل پیدا کرنے کی کوشش کی، یسوع نے اپنی توجہ اپنے مقصد پر ہی مرکوز رکھی اور آگے بڑھتے رہے۔ خدمت کا جو کام وہ جاری رکھے ہوئے تھے، کسی طور پر بھی اُس میں توقف نہ آیا۔ اُنہوں نے بڑی خاموشی سے، ہیرودیس (اور شیطان کو بھی اس معاملہ کی خبر دی) خواہ وہ کچھ بھی کہیں اُسے ہر صورت میں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے بیماروں کو شفا دینے اور بدروحیں نکالنے کی خدمت جاری رکھی۔ آسمانی باپ یروشلیم کی طرف اُس کی راہنمائی کر رہے تھے اور یہی وہ منزل تھی جہاں اُسے پہنچنا تھا۔

شیطان لومڑی کے فریب اور مکاری کے ساتھ آئے گا۔ وہ ترس اور رحم کے لبادہ میں اپنے فریب کو چھپائے گا۔ وہ بڑی گہری نگہداشت اور تحفظ کے بھیس میں آئے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے قریبی دوست احباب اور عزیز و اقارب کو استعمال کرے۔ ایوب کے واقعہ میں، اُس کی بیوی نے

نے اُسے کہا کہ "خدا پر لعنت کر اور مرجا۔" (ایوب 9:2)

وہ کچھ اس طرح سے کہہ رہی تھی ۔"ایوب تیرا دُکھ بہت بڑا ہے۔ اور میرے بس سے باہر ہے کہ تجھے اس طرح دُکھ پاتے ہوئے دیکھوں۔ اس ذہنی دباؤ، جسمانی دُکھ اور تکلیف کے دباؤ میں اگر تو اُس پر لعنت کر بھی دے گا تو خدا جانتا ہے کہ تو کیوں ایسا کر رہا ہے۔ وہ تجھے معاف کر دے گا۔ اُس پر لعنت کر اور اس ساری مصیبت سے جان چھڑا لے۔" دراصل اُس کے پیچھے دشمن کی آواز تھی۔

خداوند نے ہمیں بلایا ہے تاکہ ہم اپنے نصب العین پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ کبھی بھی دشمن کی مکاری کے سبب سے اپنی توجہ اپنے نصب العین اور اغراض و مقاصد سے نہ ہٹالیں۔ غور کریں کہ یسوع نے ہیرودیس اور فریسیوں کو بتایا کہ کوئی نبی یروشلیم سے باہر نہیں مر سکتا۔ یسوع جانتے تھے کہ وہ اپنی جان قربان کرنے والے ہیں۔ یروشلیم ہی وہ مقام تھا جہاں یہ سب کچھ واقع ہوتا تھا۔ قابلِ غور بات کہ یسوع نے خود کو نبی کہا۔ خداوند نے اُن نبیوں سے مشابہت پیدا کی جو اُس سے پہلے ہو گزرے تھے۔ انہیں بھی رد کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے بھی خدا کے ارادہ اور مقصد کے تحت اپنی جانیں قربان کی تھیں۔

اُنہوں نے یہودی ایمان کے مرکز شہر یروشلیم میں اپنی جانیں قربان کیں۔ اپنے سے پہلے ہو گزرے انبیاء کی طرح یسوع بھی شہر یروشلیم میں اپنی جان قربان کرنے جا رہے تھے۔ خداوند یسوع مسیح کا رد کیا جانا اور پھر اُن کی موت، یہ سب کچھ حادثاتی طور پر اچانک واقع نہیں ہونا تھا۔ اور اسی لئے تو وہ آئے تھے۔ خداوند یسوع مسیح یروشلیم کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے دل میں نہایت رنجیدہ ہوئے۔ لوقا 13:34 میں اُس کے دل کی پکار پر کان لگائیں۔

"اے یروشلیم! اے یروشلیم! تو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے، اُن کو سنگسار کرتی ہے، کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے،

اُسی طرح میں تیرے بچوں کو جمع کر لوں۔ مگر تم نے نہ چاہا!"

وہی شہر جس نے اُسے قتل کر دیا تھا، اُسی شہر پر یسوع کو پیار آ رہا تھا۔ یسوع اِس بات کا مشتاق تھا کہ یروشلیم کے لوگ اُس کے پاس آ جائیں، لیکن اُنہوں نے اُسے بھی پہلے نبیوں کی طرح رد کر دیا۔ خداوند اِس بات پر کس قدر غمزدہ تھے! یروشلیم کے لئے اپنے دل میں یہی حسرت لئے وہ صلیب پر گیا تاکہ اُن کی قسمت پر مہر کر سکے۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے اُس کا دل رو رہا تھا۔

جب خدا کے خلق کئے ہوئے لوگ اُس کی طرف پشت پھیر دیں اور اُس کی نجات کو رد کر دیں تو یہ ساری صورتحال خدا کا دل توڑ دیتی ہے۔ تو بھی یہ سب کچھ اُسے عدالت کرنے سے روک نہ پائے گا۔ "دیکھو تمہارا گھر تمہارے ہی لیے چھوڑا جاتا ہے۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ مجھے اُس وقت تک ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔" (لوقا 13:35)

خداوند یسوع مسیح یہاں پر اپنی جلالی آمدِ ثانی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جب وہ آ کر اِس دُنیا کی عدالت کریں گے۔ اُس روز، اُن کے فیصلوں پر مہر ہو جائے گی۔ (قطعی لاتبدیل فیصلہ ہوگا) وہ اُس کے سامنے کھڑے ہوں گے جس کو اُنہوں نے رد کیا تھا اور اب وہ اُن کے سامنے جلالی حالت میں ہوگا۔ اُس روز وہ کیسا خوف محسوس کریں گے۔ اُنہیں یاد آئے گا کہ کس طرح اُنہوں نے اُس کا تمسخر اڑایا اور کس طرح اُسے مصلوب کیا تھا۔ اُنہیں یاد آئے گا کہ کس طرح اُنہوں نے اُس کے معجزات دیکھے تھے اور اُس کے کلام کو سن کر اُسے رد کر دیا تھا۔

ہیرودیس اور فریسیوں نے یسوع کو موت کی دھمکی دی تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس بڑے خوف کو اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیا اس کے برعکس اُنہیں بتایا کہ موت سے بڑھ کر ایک اور وحشت ناک عدالت اور احتساب کا دن اُن کا منتظر ہے۔ کیوں کہ اُنہوں نے خدا کے بیٹے یسوع کو رد کیا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ بلاہٹ سے توجہ ہٹانے کے تعلق سے ہم یہاں پر دشمن کی چال کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ کو کبھی ایسا تجربہ ہوا جب آپ نے یہ محسوس کیا ہو کہ دشمن آپ کی توجہ میں خلل پیدا کر رہا ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ روح القدس کی قائمیت میں مزاحم ہونے میں کون سا خطرہ درپیش ہوتا ہے؟ کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو روح القدس کی قائمیت میں مزاحم ہو رہا ہے؟ ایسا کرنے سے اُس شخص کی روحانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟

☆۔ جب کوئی شخص اُس کے پاس آنے کی بلاہٹ کو رد کر دیتا ہے تو یہاں پر ہمیں آسمانی باپ کے دل کے بارے میں کیا سیکھنے کو ملتا ہے؟

☆۔ کیا آپ اپنی زندگی میں آسمانی باپ کے مقصد اور ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دُکھ اُٹھانے حتیٰ کہ مرنے تک وفادار رہیں گے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے لئے اپنی رویا کا واضح فہم آپ کو عطا کرے۔خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اپنی زندگی میں اُس کی بلاہٹ پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔اُس سے منت کریں کہ وہ دشمن کی طرف سے پیدا ہونے والی بے توجہی سے آپ کو محفوظ رکھے۔

☆۔چند لمحات کے لئے کسی فردِ واحد کے لئے دُعا کریں جو اپنی زندگی میں روح القدس کی قائلیت کو محسوس کر رہا کر رہی ہے؟ خداوند سے ساری رکاوٹوں کو توڑ دینے کے لئے دُعا کریں۔

☆۔کیا آپ بھی یروشلیم کے لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے خدا کے کلام کو رد کر دیا تھا؟ چند لمحات کے لئے دُعا کریں کہ خدا آپ کے شہر اور قصبے میں جنبش کرے تاکہ ہر طرح کے جوئے اور بندھن ٹوٹ جائیں۔

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں کہ اُس نے ہر اُس آزمائش کو رد کر دیا اور ڈٹ کر اُس کا مقابلہ کیا جو اُس کی زندگی میں اس لئے آئی تاکہ وہ صلیب پر نہ جائے۔خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ شخصی طور پر آپ کے لئے صلیب پر گیا۔

باب 50

یسوع کی تاک میں

لوقا 14:1-6 پڑھیں

فریسیوں کے ساتھ یسوع مسیح کی کشمکش کا سلسلہ جاری رہا۔ اس حوالہ کے مطابق خداوند یسوع ایک فریسی کے گھر کھانے کی دعوت پر گئے۔ مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ سب کی نظریں یسوع پر لگی ہوئی تھیں۔ اُن کے دشمن اس لئے اُس کی تاک میں تھے تاکہ اُس کی باتوں میں کوئی تضاد نظر آئے تو اُس پر الزام تراشی کر سکیں۔

ہمارے خداوند کے دشمن ہمیشہ ہی اُن کی تاک میں رہتے تھے تاکہ اُن پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ انہیں مل جائے۔ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر اُن کی نظریں یسوع پر لگی تھیں تو وہ ہمیں بھی نظر انداز نہیں کریں گے۔ شیطان کو ہماری زندگی میں تضاد ڈھونڈنا بہت اچھا لگتا ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش کرے کہ ہماری زندگی کے ایسے کونے اور گوشے بے نقاب کرے گا جس سے معاشرے میں ہماری ساکھ داغدار ہو سکے۔ ابلیس کی یہ چال کوئی نئی چال نہیں ہے بلکہ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ شروع ہی سے ایسا کرتا چلا آیا ہے۔

دانی ایل کے دشمنوں نے اُس میں کوئی غلطی ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ شیطان نے ایوب کو دل برداشتہ اور دل شکستہ کرنے کی بہت کوشش کی تاکہ اُس کی گواہی مشکوک ہو سکے۔ عہد جدید کی کلیسیا اس بات کو سمجھتی تھی کہ معاشرے میں اپنی گواہی قائم رکھنا کس قدر اہم ہے۔ اعمال 2:46-47 ہم پڑھتے ہیں۔

"اور ہر روز ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی

سے کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور خدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے اور جو نجات پاتے تھے اُن کو خداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا۔"

ابتدائی کلیسیا کی گواہی کا تاثر معاشرے اور گرد ونواح کے لوگوں پر بڑا مثبت اور زبردست تھا۔ یہ اُن کی گواہی تھی جو لوگوں کو جوق در جوق کلیسیا میں کھینچے لا رہی تھی۔ جب لوگ ایماندار بھائیوں اور بہنوں کے لئے خلوص اور فکرمندی کو دیکھتے تھے تو اُن کے دل پر گہرا اثر ہوتا تھا۔ مقدس پولس رسول رومیوں کی کلیسیا سے اُن کی گواہی کے تعلق سے بات کرتے ہیں۔

"تو جو شریعت پر فخر کرتا ہے۔ شریعت کے عدول سے خدا کی کیوں بے عزتی کرتا ہے؟ کیوں کہ تمہارے سبب سے غیر قوموں میں خدا کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔" (رومیوں 2:23-24)

مقدس پولس رسول اس آیت میں رومیوں کی کلیسیا کو بتاتے ہیں کہ اُن کی گواہی کے سبب غیر قوموں میں خدا کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔ بے اعتقاد اور بے ایمان دُنیا نے اُن کی گفتگو کے وسیلے سے دیکھا کہ وہ کون اور کیسے لوگ ہیں۔ یہ لوگ یسوع نام سے کہلاتے، جانے اور پہچانے جاتے تھے لیکن اُن کے طرزِ زندگی سے یسوع نام کی کوئی عزت اور بزرگی نہیں ہوتی تھی۔ اس صورتحال کے نتائج بڑے تباہ کن تھے۔ بے اعتقاد لوگ یسوع نام کا مضحکہ اڑانے لگے۔ وہ ایسے ایمان سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہتے تھے جو اس طرح کے شاگرد پیدا کر رہا تھا۔

شیطان کی یہی کوشش اور تمنا ہوتی ہے کہ وہ ایمانداروں میں کوئی خرابی دیکھے اور پھر غیر ایمانداروں میں اُسے رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کرے۔ وہ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو نمایاں کرتا ہے اور اُن لوگوں کے سامنے ٹھوکر کھانے کا پتھر بنا کر پیش کرتا ہے جو خدا کے طالب ہونے کے لئے اُس کی طرف رجوع لا رہے ہوتے ہیں۔ کس قدر اہم بات ہے کہ ہم ایسی زندگی بسر کریں جو پاک، صاف اور خالص ہو۔ غیر ایماندار بالکل اُسی طرح ہماری تاک میں ہیں جس طرح یسوع کے دور میں فریسی اُن کی تاک میں رہتے تھے۔ اس بات کو سمجھیں کہ نہ صرف غیر ایماندار

بلکہ ہمارے کمزور مسیحی بہن بھائی بھی ہماری زندگی کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے سے چھپ کر کسی کونے میں تو زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ آپ کی زندگی پر لوگوں کی نظر ہے اور آپ کا چال چلن، طرزِ گفتگو، طرزِ زندگی اور رویے آپ کے گرد و نواح کے لوگوں پر اچھائی یا برائی کے لئے اثر پذیر ہو رہے ہیں۔

پہلی آیت میں ہمیں ایک اور تفصیل اور وضاحت پر نظر کرنے کی ضرورت ہے۔ غور کریں کہ خداوند یسوع کس طرح ایک فریسی کے ہاں کھانے پر چلے گئے۔ خداوند یسوع مسیح اکثر اوقات فریسیوں کے گھرانوں میں دیکھے جاتے تھے۔ اُن کا اُٹھنا بیٹھنا گناہگار لوگوں کے ساتھ ہوتا تھا لیکن اُنہوں نے راستبازی کی زندگی گزاری اور اپنی گواہی قائم رکھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے آپ کو کبھی بھی اُن لوگوں سے الگ نہ کیا جن کے درمیان وہ خدمت کرنے آئے تھے۔ وہ اُن لوگوں کو نجات کا پیغام سنانے کے لئے آئے تھے جو گناہ میں مر رہے تھے۔ اگر خداوند گناہ گاروں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کرتے تو کبھی بھی اُن لوگوں کو یہ پیغام نہ سنا پاتے۔

اگرچہ خداوند کی رفاقت گناہ گاروں کے ساتھ ہوتی تھی لیکن اُنہوں نے کبھی بھی اُن کا طرزِ زندگی نہیں اپنایا۔ اسی مقام پر بہت سے لوگ گر جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر اُنہوں نے گناہگاروں کو کلام سنانا ہے تو پھر اُنہیں وہ سب کچھ کرنا پڑے گا جو وہ کر رہے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے گناہ گاروں کی موجودگی میں بھی آسمانی باپ کی کامل مرضی اور تابعداری میں زندگی بسر کی۔ ایسا کرنا ہمیشہ آسان کام نہیں ہوتا۔

جب خداوند یسوع مسیح فریسی کے گھر کھانا کھا رہے تھے۔ وہاں پر ایک ایسا شخص لایا گیا جسے جلندر تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس بیماری کی وجہ سے شدید قسم کی سوزش اور متاثرہ حصہ میں ریشہ بھی پڑا ہوا ہے۔ فریسی بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کہ یسوع اب کیا کرے گا۔ سیاق و سباق ہمیں بتاتا ہے کہ یہ سبت کا روز تھا۔ خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ اگر اس نے اس شخص کو شفا دی تو فریسیوں

کو یہ الزام لگانے کا موقع مل جائے گا کہ اُس نے سبت کے روز شفا دے کر سبت کو توڑا ہے۔ خداوند نے براہ راست اس صورتحال سے کلام کرنے کا فیصلہ کیا۔

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے پوچھا کیا سبت کے دن شفا دینا روا ہے؟ فریسی خاموش رہے۔ وہ اس مسئلہ پر کسی بحث مباحثہ میں نہیں پڑنا چاہتے تھے۔ انھیں معلوم تھا کہ خداوند یسوع مسیح نے پہلے بھی سبت کے روز شفا دی ہے۔ اور خداوند نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے پہلے بھی انھیں شرمندہ کیا ہے۔ شاید وہ اس لئے بھی اس مباحثہ میں نہیں پڑنا چاہتے تھے کیوں کہ جانتے تھے کہ یہ بحث اُن کے لئے بے فائدہ ہوگی۔

فریسیوں کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے یسوع نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑ کر اُسے شفا دی۔ جب وہ شفا پا گیا تو یسوع نے اُسے بھیج دیا۔ یوں خداوند فریسیوں کے ردعمل کا جواب دینے کے لئے وہاں پر اکیلے ہی رہ گئے۔ خداوند نے انھیں ایک مثال دے کر سمجھا دیا۔ خداوند یسوع مسیح نے 5 آیت میں کہا،

''تم میں ایسا کون ہے جس کا گدھا یا بیل کوئیں میں گر پڑے اور وہ سبت کے دن اُس کو فوراً نہ نکالے؟''

فریسی جانتے تھے کہ خداوند یسوع کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر اُن کا بیٹا کنوئیں میں گر جائے تو کیا کوئی اس بات کا انتظار کرے گا کہ وہ سبت کے بعد اپنے بیٹے کو کنوئیں سے باہر نکالے گا؟

اگر اُن کا بیل یا گدھا سبت کے روز کنوئیں میں گر جائے تو وہ سبت کے دن کا خیال کئے بغیر اُسے فوری طور پر باہر نکالنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

یہاں پر خداوند یسوع فریسیوں کو ایک اہم سبق سکھا رہے ہیں۔ شریعت کا مطلب لوگوں پر ظلم و ستم ڈھانا نہیں تھا۔ شریعت پرستی محبت، ترس اور رحم جیسے اعلیٰ و ارفع اصولوں سے زیادہ شریعت کو فروغ دیتی ہے۔ حتیٰ کہ فریسی بھی اس بات کو ماننے پر مجبور ہو گئے کہ کسی دُکھی اور مصیبت زدہ کی

خاطر شریعت کو توڑا جا سکتا ہے۔ وہ خداوند یسوع مسیح سے پوچھ نہ کہ سکے کیوں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ایک تضاد دیکھا۔ (جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔)

ہم نے دیکھا کہ کس طرح فریسی یسوع کی تاک میں رہتے تھے۔ اس بات کے علم کے سبب کہ لوگ ہماری تاک میں ہیں، ہم خوف میں زندگی بسر کر سکتے ہیں کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا کہتے اور کیا سوچتے ہیں۔ یہ بھی ابلیس کی چال ہے۔ شیطان ہمیں خوف سے مفلوج کر سکتا ہے۔ ہماری توجہ اور دھیان اسی بات پر مرکوز کر سکتا ہے کہ دوسرے ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں، اور یوں ہم اپنی گواہی کو بہتر بنانے کے چکر میں پڑے رہیں گے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے کام نہ کر سکیں۔

شیطان کو یہ اچھا لگتا اگر یسوع اس بات کے تعلق سے فکر مند ہو جاتے کہ کہیں کوئی ہلڑ بازی کا ماحول پیدا نہ ہو جائے اور یوں اس خوف سے وہ جلندر والا آدمی شفا ہی نہ پاتا۔ کئی دفعہ ہم اس خیال سے کہ لوگ کیا سوچیں گے اس قدر خوف زدہ ہو جاتے ہیں کہ اس کلام کی منادی کرنے سے انکار کر دیتے ہیں، جس کے لئے خدا نے ہمیں بلایا ہوتا ہے۔ ہم کسی کو موقع نہ دینے کے تعلق سے بے حد اضطراب و پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کہیں کوئی ہمارے خلاف ہی نہ بولنا شروع ہو جائے۔ اسی طرح ہم غیر ایمانداروں تک بھی اس خوف کی وجہ سے نہیں پہنچتے کہ کہیں لوگ ہمیں بھی اُن جیسا خیال نہ کرنے لگیں۔

یسوع نے اپنی گواہی قائم رکھی۔ وہ لوگوں کو خوش کرنے کی آزمائش میں نہیں پڑے۔ اور نہ ہی اُن کے ردعمل سے خوفزدہ ہوئے۔ وہ بڑی دلیری سے فریسی کے گھر گئے اور بڑی جرأت سے جلندر کے مریض کو شفا دی۔ وہ جانتے تھے کہ یہ سب کچھ فریسیوں کو ناگوار گزرے گا۔ لیکن انہوں نے وہی کیا جو آسمانی باپ کی مرضی تھی۔

اگر ہماری توجہ اور دھیان اس بات پر ہی مرکوز ہو جائے کہ ہماری گواہی کیسی ہے اور لوگ ہمیں کس

نگاہ سے دیکھتے اور ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں تو پھر ہم بلاتا خیر دشمن کے جال میں پھنس جائیں گے۔ہم لوگوں کے احساسات وجذبات کے تعلق سے اِس قدر فکر مند ہو جائیں گے کہ ہماری ترقی رُک جائے گی۔اس کے برعکس اگر ہم اپنی توجہ اور دھیان آسمانی باپ کی مرضی پورا کرنے پر لگالیں ،تو پھر لوگ خواہ کچھ بھی سوچیں ، وہ ہمارے خلاف کچھ بھی نہ کہہ پائیں گے کیوں کہ ہم آسمانی باپ کی مرضی اور ارادہ کے مطابق کام اور کلام کرتے ہوئے مکمل طور پر اُس کی تابعداری اور فرماں برداری میں زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔

مقدس پولس رسول ۔گلتیوں 10:1 میں وہ بیان کرتے ہیں۔

"اب میں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا خدا کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں؟ اگر اب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا۔"

مذکورہ آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر چہ لوگ ہماری تاک میں رہیں ،تو بھی ہمیں اپنی توجہ اور دھیان لوگوں کے منظور نظر ہونے پر نہیں لگانا۔ہماری توجہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اُس کی مرضی پوری کرنے پر ہو۔خداوند یسوع اس دباؤ میں نہیں تھے کہ لوگ اُن کے بارے میں کیا کہتے اور کیا رائے رکھتے ہیں۔

اُن کا دل مکمل طور پر آسمانی باپ کی مرضی اور منصوبے کی تکمیل میں لگا ہوا تھا۔اگر ہم دُنیا کے سامنے اپنی اچھی گواہی قائم کرنا چاہتے ہیں تو اس پر بھی توجہ دیں۔لیکن یاد رہے کہ خدا کی مرضی، تابعداری اور منصوبے سے کبھی آپ کی توجہ نہ ہٹنے پائے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ چند لمحات کے لئے اپنی گواہی کا جائزہ لیں۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسی وجہ ہے جس سے غیر ایماندار خداوند کے نام پر کفر بک سکیں؟

☆۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ لوگوں کے ڈر اور خوف سے دبکے رہے؟ لوگوں کے خوف کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیں" اس تعلق سے ہم یہاں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ یہ حوالہ ہمیں شریعت پرستی کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟ فریسی کس طرح شریعت پرستی کے پھندے میں پھنسے ہوئے تھے۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے مدد مانگیں تاکہ آپ کی توجہ اس کی مرضی پوری کرنے پر مرکوز رہے تاکہ یہ سوچ اور خیال آڑے نہ آسکے کہ دوسرے آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

☆۔ دُعا کریں تاکہ خدا آپ کو خوف اور اس بات سے رہائی دے کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ آپ کے دل کا جائزہ لے اور دیکھے کہ آیا کوئی ایسی چیز تو آپ کی زندگی میں نہیں ہے جس سے غیر قوموں / غیر ایمانداروں کو اس کے قدوس نام پر کفر بکنے کا موقع مل سکتا ہے۔

☆۔ اس معاملہ میں خداوند سے فتح پانے کے لئے دُعا کریں۔

باب 51

صدر جگہ

لوقا 14:7-11 پڑھیں

خداوند یسوع ایک فریسی کے گھر دسترخوان پر موجود تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ اُس سے پہلے مہمان آ کر صدر جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ یہ بڑا قابلِ دید منظر تھا۔ مہمان انتہائی پُرکشش لباس زیبِ تن کئے ہوئے تھے۔ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں لوگوں کی یہ توجہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ 7 آیت ظاہر کرتی ہے کہ مہمانوں کے لئے نشستیں مختص (مقرر) نہیں تھیں۔ ہر آنے والا مہمان اپنی مرضی سے جہاں کہیں چاہتا بیٹھ سکتا تھا۔ فریسی کے گھر کھانے پر مدعو ہر مہمان سامنے والی نشست پر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ خداوند یسوع مسیح یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھیڑ سے مخاطب ہوئے۔

”جب کوئی تجھے شادی میں بلائے تو صدر جگہ پر نہ بیٹھ کہ شاید اُس نے کسی تجھ سے بھی زیادہ عزت دار کو بلایا ہو۔ اور جس نے تجھے اور اُسے دونوں کو بلایا ہے آ کر کہے اُس کو جگہ دے۔ پھر تجھے شرمندہ ہو کر سب سے نیچے بیٹھنا پڑے۔ بلکہ جب تو بلایا جائے تو سب سے نیچی جگہ بیٹھ تاکہ جب تیرا بلانے والا آئے تو تجھ سے کہے۔ اے دوست آگے بڑھ کر بیٹھ! تب اُن سب کی نظر میں جو تیرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے ہیں تیری عزت ہو گی۔ کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا چھوٹا کیا جائے گا اور جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا بڑا کیا جائے گا۔“

اس تمثیل میں مہمان شادی کی ضیافت میں مدعو ہے اور صدر جگہ پر بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ وہ بڑے فخر سے لوگوں کے سامنے بیٹھتا ہے۔ اُسے اس بات پر بڑا اطمینان محسوس ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اچانک میزبان ایک اور مہمان کے ساتھ اُس کے پاس آتا ہے۔ اور اُس سے

کہتا ہے کہ "اپنی نشست اس مہمان کو دے۔" بڑی شرمساری محسوس کرتے ہوئے وہ پہلا مہمان بعد میں آنے والے مہمان کو اپنی نشست دے دیتا ہے۔ نشست چھوڑنے والے مہمان کو دیگر تمام مہمانوں کے سامنے بڑی شرمندگی اور شرمساری محسوس ہوتی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو بتایا کہ جب اُنھیں کسی ضیافت میں بلایا جائے تو وہاں پر وہ پچھلی نشست پر بیٹھنا پسند کریں تا کہ جب میزبان آئے تو تمام مہمانوں کے سامنے آپ کو خاص نشست پر بیٹھنے کے لئے کہے گا۔ یوں شرمساری کی بجائے آپ کی عزت افزائی ہوگی۔ خداوند یسوع مسیح نے 11 آیت میں اس مثال کا لب لباب بیان کیا ہے۔

"کیوں کہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا چھوٹا کیا جائے گا اور جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا بڑا کیا جائے گا۔"

اس بیان میں بہت سے تفصیلی نکات توجہ طلب ہیں۔ سب سے پہلے صدر جگہ (خاص مہمانوں کی نشست) کی تلاش کی آزمائش پر غور کریں۔ ہم سب کو اپنی زندگی میں اس آزمائش سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ خدمت کرتے ہوئے کیا کبھی آپ کو خودنمائی کی خواہش نے آ دبایا ہے؟

خودنمائی کی آزمائش ہم سب پر آ سکتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو اس خطرے کے تعلق سے آگاہ کیا جو ہمیں اُس وقت درپیش ہوتا ہے۔ جب ہم اس بات کے طالب ہوتے ہیں کہ ہم لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں۔ خودنمائی کا طالب ہونا دراصل اُس جلال کا طالب ہونا ہے جو صرف اور صرف خدا ہی کو واجب ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے چھوٹی اور عام نشست لینے کی تعلیم دی ہے۔ عام سی نشست پر بیٹھنے کا کیا مطلب ہے؟ ہمیں عام نشست پر بیٹھنے اور جھوٹی عاجزی اور انکساری میں امتیاز کرنا چاہئے۔

نقلی عاجزی اور انکساری پچھلی نشستوں پر ہی بیٹھنا پسند کرتی ہے۔ اُس کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ سب سے پچھلی نشست پر بیٹھنے میں بڑا فائدہ ہے۔ بعض اوقات نقلی عاجزی اور انکساری کے عارضہ میں

مبتلا ہونے والے لوگوں کی یہ ضرورت ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی توجہ حاصل کر سکیں۔ اگر وہ سامنے والی نمایاں نشست پر بیٹھ کر لوگوں کی توجہ حاصل نہ کر سکیں تو پھر وہ پچھلی نشست پر بیٹھ کر لوگوں میں نمایاں اور ممتاز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اُن کی عاجزی اور انکساری کے باعث اُن پر توجہ دیں گے۔

نقلی انکساری اور جھوٹی عاجزی اس لئے بھی صدر جگہ لینے کے لئے راضی نہیں ہوتی کیوں کہ اُسے خدا اور اُس کے مقاصد میں کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ پچھلی نشستوں پر بیٹھنا ممکن ہو سکتا ہے کیوں کہ ہمیں ہمارے پاس ایمان ہی نہیں ہوتا کہ ہم خدا سے کسی اور بات کی توقع کر سکیں۔ جھوٹی فروتنی اور عاجزی اس نقلی سمجھ بوجھ کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم مسیح میں کون ہیں۔ وہ لوگ جو نقلی قسم کی فروتنی اور عاجزی کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ وہ اس بات پر ایمان نہیں رکھتے کہ وہ خدا کی بادشاہی میں کوئی اہم شخصیت ہو سکتے ہیں۔

اُن کا یہ ایمان نہیں ہوتا کہ خدا انہیں اپنی بادشاہی کے لئے عجیب اور پُر زور طریقہ سے استعمال کر سکتا ہے۔ ایسے لوگ اس لئے بھی پچھلی نشستوں پر بیٹھنا پسند کرتے ہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں کی بہ نسبت وہ کم قدر اور غیر مستحق ہیں۔

جھوٹی اور نقلی قسم کی عاجزی اور فروتنی کے پھندے میں پھنس جانے والا شخص خدا کے لئے کوئی قابل قدر کام سر انجام نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ ایسے لوگوں کو تکبر کا مضرِ صحت خوف ہوتا ہے۔ ایسا شخص خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کے قابل نہیں ہوتا اور وہ اس بات پر بھروسہ نہیں کرتا کہ خداوند اُسے تکبر پر فتح اور غلبہ دے کر فروتن اور حلیم ہونے کا فضل دے گا۔

ایسے لوگ کامیابی کو تکبر کے ساتھ منسلک کرتے ہیں۔ متکبر ہونے کا خوف اس قدر اُن پر اپنی گرفت مضبوط کئے ہوتا ہے کہ وہ ایک قدم بھی آگے بڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تکبر کے گناہ میں پھنس جائیں۔ دشمن اس مضرِ صحت خوف کے سبب سے انہیں خداوند کے

لئے آگے بڑھنے سے روکے رکھتا ہے۔ جبکہ حقیقی عاجزی اور انکساری میں آگے بڑھنے کی قابلیت اور لیاقت پائی جاتی ہے۔ یہ بڑی اور بہتر چیزوں کے لئے خداوند پر توکل اور بھروسہ کرتی ہے۔ حقیقی انکساری صدر جگہ (نمایاں جگہ) پر بیٹھ کر بھی فروتن اور عاجز ہی رہتی ہے۔

یہاں ان آیات میں ہماری توجہ پچھلی نشست پر بیٹھنے پر ہی مرکوز نہ رہے۔ کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ یہی وہ جگہ ہے جو خداوند نے ہمارے لئے مخصوص کی ہے۔ سب سے اونچی اور نمایاں نشست پر بیٹھنے والا شخص کسی دوسرے مہمان کی نشست لے رہا ہے۔ میزبان اُسے یہ کہہ رہا ہے کہ وہ اس نشست کو چھوڑ دے کیوں کہ وہ کسی اور معزز مہمان کے لئے مخصوص ہے۔ حقیقی انکساری ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو دیکھیں کہ ہم حقیقت میں کیا اور کون ہیں۔ نا تو ہم متکبر ہوں اور نہ ہی احساسِ کمتری یا احساسِ برتری کا شکار۔ جو کچھ ہم ہیں اس سے بڑھ کر اپنے بارے میں سوچنا تکبر کہلاتا ہے۔

اس تمثیل میں اعلیٰ نشست پر بیٹھنے والے شخص نے اپنے آپ کو وہ سمجھا جو حقیقت میں وہ تھا نہیں۔ اسی تکبر کے باعث اُس نے وہ نشست سنبھالی جو اُس کے لئے مخصوص نہیں تھی۔ اُسے اپنے لئے مناسب نشست کا انتخاب کرنا چاہئے تھا۔ ہم سب کو اپنی حیثیت کے مطابق حقیقی عاجزی سے دُرست جگہ پر بیٹھنا چاہئے۔ خدا کی بادشاہی میں ہم سب کے لئے خدا نے جگہ مخصوص کر رکھی ہے۔

جب خداوند ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پچھلی نشست پر بیٹھیں تو وہ ہمیں اس بات کے لئے رضامند ہونے کے لئے تلقین کر رہے ہیں کہ ہم کسی دوسرے کو صدر جگہ پر بیٹھنے کا موقع دیں۔ خدا بھی چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کی عزت کریں اور دوسروں کو ترجیح دیں۔

حقیقی انکساری ہمیں اس وقت بھی خدمت کرنے کی توفیق دیتی ہے جب کوئی بھی ہمیں دیکھ نہیں رہا ہوتا۔ پچھلی نشست پر بیٹھنے والے شخص کو کسی کی توجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ پچھلی

نشست ایک خادم کی نشست ہوتی ہے۔ خدا نے ہمیں خادم ہونے کے لئے بلایا ہے۔
آپ کو یہ کہنا چاہئے کہ ہم حقیقی خادم ہیں، جب ہمارا مالک ہمیں صدر جگہ پر بیٹھنے کے لئے کہے گا، اُس وقت ہم اُس کی تابعداری میں پچھلی نشست چھوڑ دیں گے۔ یہ مثال صرف اور صرف ہمیں پچھلی نشست پر بیٹھنے کے لئے بیان نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ صدر جگہ پر بیٹھنے کے بارے میں بھی ہے۔ مالک کسی کو پچھلی جگہ کسی اور کو صدر جگہ پر بیٹھنے کے لئے بھی کہہ سکتا ہے۔ خواہ ہم صدر جگہ پر بٹھائے جائیں یا پھر پچھلی نشست پر، ہماری خوشی مالک کی مرضی پوری کرنا ہی ہو۔ بعض لوگ پچھلی نشستوں پر بیٹھ کر ہی بہت اچھا محسوس کرتے ہیں۔
بعض اوقات صدر جگہ پر بیٹھنے والوں کی ذمہ داریاں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ جس قدر بڑی نشست ہوگی اُسی قدر ذمہ داریاں اور فرائض بھی بڑے ہوں گے۔
یہاں فریسی کے گھر کھانے پر لوگ اعلیٰ اور نمایاں نشستوں پر بیٹھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح اُنھیں اُس جگہ پر بیٹھنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو مالک نے اُن کے لئے مقرر کی ہوئی ہے۔ اُنھیں چاہئے کہ وہ مالک کی طرف سے مختص (مقرر) نشستوں پر بیٹھ کا اظہار اطمینان کریں۔ اگر مالک اُنھیں کسی اور نشست پر بیٹھنے کے لئے کہے تو اُنھیں آگے بڑھنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کیا آپ کسی ایسی نشست کے لئے جدو جہد میں مصروف رہے ہیں جو کہ آپ کے لئے مقرر نہیں تھی؟ اپنی کاوشیں روک دیں اور اور اُسی نشست پر بیٹھ کر اطمینان محسوس کریں جو مالک نے آپ کے لئے مقرر کی ہوئی ہے۔ کیا آپ صدر جگہ پر بیٹھنے کے لئے راضی نہیں؟
اپنی نقلی قسم کی عاجزی کا لبادہ اُتار دیں اور خداوند کی راہنمائی سے اپنی نشست سنبھالیں۔ آپ کے لئے سب سے اچھی نشست اور مقام وہی ہے جو خدا آپ کو دینا چاہتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ کو کسی وقت خود نمائی کی کشش محسوس ہوتی ہے؟ کوئی مثال پیش کریں۔

☆۔جھوٹی انکساری کیا ہوتی ہے؟ یہ کیوں کر خطرناک ہوتی ہے؟

☆۔حقیقی انکساری خدا کی مرضی اور مقصد کے تابع ہونے کا نام ہے۔کیا آپ اس بات سے متفق ہیں؟ کیا آپ اپنی زندگی میں حقیقی عاجزی کا مظاہرہ کر رہے ہیں؟ حقیقی عاجزی اور جھوٹی عاجزی میں کیا فرق ہے؟

☆۔کیا ہم فروتن اور حلیم ہو کر صدر جگہ لے سکتے ہیں؟

☆۔خدا نے اپنی بادشاہت میں آپ کے ادا کرنے کے لئے کون سا کردار رکھا ہے؟ کیا آج آپ اُس مقام پر ہیں جہاں خدا آپ کو دیکھنا چاہتا ہے؟

☆۔جھوٹی عاجزی اور انکساری کس طرح خدا کی مرضی کی تکمیل میں حائل ہو سکتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو فضل دے تا کہ آپ خود کو خدا کی نظر سے دیکھ سکیں۔آپ کی زندگی میں نہ ہی احساسِ برتری اور نہ ہی احساسِ کمتری ہو۔

☆۔کیا خدا نے آپ کو جھوٹی انکساری یا تکبر کے تعلق سے قائل کیا ہے؟ خداوند سے اس پر مکمل فتح مانگیں۔تا کہ آپ وہی بن سکیں جو وہ آپ کو بنانا چاہتا ہے۔

☆۔آسمان کی بادشاہی میں اپنے حقیقی مقام کی واضح سمجھ بوجھ اور فہم و فراست کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔اُس کردار (کام) کے لئے خداوند سے قناعت اور شکر گزاری کے لئے بھی دُعا کریں جو خدا نے آپ کو بخشا ہے۔

باب 52

ضیافت

لوقا 14:12-24

خداوند اکثر اوقات روزمرہ کی زندگی سے متعلق واقعات کو استعمال کرتے ہوئے روحانی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس باب کے سیاق و سباق میں خداوند یسوع مسیح ایک فریسی کے گھر کھانے پر مدعو ہیں۔ پچھلے باب میں جب خداوند یسوع نے دیکھا کہ کس طرح لوگ صدر جگہ پر بیٹھنا پسند کرتے ہیں تو خداوند یسوع مسیح نے حقیقی انکساری کے بارے میں تعلیم دی۔

اس دفعہ کھانے کی دعوت پر خداوند نے کسی اور چیز پر توجہ کی۔ تمام مدعو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست تھے اور اُن میں سے زیادہ تر صاحب حیثیت اور دولتمند تھے۔ اُس کمرے میں مدعو لوگ معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھتے اور معزز خیال کیے جاتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ایک دوسرے کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا کرتے تھے۔ یہ بات بالکل واضح تھی کہ جتنے لوگ وہاں پر کھانے کے لئے مدعو ہیں ایک دن اُس میزبان کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دے کر اس کی مہمان نوازی اور محبت کا صلہ دے دیں گے۔ خداوند نے اس ساری صورتحال کا جائزہ لے کر اس میزبان کو ملامت کی کہ اس نے کیوں ایسے ہی تمام لوگوں کو کھانے کی دعوت دی ہے جو ایک دن اُسے بھی اپنے گھر کھانے پر بلا کر حساب برابر کر دیں گے۔

اس سیاق و سباق کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کے پہاڑی واعظ کا جائزہ لینا بڑا مفید ہوگا کہ خداوند اصل میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

”خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے۔ تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے۔

پس جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادتخانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی بڑائی کریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے۔ اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔

اور جب تم دُعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو۔ کیونکہ وہ عبادتخانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تو دُعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دُعا کر۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تجھے بدلہ دے گا۔''

متی 6 باب سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہمیں ایک چناؤ کرنا ہوگا۔ کہ ہم نے اس زمین پر اجر لینا ہے یا پھر آسمان پر۔ خداوند یسوع مسیح اُس میزبان کو یہ بتا رہے ہیں کہ اگر اُس نے اپنے دوست احباب اور رشتے داروں کو اس توقع کے ساتھ کھانے پر مدعو کیا ہے کہ ایک دن وہ بھی اُسے اپنے گھر کھانے پر مدعو کریں گے۔ تو اس صورت میں اُسے آسمان پر اس ضیافت کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔

جب اُس کے عزیز و اقارب اور دوست احباب اُسے اپنے اپنے گھروں میں کھانے پر مدعو کریں گے تو یہی وہ اجر ہے جو اُسے اس زمین پر مل جائے گا۔ خداوند نے اپنے میزبان کو بتایا کہ اگر اُسے آسمانی اجر چاہیے تو پھر وہ غریب غربا، اندھوں، لنگڑوں اور معذور لوگوں کو کھانے پر مدعو کرے۔ آئیں یہاں پر چند ایک تفصیلات کا بغور جائزہ لیں۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر یہ تعلیم نہیں دے رہے کہ ہمیں اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب یا ہمسایوں کو اپنے گھر کھانے پر نہیں بلانا چاہیے۔ خداوند یسوع مسیح اکثر و بیشتر اپنے شاگردوں اور

دوست احباب کے ساتھ کھانے کی میز پر ہوتے تھے۔ ہماری دعوت کے جواب میں اگر ہمارے دوست احباب ہمیں اپنے گھر کھانے پر مدعو کریں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں اُن لوگوں کی خدمت گزاری اور مہمان نوازی کی نصیحت کر رہے ہیں جو اس قابل نہیں کہ ہمیں اس خدمت کا کوئی اجر دے سکیں۔ خداوند نے ہمیں اس بات کی تلقین کی ہے کہ ہم واپس لینے کی نیت سے کبھی نہ دیں۔ اُنہوں نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ ہم لوگوں کی عزت اور پذیرائی حاصل کرنے کے لئے دکھاوے کے طور پر خدمت نہ کریں۔ کیا آپ اس وقت بھی دیں گے جب آپ کو کسی مفاد کی کوئی توقع نہ ہو؟

بعض لوگوں کی ترجیح یہی ہے کہ اُنہیں ابدیت کی بجائے اسی زمین پر اجر مل جائے۔ خداوند ہمیں خدمت میں اس معیار پر آنے کے لئے اُبھار رہے ہیں، جہاں ہم اس خدمت کا اجر پانے کی جستجو ترک کر دیں۔ جہاں ہم خدمت کے کام کے لئے آزاد ہوں۔ دلی بوجھ کی وجہ سے یہ خدمت آگے بڑھے نا کہ کسی مفاد کی بنا پر ہم خدمت کے لئے آگے بڑھیں۔

روح کے پھلوں میں سے ایک پھل نیکی ہے۔ ہم اس لئے خدمت کرتے ہیں کیوں کہ خدمت نیکی کا کام ہے۔ ہم اس لئے خدمت کرتے ہیں کیوں کہ بطور ایماندار یہ ہماری فطرت میں شامل ہے کہ ہم خدمت گزاری کا کام کریں۔ اس لئے نہیں کہ ہمیں کسی قسم کا اجر ملے گا۔

جب وہ کھانے کی میز پر کھانا کھا رہے تھے تو کسی نے کہا۔ "مبارک ہے وہ جو خدا کی بادشاہی میں کھانا کھائے۔" ظاہر ہے کہ یہ شخص اپنے ذہن میں یہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح وہ آسمان پر اپنے دوست احباب کے ساتھ کھانے میں شریک ہو سکتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس بات پر غور کیا اور وہاں پر موجود لوگوں کو ایک تمثیل سنائی۔

کسی شخص نے ایک ضیافت تیار کی اور بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو اس نے اپنے نوکروں سے کہا کہ وہ مہمانوں کو کھانے کی میز پر بلائیں۔ بلائے گئے مہمان یکے بعد

دیگر بہانے بنانے لگے، ایک نے کہا کہ اُس نے ایک کھیت خریدا ہے۔ اُس نے جا کر اپنے کھیت کو دیکھنا ہے۔ دوسرے نے کہا، اُس نے پانچ جوڑی بیل خریدے ہیں، وہ انہیں آزمانے کے لئے جا رہا ہے۔ اور ایک نے کہا کہ اُس نے حال ہی میں شادی کی ہے لہٰذا وہ بھی نہیں آ سکتا۔

نوکروں نے واپس آ کر مالک کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا کہ کس طرح مدعو مہمانوں نے بہانے بناتے ہوئے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب مالک نے یہ سب کچھ سنا تو بہت خفا ہوا۔ کھانا تیار تھا لیکن مہمان آنا نہیں چاہتے تھے۔ اُس نے نوکروں سے کہا کہ گلیوں، بازاروں کے موڑوں پر جا کر جتنے لوگ تمہیں ملیں انہیں کھانے پر بلا لاؤ۔ اُس نے اپنی تیار ضیافت میں لنگڑوں، غریبوں اور محتاجوں کو بلایا۔ اگر اُس کے دوست احباب کھانے پر نہ آئے تو اُس نے ایسے لوگوں کو مدعو کیا جنہیں واقعی کھانے کی ضرورت تھی۔

نوکر مالک کے کہنے کے مطابق گئے اور غریبوں اور محتاجوں کو کھانے کی دعوت دی۔ جب سب آ گئے تو اس نے دیکھا کہ ابھی بھی جگہ خالی ہے۔ اُس نے پھر اپنے نوکروں سے کہا کہ جاؤ مزید لوگوں کو کھانے پر مدعو کرو۔ وہ اتنے لوگوں کو کھانے پر بلانا چاہتا تھا کہ اُس کا گھر مہمانوں سے بھر جاتا۔ ضیافت جاری تھی پر بلائے ہوئے اُس کھانے میں شریک نہ ہوئے۔

خداوند اس تمثیل سے کیا تعلیم دے رہے تھے؟ یہودی وہ لوگ تھے جنہیں سب سے پہلے دعوت دی گئی۔ ضیافت سے مُراد وہ نجات ہے جسے خدا نے اپنے بیٹے یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے پیش کیا۔ سب کے پاس اس بڑی پیش کش کو قبول نہ کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تھا۔ یسوعؔ اپنے سامعین کو بتا رہے تھے کہ وہ دن قریب ہے جب یہ دعوت نامہ یہودیوں کی بجائے غیر قوموں کو دیا جائے گا۔ خدا اپنی نجات کی وسعت غیر یہودیوں بلکہ دُنیا کی انتہا تک پھیلا دے گا۔ بے شمار لوگ اس دعوت نامہ کو قبول کرنے کے لئے آئیں گے۔ ہم نے اپنے دور میں دیکھ لیا ہے کہ انجیل کا

پیغام ایک قوم سے دوسری قوم تک پھیلتا جا رہا ہے۔ ہزاروں ہزار لوگ مسیح کو قبول کرتے ہوئے نجات کی خوبصورت پیش کش قبول کر رہے ہیں۔

اس تمثیل میں بلائے ہوؤں کے پاس ضیافت میں نہ آنے کا ایک بہانہ تھا۔ بعض عذر (بہانے) بڑے معقول تھے۔ کیوں کہ ہر کوئی اپنے کام کاج میں مصروف تھا۔ شاید آپ بھی خداوند کی خدمت میں مصروف ہیں۔ شاید آپ بھی اس قدر مصروف ہوں کہ آپ کے پاس بھی خداوند یسوع مسیح کی دعوت قبول کرنے کا وقت نہ ہو۔ ضیافت اب بھی جاری ہے۔ ضیافت کا میزبان انتظار ہی نہ کرتا رہے گا۔ وہ تو ابھی بلا رہا ہے۔

اس باب میں خداوند چند ایک اہم اسباق کی تعلیم دے رہے ہیں۔ سب سے پہلی بات جس کی خداوند نے تعلیم دی ہے وہ یہ کہ ہم خود نمائی اور دکھاوے کے لئے خدمت نہ کریں۔ خداوند نے ہمیں بلا معاوضہ خدمت کرنے اور ایسی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی ہے کہ ہم اس زمین پر کسی اجر کے مشتاق اور منتظر نہ رہیں۔ خداوند ہمیں سکھا رہے ہیں کہ وہ ہمارے وسیلے سے ضرورت مندوں اور محتاجوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ خداوند کے دل میں غریبوں محتاجوں اور دکھی لوگوں کے لئے ایک بوجھ ہے۔

ان مذکورہ اسباق کے علاوہ، خداوند یہ تعلیم دے رہیں کہ وہ ہمیشہ ہی لوگوں کو بلاتے نہ رہیں گے۔ ایک وقت آئے گا جب یہ دعوت نامہ روک دیا جائے گا۔ کیا آپ اس ضیافت کا حصہ بننا چاہتے ہیں؟

آپ اس دعوت نامہ کو قبول کر کے ہی اس ضیافت کا حصہ بن سکتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہ سوچیں کہ آپ اس دعوت نامہ کو قبول کئے بغیر اس ضیافت میں شریک ہو پائیں گے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اگر وہ اس دعوت نامہ پر کوئی توجہ نہ دیں تو پھر بھی اُن کے لئے اس ضیافت میں جگہ موجود ہوگی۔ ہم تو ایسی کوئی غلطی نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ جب ضیافت کے میزبان کے دوست

احباب نے دعوت نامہ قبول نہ کیا تو بلائے ہوئے مہمانوں کی خالی نشستیں دوسرے لوگوں کو دے دی گئیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔چند لمحات کے لئے اس بات پر غور کریں کہ آپ خداوند کی خدمت کن محرکات کی بنا پر کر رہے ہیں؟ کیا آپ کی یہی توقع ہے کہ آپ کو اس خدمت کا اجر اسی زمین پر مل جائے؟

☆۔آپ کی خدمت اور خداوند کے لئے دینا کس حد تک اس بات کے تسلط کے نیچے ہیں کہ لوگ آپ کے بارے کیا خیال کرتے ہیں؟

☆۔خدا نے آپ کے سامنے کن محتاجوں اور ضرورت مندوں کو رکھا ہے؟ خدا کیا چاہتا ہے کہ آپ اُن کے لئے کریں؟

☆۔کیا آپ آسمان پر بڑی ضیافت کا حصہ بنیں گے؟ آپ کو کیسے معلوم ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ گردونواح کے لوگوں کی ضروریات کے لئے آپ کا دل کھول دے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ خدمت کے اجر کی سوچ اور رغبت سے آپ کو آزاد کر دے۔

☆۔جس ضیافت کا خداوند نے یہاں اس حوالہ میں ذکر کیا ہے، کیا آپ کے خیال میں آپ اس ضیافت کا حصہ بنیں گے؟ اگر آپ کو اس بات کی یقین دہانی ہے تو پھر خداوند کا شکر ادا کریں۔ اگر نہیں تو خداوند سے اپنی نجات کی یقین دہانی کے لئے دُعا کریں۔

باب 53

لاگت کا حساب لگانا

لوقا 14:25-35

خداوند یسوع مسیح یروشلیم کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ بہت جلد انہیں مصلوب کر دیا جاتا ہے۔ اُس بڑے شہر کی طرف سفر کرتے ہوئے ایک بہت بڑی بھیڑ اُن کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے۔ عین ممکن ہے کہ خداوند کے پیچھے چلنے والی یہ بھیڑ یروشلیم عید فسح کے لئے جا رہی ہو۔

خداوند یسوع مسیح عام حالات و واقعات کے ذریعہ تعلیم دینے کا ایک بڑا اچھا انداز رکھتے تھے۔

گزشتہ چند ایک ابواب میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کے ہاں کھانے کی دعوت کے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے حقیقی عاجزی اور انکساری کی تعلیم دی۔ یہاں خداوند نے بہت بڑی بھیڑ کو اپنے پیچھے چلتے ہوئے دیکھ کر اُسے ایک روحانی سبق کی تعلیم دینے کا موقع سمجھا۔

آئیں غور کریں کہ 26 آیت میں خداوند نے اپنے شاگردوں کو کیا سکھایا۔

"اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔"

ہمیں تفصیل سے اس بیان کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ خداوند یسوع کے اس بیان کو سیاق و سباق کی روشنی میں دیکھنا چاہئے۔ خداوند یسوع مسیح نے محبت کی اہمیت کے بارے میں تعلیم دی۔

(یوحنا 13:34-35 رومیوں 13:8 1 یوحنا 4:7) خداوند یسوع مسیح یہ تعلیم نہیں دے رہے کہ ہم اپنے بچوں، والدین یا پڑوسیوں سے نفرت کرنا شروع کر دیں۔ کیوں کہ اس سے تو کلام کے بقیہ حصوں کی نفی و تردید ہو جائے گی۔ تاہم خداوند یسوع کا یہ مقصد ہے کہ اس کے

پیروکار کو اپنے عزیز و اقارب اور اُس کے درمیان ایک چناؤ کرنا پڑے گا۔ اُنھوں نے متی 10:35-37 میں اپنے پیچھے چلنے والوں کو بتایا۔

'' کیوں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اُس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اُس کی ساس سے جدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں ہے۔ اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں ہے۔''

جب ہم خداوند کے پاس آجاتے اور اُس کے لئے زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو پھر ہمارا خاندان بھی ہمیں رد کر دے گا۔ جو لوگ ہمارے ساتھ اس زمین پر رہتے ہیں، ان تمام لوگوں سے کہیں زیادہ ہمارے دلوں میں خداوند کے لئے محبت ہونی چاہئے۔ جب خداوند یسوع مسیح لفظ ''عداوت'' استعمال کرتے ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ اگر ہمارے خاندان کے لوگ اور عزیز و اقارب ہمیں اُس کی پیروی سے روکیں تو ہمیں بخوشی ورضا اُن کی طرف سے منہ موڑ لینا ہوگا۔

جب خداوند یسوع مسیح صلیب پر مصلوب تھے تو آسمانی باپ نے اُس سے منہ موڑ لیا۔ (متی 27:46) یہی کچھ کرنے کے لئے خداوند ہمیں بلا رہا ہے۔ ہمیں بھی ہر اُس چیز یا ہر اُس شخص سے منہ موڑ لینا ہے جو خداوند کی محبت کے درمیان رکاوٹ بنے۔ خداوند نے اُن سب لوگوں کو برکت دینے کا وعدہ کیا ہے جو اُس کی خاطر اپنے بھائیوں، بہنوں، والدین یا بچوں کو چھوڑ دیں گے۔

'' اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اُس کو سو گنا ملے گا اور وہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔'' (متی 19:29)

ہمیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ یہ آیت ہمارے لئے اپنے خاندانوں اور اُن کے تعلق سے اپنی ذمہ داریوں سے فرار کا عذر (بہانہ) نہ بن جائے۔ خدا کا کلام اپنے خاندانوں کی کفالت اور اُن کی

نگہداشت اور پرورش کے تعلق سے بالکل واضح تعلیم دیتا ہے۔ مقدس پولس رسول نے اپنے شاگرد تیمتھیس کو بتایا کہ وہ ایماندار جو اپنے گھرانے کی دیکھ بھال اور کفالت نہیں کرتا بے ایمان سے بدتر ہے۔

"اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھرانے کی خبر گیری نہ کرے تو ایمان کا منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے۔" (1 تیمتھیس 8:5)

خدا کا کلام ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم اپنے گھرانوں کی کفالت اور خبر گیری کریں۔ لیکن کبھی بھی اپنے گھرانوں کے ساتھ اپنے لگاؤ، وفاداری اور فرائض کو اپنے خداوند کے ساتھ اپنی وفاداری میں رکاوٹ بننے کا موقع نہ دیں۔ 27 آیت میں خداوند نے موجود لوگوں کو بتایا کہ اگر وہ اُس کے پیچھے آنا چاہتے ہیں تو پھر ضرور ہے کہ وہ اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے آئیں۔ یاد رہے کہ یہ ساری باتیں یروشلیم کی طرف سفر کرتے ہوئے واقع ہوئیں جہاں اُنہوں نے خود بھی اپنی صلیب اُٹھانا تھی۔ خداوند اُس بھیڑ کو بتا رہے تھے کہ ہر ایک کو صلیب اُٹھانا اور قربانی دینا ہوگی ایذاء اور رسائیاں آئیں گی۔ بعض کو رد کیا جائے گا اور وہ طنز و تضحیک کا نشانہ بنیں گے۔ ہر کسی کو اپنی خودی، اپنی سوچ اور خیالات کے اعتبار سے مرنے کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ بعضوں کو اپنے خاندانوں اور گھرانوں سے الگ بھی ہونا پڑے گا۔

جبکہ بعض کو اپنے کام کاج کی جگہ سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ خواہ کچھ بھی ہو، اپنے خداوند کی وفاداری میں ہمیں دُکھ اُٹھانے کے لئے بخوشی و رضا تیار ہونا پڑے گا۔ خداوند نے بھیڑ کو بتایا کہ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھانے کے لئے تیار نہ ہو وہ اُس کا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

ہم کسی بھی ایسے سپاہی پر بھروسہ نہیں کر سکتے جو دُکھ اُٹھانے اور اُس مقصد کے لئے جانثاری کا جذبہ نہ رکھتا ہو جس کے لئے وہ بھرتی ہوا ہو۔ یروشلیم کی طرف جاتے ہوئے ایک بھیڑ یسوع کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی۔ خداوند نے بہت سے معجزات دکھائے اور بہت سی باتوں کی تعلیم دی

تھی۔ اُنہوں نے اپنی خدمت اور زندگی میں خدا کی قدرت کو ظاہر کیا تھا۔ لوگ اُن کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بڑا فخر محسوس کرتے ہوں گے۔ تاہم یسوع کو اس بات کا علم اور یقین تھا کہ اُس کے دُکھوں اور مصائب کے پہلے جھونکے کے ساتھ ہی یہ لوگ سوکھے پتوں کی طرح بکھر جائیں گے۔ یہ بات اُس کے لئے غم کا باعث تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں دو مثالیں دے کر اس بات کو واضح کیا۔

''تم میں ایسا کون ہے کہ جب وہ ایک برج بنانا چاہے تو پہلے بیٹھ کر لاگت کا حساب نہ کرے کہ آیا میرے پاس اُس کے تیار کرنے کا سامان ہے یا نہیں؟'' (28 آیت) خداوند یسوع مسیح یہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی منصوبے کے آغاز سے پہلے اس بات کی سمجھ بوجھ ہونی چاہئے کہ آیا اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ہمارے پاس کافی وسائل ہیں یا نہیں؟

دوسری مثال اُس بادشاہ کی ہے جو جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ خداوند یسوع مسیح اپنے سامعین کو بتا رہے ہیں کہ کوئی بھی ذی شعور بادشاہ اس بات پر غور کئے بغیر میدانِ جنگ میں نہیں اُتر پڑے گا کہ آیا جنگ میں فتح کا امکان ہے یا نہیں۔ اگر اُس کے پاس دس ہزار سپاہی ہیں جب کہ دشمن کے پاس بیس ہزار سپاہی ہیں تو بادشاہ اپنے مشیروں سے صلاح مشورہ کرے گا کہ آیا فتح ممکن ہے یا نہیں اگر فتح کا کوئی امکان نظر نہ آئے تو وہ فی الفور ایک وفد بھیج کر صلح کی کوشش کرے گا۔ فتح کا امکان نظر نہ آنے کی صورت میں وہ کیوں کر اپنے ملک کو ویران اور برباد کرے گا؟

اسی طرح کسی شخص کو خداوند کے ساتھ عہد بندی کی قیمت کا اندازہ لگائے بغیر کوئی عہد بندی نہیں کرنی چاہئے۔ اگر آپ اپنا دل خداوند یسوع کو دینا چاہتے ہیں۔ تو پھر آپ کو اس بات کی یقین دہانی ہونی چاہئے کہ آپ اُس عہد بندی پر قائم بھی رہیں گے۔ اُسے اپنی زندگی دینے سے پہلے اُس کے کلام کو غور سے سنیں۔

خداوند ہم سے صلیب اُٹھانے کا تقاضا کرتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں اُس کے نام کی خاطر دکھ

اُٹھانے پڑیں،حتیٰ کہ موت کا سامنا کرنا پڑے۔ہوسکتا ہے کہ ہمیں اپنے عزیز واقارب کو چھوڑنا پڑے۔ہمیں اپنی دلچسپیوں،خواہشات،تمناؤں سے دستبردار ہوکر وہ سب کچھ قبول کرنا پڑے جس کا خداوند ہم سے تقاضا کرتا ہے۔اُس کا مقصد اور اُس کی مرضی ہی ہمارے لئے سب کچھ ہو۔ایک سپاہی کے لئے زندگی ہمیشہ پھولوں کی سیج نہیں ہوتی۔اگر ہم جان دینے تک وفادار رہنے کے لئے تیار نہیں تو پھر ہم اُس کی پیروی کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ہم قطعی طور پر اس کے شاگرد ہونے کے لائق نہیں ہیں۔

33 آیت میں خداوند نے اپنے سامعین کو بتایا کہ انہیں ہر ایک چیز سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔لازم ہے کہ آپ کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر یسوع کا اختیار ہو۔جب ہم اُس کے پاس آتے ہیں تو اپنے تمام حقوق اور ہر ایک استحقاق سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔وہ ہمارا مالک اور ہم اُس کے خادم بن جاتے ہیں۔

اُس دور میں بھی یسوع کے پیچھے چلنے والے بہت تھے لیکن بہت تھوڑے تھے جو اس کی پیروی کے تقاضوں پر پورا اُترتے تھے۔آج بہت سے لوگ اتوار کے روز چرچ جانے اور اچھی زندگی گزارنے پر خوش اور مطمئن ہیں۔بہت تھوڑے ہیں جو جان دینے تک بھی اُس کے ساتھ وفادار رہیں گے۔بہت تھوڑے ہیں جو یہ کہیں۔

"خداوند یسوع میں اپنا دل تیرے حضور انڈیلتا ہوں۔اپنی مرضی کو تیری مرضی کے تابع کر دیتا ہوں۔اپنی جائیداد واملاک،حقوق اور ہر طرح کے استحقاق کو تیرے تابع کرتا ہوں۔میری زندگی کے ہر ایک کونے اور گوشے میں میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔میں جو کچھ بھی ہوں اور جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ سب تیرا ہے۔جہاں کہیں تو چاہے میں جاؤں گا اور جو کچھ تو کہے گا میں کروں گا۔میں تیری آواز سنوں گا اور تیری مرضی کے بغیر کچھ نہیں کروں گا۔"

خداوند یسوع مسیح ہم سے مکمل عہد بندی،وفاداری اور جاں نثاری کا تقاضا کرتے ہیں۔کیا آپ ان

شرائط کو پورا کرتے ہوئے اُس کے پیچھے چلنے کے لئے تیار ہیں؟

خداوند یسوع مسیح اس گفتگو کا اختتام نمک کے تعلق سے بات کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے سامعین کو بتایا نمک اچھا تو ہے لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ اس صورت میں نمک کو باہر پھینک دیا جاتا ہے۔

اسی طرح وہ شاگرد جو یسوع کی خاطر اپنی ہر ایک چیز سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہ ہو، اُس نمک کی مانند ہے جو اپنا مزہ کھو چکا ہو۔ وہ ایماندار جو اپنی زندگی کی دلچسپیوں اور مفادات میں اس قدر کھو چکا ہو کہ خدا کی بادشاہی کے لئے قطعی طور پر فائدہ مند نہ ہو اور خدا کی راہنمائی میں چلنے کے لئے بھی اُس کے پاس کوئی وقت اور توجہ نہ ہو تو ایسے ایماندار کا کیا فائدہ؟

اگر ہم خدا کی بادشاہی میں کوئی مثبت اور موثر کردار ادا کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنا سب کچھ خداوند کے تابع کر دینا ہوگا۔ آپ کی زندگی، وسائل اور ہر ایک چیز پر آپ کے خداوند کا مکمل اختیار ہونا چاہئے۔ کیا آپ اپنا سب کچھ اُس کے تابع کر دیں گے؟ یاد رکھیں یسوع مسیح کا حقیقی شاگرد ہونے کے لئے یہی بنیادی شرط ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس حوالہ کی رُو سے مسیح کا شاگرد ہونے سے کیا مراد ہے؟

☆۔اِس حوالہ کی رُو سے اپنی ماں، باپ، بہن اور بھائیوں سے عداوت رکھنے کا کیا مفہوم ہے؟

☆۔کیا آپ اپنا سب کچھ یسوع کے تابع کر دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو آپ اُس کے تابع کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں؟

☆۔آپ نے خدا کی بادشاہت کے لئے کس قسم کی قربانیاں دی ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر اُن چیزوں کو ظاہر کرے جو ابھی تک آپ نے اُس کے تابع نہیں کیں۔

☆۔خدا کے حضور وفاداری سے چلنے کے لئے عہد کی تجدید تو کریں۔اپنا سب کچھ اُس کے تابع کر دیں۔

باب 54

کھوئی ہوئی بھیڑ اور گم شدہ سکے کی تمثیل

لوقا 15:1-7

خداوند یسوع مسیح نے محصول لینے والوں اور گناہ گاروں کے درمیان خدمت کی جو اُس کی باتیں سننے کے لئے اس کے پاس جمع ہوا کرتے تھے۔فریسیوں اور شرع کے عالموں کو یہ بات بڑی ناگوار گزرتی تھی کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا ہے۔

فریسیوں اور شرع کے عالموں کو اس بات پر بڑا فخر محسوس ہوتا تھا کہ وہ عام لوگوں سے مختلف ہیں۔وہ محسوس کرتے تھے کہ وہ معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔اُنہوں نے اپنی زندگیاں شریعت کو پڑھنے اور اُس کی پیروی کے لئے وقف کر رکھی تھی۔وہ اپنے آپ کو گناہ گاروں اور محصول لینے والوں سے الگ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو پاک اور خالص سمجھتے تھے۔اس کے برعکس یسوع تو اُن کے سامنے ہی گناہ گاروں کے ساتھ کھاتا پیتا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے اُن کے اعتراضات سے تو اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔فرض کریں کہ ایک آدمی کے پاس سو بھیڑیں ہوں۔اُن میں سے ایک گم ہو جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر جو بالکل محفوظ ہیں،اُس ایک کی تلاش میں نکل کھڑا نہ ہوگا جو خطرے میں گھری ہوئی ہے؟جب وہ مل جائے گی تو کیا وہ اس کو خوشی خوشی کندھے پر اُٹھا کر گھر نہ لوٹے گا۔اور گھر آ کر اپنے پڑوسیوں اور دوستوں کے ساتھ خوشی نہ منائے گا؟(لوقا 15:4-6)

خداوند نے فریسیوں کو بتایا کہ آسمان پر بھی اسی اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔اُنہوں نے بتایا کہ جب کوئی گناہ گار توبہ کر کے خداوند کے پاس آتا ہے تو آسمان پر بڑی خوشی اور شادمانی کا سماں ہوتا ہے۔اُن لوگوں کی بہ نسبت جنہیں توبہ کی ضرورت نہیں ہے،ایک گناہ گار کے توبہ کرنے پر

زیادہ خوشی اور شادمانی ہوتی ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ خداوند اپنے لوگوں سے شاد نہیں ہوتا۔ کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک گناہ گار کی توبہ آسمان پر بڑی خوشی اور شادمانی کا موقع بن جاتا ہے۔ آٹھویں آیت میں خداوند نے ایک اور تمثیل بیان کی۔

فرض کریں کہ ایک عورت کے پاس چاندی کے دس سکے ہوں۔ اور اُن میں سے ایک کھو جائے۔ کیا وہ چراغ جلا کر اپنے گھر میں بڑی احتیاط سے جھاڑو نہ دے گی تا کہ وہ سکہ مل جائے۔

اس تمثیل میں عورت اس بات کو برداشت نہ کر سکتی تھی کہ اس کی دولت گم ہو جائے۔ جب اُسے اُس کا کھویا ہوا سکہ ملا، تو اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مارے خوشی کے وہ اپنے پڑوسیوں کو اُس کھوئے ہوئے سکے کے دوبارہ مل جانے کی خبر خوشی سے پھیلانے لگی۔

اس تمثیل کے ذریعہ خداوند نے وہاں پر موجود لوگوں کو پھر سے وضاحت سے سمجھایا کہ اسی طرح جب ایک گناہ گار توبہ کرتا ہے تو آسمان پر بے حد خوشی اور شادمانی ہوتی ہے۔ یہاں پر میں چند ایک شخصی اور عمومی آرا بیان کرنا چاہوں گا۔

اوّل۔ ایک گناہ گار کو جو اہمیت دی گئی ہے اس پر غور کریں۔ ان تماثیل میں، خداوند نے ایک کھوئی ہوئی بھیڑ اور گم شدہ سکے کا ذکر کیا ہے۔ یہ خاتون کوئی امیر ترین خاتون نہ تھی۔ وہ عورت یہ نقصان برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ ان سکوں کی واقعی بڑی اہمیت تھی۔

اسی طرح بھیڑ بھی بڑی قابل قدر تھی۔ کوئی چرواہا بھی یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ اس کی ایک بھیڑ بھی گم ہو جائے۔ کیوں کہ یہی بھیڑیں تو ان کی روزی روٹی کا وسیلہ ہوتی تھیں۔ ہمیں ان کھوئی ہوئی چیزوں کی قدر و قیمت پر غور کرنا ہو گا جن کا ان تماثیل میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تماثیل ہماری توجہ اس بات کی طرف مرکوز کرتی ہیں کہ خدا گناہ گار روحوں کی بڑی فکر کرتا ہے۔ چونکہ یہ چیزیں بڑی قیمتی تھیں اس لئے اُن کے مالک اُن کی تلاش میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار تھے۔ تصور کریں کہ کس طرح ایک چرواہا ایک بھیڑ کی تلاش میں جنگلوں اور ویرانوں میں گیا ہوگا۔ ہمیں یہ نہیں

بتایا گیا کہ اُس چرواہے کو کیسے خطرات کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ وہ اُس بھیڑ کی خاطر اُن تمام رکاوٹوں اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھا۔

یاد رہے کہ سیاق وسباق یہ ہے کہ فریسیوں نے خداوند یسوع مسیح پر گناہ گاروں کے ساتھ میل ملاقات رکھنے اور کھانے پینے کا الزام لگایا تھا۔ اُن کی سوچ کے مطابق تو وہ اُن کے ساتھ رفاقت شراکت سے خود بھی ناپاک ہو رہا تھا۔ چونکہ خداوند کے نزدیک ایک گناہ گار کی بڑی قدر و قیمت ہے اس لئے وہ اُن تک پہنچنے کے لئے ہر ایک خطرہ مول لے سکتا تھا۔ اُس نے ہماری نجات کے لئے ہمیشہ کے لئے ایک قیمت ادا کر دی ہے۔ جب وہ صلیب پر قربان ہوا تو ہمارے گناہ اُس پر لادے گئے تھے۔ ایسا کہ وہ اُن گناہوں تلے نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔ اُس نے بخوشی و رضا اپنی جان ہمارے لئے قربان کر دی تاکہ ہم زندگی بلکہ کثرت کی زندگی پا سکیں۔

آپ کے نزدیک ایک روح کی کیا قیمت ہے؟ یسوع نے اپنی جان قربان کر دی۔ جو کچھ اُس کے پاس تھا اُس نے پیش کر دیا۔ رسولوں کو بھی ایسی ہی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اُنہیں سنگسار کیا گیا، شکنجوں میں اُڑایا گیا، مارا کوٹا اور ستایا گیا۔ اُنہیں بھی خداوند کی رضا اور مرضی کے لئے اپنی جانیں قربان کرنا پڑیں۔

اُنہوں نے اس لئے ایسا کیا کیوں کہ وہ بھی کسی کھوئی ہوئی گناہ گار روح کو یسوع کی آنکھ سے دیکھتے تھے۔ وہ دُکھ اُٹھانے اور کھوئی ہوئی روح تک پہنچنے کے لئے ہر طرح کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار تھے۔ یہی وہ کام تھا جو فریسی کسی صورت میں کرنے پر رضامند نہ تھے۔ جب کوئی گناہ گار توبہ کرتا اور خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتا ہے تو آسمانی باپ اور فرشتوں کی خوشی بیان سے باہر ہو جاتی ہے۔ کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آسمانی باپ اس قدر باغ باغ ہو جاتا ہے کہ وہ ایک گناہ گار کے تعلق سے خوشی اور شادمانی کا اظہار آسمان پر موجود لوگوں اور فرشتوں کے ساتھ کرتا ہے؟ کیوں خدا ایک گناہ گار کی نجات پر اس قدر شادمان

ہوتا ہے؟ خداوند اس کائنات میں حقیر سے حقیر جانے والے شخص کی بھی فکر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی بھی توبہ تک نوبت آئے۔ غریب بھی امیر لوگوں کی طرح اہم ہیں۔ خدا کے نزدیک ایک فقیر کی بھی اتنی ہی قدر و قیمت ہے جتنی کہ ایک بادشاہ کی۔ خدا ان سب لوگوں کی نجات پر شادمان ہوتا اور اس بات پر بے حد خوشی مناتا ہے کہ وہ دوبارہ سے گلہ میں آ گئے ہیں۔ وہ شادمان اور خوشی منانے والا خدا ہے۔ میں اور آپ ہی اُس کی شادمانی اور خوشی کی وجہ ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم خدا کی نظر میں ایک گناہ گار کی قدر و قیمت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ آپ کے نزدیک ایک روح کی کیا قیمت ہے؟

☆۔ روحوں کی خاطر آپ کس طرح کے دُکھ میں سے گزرنے کے لئے تیار ہیں؟

☆۔ کیا آپ کسی روح تک پہنچنے کے لئے ہر طرح کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ دُنیا میں انجیل پھیلانے کی خاطر آپ کیسے دُکھوں میں سے گزرے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی نظر میں جو آپ کی قدر و قیمت ہے، اُس کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو روحوں کی قدر و قیمت سکھائے تاکہ آپ اور بھی زیادہ جانفشانی سے روحوں کی نجات کے لئے کام کر سکیں۔

☆۔ خداوند کی شادمان اور خوشی منانے والی فطرت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اور بھی زیادہ اپنے جیسا ہونے کا فضل دے۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اپنی تمنائیں اور خواہشات آپ کے دل میں پیدا کرے۔

باب 55

مسرف بیٹے کی تمثیل

لوقا 15:11-32 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح سلسلہ وار تماثیل بیان کر رہے ہیں۔ خداوند نے ابھی کھوئی ہوئی بھیڑ اور گم شدہ سکے کی تمثیل بیان کی۔ اس باب میں، خداوند یسوع مسیح فریسیوں کے اس سوال کا جواب پیش کر رہے ہیں کہ وہ کیوں گناہ گاروں کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔ ان تماثیل کے ذریعے خداوند اپنے سامعین کو کھوئے ہوئے گناہ گاروں کی قدر و قیمت کے بارے میں بتا رہے ہیں۔

اس تمثیل میں، خداوند یسوع ایک شخص کے بارے میں بات کرتے ہیں جس کے دو بیٹے تھے۔ چھوٹے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ میراث کا حصہ اُسے دے۔ باپ اس بات پر متفق ہوا اور میراث دونوں بیٹوں میں تقسیم کر دی۔ چھوٹے بیٹے نے میراث لینے کے بعد خیال کیا کہ اب وہ آزاد ہو چکا ہے۔ اُسے اپنی مرضی اور آزادی سے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اب وہ اُس گھر میں رہنا نہیں چاہتا تھا، پس وہ ایک دُور کے سفر پر روانہ ہوا۔

وہ اس قدر بالغ اور عاقل نہیں تھا کہ اپنا مال متاع عقل مندی اور سمجھداری سے صرف کر سکے۔ اُس نے اپنا مال متاع عیش و عشرت میں اڑانا شروع کر دیا۔ بے فکری اور آزاد خیالی ہی اُس کا طرزِ زندگی بن گئی۔ جلد ہی اُس کا مال متاع عیش و عشرت اور بد چلنی کی نظر ہو گیا۔ اور وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہونے لگا۔ اُس کی مشکلات میں اُس وقت اور بھی اضافہ ہو گیا جب اُس ملک میں قحط پڑ گیا۔ اُس نے تو ''آج'' کے لئے زندگی بسر کی تھی اور ''مستقبل'' کی فکر اور منصوبہ بندی کرنا تو وہ بھول ہی گیا تھا۔ اب اُسے اپنے آپ کو زندہ رکھنا بھی بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ زندگی اُس کے لئے ایسا بوجھ بن گئی تھی جس اُٹھانا اُس کی بساط میں نہ رہا۔

چھوٹے صاحبزادے نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے اور اپنی کفالت کے لئے اُس ملک کے ایک امیر آدمی کے ہاں نوکری کر لی۔ اُسے سوأر چرانے کی نوکری ملی۔ یاد رہے کہ یہودیوں کے نزدیک سوأر ایک ناپاک جانور تھا۔ اب اُس نوجوان کو اپنی زندگی میں وہ کچھ کرنا پڑ رہا تھا جو اُس نے اپنے باپ کے گھر میں رہتے ہوئے کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ زندگی میں انتہائی ذلت و رسوائی کے مقام پر پہنچ چکا تھا۔

16 آیت سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس نوکری سے اُسے کافی رقم نہیں ملتی تھی کہ اپنی تمام ضروریات زندگی پوری کر سکتا۔ انتہائی محنت کے باوجود بھی وہ بھوک و افلاس کا شکار تھا۔ پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے وہ سوأروں کی پھلیاں کھانے کے لئے بھی تیار تھا۔ لیکن وہ بھی اُس کے نصیب میں کہاں!۔

اس ناگفتہ بہ صورتحال سے دوچار ہو کر وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا "میں اس جگہ پر کیا کر رہا ہوں" اُسے اپنے گھر کی یاد آئی۔ اُسے خیال آیا کہ اُس کے باپ کے گھر میں نوکر چاکر پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں اور وہ یہاں پر بھوکا مر رہا ہے۔ (17 آیت) اپنے گھر کے بہترین ماحول کی یادیں اُسے ستانے لگیں۔ اُسے خیال آیا کہ یہاں دیارِ غیر میں جو سلوک اُس کے ساتھ ہو رہا ہے اُس سے کہیں بہتر سلوک اُس کے باپ کے گھر میں موجود نوکروں سے ہوتا ہے۔

ان ساری سوچوں اور خیالات سے وہ فیصلہ کے مقام پر آ گیا۔ اُس نے اپنے باپ کے گھر واپس لوٹ آنے کا فیصلہ کیا اور سوچا کہ گھر جا کر وہ ساری داستان اپنے باپ کو سنائے گا۔ اُسے اپنی گناہ آلودہ زندگی کا احساس ہو چکا تھا۔ اُسے اپنی میراث کا حصہ گنوا دینے پر بھی ندامت ہو رہی تھی۔ 18 آیت پر غور کریں کہ اُس چھوٹے صاحبزادے کو نہ صرف یہ احساس ہوا کہ اُس نے اپنے باپ کے خلاف گناہ کیا ہے بلکہ اُسے اس بات کا بھی گہرا احساس ہونے لگا کہ اُس نے خدا کے خلاف بھی گناہ کیا ہے۔ اپنی میراث کے غلط استعمال سے نہ صرف اپنے باپ کو رسوا کیا۔ اُس

کے باپ نے ساری عمر محنت کر کے وہ میراث بنائی تھی جو اُس نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی تھی۔ اُس چھوٹے بیٹے کو اپنے باپ کی محبت اور بخوشی میراث بانٹ دینے کی کوئی قدر نہ ہوئی۔ چھوٹا بیٹا اپنے آسمانی باپ کے سامنے بھی اپنے مختلف گناہوں کے باعث شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔

چھوٹے بیٹے نے اپنے باپ کے گھر لوٹ کر اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اب وہ اس لائق نہیں رہا کہ پھر سے بیٹا کہلا سکے۔ اُس نے سوچا کہ وہ اپنے باپ سے کہے گا کہ اُسے اپنے نوکروں میں سے ایک کی مانند قبول کر لے۔ یہ نوجوان بلا تاخیر اپنے باپ کے گھر کی طرف روانہ ہوا، اس اُمید اور توقع کے ساتھ کہ اُس کا باپ اُسے نوکروں کی مانند قبول کر لے۔

دوسری طرف باپ بھی اپنے بیٹے کی جدائی میں غمزدہ ہو کر اُس کی واپسی کی راہ دیکھ رہا تھا۔ باپ نے دُور ہی سے اپنے بیٹے کو دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ اُس کا بیٹا گھر واپس آ رہا ہے۔ وہ کوئی اچھا لباس زیبِ تن کئے ہوئے نہیں تھا بلکہ اُس کے کمزور بدن پر چیتھڑے لٹکے ہوئے تھے۔

یوں لگتا تھا کہ گویا بڑے دُور کے سفر سے آ رہا ہے۔ وہ نہایت دُبلا پتلا دکھائی دے رہا تھا، اُس کی صحت بھی روبہ زوال تھی۔ کچھ اندازہ نہیں کہ اُس نے کھانا بھی کب کھایا تھا۔ باپ نے اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا تو اُس کا دل بھر آیا۔ وہ اُس کے لئے ترس سے بھر گیا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے گلے لگا لیا اور اُس کو چوما۔

باپ نے غلیظ حالت میں ایک گناہ آلودہ بیٹے کو گلے لگا لیا۔ فریسی یسوع پر گناہ گاروں کا دوست ہونے کا الزام لگا رہے تھے۔ وہ تو ایسے لوگوں سے دُور ہی رہتے تھے۔ وہ حیران ہوتے تھے کہ اگر یسوع مردِ خدا ہے تو کیوں وہ ایسے گناہ گاروں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ خداوند فریسیوں کو یہی بتا رہے تھے کہ وہ محبت کی بنا پر گناہ گاروں کو چھونے سے نہیں ڈرتا۔ باپ کو اس بات کا قطعاً فکر نہیں تھی کہ اپنے بیٹے کو چھونے سے اُس کا لباس گندہ ہو جائے گا۔ خداوند ہماری گناہ آلودہ

حالت میں بھی ہم تک پہنچتا ہے۔ہم نا اہل گناہ گاروں کی طرح اُسے چھوتے ہیں۔
چھوٹے صاحبزادے نے اپنے آپ کو اس لائق نہ سمجھا کہ اپنے باپ کی توجہ حاصل کر پائے۔
اُس نے باپ کے پاس آکر کہا" اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گناہ گار ہوا۔اب اس لائق نہیں رہا کہ پھر سے تیرا بیٹا کہلاؤں۔(21 آیت)اس کے باوجود باپ نے اپنے نوکروں سے کہا۔" اچھے سے اچھا لباس جلد نکال کر اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی،پاؤں میں جوتی پہناؤ۔اور پلے ہوئے بچھڑے کو لاکر ذبح کرو تاکہ ہم کھا کر خوشی منائیں۔"(22-23)
لفظ" جلد" قابلِ غور ہے۔باپ کے کہنے کے مطابق نوکروں نے سب کچھ بڑی تیزی اور جلدی سے کرنا تھا۔اُس کا بیٹا درست اور ٹھیک حالت میں نہیں تھا۔وہ قحط کا مارا کمزوری کی حالت میں تھا۔باپ بلا تاخیر اُسے درست حالت میں دیکھنے کا خواہاں تھا۔وہ مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔اُس کے بیٹے کو فوری توجہ کی ضرورت تھی۔پس اُس نے اپنے نوکروں سے کہا کہ وہ جلد از جلد اُس کے کہنے کے مطابق کریں۔
ہمارے لئے یہ انتہائی اہم ہے کہ جو چیزیں باپ نے بیٹے کو دیں،بغور جائزہ لیتے ہوئے اُن کا بھی مطالعہ کریں۔باپ نے کہا کہ اچھے سے اچھا لباس لایا جائے۔ہم زکریاہ کتاب 3:3-4 میں یشوع کو گندے کپڑے پہنے ہوئے خدا کی حضوری میں کھڑا ہوا دیکھتے ہیں۔
"اور یشوع میلے کپڑے پہنے فرشتہ کے سامنے کھڑا تھا۔پھر اُس نے اُن سے جو اُس کے سامنے کھڑے تھے کہا۔اُس کے میلے لباس کو اُتار دو اور اُس سے کہا دیکھ میں نے تیری بدکرداری تجھ سے دُور کی اور میں تجھے نفیس پوشاک پہناؤں گا۔"
یہاں پر یشوع کے میلے کپڑے اُتارے جانے اور اُس کے گناہوں کی معافی میں تعلق پر غور کریں۔یہاں پر ہم ایک باپ کو اپنے بیٹے کی بغاوت معاف کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔بیٹا اپنی بغاوت کا لباس زیبِ تن کئے باپ کے سامنے کھڑا ہے۔باپ نے اُن چیتھڑوں کو دُور کر کے

اُسے نفیس پوشاک پہنائی۔ تا کہ اُس کی شرمندگی کو ڈھانپ سکے۔ اگر ہم باپ کے پاس آئیں تو وہ ہمارے گناہ معاف کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ ہمیں معافی کی نفیس پوشاک پہنانے کے لئے تیار ہے۔

غور کریں کہ باپ نے واپس آنے والے بیٹے کو انگوٹھی بھی پہنائی۔ انگوٹھی اختیار کی علامت ہوتی تھی۔ جب کوئی بادشاہ کسی شخص کو اپنی انگوٹھی پہناتا تھا تو اس کا مطلب ہوتا تھا کہ وہ اُسے اپنے نام سے بولنے کا اختیار دے رہا ہے۔ آئیں پیدائش 41:41-44 میں اس کی ایک مثال پر غور کریں۔

''اور فرعون نے یوسف سے کہا کہ دیکھ میں تجھے سارے ملک مصر کا حاکم بناتا ہوں۔ اور فرعون نے اپنی انگشتری (انگوٹھی) اپنے ہاتھ سے نکال کر یوسف کے ہاتھ میں پہنا دی اور اُسے باریک کتان کے لباس میں آراستہ کروا کر سونے کا طوق اُس کے گلے میں پہنایا۔ اور اُس نے اُسے اپنے دوسرے رتھ میں سوار کرا کر اس کے آگے آگے یہ منادی کروا دی کہ گھٹنے ٹیکو اور اُس نے اُسے سارے ملکِ مصر کا حاکم بنا دیا۔ اور فرعون نے یوسف سے کہا میں فرعون ہوں اور تیرے حکم کے بغیر کوئی آدمی اس سارے ملک مصر میں اپنا ہاتھ یا پاؤں ہلانے نہ پائے گا۔''

کسی شخص کی انگوٹھی پہننے والا شخص اپنے پاس اُس کا اختیار رکھتا تھا۔ انگوٹھی اُس کے اختیار کا ثبوت ہوتی تھی۔

بیٹے نے باپ کی میراث ضائع کر دی تھی۔ اب وہ کسی اختیار کو لینے کا مستحق نہیں تھا۔ اب اس انگوٹھی کے وسیلہ سے جو باپ نے اُسے پہنائی تھی، اُسے دوبارہ سے باپ کی طرف سے اختیار مل گیا۔ اُس کے گناہ معاف کر کے باپ نے اُسے اپنا اختیار دے دیا۔ ہماری ناکامیوں اور گناہوں کے باوجود، خداوند خدا ہمارے وسیلہ سے اپنی بادشاہت کو وسعت دینا چاہتا ہے۔ ہم اُس کے نام اور اُس کے اختیار سے آگے بڑھ کر سانپوں اور بچھوؤں کو کچلتے اور شیطان کی ساری

قدرت پر غالب آتے ہیں۔ وہ کیوں کر ہمیں ایسا اختیار اور قدرت دیتا ہے؟ اس بات کو سمجھنا ہماری انسانی حکمت اور فہم سے بالاتر ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ بڑے شرف کی بات ہے کہ ہم اس زمین پر اُس کے سفیر اور نمائندگان ہیں۔

اس بات پر بھی غور کریں کہ باپ نے کہا کہ اُس کے بیٹے کو جوتی پہنائی جائے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ نوکر جوتے نہیں پہنتے تھے۔ بیٹا تو اس نیت اور سوچ کے ساتھ واپس لوٹا تھا کہ باپ اُسے نوکروں کی مانند ہی قبول کرلے۔ لیکن باپ نے اُسے نوکروں سے کہیں اعلیٰ رتبہ دیا۔ بیٹے کی حیثیت سے اُسے جوتے پہن کر بڑے فخر و ناز سے چلنا تھا۔ اُس کی گناہ آلودہ حرکت کے باوجود۔ باپ نے اُسے بیٹے کے طور پر ہی قبول کیا۔ اگرچہ گناہ خدا کے ساتھ ہماری رفاقت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ انتہائی تسلی اور بھروسے کی بات ہے کہ گناہ بطور بیٹا یا بیٹی ہونے کی حیثیت پر کسی طور پر بھی اثر انداز نہیں ہوتا۔

اس موقع پر اظہارِ مسرت کرنے کے لئے باپ نے خوشی اور شادمانی سے بھرپور ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اُس روز گھر میں بڑی خوشی اور شادمانی کا سماں تھا۔ باپ کو بیٹے کی واپسی کی اتنی خوشی تھی کہ وہ اس خوشی کو اپنے تک محدود نہ رکھ سکا۔ اُس نے پورے گھرانے کے ساتھ اپنی اس خوشی کو بانٹا۔

یہ سارا سماں اُس کام کی عکاسی کرتا ہے جو خداوند ہمارے لئے کرنا چاہتا ہے۔ ہم اُس کی توجہ کے مستحق نہیں ہیں۔ بیٹے کو جب تک اپنی گناہ آلودہ حالت کا احساس نہ ہوا، اُس وقت تک وہ اپنے باپ کی دولت اور خوشحالی کو سمجھ نہ پایا۔ اُس کا خیال تھا کہ بیٹا ہوتا اُس کا حق ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ باپ کی ہر ایک برکت پر حق رکھتا ہے۔ اب وہ ہر ایک چیز کو ایک نئے زاویہ سے دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ اُن برکات کا حق دار نہیں ہے۔ تو بھی باپ نے اُسے دوبارہ سے ہر ایک برکت دی۔ اب وہ ایک مختلف رویہ کے ساتھ خدمت کرنا چاہتا تھا۔ اب قطعی طور پر مختلف انداز

سے اُس نے باپ کی برکات کو دیکھنا، اُن سے لطف اندوز ہونا اور اُن کے لئے باپ کا شکر گزار ہونا تھا۔ اُس روز گھر میں جو کچھ ہو رہا تھا اس تعلق سے ہمیں بڑے صاحبزادے کے ردِ عمل اور رویے پر بھی غور کرنا ہوگا۔ جب اُس نے گھر میں ہلا گلا ہوتے سنا۔ تو وہ گھر آیا تا کہ معلوم کر سکے کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ اُس نے ایک نوکر کو بلا کر پوچھا کہ یہ سب کیا ہے۔ جب اُس کے نوکر نے اُسے بتایا کہ اُس کا چھوٹا بھائی آیا ہے۔ اور باپ نے ایک جشن منانے کا اہتمام کیا ہے۔ بڑا بھائی بہت خفا ہوا۔ اُس نے اندر جا کر اپنے بھائی سے ملنا اور اُسے خوش آمدید کہنا نہ چاہا۔ وہ اس جشن میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا۔

جب باپ اپنے بڑے بیٹے کو منانے کیلئے گیا۔ تا کہ وہ بھی آ کر جشن کی اس تقریب میں شریک ہو۔ تو آئیں دیکھیں کہ اُس نے اپنے باپ سے کیا کہا۔

''دیکھ اتنے برسوں سے میں تیری خدمت کرتا ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہیں کی مگر مجھے تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔ لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیرا مال متاع کسبیوں میں اُڑا دیا تو اس کیلئے تو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا''

(لوقا 15:29-30)

اس بڑے بھائی کے دل میں ہمیں ایک حسد نظر آتا ہے۔ اُس نے کہا ''لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیرا مال متاع کسبیوں میں اُڑا دیا تو اس کیلئے تو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا'' اُس نے یہ بھی کہا ''دیکھ اتنے برسوں سے میں تیری خدمت کرتا ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہیں کی مگر مجھے تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا'' اتنے برسوں تیری خدمت کی لیکن تو نے اس طرح سے کبھی میری عزت افزائی نہیں کی۔

بڑے بیٹے کا ردِ عمل دیکھ کر، باپ نے اُسے یقین دہانی کرائی کہ جو کچھ میرا ہے سب اُسی کا ہے۔ وہ تو پہلے ہی نفیس پوشاک زیبِ تن کئے ہوئے تھا۔ وہ پہلے ہی باپ کی طرف سے ایک انگوٹھی پہنے

ہوئے تھا۔ وہ بیٹے کی طرح جوتا بھی پہنے ہوئے تھا۔ وہ باقاعدگی سے باپ کے ساتھ دسترخوان پر کھانا بھی کھاتا تھا۔ ہر روز وہ باپ کی طرف سے برکات اور نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ اُس کے پاس تو پہلے ہی سب کچھ تھا۔

بڑے بیٹے کے پاس جو کچھ تھا اُس کے لئے اُس نے شکرگزاری نہ کی۔ جو برکات اور نعمتیں اُسے میسر تھیں، اُن کیلئے وہ خوشی منانے سے قاصر رہا۔ ہم خدا کی بادشاہی کی میراث پانے والے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ہم اُن برکات کو نہیں سمجھ پاتے جو مسیح میں ہماری ہو چکی ہیں۔ ہمیں راستبازی کا لباس دیا گیا ہے۔ ہمارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ ہم خدا کی حضوری میں ہیں۔ ہمارے پاس اُس کے اختیار کی انگوٹھی بھی ہے۔

ہم شاذ و نادر ہی اُس کے خوبصورت اختیار سے استفادہ (فائدہ اٹھانا) کرتے ہیں۔ شیطان خدا کے اُس اختیار کے آگے پسپا ہو جاتا ہے جو اُس نے ہمیں دیا ہوا ہے۔ بیٹوں کی حیثیت سے ہم باپ کے ساتھ خوبصورت تعلق اور رفاقت رکھتے ہیں۔ ہم نوکروں سے بڑھ کر ہیں۔ اگرچہ ہم اُس کی توجہ کے مستحق نہیں ہیں تو بھی اُس کے ساتھ ہمارا خاص تعلق اور رشتہ ہے۔ بطور بیٹے اور بیٹیاں ہم اُس کی نظر میں ہیں اور اُس کی برکات سے استفادہ کرتے ہیں۔ اُس کی طرف سے ہماری عزت افزائی ہوتی ہے اور ہر طرح کی برکت سے نوازے جاتے ہیں۔ بڑے بیٹے کی طرح، ہم بھی مسیح میں اپنی دولت اور میراث کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

ہمیں بڑے بیٹے کے رویّہ سے ایک اور بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ باپ تو اپنے چھوٹے بیٹے کو پورے طور پر پہلے کی طرح قبول کر کے ذمہ داریاں بھی دینا چاہتا تھا لیکن اُس میں سب سے بڑی رکاوٹ بڑے بیٹے کا رویّہ تھا۔ کئی دفعہ کلیسیا میں بھی ایسی ہی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ کئی دفعہ کسی ایسے بھائی یا بہن کو جو کسی وقت گناہ میں گر گیا ہوتا ہے، ہم کسی طور پر بھی اُسے خدمت میں قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ یاد رکھیں خدا گناہ میں گرے ہوئے لوگوں کی

بحالی میں دلچسپی رکھتا ہے۔

خدا کے بازو آج بھی بھٹکے ہوئے برگشتہ فرزندوں کے لئے کھلے ہیں۔ وہ اُنھیں بحال کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ہمارے اندر وہ معافی اور محبت نہیں جو خدا کھوئے ہوؤں کے لئے رکھتا ہے۔ یہ حوالہ ہمیں اس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ ہم تائب دلی سے واپس آنے والوں کو بخوشی قبول کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ جنہیں خدا معاف کرتا ہے، ہمیں بھی اُن لوگوں کو معاف کرنا چاہئے۔

یہ حوالہ ہمیں مسیح میں ہمارے رُتبے اور حیثیت کے بارے میں بھی آگاہی دیتا ہے۔ اگر ہم نے مسیح اور اُس کی معافی کو قبول کر لیا ہوا ہے۔ تو ہم اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ کوئی بھی چیز ہم سے یہ شرف واستحقاق چھین نہیں سکتی۔

اگرچہ ہم گر بھی جائیں تو بھی ہم اُس کے خاندان کا حصہ ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی یاد دلایا گیا ہے کہ کتنی ہی بار ہم اُن برکات کو دیکھنے، سمجھنے اور اُن سے لطف اندوز ہو کر اُس کی شکرگزاری کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں جو مسیح میں ہمیں پہلے ہی مل چکی ہیں۔ یہ حوالہ پھر سے اُن برکات پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو خدا کے ساتھ اُس رشتہ کے وسیلہ سے ہماری ہیں جو مسیح یسوع کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ قائم ہوا ہے۔

اس حوالہ سے ہمیں بھٹکے ہوؤں کو قبول کرنے کی یاد دہانی بھی ملتی ہے۔ خدا بھٹکے ہوؤں کو نہ صرف معاف کرتا ہے بلکہ اُنھیں اپنی بادشاہت کے لئے پھر سے خدمت میں بحال کرنا چاہتا ہے۔ خدا کرے کہ اپنے بہن بھائیوں کے لئے ہمارے دلوں میں بھی ایسی ہی محبت اور بحالی کا جذبہ جوش مارنے لگے۔

چند غور طلب باتیں

☆ ۔ ہماری گناہ آلودہ اور باغیانہ حالت میں ہم تک رسائی حاصل کرنے کے تعلق سے یہ تمثیل ہمیں خداوند یسوع مسیح کی رضامندی کے بارے کیا سکھاتی ہے؟

☆ ۔ چند لمحات کے لئے غور کریں کہ خدا نے آپ کو کن برکات سے نوازا ہے؟ کیا آپ نے واقعی اپنی زندگی میں دلی طور پر اُن برکات کے لئے خداوند کی ستائش اور شکرگزاری کی ہے؟ اُن برکات میں سے چند ایک کی فہرست تیار کریں۔

☆ ۔ کیا آپ نے اپنی زندگی اور خدمت میں اُن برکات سے استفادہ کیا ہے؟

☆ ۔ کیا دوسروں کی برکات پر آپ نے کبھی حسد محسوس کیا ہے؟ جو کچھ ہم نے یہاں پر سیکھا ہے کس طرح اُس حسد پر غالب آنے میں ہماری مدد کرتا ہے؟

☆ ۔ جو لوگ گناہ میں گر چکے ہیں اُن کی بحالی کے تعلق سے ہم نے یہاں پر کیا سیکھا ہے؟ کیا وہ خادمین جو گناہ میں گر چکے ہیں، پھر سے خدمت میں بحال ہو سکتے ہیں؟ یہ تمثیل ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند نے جس طور سے آپ کو کثرت سے برکت بخشی ہے، اس کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆ ۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو مسیح میں اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کے تعلق سے ہر طرح کے حسد اور تلخی سے رہائی بخشے۔

☆ ۔خداوند سے بھٹک جانے والے لوگوں کے لئے اور زیادہ ترس اور قبولیت کی توفیق مانگیں۔

☆ ۔کسی بھی اُس بھائی / بہن کے لئے دُعا کریں جو گناہ میں گر چکا / گر چکی ہے۔وہ جس بھی کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں، وہاں کی قیادت کے لئے دُعا کریں کہ وہ مسیح کی محبت میں اُن کے لئے دُعا کریں اور انہیں واپس لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی راہنمائی کرے اور آپ پر ظاہر کرے کہ آپ اس بھائی یا بہن کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

باب 56

بددیانت داروغہ

لوقا 16:1-18 پڑھیں

مقدس پولس رسول نوجوان تیمتھیس کو دولت کی حرص وہوس کے تعلق سے آگاہ کرتے ہیں۔

''کیوں کہ زر کی دوستی ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے۔ جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے دلوں کو طرح طرح کے غموں سے چھلنی کر لیا ہے۔'' (1 تیمتھیس 10:6)

خداوند یسوع مسیح نے بھی اپنے سامعین کو زر کی دوستی کے بارے میں آگاہ کیا۔ اپنے دستور کے موافق، اُس نے اس موضوع پر تعلیم دینے کے لئے ایک تمثیل بیان کی۔ اُس نے ایک امیر آدمی اور داروغہ کی کہانی سنائی جس پر اپنے مالک کی دولت پر عیش وعشرت کرنے کا الزام تھا۔ مالک نے اپنے داروغہ کو طلب کیا کہ آ کر حساب دے۔

داروغہ جان گیا کہ وقت آ پہنچا ہے کہ اب اُسے اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ بیچارا سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا کرے۔ اتنا صحت مند اور مضبوط بھی نہیں تھا کہ اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر سکتا۔ بھیک مانگنے سے بھی اُسے شرم آتی تھی۔ اُس نے ساری صورتحال کا بغور جائزہ لیا اور کچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے ضروری سمجھا کہ معاشرے میں لوگوں کا منظورِ نظر ہو جائے تاکہ ملازمت سے ہاتھ دھونے کے بعد لوگ اُس کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔ ایسا کہ لوگ اُسے اپنے گھر میں اُتاریں اور اُس کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔

اُس داروغہ نے اپنے مالک کے تمام قرضداروں کو اپنے ہاں بلایا۔ اُس نے پہلے سے پوچھا کہ میرے مالک کا تجھ پر کیا آتا ہے۔ اُس نے بتایا کہ آٹھ سو من تیل۔ اُس نے آدھا بل چھوڑ دیا اور اُسے کہا کہ باقی رقم ابھی ادا کر دے۔ دوسرے نوکر پر سو من گیہوں آتی تھی۔ اُس چالاک داروغہ

نے اُس کے بل میں سو کی بجائے اسی لکھ دیا اور کہا کہ بل ابھی ادا کر دے۔

یہ داروغہ اصل میں کیا کر رہا تھا؟ سب سے پہلے تو وہ اپنے مالک کے قرضداروں کی حمایت حاصل کر رہا تھا۔ اُن تمام قرضداروں کو بڑی رعایت مل گئی تھی۔ وہ اس مہربانی پر بڑے خوش تھے اور اُس داروغہ کو خاص مہربانی سے نوازنے کے لئے تیار تھے۔ اُنہیں یاد رہنا تھا کہ داروغہ نے اُن پر بہت بڑی نیکی کر کے ایک بڑی رعایت سے نوازا ہے، اس لئے اُنہوں نے بھی ضرورت کے وقت اُس کی مٹھی گرم کرنا تھی۔

ہر ایک قرضدار کو اتنی بڑی رعایت دے کر وہ اپنا مستقبل محفوظ کر رہا تھا۔ ایک اور چیز جو ہمیں یہاں پر دیکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ داروغہ اپنے مالک کو بھی ایک بڑی رقم دینے کے قابل ہو گیا۔ چونکہ ہر ایک قرضدار کو اپنے قرض پر بہت بڑی رعایت ملی تھی، اس لئے اُنہوں نے فوری طور پر اپنے واجبات ادا کر دیئے تھے۔ یوں مالک کے کھاتے میں بھی ایک بڑی رقم جمع ہو گئی۔ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ بصورت دیگر اُن قرضداروں کو اپنے واجبات ادا کرنے میں کتنا عرصہ درکار تھا۔ جب مالک کے کھاتے میں اتنی بڑی رقم بلا تاخیر آ گئی تو وہ بھی بہت خوش ہوا۔ اپنی نوکری سے فارغ ہونے سے قبل یہ داروغہ اپنے مالک کا بھی منظورِ نظر ہو گیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ (8 آیت) مالک بہت خوش تھا کیوں کہ اُس داروغہ نے بڑی ہوشیاری سے کام کیا تھا۔ آٹھویں آیت میں خداوند نے اپنے سامعین کو بتایا کہ اس جہاں کے لوگ اپنے ہم جنسوں کے ساتھ معاملات میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔

خداوند نے اُنہیں اس بات کی تلقین کی کہ وہ ناراست دولت سے اپنے لئے دوست بنائیں تا کہ جب وہ جاتی رہے تو یہ تم کو ہمیشہ کے مسکنوں میں جگہ دیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خداوند یسوع مسیح کے اس بیان کا بغور جائزہ لیں۔

اس تمثیل میں خداوند نے ہمیں یہ دکھایا ہے کہ داروغہ نے کس طرح اپنے مستقبل کو محفوظ کرنے

کے لئے دولت کو استعمال کیا۔ اگر ہم اپنے اردگرد دُنیا کے لوگوں پر نظر دوڑائیں تو ہمیں فوری طور پر اس بات کا علم ہو جائے گا کہ اس دُنیا کے لوگ اپنے مالی تحفظ کے بارے میں کس قدر فکرمند ہیں۔ کینیڈا میں ہمیں متواتر یہ سبق دیا جاتا ہے کہ ہم اپنا روپیہ پیسہ کاروبار میں صرف کریں تاکہ جب ہم اپنی ملازمت سے فارغ ہوں یا پھر بڑھاپے میں قدم رکھیں تو ہمارے لئے آرام کی زندگی بسر کرنا آسان ہو سکے۔ کاروباری معاملات پر بھی اس اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ کاروباری لوگ اپنے گاہکوں کو خاص رعایت اور حمایت دیتے رہتے ہیں تاکہ اُن کا آنا جانا لگا رہے۔

کچھ عرصہ پہلے میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ایک کار خریدنے کے لئے گیا۔ ہم ایک خاص قسم کی کار کی تلاش میں تھے، اس کے لئے وقت، روپیہ پیسہ اور بڑی غور و فکر کی ضرورت تھی۔ سیل مین فوری طور پر کیشیئر کے پاس گیا اور ہمارے دوپہر کے کھانے کے لئے اپنے ہاتھ میں پیسے تھامے آ گیا۔ کہنے لگا، آپ جا کر سکون کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں اور پھر اس پر خوب سوچ و بچار کریں۔ وہ دولت سے دوست بنا رہا تھا۔

اُس نے یہ ساری مہربانی اس لئے دکھائی تاکہ ہم واپس آ کر اس کار کو خرید لیں۔ دُنیا میں کتنے بڑے کاروبار محض دل پسند اور مرغوب کھانے کی میز پر ہی طے پاتے ہیں؟ یہ کھانے کاروبار کے لئے جائز اخراجات کے کھاتے میں جاتے ہیں کیونکہ اس روپے پیسے سے وہ دوست اور گاہک بناتے ہیں۔ ہمارے لئے سیکھنے کا نکتہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنا روپیہ پیسہ خرچ کر کے دوست بنائیں گے تو وہ دوست دوبارہ آ کر ہم پر خاص مہربانی کریں گے۔ یہی دُنیا کا دستور ہے۔

خداوند یسوع مسیح دیگر حوالہ جات میں ہم پر یہ واضح کرتے ہیں کہ اگر ہم دکھاوے کے طور پر لوگوں سے مہربانی اور محبت سے پیش آئیں گے تو ہمیں آسمان پر کوئی اجر نہ ملے گا۔ آئیں متی 6:2-4 میں خداوند یسوع مسیح کی تعلیم پر غور کریں۔

''پس جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادتخانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اُن کی بڑائی کریں۔ بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے۔ اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔''

اگرچہ ہمیں اپنے کام دکھاوے کے لئے نہیں کرنے، تو بھی ہم دُنیاوی لوگوں کے طرزِ عمل سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ دُنیادار لوگ دوست بنانے کی خاطر بہت سارا روپیہ پیسہ صرف کرتے ہیں تاکہ وہ دنیوی فوائد حاصل کر سکیں۔ خداوند ہمیں یہ سکھا رہے ہیں کہ ہم نے کس طرح اپنے وسائل کو استعمال کرنا ہے تاکہ ہم آسمان پر اجر پا سکیں۔ بالفاظ دیگر، ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم محتاجوں اور ضرورت مندوں کو اُن برکات اور نعمتوں میں سے دینا سیکھیں جو خدا نے ہمیں عطا کی ہوئی ہیں تاکہ ہم آنے والی دُنیا میں اپنے آسمانی باپ سے اجر پا سکیں۔

بعض لوگوں کا یہ ایمان ہے کہ جو کچھ ہم اس زمین پر خدا کے جلال کے لئے کرتے ہیں اُس کے عوض میں خدا سے برکت کی توقع کرنا غلط بات ہے۔ کیا خدا کے جلال کے لئے دینے میں کوئی خرابی ہے تاکہ ہم اپنے آسمانی باپ کو عزت اور جلال دیتے ہوئے اُس کی خوشنودی حاصل کر سکیں؟ کیا ہم اُس کی طرف سے یہ آواز سننا پسند نہیں کریں گے؟ ''شاباش'' خدا کے کلام میں ہمیں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ ہم آسمان پر مال جمع کریں۔ جو لوگ زمین پر وفاداری سے خدمت کریں گے اُن کے لئے آسمان پر بڑا اجر ہوگا۔

دوڑ میں دوڑنے والا اس مقصد کے پیشِ نظر دوڑتا ہے کہ جیت کر انعام حاصل کر سکے۔ ہمیں بھی اسی طور سے زندگی بسر کرنی ہے کہ اجر پا سکیں۔ اس دُنیا کے فرزندوں کی توجہ اور دھیان زمینی مال متاع اور جائیداد پر ہے۔ جبکہ نور کے فرزندوں کی توجہ اور دھیان آسمان پر مال جمع کرنے پر ہے۔ جہاں اُن کے مال کو زنگ لگے گا نہ کیڑا۔

دوسری بات جو خداوند ہمیں اس تمثیل سے سکھانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہم چھوٹی ذمہ داریوں کے لئے مالک کے اعتماد پر پورا اتریں گے تو ہمیں بڑی ذمہ داریاں بھی سونپی جائیں گی۔(10 آیت)

اگر ہم چھوٹے معاملات میں غیر ذمہ دار اور بددیانت نکلے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم بڑی ذمہ داریوں اور کاموں میں بھی بددیانت ہی رہیں گے۔خداوند یسوع مسیح ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر ہم اس دُنیا کی دولت کے معاملہ میں دیانتدار نہ رہے، تو پھر ہم آسمانی اور روحانی چیزوں کے معاملہ میں کیسے ذمہ داری اور دیانتداری دکھا سکیں گے جو کہ زمینی چیزوں سے کہیں زیادہ بیش قیمت اور قابلِ قدر ہیں۔(11 آیت)

اس تمثیل میں، مالک اپنے نوکر کو سزا دینا چاہتا ہے کیوں کہ وہ اچھے طریقہ سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہونے میں ناکام رہا۔اب مالک مزید ذمہ داریوں کے تعلق سے اُس پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کر سکتا۔جو کچھ ہمارے پاس ہے اگر ہم اُس میں وفادار اور دیانتدار رہیں گے تو تب ہی خدا ہمیں زیادہ بڑی ذمہ داریاں سونپے گا۔

13 آیت میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو بتایا کہ وہ دو مالکوں کی خدمت نہ کریں خداوند بالخصوص یہاں پر دولت کی بات کرتے ہیں۔خداوند نے اپنے سامعین کے سامنے انتخاب رکھا کہ وہ کس کا چناؤ کرتے ہیں۔

ہم پہلے ہی اس بات پر غور کر چکے ہیں کہ اس دُنیا کے لوگوں کی توجہ اور دھیان اس دُنیا کی جائیداد، مال متاع اور دولت پر ہے۔وہ چیزوں کے لئے ہی زندہ ہیں۔وہ دولت اور جائیداد جمع کرتے رہتے ہیں۔وہ اُن چیزوں کے لئے ہی زندہ رہنا چاہتے ہیں جو دولت اُن کے لئے خرید سکتی ہے۔خداوند نے ہمیں تلقین کی ہے کہ ہم اپنا روپیہ پیسہ خدا کی بادشاہی کے لئے صرف کریں۔اگر ہم خدا کی دی ہوئی برکات سے لطف اندوز ہوں تو اس میں کوئی خرابی نہیں۔لیکن سیکھنے والا نکتہ یہ

ہے کہ یہ ساری چیزیں ہماری توجہ اپنی طرف نہ کھینچ لیں۔ ایسا کہ ہم خدا اور اُس کے کام کو ہی نظر انداز کر دیں۔

جب فریسیوں نے یہ تعلیم سنی، تو وہ یسوع کو ٹھٹھے کرنے لگے۔ 14 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ دولت سے محبت کرتے تھے۔ انھیں یہ خیال اچھا نہ لگا کہ دولت اُن کا خدا اور معبود بن چکی ہے۔ انھیں یہ سوچ بھی اچھی نہ لگی کہ انھیں خدا کی بادشاہی کے لئے اپنا مال متاع صرف کر دینا چاہیے۔ خداوند جانتے تھے کہ وہ کس طرح مال و دولت کی محبت کے اسیر ہو چکے ہیں۔ وہ مذہبی لوگ تھے۔ وہ ہیکل میں خدمت گزاری کا کام کرتے اور لوگوں کو کلام کی تعلیم دیتے تھے۔ لیکن اُس کے پیچھے دُنیوی فائدہ اور مالی لالچ ہوتا تھا۔ اُن کے دل خدا کی بادشاہت کی وسعت کے لئے نہیں دھڑکتے تھے۔ بلکہ وہ تو اپنی عیش وعشرت اور آرام و آسائش کے دلدادہ تھے۔ وہ ایسی چیزوں کے لئے اپنا روپیہ پیسہ صرف کر رہے تھے جو عارضی اور فانی تھیں۔

اس تمثیل میں داروغہ سے قطعی مختلف، وہ اپنے مستقبل سے بے نیاز اور بے فکر ہو کر اُن کی سوچ اور خیال صرف آج تک محدود تھا۔ وہ ابدی مستقبل کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے تھے۔ انھیں دولت سے اس قدر محبت تھی کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اُن کے ہاتھ سے نکل جائے۔ انھیں دولت سے اس قدر محبت تھی کہ وہ اُسے خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے صرف کرنا نہیں چاہتے تھے۔

خداوند نے اپنے سامعین سے کہا، "کیوں کہ جو چیزیں آدمیوں کی نظر میں عالی قدر ہیں، وہ خدا کے نزدیک مکروہ ہیں" (15 آیت) اس دُنیا میں ہماری نظر میں کون سی چیزیں عالی قدر ہیں؟ ہماری توجہ اور دھیان اپنے آرام و آسائش اور اس بات پر اس قدر مرکوز ہو سکتا ہے کہ دُنیا ہمارے بارے میں کیا سوچتی اور کیا خیال کرتی ہے۔ ایسا کہ ہم ان بھول بھلیوں میں اُلجھ کر اس بات کو بھول جائیں کہ خدا کے نزدیک کون سی چیزیں عالی قدر ہیں۔

خدا کے دل کی دھڑکن تو روحوں کی نجات ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ گناہ میں مرتے ہوئے مرد و زن

اُس کے پاس آ جائیں۔ اُس کے دل کی یہ تمنا ہے کہ برگشتہ فرزند واپس لوٹ آئیں، کھوئی ہوئیں بھیڑیں دوبارہ سے گلہ میں شامل ہو جائیں۔ خدا کا دل اپنے لوگوں کو دیکھ کر ٹوٹ جاتا ہے۔ ایمانداروں کی زیادہ تر توجہ اپنی شہرت، آرام اور مالی تحفظ پر مرکوز رہتی ہے۔

خداوند ہماری توجہ اس بات پر مرکوز کر رہا ہے کہ ہم اپنے ابدی مستقبل کو درخشاں بنانے کیلئے اپنے وسائل اور لیاقتوں کو صرف کریں۔ اس دُنیا کے لوگوں کی توجہ اس دُنیا کی چیزوں پر ہی مرکوز ہے۔ وہ اپنے زمینی مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے روپیہ پیسہ صرف کر رہے ہیں۔ بڑی دانائی اور عقلمندی سے منصوبہ بندی کرتے ہوئے وہ اپنے زمینی مستقبل کو محفوظ بنانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ خدا کے دل کی یہ پکار ہے کہ ہم زمینی چیزوں سے بڑھ کر عالمِ بالا کی چیزوں کے مشتاق رہیں جہاں مسیح بھی موجود ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آپ اپنے وسائل کس طرح استعمال کر رہے ہیں؟ کیا آپ ابدیت میں نفع پانے کی غرض سے اپنے وسائل صرف کر رہے ہیں؟

☆۔ کیا اَجر پانے کی غرض سے خداوند کی خدمت کرنا غلط بات ہے؟

☆۔ خداوند کی دی ہوئی نعمتوں اور برکات سے لطف اندوز ہونے اور ان چیزوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنانے میں کیا فرق ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ اپنے وسائل درست طور پر استعمال کرنے کے لئے خداوند سے حکمت اور دانائی مانگیں۔

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ جان سکیں کہ کس طرح آپ اُس کی بادشاہت میں زیادہ سے زیادہ اپنے وسائل صرف کر سکتے ہیں؟

☆۔ خدا نے آپ کی زندگی میں جو برکات عطا کی ہوئی ہیں، اُن کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں۔ واضح طور پر برکات کا نام لے کر دُعا کریں۔

☆۔ اُس عظیم ترین برکت کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں جو اُس نے آپ کو آسمان پر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

باب 57

امیر آدمی اور لعزر

لوقا 16:19-31

16 باب کے آغاز میں خداوند نے اپنے وسائل خدا کی بادشاہی کے لئے استعمال کرنے کی تلقین کی۔ خداوند نے سامعین کو بتایا کہ جب وہ اپنے وسائل ضرورت مندوں کے لئے استعمال کرتے ہیں تو وہ آسمان پر خزانہ جمع کرتے ہیں۔ اس باب میں خداوند اُس آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں جس نے اپنے وسائل اس طور سے استعمال نہ کئے۔

19 آیت میں، خداوند نے ایک امیر آدمی کی کہانی سنائی جو ارغوانی اور مہین کتانی لباس پہنتا تھا۔ اور ہر روز خوشی مناتا تھا۔ ارغوانی رنگ شاہانہ رنگ سمجھا جاتا تھا۔ اس امیر آدمی کو کوئی بدنی محنت نہ کرنا پڑتی تھی۔ اس لئے اُس کا مہین ارغوانی لباس گندہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے گھر میں نوکر چاکر تھے جو اُس کے گھر کے کام کاج اور معاملات کو سنبھالے ہوئے تھے۔

اس شخص کے گھر کے باہر، ایک غریب شخص پڑا ہوا تھا جس کا نام لعزر تھا۔ یہ بات بڑی دلچسپی کی حامل ہے کہ یہاں پر غریب آدمی کے نام کا ذکر ہے لیکن امیر آدمی کا نام یہاں پر نہیں لکھا گیا۔ اس کی چند ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔

شاید یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا اُس غریب بھکاری کی کس حد تک قدر کرتا تھا۔ کسی شخص کا نام یاد رکھنے کا مطلب اُس شخص کی عزت کرنا ہے۔ خدا لوگوں کو ہم سے قطعی مختلف انداز میں دیکھتا ہے۔ وہ لوگ جو اس دنیا میں بڑے اہم سمجھے جاتے ہیں، ضروری نہیں کہ خدا کی بادشاہی میں بھی اُن کی ویسی ہی قدر و قیمت ہو۔

اس بھکاری کے نام کا ذکر ہونے کی ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ "لعزر" کا مطلب ہے "جس کی

خدا مدد کرتا ہے۔" یہ بات بڑی توجہ طلب ہے۔ امیر آدمی کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی اُسے روز مرہ زندگی میں ضرورت تھی۔ وہ اِس قدر دولت مند تھا کہ اُسے خدا کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس غریب آدمی کو لعزر کہہ کر پکارنے سے خدا ہم پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اگرچہ لوگ کسی بھکاری کو نظر انداز کر دیں تو بھی خدا اُس کی فکر اور نگہداشت کرتا ہے۔

آئیں دیکھیں کہ خداوند یسوع مسیح نے اس بھکاری کے تعلق سے لوگوں کو کیا بتایا۔ وہ ناسوروں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس کی صحت بھی خراب تھی۔ وہ فاقوں کی زندگی بسر کر رہا تھا، اس لئے جو کچھ امیر آدمی کی میز سے گرتا بخوشی کھا لیتا تھا۔ حتیٰ کہ کتوں کو بھی اُس پر رحم آتا تھا اور وہ اُس کے ناسوروں کو چاٹ لیتے تھے۔ یاد رہے کہ یہودیوں کے نزدیک کتا ناپاک جانور تھا۔ وہاں پر موجود لوگوں کے لئے یہ بات بڑی گھنونی تھی کہ کتے بھی لعزر کے ناسور چاٹتے تھے۔

اس حوالہ میں دو مختلف اور متضاد چیزیں نظر آتی ہیں، امیر آدمی اور کتے میں بڑا تضاد پایا جاتا ہے۔ اگرچہ کتوں کے دل میں لعزر کے لئے رحم، ترس اور ہمدردی پائی جاتی تھی اور وہ اُس کے ناسور چاٹ لیتے تھے جبکہ امیر آدمی کے دل میں لعزر کے لئے رتی بھر بھی رحم اور ترس نہیں تھا۔ اگرچہ امیر آدمی کے پاس سب کچھ موجود تھا اور اگر وہ چاہتا تو لعزر کو اس ناگفتہ بہ حالت سے نکال بھی سکتا تھا۔ لیکن اُس نے اُس کی مدد کرنے کے تعلق سے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

ایک دن وہ بھکاری مر گیا اور آسمان پر لے جایا گیا۔ یہاں پر اہم بات یہ ہے کہ یہ غریب لعزر ابرہام اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ابدیت میں چلا گیا۔ متی رسول 8:11 میں اس کے تعلق سے بیان کرتا ہے۔

"اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آ کر باپ ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔"

بعض تراجم میں "ابرہام کی گود" استعمال ہوا ہے۔ یہاں پر اس خیال کی وضاحت کی گئی ہے کہ

کس طرح یہودی میز پر بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔ ہم یوحنا 13:23 میں اس کی مثال دیکھتے ہیں۔

''اس کے شاگردوں میں سے ایک شخص جس سے یسوع محبت رکھتا تھا، یسوع کے سینہ کی طرف جھکا ہوا کھانا کھانے بیٹھا تھا۔''

یہ گہری رفاقت اور قربت کی تصویر ہے۔ غریب آدمی اپنے آباؤ اجداد میں جاملا۔ اور آسمان پر ایک بڑی ضیافت میں اُن کے ساتھ شریک ہو گیا۔ ابرہام کی گود میں جانے کا مطلب ہے اُسے قبول کر لیا گیا اور اُس سے اظہار محبت کیا گیا۔ اب وہ ضیافت کی میز پر ہے اور اُس کے پاس کھانے کے لئے وہ سب کچھ ہے جس کی اُسے تمنا اور ضرورت ہے۔ خدا اُس کی فکر اور نگہداشت کر رہا تھا (یہی اُس کے نام کا معنی اور مفہوم بھی ہے)

وقت گزرنے کے ساتھ وہ امیر آدمی بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گیا اور اس کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) بڑے رسمی انداز سے ہوئی ہوگی۔ لیکن یہاں اُس کی صورتحال قطعی مختلف تھی۔ وہ جہنم میں پڑا تڑپ رہا تھا۔ اُس نے مدد حاصل کرنے کے لئے آنکھیں اُٹھائیں تو لعزر کو باپ ابرہام کی گود میں دیکھا۔ اُس نے ابرہام کو پکار کر کہا کہ اُس پر رحم اور ترس کھائے۔ اُس نے اُس کی منت کی کہ لعزر کو بھیجے تاکہ وہ اپنی اُنگلی کا سرا پانی میں بھگو کر اس کی زبان تر کرے۔ کیوں کہ اس کی زبان جل رہی تھی۔ آگ اُسے بھسم تو نہیں کر رہی تھی لیکن اُس کے بدن کے لئے نہایت تکلیف کا باعث تھی۔ وہ آگ کی جلتی ہوئی بھٹی میں تھا۔ یہ ہے جہنم کی تصویر۔ یہ ہے اُس کا کبھی نہ ختم ہونے والا عذاب۔ ابرہام نے جواب دیا۔ (25 آیت)

''یاد کر بیٹا! تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور اسی طرح لعزر بری چیزیں۔ لیکن اب وہ یہاں پر تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے۔''

ابرہام نے امیر آدمی سے کہا کہ لعزر کے لئے اُس گڑھے کو عبور کر کے اُس کے پاس پہنچنا ناممکن

ہے جو اُس کے اور لعزر کے درمیان واقع ہے۔ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا انتہائی اہم ہے کہ مرنے کے بعد کوئی دوسرا موقع نہیں ملے گا۔ کوئی تدبیر جہنم اور فردوس کے درمیان حائل گڑھے کو عبور کرنے کے لئے کارگر نہ ہوگی۔ مرنے کے بعد آپ کی قسمت کا فیصلہ ہو جاتا ہے جس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ کسی قسم کی کوئی دُعا آپ کی منزل کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ وہ گڑھا اس قدر بڑا ہے کہ کوئی بھی اُس کو عبور نہیں کر سکتا۔

جب اُس امیر آدمی نے دیکھا کہ لعزر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اُس گڑھے کو عبور کرے، تو امیر آدمی نے ابرہام سے ایک اور درخواست کی۔ اور وہ درخواست یہ تھی کہ وہ لعزر کو اُس کے باپ کے گھر بھیج دے تاکہ وہ اُس کے پانچ بھائیوں کو جہنم کے اُس عذاب کے بارے میں مطلع کرے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے بھائی بھی اُس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُس عذاب کی جگہ پر آجائیں۔

ابرہام نے امیر آدمی کو یاد دلایا کہ اُس کے بھائیوں کے پاس موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کا کلام تو ہے۔ وہ اُن کی سنیں۔ امیر آدمی کے خیال میں یہ سب کچھ کافی نہ تھا۔ وہ جانتا اور سمجھتا تھا کہ اُس نے بھی کس طرح موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کے کلام پر کبھی توجہ نہیں دی تھی۔

اُس نے محسوس کیا کہ اگر کوئی مردوں میں سے زندہ ہو کر جائے تو وہ متوجہ ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں گے۔ ابرہام نے امیر آدمی کو بتایا کہ اگر انہوں نے خدا کی شریعت اور نبیوں کے کلام پر توجہ نہیں دی تو پھر وہ اُس شخص کی بات پر بھی کان نہیں لگائیں گے جو مردوں سے زندہ ہو کر اُن کے پاس جائے گا۔

یہ ایک بڑی پُردرد کہانی ہے لیکن حقیقت پر مبنی ہے۔ یہ کہانی انسان کی سنگدلی کی عکاسی اور تفسیر و تشریح کرتی ہے۔ درحقیقت آپ کے پاس خدا کا کلام ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ بہت سے لوگ آسمان کے تعلق سے بڑی سنسنی پیدا کر دینے والی باتیں لکھتے ہیں۔ بعض لوگ خدا سے نشان طلب

کرتے ہیں۔ لیکن خدا نے اپنا کلام دیا ہے۔ اور یہی وہ اہم چیز ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔
امیر آدمی اپنے دل کو سخت کرنے کا سزاوار تھا۔ اُس نے غریب اور محتاج شخص کی ضروریات اور خدا
کے کلام کے تعلق سے اپنے دل کو سخت کر لیا تھا۔ خداوند یسوع کے دور کے فریسی بھی ایسا ہی کیا
کرتے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ یسوع بیماروں کو شفا دیتا ہے اور یہ کہ اُس نے لعزر کو زندہ کیا
ہے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے اُسے رد کر دیا۔ اُن کے دل خدا کے کلام کے تعلق سے سخت ہی
رہے۔ کوئی بھی چیز اُن کی ذہنیت میں تبدیلی کا باعث نہ ہوئی۔

اس حوالہ میں بہت سے اہم اسباق ہمارے دیکھنے کے لئے موجود ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ خدا
محتاجوں، ضرورت مندوں اور غریبوں کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ خداوند یہاں پر ہمیں غریبوں اور
ضرورت مندوں کی طرف رجوع کرنے کی نصیحت کر رہے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح امیر
آدمی نے لعزر کے تعلق سے اپنا دل سخت کر لیا تھا اور کیسے خدا نے اُس کی عدالت کی۔

اس حوالہ میں جہنم کی حقیقت بھی بالکل واضح ہے۔

جہنم سچ مچ ایک حقیقت ہے اور ہر قیمت پر اس میں جانے سے بچیں۔ خداوند یسوع واضح کرتے
ہیں کہ ہمارے مرنے کے بعد کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہوگا۔ جیسی زندگی گزاری ہوگی ویسی ہی سزا یا
جزا مل جائے گی۔ جہنم اور فردوس کے درمیان ایک گڑھا ہے۔ خواہ کتنا بھی دل کرتا ہو ہم اُس
گڑھے کو عبور نہیں کر پائیں گے۔ یہ حوالہ اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ انسانی دل کس قدر سخت
ہو سکتا ہے۔ عبرانیوں کا مصنف بتاتا ہے کہ اگر ہم آج خدا کی آواز سنیں تو اپنے دلوں کو سخت نہ
کریں۔ آئیں سنیں کہ خدا کا بندہ کیا بیان کرتا ہے۔ ”پس جس طرح کہ رُوح القدس فرماتا
ہے۔ اگر آج تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔ جس طرح غصہ دلانے کے وقت
آزمائش کے دن جنگل میں کیا تھا۔“ (عبرانیوں 3:7-8) اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے،
ایسی دیر کہ صرف پچھتاوا باقی رہ جائے۔

میری دُعا ہے کہ خداوند ہمیں فضل عطا کرے تاکہ ہم اُس کی آواز سن کر مثبت ردِعمل کا اظہار کر سکیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔غریبوں اور محتاجوں کے لئے خدا کی فکرمندی کے بارے میں یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆ محتاجوں کے لئے آپ کا رویہ کیسا ہے؟

☆۔اس حوالہ میں خدا کے کلام کو نہ سننے کے تعلق سے کیا تنبیہ اور آگاہی پائی جاتی ہے؟

☆۔کون سی چیز نے آپ کو شکستہ دل کیا تاکہ آپ خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر سکیں؟

☆۔یہاں پر ہم موت کے خاتمہ کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ کیا مرنے کے بعد توبہ کرنے کا دوسرا موقع مل سکے گا؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس نے آپ کو شکستہ دل کیا تاکہ آپ خدا کا کلام سن کر مثبت ردِعمل کا اظہار کر سکیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ اردگرد کے لوگوں کی ضروریات کے لئے آپ کی آنکھیں کھول دے۔

☆۔خداوند سے کسی بھائی، بہن یا عزیز کے لئے دُعا کریں تاکہ خدا اُس کا دل کھول دے جس نے ابھی تک یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کیا۔

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس کا کلام نہ صرف ہمارے مسائل ظاہر کرتا ہے بلکہ خداوند یسوع مسیح میں اُن مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے۔

باب 58

فرض شناس نوکر

لوقا 17:7-10

مقدس لوقا کی معرفت لکھی گئی انجیل کے اِس حصہ میں خداوند یسوع مسیح نے مختلف موضوعات پر تعلیم دی ہے۔

لوقا 17:7-10 میں آیات خداوند آسمان کی بادشاہی میں ایک خادم کے کردار پر بات کرتے ہیں۔ وہ اپنے دستور کے موافق تمثیلوں میں کلام کیا کرتے تھے۔

خداوند یسوع مسیح ایک ایسے نوکر کی کہانی بیان کرتے ہیں جس نے بڑی وفاداری سے اپنے کھیت میں ہل چلایا اور مالک کی بھیڑوں کی گلہ بانی کی۔ جب وہ سارا دن کام کاج کے بعد اپنے گھر واپس لوٹے گا تو کیا وہ اُس سے یہ کہے گا: "جلد آ کر کھانا کھانے بیٹھ" (8 آیت)

کیا مالک نوکر کے لئے کھانا تیار کرے گا؟ یہ مالک کی ذمہ داری نہیں ہے۔ نوکر کو اپنے مالک کی خدمت کا معاوضہ ملتا تھا۔ مالک نے نوکر کی کوئی خدمت نہ کی۔ جب نوکر کھیت سے گھر آئے گا تو اُس کا مالک اُسے کہے گا کہ میرے لئے کھانا تیار کر کے میرے آگے رکھ۔ مالک جب کھانا کھا چکے گا تو جب ہی نوکر کو بھی کھانا ملے گا۔

کیا مالک اِس وجہ سے اپنے نوکر کا احسان مند ہو گا کہ اُس کے نوکر نے دن بھر کھیت میں کام کیا اور پھر اُس کے لئے کھانا بھی تیار کیا؟ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ نوکر نے تو وہی کیا جو اُسے کرنا فرض تھا۔ وہ مالک پر کوئی احسان نہیں کر رہا تھا۔ مالک کی خدمت کرنا اُس پر فرض تھا۔ اگر وہ اپنے مالک کی خدمت نہ کرے تو اُسے سزا ملے گی۔ خداوند اپنے سامعین کو یہ بتا رہے ہیں کہ انہیں بھی اپنے خدا کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتہ کو دیکھنا ہو گا۔ جب ہم وہ سب کچھ کر چکیں جو کہ ہماری بساط

میں ہے تو یہ کہیں کہ ہم نے وہی کیا جو ہم پر فرض تھا۔

ہمیں اس حوالہ سے بہت سی چیزیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔اوّل۔اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہماری خدمت، کام اور وفاداری خدا کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔خدا کے کلام میں بہت سے ایسے حوالہ جات ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ خدا ہماری وفاداری پر نگاہ کر کے ہمیں اُس کا اجر بھی دیتا ہے۔متی 25:21 میں خداوند یسوع نے ایک اور تمثیل بیان کر کے واضح کیا ہے کہ کس طرح مالک اپنے وفادار نوکر کو اُس کی وفاداری کا صلہ دیتا ہے۔

"اُس کے مالک نے اُس سے کہا، اَے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش! تو تھوڑے میں دیانتدار رہا ،میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔"

خدا کے کلام میں کئی ایک حوالہ جات ہیں جو وفادار نوکروں کے لئے خداوند کی طرف سے اجر پر روشنی ڈالتے ہیں۔خداوند ہمارے لئے آسمان پر ایک جگہ تیار کر رہا ہے۔ہم سب ایک دن آسمان پر اُس بڑی ضیافت میں شریک ہوں گے جو خداوند ہمارے لئے اور اُن سب کے لئے تیار کر رہا ہے جو اس زندگی میں بڑی وفاداری سے اُس کی خدمت میں مصروف و مشغول ہیں۔

خداوند نے ایک زمینی مالک کی مثال دی جس کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ اپنے نوکر کی خدمت کرے۔تاہم خداوند یسوع مسیح کے نمونہ سے ایک اور مثال قائم ہوئی۔اُس نے مالک ہو کر بھی خدمت کی۔اُس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اُن کی خدمت کی۔اگرچہ خدا اپنے خادموں کی خدمت کے تعلق سے پابند نہیں ہے۔تو بھی وہ بڑی شفقت اور نرم مزاجی سے اُن سے پیش آتا ہے۔

دوم۔اس حوالہ میں ایک نمونہ دیکھتے ہیں جس کے مطابق ہم زندگی بسر کرنی ہے۔فریسی جو اُس دن خداوند یسوع مسیح کی تعلیم سن رہے تھے۔اس قسم کا رویہ رکھتے تھے جس کی خداوند نے بھرپور مذمت کی۔فریسی اپنے آپ کو سب سے ممتاز اور اعلیٰ سمجھتے تھے۔وہ سمجھتے تھے کہ خدا کی شریعت کی

پیروی کر کے وہ خدا پر احسان کر رہے ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ اُن کی وفاداری اور شریعت کی تعمیل کی وجہ سے خدا اُن کا احسان مند ہے۔ شاید آپ نے بھی خدا کی بادشاہی کے لئے بہت کچھ کیا ہے، اس لئے آپ بھی سمجھتے ہوں کہ خدا پر فرض ہے کہ آپ کو اجر اور برکت دے۔ میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اُن کے بہت زیادہ دُکھوں میں سے گزرنے کی وجہ سے خدا پر فرض ہے کہ اب وہ انہیں برکت بھی دے۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے خدا کی خدمت کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا ہے، اس لئے خدا اس بات کا پابند ہے کہ آپ کی حمایت اور تائید کرے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے کئی برس وفاداری سے انجیل کی منادی کی ہے، اس لئے خدا پر فرض ہے کہ دوسروں کی بہ نسبت آپ سے زیادہ بہتر سلوک کرے؟ خداوند نے اس تمثیل میں اس قسم کے رویہ کی مذمت کی ہے۔

یہاں پر خداوند ہمیں آسمان کی بادشاہی کے لئے چار فرائض یاد دلاتے ہیں۔ توبہ کرنے والوں کے لئے پہلا تقاضا یہ ہے کہ وہ اُس کی پیروی کے لئے اپنی صلیب اُٹھائیں۔ (متی 16:24) اس کا مطلب دوست احباب اور اپنے عزیز و اقارب سے جدائی بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب جان دینے تک وفادار رہنا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جو مسیح کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اُن کے لئے لازم ہے کہ یہ تمام قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں۔

ہم اس لئے اپنے آپ کو مبارک باد نہیں دیتے کہ ہم نے وہی کیا جو ہمیں کرنا فرض تھا۔ بہت سے لوگ اپنی وفاداری پر خود ہی اپنے آپ کو شاباش دیتے ہیں۔

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنا سب کچھ خداوند کو دے دیتے ہیں وہ بڑے اعلیٰ اور خاص لوگ ہوتے ہیں۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بلاہٹ سے بھی زیادہ کام کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔ ہم مشنری لوگوں پر نظر کرتے ہیں کہ وہ خداوند کی خدمت کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو ایک خاص گروپ میں شامل سمجھتے

ہیں۔ہم اپنے خادموں کی خدمت کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے خدا کی بلاہٹ سے بھی زیادہ کام کیا ہے۔لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محض وفادار رہے۔خدا ہم سب سے یہی توقع کرتا ہے کہ ہم سب وفادار رہیں۔

ہم سب کی اولین بلاہٹ یہی ہے کہ ہم سب کچھ خداوند کے لئے ترک کر دیں۔خدا نے ہمیں اس لئے بلایا ہے تاکہ ہم اپنے وسائل، اپنے خیالات، سوچیں اپنے دل اور ذہن اُس کے تابع کر دیں۔اس سے کم کچھ بھی کرنا ہمارے فرائض میں کوتاہی کے مترادف ہوگا۔جب کوئی کارکن اپنے مقررہ کام سے کم ذمہ داری نبھاتا ہے تو کوئی مالک بھی ایسے نوکر کو" شاباش" نہیں کہتا۔

یہاں پر ایک اور چیز کا ذکر کرنا ہوگا۔"فرض" ایک بڑا غیر شخصی سا لفظ ہے۔یاد رکھیں کہ اگر ہم محض فرض کے پابند ہو کر یا ذمہ داری سمجھ کر اپنے خداوند کی خدمت کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ محبت کا عنصر شامل نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی خدمت سے خداوند کو کسی طرح کی کوئی عزت اور جلال نہیں دے رہے۔مقدس پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو خط لکھتے ہوئے اس بات کو واضح کرتے ہیں۔

"اگر اپنا سارا مال غریبوں کو کھلا دوں یا اپنا بدن جلانے کو دیدوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں۔"(1 کرنتھیوں 3:13)

آپ اپنا بدن بھی جلانے کے لئے دے سکتے ہیں تاکہ وفاداری سے اُس کام کو سرانجام دے سکیں جو آپ کے ذمہ لگایا گیا ہے۔لیکن اگر یہ سب کچھ خدا کی محبت کے اسیر ہو کر نہیں کر رہے تو ایسی وفاداری اور عقیدت خدا کی نظر میں بالکل غیر اہم ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے دور کے لوگوں کو ملامت کی کیوں کہ وہ اپنے ہونٹوں سے تو اُس کی تعظیم کرتے تھے لیکن ان کے دل اُس سے دُور تھے۔خداوند نے متی 8:15 میں کہا۔

"یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دل مجھ سے دُور ہیں۔"

یہ انتہائی اہم ہے کہ ہم خدا کی خدمت محبت سے کریں نا کہ فرض سمجھ کر۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اُس کی محبت کے اسیر ہو کر، پر محبت عقیدت کے ساتھ اپنا آپ اُس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ وہ ہمیں بلا رہا ہے کہ ہم محبت اور عقیدت سے اپنا سارا دل، اپنی ساری جان، اپنا بدن اور اپنا ذہن اُس کے تابع کر دیں۔

خدا کا بندہ داؤد اپنے آخری وقت میں اپنے بیٹے سلیمان سے یوں مخاطب ہوا۔

''اور تو اَے میرے بیٹے، سلیمان اپنے باپ کے خدا کو پہچان اور پورے دل اور روح کی مستعدی سے اُس کی عبادت کر کیوں کہ خداوند سب دلوں کو جانچتا ہے۔ اگر تو ڈھونڈے تو وہ تجھے مل جائے گا۔ اور اگر تو اُسے چھوڑے تو وہ ہمیشہ کے لئے تجھ کو رد کر دے گا۔'' (1 تواریخ 9:28)

آج بھی خداوند یسوع مسیح ہم سے یہی تقاضا کرتا ہے۔ اپنا آپ اُس کے تابع کر دینا اُن لوگوں کی خوشی اور شادمانی ہوتی ہے جو خدا کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے، وہ محبت، عقیدت اور پوری لگن سے اُس کو دے دیتے ہیں۔ خدا کے لوگ بڑی انکساری اور فروتنی سے اس بات کا گہرا احساس اپنے دل میں پیدا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا سب کچھ دے کر بھی وہی کیا ہے جو کچھ کرنا ہم پر فرض تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں خدمت میں کیسا رویہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے؟

☆۔ خدا کے لئے ہمارے فرض کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ کیا آپ نے اپنا سب کچھ خداوند کو دے دیا ہے؟ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو آپ نے ابھی تک مضبوطی سے تھامی ہوئی ہے؟

☆۔ کیا آپ نے کبھی اس طرح سے محسوس کیا ہے کہ آپ نے خدا کے لئے بہت کچھ کیا ہے، اس لئے وہ آپ کا مقروض ہے۔ اس ذہنیت کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ کیا آپ فرض کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کی خدمت کرتے ہیں یا پھر اُس کی خدمت کرنا آپ کے دل کی خوشی اور شادمانی ہے؟ خداوند کی خدمت میں خوشی اور شادمانی کیوں کر اہم عناصر ہیں؟ جب کوئی شخص فرض سمجھ کر آپ کے لئے کچھ کرتا ہے لیکن اُس میں محبت کا عنصر شامل نہیں ہوتا تو آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ چند لمحات کے لئے دُعا میں وقت گزاریں اور آج پھر سے اپنی زندگی اُس کے تابع کر دیں۔

☆۔ اپنی خدمت کے کام میں زیادہ انکساری اور فروتنی کے طالب ہو جائیں۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ آپ کو خدمت میں اور زیادہ خوشی اور شادمانی عطا کرے۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار رہوں کہ اُس نے آپ کے لئے سب کچھ قربان کر دیا۔

باب 59

دس کوڑھی

لوقا 17:11-19 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح یروشلیم کی طرف سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ وہ سامریہ اور گلیل کی حد کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ وہ ایک گاؤں میں پہنچے تو دس آدمی اُسے ملنے کے لئے آئے، جنہیں کوڑھ کا مرض تھا۔ اُنہوں نے دُور کھڑے ہو کر کہا: "اے یسوع، ہم پر رحم کر۔" موسیٰ کی شریعت کے مطابق ایک کوڑھی شخص کو پاک صاف شخص کے قریب آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ احبار کی کتاب اس بات کو واضح طور پر بیان کرتی ہے۔

"اور جو کوڑھی اس بلا میں مبتلا ہو، اُس کے کپڑے پھٹے اور اُس کے سر کے بال بکھرے رہیں اور وہ اپنے اوپر کے ہونٹ کو ڈھانکے اور چلا چلا کر کہے ناپاک ناپاک۔ جتنے دنوں تک وہ اس بلا میں مبتلا رہے وہ ناپاک رہے گا اور وہ ہے بھی ناپاک۔ پس وہ اکیلا رہے۔ اُس کا مکان لشکرگاہ کے باہر ہو۔" (احبار 13:45-46)

جب خداوند نے اُنہیں کہا کہ اپنے تئیں کاہنوں کو دکھاؤ تو وہ راستے میں جاتے جاتے ہی پاک صاف ہو گئے۔ اُنہیں مکمل طور پر شفا مل گئی۔ اُن میں سے ایک کوڑھی نے جب معلوم کیا کہ اُسے شفا مل گئی ہے تو وہ بلند آواز میں خدا کی تعریف کرتے ہوئے واپس لوٹا۔ جب اُس نے یسوع کو دیکھا تو وہ اُس کے قدموں میں گر کر اُس کی شکرگزاری کرنے لگا۔ مقدس لوقا واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ واپس آنے والا یہ شخص سامری تھا۔

جب خداوند نے اُسے دیکھا تو اُس سے باقی نو کے بارے میں پوچھا۔

"کیا دسوں پاک صاف نہ ہوئے؟ باقی نو کہاں ہیں؟" (17 آیت) غور کریں کہ یسوع کو

معلوم تھا کہ دسوں کوڑھی ہی شفا پا گئے ہیں۔ تاہم صرف یہی شخص اپنی شفا کے لئے خداوند کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے واپس لوٹا۔ خداوند نے اُسے کہا کہ وہ اُٹھ کر چلا جائے کیوں کہ اُس کے ایمان ہی سے اُسے شفا ملی ہے۔

ایک دلچسپ نکتہ ہماری توجہ کا حامل ہے۔ جب دس کوڑھیوں نے شفا کے لئے یسوع سے درخواست کی تو اُس نے اُنہیں کہا کہ وہ اپنے تئیں کاہنوں کو دکھائیں۔ وہی اُن کا جائزہ لے کر اُنہیں پاک قرار دیں گے۔ وہ مجوزہ قربانی گزرانیں اور اپنی برادری میں جا کر معمول کی زندگی بسر کریں۔ یسوع نے اس بات کو واضح کیا کہ دسوں کوڑھی ہی شفا پا گئے تھے۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ باقی نو (9) کوڑھیوں نے کاہن کے پاس جانے کے لئے سفر جاری رکھا۔ وہاں کاہن نے اُنہیں پاک صاف قرار دیا ہوگا۔

تاہم یہ سامری یسوع کے پاس واپس لوٹا۔ کیا کاہن کے پاس نہ جا کر اس نے خداوند کی نافرمانی کی تھی؟ کیا اُس شخص نے یسوع کو بطور کاہن دیکھا؟ کیا ممکن ہے کہ وہ اس طرح سے سوچتا ہو، ''اگر کوئی کاہن ہے تو وہ یسوع ہی ہے، ایسا شخص جو مجھے پاک صاف قرار دے سکتا ہے وہ یسوع ہی ہے۔'' یہی کام تو یسوع نے کیا تھا۔ اُس نے اُس آدمی سے کہا، اُٹھ کر چلا جا کیوں کہ اُس کے ایمان ہی سے اُسے شفا ملی تھی۔ یہ کہہ کر یسوع اُسے یہ بتا رہے تھے کہ وہ مکمل طور پر پاک صاف ہو چکا ہے۔

یہاں پر کئی ایک نکات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اوّل۔ سامری کوڑھی کے تعلق سے خداوند یسوع کے رحم اور ترس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یسوع اُن کی بھی فکر کرتا ہے جنہیں دُنیا کے باقی لوگ رد کر دیتے ہیں۔ وہ ایک کوڑھی سے بھی پیار کرتا تھا۔ اُس نے ایک سامری پر بھی ترس کھایا۔ دوسرے لوگوں نے تو اُسے رد کر دیا تھا لیکن یسوع نے اُسے بخوشی قبول کر لیا تھا۔ دسوں کوڑھی جو پاک صاف ہوئے تھے اُن میں ایک ہی

خداوند کی شکر گزاری کرنے کے لئے واپس آیا۔ دوسرے نو(9) پاک صاف ہو جانے والے تو اپنے کاہن، اپنی روایات، رسومات اور پرانے طرزِ زندگی کی طرف لوٹ گئے۔ نو(9) شفا پانے والے تو یسوع سے دور چلے گئے۔ بائبل مقدس میں کوئی ایسا بیان موجود نہیں ہے کہ وہ کبھی دوبارہ یسوع کے پاس لوٹ کر آئے۔ ہماری زندگی میں کئی بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ خداوند مردوں اور عورتوں کو چھو کر انہیں شفا دیتا ہے، اور لوگ پھر بھی اُس سے منہ موڑ کر اپنے پرانے طرزِ زندگی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ لیکن ایک ایسا شخص تھا جس نے ایسا نہ کیا۔ وہ یسوع کے پاس اُس کا شکریہ ادا کرنے، اُسے سجدہ تعظیمیہ پیش کرنے کے لئے واپس لوٹا۔ اُس کی زندگی میں نہ صرف بیرونی بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ باطنی تبدیلی آئی۔

شاید آپ بھی اپنی زندگی کا جائزہ لیں تو آپ کو بھی یاد آئے کہ کس طرح خدا نے آپ کو برکت دی تھی۔ شاید آپ نے بھی ماضی میں خداوند کے لئے زندہ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔

لیکن اُن نو(9) کوڑھیوں کی طرح آپ بھی اُس سے منہ موڑ کر پرانے طرزِ زندگی میں واپس لوٹ گئے۔ جو کچھ آپ نے کیا ہے اُس کے بارے میں گہرے طور پر سوچیں، اب بھی واپس آنے کے لئے زیادہ تاخیر نہیں ہوئی۔ واپس آ کر اُس کے قدموں میں گر جائیں۔ اُس سے دور نہ جائیں۔ واپس مڑیں اُس کے پاس دوڑے چلے آئیں۔ اُسے سجدہ کریں۔ بڑی عاجزی اور انکساری سے اپنا آپ اُس کے تابع کر دیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں رَد کیے ہوئے لوگوں کے لئے خداوند کے ترس اور محبت کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ کیا آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی ہے جنہیں خدا نے کبھی چھوا تھا لیکن اب وہ خدا سے دُور جا چکے ہیں؟ کون سی چیز اُنہیں واپس آنے سے روکے ہوئے ہے؟

☆۔ جو کچھ خدا نے آپ کے لئے کیا ہے، کیا آپ نے اس کی بے قدری کی ہے؟ آج آپ کس بات کے لئے اُس کی شکرگزاری کرنا چاہیں گے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ اُن برکات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں جو اُس نے آپ کو عطا کی ہیں۔

☆۔ کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو اُن نو (9) کوڑھیوں کی طرح خدا سے دُور چلا گیا ہے؟ چند لمحات کے لئے اُس شخص کے لئے دُعا کریں تاکہ خدا اُسے اُس کے گناہ کے تعلق سے قائل کر کے اپنے پاس واپس لائے۔

☆۔ ایسے اوقات کے لئے خداوند سے معافی مانگیں جب آپ نے اُس کی دی ہوئی نعمتوں اور برکات کی بے قدری کرتے ہوئے اُس طور سے شکرگزاری نہ کی جس طور سے شکرگزاری کرنا آپ پر واجب تھا۔

باب 60

آنے والی بادشاہت

لوقا 17:20:37

یہودی عقیدے کا مرکزی نکتہ اور اہم اُمید یہ تھی کہ مسیح آ کر اس دُنیا میں اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ اُنہوں نے اُس کی بادشاہت کو ایک دنیوی بادشاہت کے طور پر دیکھا۔ جس میں مسیح اُن کا بادشاہ بن کر اُن پر راج کرے گا۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے، خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے کہا کہ خدا کی بادشاہی نشانات کے ساتھ نہیں آئے گی ایسا کہ لوگ دیکھ سکیں کہ یہ خدا کی بادشاہی ہے۔ ہمیں خداوند یسوع مسیح کی جسمانی آمد اور خدا کی بادشاہت کے دنیوی طور پر قائم ہونے میں امتیاز کرنا چاہیے۔ وہ دن قریب آرہا ہے جب خداوند یسوع مسیح واپس آئیں گے۔ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں بتایا ہے کہ جب اُن کی آمد کا وقت قریب ہوگا تو آسمان اور زمین پر نشانات ظہور پذیر ہوں گے۔ (متی 24 باب) خداوند یسوع مسیح خدا کی بادشاہت کی آمد اور اس بادشاہت پر آ کر راج کرنے کے لئے اپنی آمد میں فرق واضح کرتے ہیں۔

خدا کی بادشاہت کیا ہے؟ خدا کی بادشاہی ہر اُس جگہ پر ہوتی ہے جہاں پر لوگ اپنے دل اور ذہن خداوند کے مقصد اور مسیح کی خداوندیت کے تابع کر دیتے ہیں۔ بادشاہی کا علاقہ دنیوی نہیں ہے۔ یا اس سے مراد جغرافیائی حدود میں کوئی ملک نہیں ہے۔ خدا کی بادشاہی کا علاقہ مرد و زن کے دل ہیں۔ یہ بادشاہت زمینی اور سیاسی حدود تک محدود نہیں ہے۔ نہ ہی یہ بادشاہت کسی ثقافت اور زبان کی حدود و قیود میں ہوتی ہے۔ ہر قوم اور قبیلے سے لوگ یسوع کے آگے گھٹنے ٹیک رہے ہیں۔ وہ اپنے دلوں کو اس کے سامنے یہ تسلیم کرتے ہوئے انڈیل رہے ہیں کہ وہی اُن کا

خداوند بادشاہ ہے۔اور کسی بھی زمینی بادشاہ کی وفاداری سے کہیں زیادہ وہ اُس بادشاہ اور خداوند کے تابع ہیں۔لوگ اُس بادشاہ کے لئے اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔اُنہوں نے اُس کی خدمت کے لئے اپنا آپ وقف کر رکھا ہے۔اُس کی بادشاہی تو آ چکی ہے۔جیسے جیسے لوگ اپنے دلوں اور زندگیوں کو اُس کے تابع کرتے ہوئے اُسے اپنا خداوند اور بادشاہ قبول کر رہے ہیں،پوری دُنیا میں یہ بادشاہت وسعت پاتی جارہی ہے۔

اگرچہ اُس کی بادشاہی پہلے ہی آ چکی ہے،خداوند یسوع مسیح نے 23 آیت میں اپنے سامعین کو بتایا کہ وہ جسمانی طور پر راج کرنے کے لئے آئیں گے۔اُن کی آمد سے پہلے بہت سے جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح آئیں گے۔خداوند نے اُنہیں بتایا کہ جیسے جیسے اُن کی آمد کا دن قریب ہوگا لوگ اُن کے پاس آ کر کہیں گے۔''وہ یہاں ہے۔''خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین سے کہا کہ وہ ایسے دعوؤں سے دھوکہ نہ کھائیں۔اُنہیں ایسے جھوٹے مسیحوں کے پیچھے بھاگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔جب خداوند بادشاہت پر راج کرنے کیلئے جسمانی طور پر آئیں گے تو بڑے واضح اور صاف نشانات ظہور میں آئیں گے۔

یہ نشانات زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک دیکھے جاسکیں گے۔عالمگیر سطح پر خداوند اپنی آمد کی خبر دے گا۔خداوند یسوع مسیح خاموشی سے نہیں آئیں گے۔اُس کی آمد کے ساتھ بجلیاں کڑکیں گی۔زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آسمان روشن ہو جائے گا۔جب خداوند یسوع آئے گا تو سبھی کو معلوم ہو جائے گا۔کسی کو بتانا نہیں پڑے گا کہ وہ یہاں ہے یا وہاں ہے۔وہ ہر ایک چیز نہایت واضح کر دے گا۔خداوند یسوع مسیح کی جسمانی آمد کا ایک اور نشان یہ ہوگا کہ اُس سے محبت رکھنے والوں کو رد کر دیا جائے گا اور طرح طرح سے اُنہیں دُکھ دیئے جائیں گے۔(25 آیت) خداوند یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کو بتایا کہ جس طرح نوح کے دنوں میں تھا،ویسا ہی خداوند یسوع کی آمد کے وقت ہوگا۔نوح کے دور میں،لوگوں کو خدا کے

تعلق سے کسی بات کی کوئی فکر اور پریشانی نہیں تھی۔ وہ کھانے پینے اور مزے اُڑانے، شادیاں بیاہ کرنے میں مصروف تھے۔

وہ ایسی زندگیاں بسر کر رہے تھے جن میں خدا کی عدالت کا خوف دُور دُور تک نہیں تھا۔ اُن کا کھانا پینا، شادی بیاہ اور تعمیراتی کام، یہ سب ظاہر کرتا ہے کہ اُن کی زندگی بڑی سہل اور خوشحال تھی۔ جو کچھ لوگوں کے پاس تھا اُسی پر وہ مطمئن تھے۔ اُنہیں خدا اور اُس کی راہوں کی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔ اچانک طوفان آیا اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے گیا۔ لوط کے دنوں میں بھی تو ایسے ہی تھا۔ لوگوں کا طرزِ زندگی ظاہر کرتا تھا کہ اُنہیں خدا اور اُس کے معاملات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اُنہیں خدا کی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔ لوط کے زمانہ کے لوگ بھی کھانے، پینے، خریدنے، بیچنے، باغ لگانے اور تعمیراتی کاموں میں مصروف و مشغول تھے۔ یہ خوشحالی اور برکت کے دن تھے۔

لوگ خدا کی ضرورت بالکل محسوس نہیں کر رہے تھے۔ اُن کے پاس ضرورت کی ہر ایک چیز تھی۔ ایک ہی دن میں آگ اور گندھک سدوم پر برسی اور سب کچھ نیست و نابود ہو گیا۔ وہ سب کچھ جس کے لئے اُنہوں نے بڑی محنت کی تھی، اُن کے پاس نہ رہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ وہ خود رہے اور نہ اُن کا مال متاع۔ لمحہ ہی بھر میں وہ لقمۂ اجل ہو گئے۔ خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو بتا رہے تھے کہ اُن کی آمد سے پہلے ایسے دن آئیں گے جب لوگ خدا کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے۔ اُنہیں روحانی معاملات سے کوئی سروکار نہ ہوگا اور وہ اُن لوگوں کو رد کر دیں گے جو خداوند کے لئے زندہ رہتے ہوں گے۔

جب خداوند آئے گا تو اس دُنیا کی عدالت کرے گا۔ فریسی تو اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ وہ جسمانی طور پر اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ اور اُنہیں ہر طرح کے سیاسی استحصال سے رہائی بخشے گا۔ اس لئے وہ بڑی خوشی سے اُس کی آمد کے منتظر اور مشتاق تھے۔ اُنہوں نے پہلی آمد پر کوئی

اظہار مسرت نہ کیا کیوں کہ وہ اُسے پہچان ہی نہ سکے۔ کیوں کہ اس کی پہلی آمد اُن کی توقعات اور خیالات کے مطابق نہ ہوئی تھی۔ دوسری آمد پر بھی وہ حیرت میں ڈوب جائیں گے۔

خداوند یسوع مسیح 31 آیت میں بیان کرتے ہیں۔ ایک اپنے گھر کی چھت پر جبکہ دوسرا کھیت میں ہوگا۔ ایک لے لیا جائے گا، دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ خداوند نے اپنے لوگوں کو بتایا کہ جب وہ آئے تو وہ اپنے گھر کے مال و اسباب کی فکر نہ کریں۔ وہ کھیتوں سے گھروں کی طرف نہ بھاگیں کہ ہم گھر جا کر اپنی جائیداد اکٹھی کر لیں۔ کیوں کہ اس وقت یہ سب چیزیں بے کار اور مقصد ہوں گی۔ لوط کی بیوی نے بڑی حسرت سے پیچھے مڑ کر سدوم شہر پر نظر کی۔ وہ اسلئے نیست و نابود ہو گئی کیوں کہ اُس کا دل خداوند کی طرف نہیں بلکہ اپنے مال و اسباب کی طرف تھا۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُسے اپنی جائیداد اور مال و اسباب کس قدر عزیز ہوگا۔

ہمیشہ اس ہوش ربا واقعہ کو یاد رکھیں۔ خدا نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں اور برکات سے نوازا ہے لیکن کبھی بھی ان برکات کو یہ موقع نہ دیں کہ وہ اس قدر ہماری زندگی کا حصہ جائیں کہ ہم کسی قیمت پر بھی اُن سے الگ ہونے پر راضی نہ ہوں۔ خداوند کی آمد ثانی سے قبل، لوگ دُنیاداری کے معاملات میں اُلجھ کر رہ جائیں گے۔ مادی جائیداد اور مال و اسباب اُن کے دلوں میں گھر کر جائے گا۔ اور یوں اُن کے دلوں میں خدا کے لئے کوئی جگہ نہ رہے گی۔

لوگ ایسے خدا پرست لوگوں کو ٹھٹھوں میں اُڑائیں گے جو اپنا سب کچھ اس کے لئے دینے کیلئے تیار اور رضامند ہوں گے۔ لیکن بالآخر خدا کے لوگوں کو ٹھٹھوں میں اُڑانے والے لوگ اپنا سب کچھ کھو دیں گے۔ خداوند کی آمد ثانی سے قبل خاندانوں میں جدائیاں پیدا ہوں گی۔ دو بستر میں سو رہے ہوں گے، ایک اُٹھا لیا جائے گا، دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ پیچھے رہ جانے والا شخص دُکھ اُٹھائے گا۔ اگرچہ دُنیا میں وہ دونوں شخص آپس میں انتہائی گہری رفاقت اور قربت میں زندگی بسر کرتے رہے لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

دو عورتیں چکی پیستی ہوں گی، ایک لے لی جائے گی، دوسری چھوڑ دی جائے گی۔ سیاق و سباق میں فریسیوں نے یسوع سے خدا کی بادشاہی کے بارے سوال کیا تھا، جس کا جواب خداوند وضاحت سے دے رہے ہیں۔ خداوند انہیں بتا رہے ہیں کہ اُس کی بادشاہی اُن لوگوں کے دلوں میں ہو گی جو اُس سے محبت رکھیں گے۔ یہاں پر جن دو، دو لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، اُن کا تعلق دو مختلف بادشاہتوں سے ہو گا۔

ابدی بادشاہت کے موضوع پر یسوع کی تعلیم سننے کے بعد، شاگردوں نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کہاں واقع ہو گا۔ خداوند نے کہا کہ جہاں مُردار ہے وہاں گدھ بھی جمع ہوں گے۔ جس طرح بدبو دار مُردار گدھوں کو اپنے طرف کھینچتا ہے، اِسی طرح گناہ کی بوسیدگی خدا کی عدالت اور اُس کی بادشاہی کو لانے کا باعث ہو گی۔

تاہم اِس وقت بھی خدا کی بادشاہت ہمارے درمیان موجود ہے۔ مرد و زن، پیر و جوان، لڑکے و لڑکیاں جب خداوند کے سامنے اپنے دلوں کو انڈیلتے ہوئے اپنی زندگیاں اُسکے تابع کر دیتے ہیں تو ہر روز خدا کی بادشاہی میں وسعت آ رہی ہے۔ لوگ خدا کی پیش کردہ نجات کو قبول کر رہے ہیں۔ خدا کے مقرر کردہ وقت پر مسیح آ کر اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ اور وہ اُن پر راج کرے گا جو اُس کے خاندان کا حصہ بن چکے ہوں گے۔

کیا آج آپ کو اِس بات کی یقین دہانی ہے کہ آپ خدا کی بادشاہی کا حصہ بن چکے ہیں؟ کیا آپ نے اپنی زندگی اُس کے راج اور بادشاہی کے تابع کر دی ہے؟ اگر آپ کا جواب "ہاں" ہے تو آپ بڑی شادمانی سے اُس کی آمد کے منتظر اور مشتاق ہو سکتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا خدا کی بادشاہی آپ کی زندگی میں ہے؟ اس کے کیا شواہد ہیں؟

☆۔ کیا آپ اُس کی بادشاہت کی رعایا ہوتے ہوئے اپنا سب کچھ اُس کے تابع کرنے کے لئے تیار ہیں؟

☆۔ "خدا کی بادشاہی پہلے ہی ہمارے درمیان ہے۔" کس طرح یہ بات ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے؟

☆۔ اس بات کے کیا شواہد ہیں کہ جسمانی طور پر خداوند یسوع کی آمد قریب آرہی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ دُعا کریں تاکہ خدا اپنی بادشاہت کی حقیقت کے لئے آپ کا دل کھول دے۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اپنے دل میں پورے طور پر اُس کے راج کے تابع ہو جائیں۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دوست احباب، عزیز و اقارب اور پڑوسیوں کو قائل کر کے انھیں آسمان کی بادشاہی میں لائے

☆۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اپنا سب کچھ اُس کے ہاتھوں میں دے دیں تاکہ جیسا وہ مناسب جانے آپ کے وسائل کو اپنی بادشاہی کی وسعت کے لئے استعمال کر سکے۔ اس سے درخواست کریں تاکہ وہ آپ کو اس دُنیا اور اس دُنیا کی چیزوں کی محبت سے محفوظ رکھے۔

☆۔ چند لمحات کے لئے اس خوبصورت وعدہ کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں کہ اس نے جسمانی طور پر واپس آ کر راج کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

باب 61

بے انصاف قاضی

لوقا 18:1-8 پڑھیں

خداوند یسوع لوقا کی معرفت لکھی گئی انجیل کے 17 باب میں اپنے شاگردوں کو بتاتے ہیں کہ آخیر زمانہ میں بے دینی بڑھ جائے گی۔ لوگ خدا اور اُس کی راہوں سے دُوری اختیار کر لیں گے۔ خدا سے محبت رکھنے والوں کو ٹھٹھوں میں اُڑایا جائے گا اور اُن کی تضحیک کی جائے گی۔ خدا کے لوگوں کا جینا محال ہو جائے گا۔ خداوند اُن کی ہمت بندھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں کیوں کہ وہ اُن کا انصاف کرے گا۔

خداوند یسوع مسیح نے ایک بیوہ کی کہانی سنائی جو ظلم و ستم کا شکار تھی۔ معاشرے کے کچھ لوگ اُسے ستاتے اور اُس کے لئے پریشانی کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ انصاف کے حصول کی خاطر ایک قاضی کے پاس گئی۔ جس قاضی کے پاس وہ انصاف کیلئے گئی، وہ خدا سے نہیں ڈرتا تھا اور نہ آدمیوں کی کچھ پرواہ کرتا تھا۔ غریب بیوہ کے پاس انصاف کے حصول کے واجبات ادا کرنے کے لئے بھی کوئی روپیہ پیسہ نہیں تھا۔

قاضی صاحب کو بیوہ کی پریشانی سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ چونکہ بیوہ کا مقدمہ فیصل کرنے میں قاضی صاحب کو کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا تھا، اس لئے اُس نے اُس کی بات سنی اَن سنی کر دی۔ بیوہ قاضی کے دفتر چکر پر چکر لگاتی رہی لیکن کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ بیوہ نے ہمت نہ ہاری، وہ بار بار آ کر اُس ظلم کے خلاف فریاد کرتی رہی جو اُس پر ہو رہا تھا۔

ہر دفعہ قاضی صاحب اماں جی کو ٹال مٹول کر کے واپس گھر بھیج دیتے۔ بیوہ بے دل نہ ہوئی، وہ بار بار آ کر اپنی درخواست پیش کرتی رہی۔ بالآخر قاضی نے محسوس کیا کہ اس عورت نے تو میرا ناک

میں دم کر دیا ہے۔ اُس کی بات پر کان دھرنا ہی پڑے گا۔ اُس نے اپنے آپ سے کہا،
"گو میں نہ خدا سے ڈرتا ہوں اور نہ آدمیوں کی کچھ پرواہ کرتا ہوں۔ تو بھی اس لئے کہ یہ بیوہ مجھے ستاتی ہے، میں اس کا انصاف کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بار بار آ کر آخر کو میرا ناک میں دم کرے۔"
(لوقا 18:4-5)

بالآخر بیوہ کو انصاف مل ہی گیا، اس لئے نہیں کہ قاضی بڑا رحمدل اور ہمدرد تھا، بلکہ بیوہ کی ثابت قدمی اور استقلال سے انصاف کا حصول ممکن ہوا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو بتایا کہ اگر اُس بے انصاف قاضی نے بیوہ کا انصاف کیا تو کیا خدا اپنے لوگوں کا انصاف نہ کرے گا جو کہ کامل، بھلا، قدوس اور مہربان خدا ہے اور اپنے بچوں کی فریاد پر کان لگائے رہتا ہے۔ جو دن رات اُس سے فریاد کرتے رہتے ہیں۔ بے انصاف قاضی کو بیوہ کے معاملہ میں کوئی دلچسپی نہ تھی تو بھی اُس نے اُس کا انصاف کیا۔ ہم تو خدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔ بے انصاف قاضی سے قطعی مختلف ہماری آہ و پکار سن کر ہمارے آسمانی باپ کا دل بھر آتا ہے۔

کیا ممکن ہے کہ جب ہم انصاف کے لئے اُس کے حضور جائیں تو وہ ٹال مٹول سے کام لے؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اُس کی خدمت کے لئے جو کچھ ہمیں درکار ہے، اُس سے مانگیں تو وہ ہمیں جواب نہ دے؟ بعض اوقات ہماری سوچ اس طرح کی ہو سکتی ہے کہ خدا ہماری فریاد پر کان نہیں لگاتا۔ ہم اس طرح سے سوچ سکتے ہیں کہ خدا نے اپنی برکات پر گرفت مضبوط کی ہوئی ہے اور ہمیں اُس سے برکت لینے کے لئے بہت زیادہ دعا اور فریاد کرنا ہوگی۔ شاید ہم سوچیں کہ ہمیں اُس کی حضوری میں آنے کی جسارت ہی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بیوہ ہمارے سامنے ایک نمونہ پیش کرتی ہے۔ اُس بیوہ کے پاس اُس قاضی کو واجبات ادا کرنے کے لئے بھی کوئی روپیہ پیسہ نہیں تھا لیکن وہ مسلسل اُس کے پاس انصاف کے حصول کے لئے جاتی رہی۔

خدا اپنے خادموں کی ضروریات پوری کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اُس نے ہمیں گناہوں سے نجات دینے کے لئے اپنے بیٹے کو پیش کر دیا۔ آئیں سنیں کہ مقدس پولس رسول رومیوں کی کلیسیا کو لکھتے ہوئے کیا بیان کرتے ہیں۔

''جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا، وہ اُس کے ساتھ اور چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا؟'' (رومیوں 32:8)

خداوند نے ہماری زندگیوں کو محفوظ کرنے کے لئے اپنا سب سے قیمتی اثاثہ تک صرف کر دیا۔ اُس نے ہمیں اپنے لے پالک فرزند بنالیا ہے۔ اور وہ ہماری ضروریات کی فکر کرتا ہے۔

اگر آپ کے گناہ گار زمینی والدین آپ کی فکر کرتے اور آپ کا خیال رکھتے ہیں، اور آپ کو ضرورت کی ہر ایک چیز مہیا کرتے ہیں، اس لئے کہ آپ اُن کی اولاد ہیں، تو کس قدر زیادہ خدا آپ کی ہر ایک ضرورت مہیا کرے گا۔

اکثر و بیشتر ہم اپنے والدین اور سرکاری افسران بالا کے لئے ایسی مثبت اور بڑی سوچ رکھتے ہیں جیسی ہم نے خدا کے لئے بھی نہیں رکھی۔ اگر ہم اپنے زمینی والدین پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتے ہیں، ہم اپنے مالک سے تنخواہ کی توقع کر سکتے ہیں، تو پھر کیوں ہم خدا پر اُس کی فراہمی کے لئے بھروسہ نہیں کر سکتے؟ ہم اپنے سکول کے اساتذہ پر بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ ہماری تربیت کریں گے تاکہ ہم زندگی میں کامیاب ہو سکیں تو پھر کیوں کہ ہم روح القدس پر بھروسہ نہیں کر سکتے کہ وہ ہماری تربیت اور راہنمائی کرے۔ ہمارے ایسے طرزِ فکر اور طرزِ عمل سے آسمانی باپ کو کس قدر دُکھ ہوتا ہے!

خداوند یسوع نے اپنے لوگوں کا انصاف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ خدا اپنے بچوں کی ضروریات کے تعلق سے اپنی آنکھیں بند نہ کرے گا۔

جب وہ مدد کے لئے اُسے پکاریں گے تو وہ اُن کی دُعاؤں پر کان لگا کر بروقت اپنی کمک بھیجے

گا۔ خداوند یسوع مسیح نے ایک اہم سوال کے ساتھ اِس تمثیل کو ختم کیا۔ "تو بھی جب ابنِ آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟" (8 آیت)

خدا نے ہماری ضروریات کا خیال رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ تاہم مسئلہ یہ ہے کہ اکثر و بیشتر ہم اُس پر بھروسہ اور اعتماد ہی نہیں کرتے۔ ہمارے پاس اتنا ایمان ہی نہیں ہوتا کہ ہم اِس بات کا یقین کر سکیں کہ جیسا اُس نے کہا ہے وہ ویسا ہی کرے گا۔ بہت سے ایمان دار خداوند پر بھروسہ اور اعتماد ہی نہیں کرتے کہ وہ اُن کا خیال کرے گا اور اُن کی ضروریات پوری کرے گا۔ چونکہ ہمارے پاس آگے بڑھنے کے لئے ایمان نہیں ہوتا، اِس لئے ہم اپنی خدمت اور اپنی زندگی میں رکاوٹوں سے دوچار رہتے ہیں۔ ہم ترقی کی بجائے تنزلی (زوال) کا شکار ہو جاتے ہیں اور کبھی بھی اُس کی فراہم کرنے والی قدرت کا تجربہ نہیں کر پاتے۔

جو کچھ خداوند نے یہاں پر بیان کیا ہے، کیا واقعی ہمارا اُس پر ایمان ہے؟ کیا ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہماری فکر کرے گا، ہماری ضروریات پوری کرے گا؟ اگر واقعی ہمارا اُس پر ایمان اور بھروسہ ہے تو اِس کا اظہار ہمارے طرزِ فکر اور طرزِ عمل سے ہوگا۔ خداوند یسوع جب آئے گا تو کیا واقعی ہمیں اپنے وعدوں پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے پائے گا؟ کیا ہم تابعداری سے پیش قدمی کرنے کے قابل ہوں گے؟ خداوند ہمیں ایسا کرنے کا فضل عطا فرمائے۔ آمین!

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ خدا کے تعلق سے ہمارے نقطہ نظر میں کیسی تبدیلی کا تقاضا کرتا ہے؟

☆۔ کیا آپ کو خدا اور اس کے فراہم کرنے پر کبھی شک گزرا ہے؟ آپ کا یہ شک کس طرح اس کے نام اور کلام کے لئے بے عزتی کا باعث ہوتا ہے؟

☆۔ کیا آپ کی خدمت اور طرزِ زندگی سے خداوند اور اس کی فراہم کر دینے والی قدرت پر آپ کے بھروسے اور اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے؟

☆۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اس کی فراہم کر دینے والی قدرت اور راہنمائی کی کمی کے باعث آپ کو آگے بڑھنے کا حوصلہ نہ پڑا؟ اس حصہ میں آپ کو کیا تعلیم دی گئی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے عرض کریں کہ آپ کو اپنی فراہم کر دینے والی قدرت کو گہرے طور پر سمجھنے کے لئے فہم عطا کرے۔

☆۔ دُعا کریں کہ خداوند اپنی فراہمی اور انصاف پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنے کا فضل عطا کرے۔

☆۔ خداوند کا شکر ادا کریں کہ وہ ہمیں اپنے فرزند جانتے ہوئے تحفظ دیتا ہے اور ہماری ضروریات کو پورا کرنے میں اس کی خوشنودی ہے۔

باب 62

فریسی اور محصول لینے والا

لوقا 18:9-14

گذشتہ چند ابواب میں ہم نے دیکھا کہ یسوع اُن فریسیوں سے کیسے مخاطب ہوئے جو دوسروں کو حقیر جانتے تھے۔ مسرف بیٹے کا بڑا بھائی یہ سمجھتا تھا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی سے زیادہ قابل عزت اور حق دار ہے جس نے میراث کا حصہ ضائع کر دیا تھا۔ امیر آدمی اور لعزر کی تمثیل میں، امیر آدمی غریب لعزر کو عمر بھر حقیر جانتا رہا۔ اور ایسا رویہ رکھنے پر اُس کی عدالت بھی ہوئی۔ فرض شناس نوکر کی تمثیل میں، خداوند نے اپنے سامعین کو بتایا کہ جب ہم سب کچھ کر چکیں تو یہی کہیں کہ ہم نے وہی کیا جو ہم پر کرنا فرض تھا۔ اس میں فخر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

فریسیوں کا طرزِ فکر یہ تھا کہ اپنے تمام فرائض بڑی وفاداری سے سرانجام دینے پر اُن کی عزت افزائی ہونی چاہئے۔ خداوند نے اُن لوگوں کے سامنے اور بھی بہت کچھ بیان کیا جو یہ سمجھتے تھے کہ وہ دوسروں سے افضل ہیں۔ کیوں وہ اپنے عقیدے اور ایمان میں بڑے سرگرم عمل تھے۔

دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ کئی دفعہ ہم اپنی روحانیت کو اسی پیمانے سے ناپتے ہیں۔ اگر ہم دوسروں کی بہ نسبت چرچ باقاعدگی سے جاتے ہیں، تو ہمارا خیال ہوتا ہے کہ ہم اُن لوگوں سے زیادہ روحانی ہے جو کبھی کبھار چرچ جاتے ہیں یا دُعا میں صرف آدھا گھنٹہ گزارتے ہیں۔

اگر ہم کل وقتی خادم ہیں تو پھر ہم اپنے آپ کو اُن لوگوں سے کہیں زیادہ مقدم و افضل سمجھتے ہیں جو کسی جگہ دُنیوی ملازمت کرتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح اس حوالہ میں ہمیں یہی سمجھا رہے ہیں کہ ہم ظاہری چیزوں کی بنیاد پر اپنی روحانیت کی پیمائش نہ کریں۔

خداوند یسوع مسیح نے دو آدمیوں کی کہانی سنائی جو ہیکل میں دُعا کرنے کے لئے گئے۔ اُن میں سے ایک فریسی اور دوسرا محصول لینے والا تھا۔ فریسیوں کے تعلق سے ایک بات بڑی مشہور تھی کہ وہ خدا کی شریعت کے بڑے پابند اور شریعت کے ہر ایک تقاضے پر پورا اُترتے تھے۔ اس کے برعکس محصول لینے والے لوگوں کی نفرت کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ اکثر و بیشتر محصول لینے والے بد دیانتی سے اپنی جیبیں بھر لیتے تھے۔ کیوں کہ وہ مجوزہ رقم سے زیادہ وصول کر لیتے تھے۔ اس کہانی میں دونوں اشخاص ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہیں۔

فریسی ایک طرف کھڑا ہو کر دُعا کرنے لگا، اُس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ اُن لوگوں سے مختلف اور منفرد ہے جو اُس روز وہاں پر دُعا کے لئے آئے ہیں۔ اُس نے محصول لینے والے کو دیکھتے ہوئے، خدا کی شکر گزاری کی کہ وہ اُس محصول لینے والے کی طرح نہیں ہے۔ اُس نے خدا کو بتایا کہ وہ دوسروں کے مال سے اپنی جیب نہیں بھرتا۔ نہ ہی وہ بدکار اور زناکار ہے۔ اُس نے خدا کو یاد دلایا کہ وہ ہفتہ میں دو بار روزہ بھی رکھتا ہے اور اپنے سارے مال پر دہ یکی بھی دیتا ہے۔ اُس نے اپنے سارے کاموں پر غور کرتے ہوئے موازنہ کیا تو اس مقام پر پہنچا کہ وہ اُس محصول لینے والے شخص سے بہتر اور مختلف ہے۔

محصول لینے والا ابھی تھوڑے فاصلہ پر دُعا کرنے کے لئے کھڑا تھا۔ اُس نے اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھا کہ آسمان کی طرف نظر ہی اُٹھا سکے۔ بڑی عاجزی اور انکساری سے خدا کے حضور گڑ گڑا کر دُعا کرنے لگا۔ اُس نے اپنے لئے خدا کا رحم اور ترس مانگا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ ایک گناہ گار شخص ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا کو پیش کرنے کیلئے اُس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس نے اچھی زندگی بسر نہیں کی۔ اُسے اپنے کاروبار میں خیانت کرنے پر بھی ندامت اور شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ کیوں کہ اُسے یاد آیا کہ کس طرح اُس نے لوگوں سے ناحق روپیہ پیسہ وصول کیا ہے۔ اُس نے ضرورت مندوں پر کسی طرح کی مہربانی اور ترس بھی نہیں

کھایا تھا۔ محصول لینے والے نے اپنے آپ کو اس قابل بھی نہ سمجھا کہ وہ خدا کی حضوری میں داخل ہو سکے۔ وہ اپنے گناہوں پر قائلیت محسوس کرتے ہوئے توبہ کے مقام پر آ گیا اور اپنے گناہ آلودہ طرزِ زندگی پر خدا کے حضور معافی کا طلب گار ہوا۔

جب خداوند یسوع لوگوں کو یہ کہانی سنا چکے تو انہیں بتایا کہ فریسی نہیں بلکہ محصول لینے والا خدا کے حضور راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا۔ یعنی محصول لینے والا خدا کے ساتھ اپنا تعلق درست کر کے اپنے گھر لوٹا۔ اس کے برعکس فریسی جو اپنے آپ کو بڑا نیک سمجھتا تھا، خدا سے بہت دُور تھا۔ خدا نے محصول لینے والے کی دُعا سن کر اس کی عزت افزائی کی جبکہ خدا نے فریسی کی دُعا پر کان نہ لگایا۔ کیوں کہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا، چھوٹا کیا جائے گا۔ اور جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا بڑا کیا جائے گا۔

یہاں پر ہمارے سیکھنے کے لئے نکتہ یہ ہے کہ وہ معیار جس سے خدا ہمیں جانچتا اور پرکھتا ہے یہ نہیں کہ ہم اُس کی بادشاہت کے لئے کتنا کام کرتے ہیں۔ مسرف بیٹے کی تمثیل میں، بڑے بھائی صاحب کا خیال یہ تھا کہ چونکہ وہ اپنے گھر اپنے باپ کے ہاں ہی ٹھہرا رہا اور کوئی نقصان بھی نہیں کیا اس لئے وہ زیادہ مستحق ہے۔ اس لئے اُسے زیادہ اجر اور باپ کی طرف سے عزت ملنی چاہیے۔ ہم اس طرح سے سوچتے ہیں، چونکہ ہم نے خدا کے لئے بہت کچھ کیا ہے اس لئے ہم پر اُس کی مہربانی اور شفقت بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ یہ سوچ کر ہم پریشان ہو جاتے ہیں کہ کیا ہمارا پڑوسی جس نے اپنی ساری عمر خدا کی حضوری سے دُور ضائع کر دی وہ بھی ہماری طرح خدا کے حضور قابلِ قبول ہو سکتا ہے؟

شاید آپ خدا کے حضور وفادار نہیں رہے۔ شاید کئی سالوں سے آپ کی دُعاؤں کا جواب نہیں آیا۔ شاید آپ کے دل میں یہ تمنا ہے کہ کاش آپ بائبل مقدس کا مطالعہ بڑی لگن کے ساتھ کر سکتے اور اس کی خدمت میں بھی جانفشانی دکھا سکتے!

کیا اس حالت میں خدا آپ کو رد کر دیتا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یقیناً اُس کی محبت لاتبدیل ہے۔ کبھی اس طرح سے نہ سوچیں، اگر آپ اُس کی خدمت زیادہ کریں تو وہ آپ سے زیادہ محبت کرتا ہے اور اگر کم خدمت کریں تو آپ سے کم محبت کرتا ہے۔ بلاشبہ وفادار اور دیانت دار خادموں کے لئے اَجر ہوگا۔ لیکن ضروری نہیں کہ یہ وفاداری دل کی حالت کی تصدیق کرے۔ آپ خدمت میں بڑے وفادار ہوتے ہوئے بھی خدا سے بہت دُور ہو سکتے ہیں۔

اس تمثیل میں فریسی ایک بڑی منظم روحانی زندگی بسر کرنے کے باوجود خداوند کے لئے زندگی بسر نہیں کر رہا تھا۔ ہمارے لئے اس پھندے میں پھنس جانا بڑا آسان ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر ہمارے ایمان کا مرکز و محور یہی ہوتا ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ہم خدا اور اُس کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے زندہ رہتے ہیں۔ ہم مختلف طرح کے قواعد و ضوابط کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں۔ درست علم الٰہیات کے باوجود خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ اور تعلق بڑا سطحی قسم کا ہوتا ہے۔ ہماری ساری توجہ صرف اور صرف خدمت اور تعلیمی باتوں پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ ہماری نظریں ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع پر سے اُٹھ جاتی ہیں۔ اور ہمیں خدا کے ساتھ اپنے رشتہ اور تعلق کی فکر بھی نہیں رہتی ہے۔

خدا کو ظاہری چیزوں سے فریب نہیں دیا جا سکتا۔ وہ دلوں پر نگاہ کرتا ہے۔ اس کہانی میں، فریسی کا دل خدا سے دُور تھا۔ فریسی کا دل تکبر اور گھمنڈ سے بھرا ہوا تھا۔ اُسے اپنے اُن کاموں پر فخر و ناز تھا جو اُس نے خدا کے لئے کئے تھے۔ اُس کا یہ خیال تھا کہ خدا کا فرض اور ذمہ داری ہے کہ اُسے برکت دے۔ اس کے برعکس محصول لینے والا خدا کے حضور دل شکستہ تھا۔ وہ تائب دلی سے خدا کا بھوکا اور پیاسا ہو کر آیا۔ فریسی کو خدا کی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ جبکہ محصول لینے والا خدا کا طالب ہوا۔ خدا نے محصول لینے والے کو قبول کر لیا جبکہ فریسی خدا کا منظورِ نظر نہ ہو سکا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا کبھی دوسروں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے آپ نے خداوند کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتہ کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے؟ یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔خدا کو جاننے اور خدا کی خدمت کرنے میں کیا فرق ہے؟

☆۔روحانیت کی حقیقی پیمائش کیا ہے؟

☆۔کیا آپ نے کبھی اپنے روحانی کارناموں پر فخر کیا ہے؟ یہ حوالہ ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے ایسے اوقات کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے فریسی کی طرح اپنے کسی بھائی یا بہن کو حقیر جانا۔

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس کی محبت ہمیشہ ہمارے لئے دستیاب ہے۔خداوند کا شکریہ ادا کریں کہ خواہ ہم روحانی اعتبار سے جس بھی مقام پر ہوں وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے فضل مانگیں کہ آپ کا دل اُس کی خدمت سے زیادہ خداوند میں لگ جائے۔

باب 63

طلاق کے بارے سوال

متی 19:1-12   مرقس 10:1-12   لوقا 16:18

اس باب میں ہم طلاق سے متعلق خداوند یسوع مسیح کی تعلیم پر غور کریں گے۔ متی رسول کی معرفت لکھے گئے انجیلی بیان کے مطابق یسوع ابھی گلیل سے روانہ ہو کر دریائے یردن کے مشرقی علاقے میں تھے۔ حسب معمول ایک بڑی بھیڑ اُن کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔ (متی 19:2 مرقس 10:1) خداوند یسوع مسیح نے بیماروں کو شفا دینے کے بعد، بھیڑ کو تعلیم دیتے ہوئے وقت صرف کیا۔ اُس روز بھیڑ میں کچھ فریسی بھی موجود تھے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ فریسی ہمیشہ اسی تاک میں رہتے تھے کہ خداوند یسوع کو کسی نہ کسی بات میں پھنسائیں۔ اُنہیں صرف اسی بات سے غرض ہوتی تھی کہ کسی نہ کسی بات میں کوئی نقص نکالیں اور ثابت کر سکیں کہ وہ ایک جھوٹا اُستاد ہے۔ اس موقع پر، کچھ فریسی یسوع کے پاس آئے اور اُس سے ایک سوال پوچھا۔ "کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟"

(متی 19:3)

یہودی راہنما طلاق کے تعلق سے دو طرح کے تعلیمی خیالات رکھتے تھے۔ استثنا 24:1 کے مطابق موسیٰ نے تعلیم دی تھی کہ اگر مرد اپنی بیوی میں کوئی بیہودہ بات پائے تو طلاق نامہ لکھ کر اپنی بیوی کو فارغ کر سکتا ہے۔ شمائی سکول کے مطابق "بیہودہ بات" سے مراد زناکاری ہے۔

اس کے برعکس ہلیل سکول کے مطابق اس سے مراد کوئی بھی ایسی بات ہے جو مرد کو اپنی بیوی کی زندگی میں ناگوار گزرے۔ اس سے مرد حضرات کو اپنی بیوی کو کسی بھی وجہ سے طلاق دینے کی کھلی چھٹی مل گئی۔

خداوند یسوع مسیح کے دور میں اس موضوع پر بڑی گرما گرم بحث ہوا کرتی تھی۔ جب فریسی اس معاملہ کو یسوع کے پاس لائے تو دراصل وہ اُسے اس بات کی دعوت دے رہے تھے کہ وہ اس گرما گرم بحث پر اپنی رائے کا اظہار کرے۔

خداوند یسوع مسیح نے اس کے برعکس اُن پر ہی سوال کر دیا۔ "موسیٰ نے تم کو کیا حکم دیا ہے؟" (مرقس 3:10)

"انہوں نے کہا موسیٰ نے تو اجازت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھ کر چھوڑ دیں" (مرقس 4:10)

"اگر کوئی مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پیچھے اس میں کوئی ایسی بیہودہ بات پائے جس سے اس عورت کی طرف اس کی التفات نہ رہے تو وہ اس کا طلاق نامہ لکھ کر اس کے حوالہ کر دے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے۔" (احبار 1:24)

پھر خداوند یسوع مسیح نے وضاحت کی کہ کیوں موسیٰ نے طلاق کی اجازت دی۔ خداوند نے کہا کہ موسیٰ نے اُن کی سخت دلی کے سبب سے اُنہیں اجازت دی۔ تاہم یہ خدا کی مرضی اور منشا نہیں ہے کہ طلاق دی جائے۔ ہمیں تفصیلی طور پر اس بیان کو دیکھنا ہوگا۔ خدا کا منصوبہ تو یہی ہے کہ شادی کا بندھن ہمیشہ ہی بندھا رہے۔ ابتداء ہی سے خدا کا یہی ارادہ ہے۔ لوگوں کے دل کی سختی کی وجہ سے اجازت دی گئی تھی۔ تاہم بعض اوقات طلاق کے وسیلے سے ہی بہترین بھلائی حاصل ہوسکتی تھی۔

ہمیں یہاں پر اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ خدا کی شریعت کا مقصد لوگوں کی زندگیوں کو کسی مشکل اور اُلجھن میں ڈالنا نہیں تھا۔ خدا کی شریعت کا مقصد لوگوں کی بھلائی تھا۔ بعض اوقات کسی اچھے مقصد کے تحت شریعت کو توڑا جاسکتا تھا۔

اس بات کی وضاحت کے لئے میں اکثر یہ مثال استعمال کرتا ہوں، ایک شخص اپنے ایک دوست کو ہسپتال لے کر جارہا ہے جو کہ موت وحیات کی کشمکش میں ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ اگر وہ اپنے

دوست کو بروقت ہسپتال لے کر نہ گیا تو وہ زندگی کی بازی ہار سکتا ہے۔ سڑک پر تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے وہ حد رفتار کا بورڈ دیکھتا ہے۔ اب وہ گاڑی کی رفتار کم کر دیتا کیوں کہ وہ حد رفتار کے قانون کو توڑنا نہیں چاہتا۔ ہسپتال پہنچنے تک وہ حد رفتار پابندی کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے گاڑی چلاتا رہتا ہے۔ حالانکہ اُسے معلوم بھی ہے کہ اس کا دوست بروقت ہسپتال نہ پہنچنے پر مر سکتا ہے۔ کیا اس قانون کو توڑ کر اعلیٰ قسم کی بھلائی کا حصول ممکن نہیں ہو سکتا؟

اس صورت میں حد رفتار کے قانون کو توڑا جا سکتا ہے۔ کیا یہی بہتر نہیں کہ ملک کے قانون کو نظر انداز کر کے اُس دوست کو بلا تاخیر ہسپتال منتقل کیا جائے؟

قانون اور ٹریفک کے قواعد و ضوابط تو ہنگامی صورتحال میں خود اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ حد رفتار کے قانون کو سامنے نہ رکھا جائے۔

خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ کسی پر نیکی اور بھلائی کرنے کی غرض سے سبت کا قانون توڑا جا سکتا ہے۔ سبت کے روز کنویں میں گرے ہوئے جانور کو نکالنے میں کوئی قباحت نہیں تھی، اسی طرح سبت کے روز کسی جانور کو پانی پلانے کے لئے کنویں تک لے جانے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ شریعت کا مقصد لوگوں کی تباہی اور بربادی نہیں تھا۔

شریعت پرستی شریعت کو رحم اور ترس اور انصاف پر فوقیت دیتی ہے۔ شریعت پرستی شریعت کی تابعداری کے پیش نظر کسی انسان کے نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتی۔ ہم نے کلیسیاؤں میں دیکھا ہے کہ لوگ خدا کے کلام کے بہانے ایک دوسرے کو پھاڑ کھاتے ہیں، وہ ایک دوسرے پر الزامات کی بوچھاڑ اور یلغار کر دیتے ہیں۔ خداوند نے اس رویے پر ملامت کی۔ موسیٰ نے رحم و ترس کے لئے لچک باقی چھوڑی تھی۔ شریعت تو ایک راہنما تھی، اس لئے نہیں کہ اس کی آڑ میں رحم اور ترس کو ثانوی حیثیت دی جائے۔

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کو ازدواج کے تعلق سے خدا کا اصل اور حقیقی مقصد ذہن نشین

کیا۔ خدا نے ابتدا ہی سے مرد اور عورت کو پیدا کیا۔ اُس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک ہوں اور ایک جسم ہو جائیں۔ خداوند یسوع نے فریسیوں سے یہ بھی کہا کہ "جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جدا نہ کرے۔" خداوند نے انہیں بتایا کہ اگر مرد یا عورت دوسری شادی کی غرض سے اپنے جیون ساتھی کو طلاق دے کر فارغ کرتے ہیں تو وہ زنا کے مرتکب ہوتا ہے ۔(متی 9:19) خداوند یسوع فریسیوں کو بتا رہے تھے کہ طلاق کبھی بھی اچھی بات نہیں ہے۔ خدا کا مقصد تو یہ تھا کہ مرد اور عورت مل جل کر اپنی مشکلات پر غالب آنے کے لئے جانفشانی کریں اور زندگی بھر اکٹھے ہی رہیں۔

بعض اوقات دل کی سختی کی بنا پر لوگوں کے لئے اپنے مسائل حل کرنے کے لئے مل جل کر کام کرنا آسان نہیں ہوتا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بڑی شادی سے پورا گھرانہ تباہی کے دھانے پر پہنچ جاتا ہے۔

مجھے ایک ایسی ہی صورتحال دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں کشیدگی بہت آگے جا چکی تھی۔ جس کا بچوں پر بھی بڑا منفی اثر پڑا۔ گھرانے کی گواہی بھی خراب ہوگئی۔ بات یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ بعض اوقات تو مار کٹائی، ذہنی اذیت اور تشدد تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ "ہمیں" "بے وفائی" کی اصطلاح کو کسی مرد یا عورت کے غیر شخص سے زناکاری تک محدود نہیں کرنا چاہئے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی پر جبر و تشدد پر اتر آئے اور یوں خود ہی اپنے گھرانے کی تباہی اور بدحالی کا ذمہ دار ٹھہرے۔

آئیں شاگردوں کے ردعمل پر غور کریں۔ شاگرد نے جب ازدواج کے موضوع پر یسوع کی تعلیم سنی تو پاس آکر کہنے لگے۔ "اگر مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا نہیں۔" (متی 1:19) شاگردوں کو خداوند یسوع مسیح کی بات سمجھ آرہی تھی۔ ازدواج کے سنجیدہ موضوع اور درپیش مسائل اور پیچیدگیوں پر غور کرتے ہوئے وہ حیرت میں ڈوب گئے۔ اگر یہی مسائل

ہیں تو یہی اچھا ہے کہ شادی نہ کی جائے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ غیر شادی شدہ رہنے کی توفیق ہر کسی کو نہیں ملتی۔

خداوند یسوع مسیح نے بتایا کہ بعض لوگ شادی کے بغیر رہ سکتے ہیں، ایسے لوگوں کو انہوں نے ''خوجے'' کہا۔ خداوند یسوع مسیح کے بیان کے مطابق تین قسم کے خوجے ہوتے تھے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو پیدائشی طور پر جسمانی، ذہنی یا جذباتی طور پر عاری ہوتے ہیں اور جنسی رغبت نہیں رکھتے۔ بعض خوجے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان دنوں مالک بعض اوقات اُن نوکروں اور غلاموں کو ہیجڑے بنا دیتے تھے جو بادشاہ کی حرموں پر انچارج ہوتے تھے۔ ایسے لوگوں پر اعتماد کیا جا سکتا تھا کیوں کہ وہ جنسی عمل کے قابل ہی نہیں ہوتے تھے۔ بعض لوگ آدمیوں کی طرف سے بے انتہا ظلم و تشدد کی بنا پر خوجے بن جاتے تھے۔ ایسے لوگوں پر اس قدر ذہنی اور جسمانی تشدد ہوتا تھا کہ وہ نامرد ہو جاتے تھے اور جنسی عمل کے قابل ہی نہ رہتے تھے۔

یسوع کے بیان کے مطابق تیسری اور آخری قسم کے خوجے وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے خود کو اپنی خوشی اور دلی رضا سے خداوند کے کام کے لئے خوجہ بنایا ہوتا ہے۔ خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے ایسا شخص اپنی مرضی سے اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ رہے گا۔ وہ خدا کی بادشاہی کی خاطر اپنی جنسی خواہش اور جیون ساتھی کی ضرورت کو ایک طرف کر دیتے ہیں۔

مقدس پولس رسول ایک ایسا شخص تھا جس کے تعلق سے خدا نے اس بات کا چناؤ کیا کہ وہ شادی نہ کرے بلکہ پورے طور پر اپنے آپ کو خدا کے کام کے لئے وقف کر دے۔ یہ وہ نعمت ہے جو ہر ایک کو نہیں بلکہ بعض لوگوں کو خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس موضوع پر تعلیم ختم کرتے ہوئے کہا ''سب اس بات کو قبول نہیں کر سکتے مگر وہی جن کو یہ قدرت دی گئی ہے۔''

(متی 11:19)

بالفاظ دیگر، اگر آپ کو خدا کی خدمت کے پیش نظر یہ نعمت ملی ہے کہ آپ کنوارے رہیں تو پھر ضرور

اس نعمت کو کام کرنے دیں اور شادی سے اجتناب کریں۔ بصورت دیگر اگر آپ کے پاس یہ نعمت نہیں ہے تو پھر آپ کو اپنے جیون ساتھی کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔

خداوند یسوع مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ جب آپ اپنا جیون ساتھی منتخب کرتے ہیں تو پھر عمر بھر کے لئے اُس کے ساتھ عہد وفا نبھائیں۔ کیوں کہ ازدواج کے تعلق سے خدا کا یہی مقصد ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس مقصد کو واضح کیا۔ اگرچہ " بے وفائی " ازناکاری کی صورت میں طلاق کی اجازت ہے۔ خدا کی یہی مرضی ہے کہ ایماندار لوگ ہر ممکن کوشش کر کے باہمی مسائل کا حل تلاش کریں تا کہ طلاق تک نوبت ہی نہ آئے۔

اگرچہ بحالی ہمیشہ ہی آسان اور ممکن نہیں ہوتی۔ تو بھی میری دُعا ہے کہ جب ہم ازدواج کے مقصد کو سمجھتے اور خداوند پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں تو خدا ہمیں قوت اور طاقت اور حکمت اور دانائی عطا کرے، آمین۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر خدا کی شریعت کی پیروی کرنے کے تعلق سے ہم رحم اور ترس کے کردار کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ شریعت پرستی کیا ہے؟ شریعت پرستی کا متضاد کیا ہے؟ ہم ان میں کس طرح توازن قائم کر سکتے ہیں۔

☆۔ کنوارے رہنے کی نعمت کیا ہے؟ آپ کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس یہ نعمت ہے؟ کیا آپ کی ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوئی ہے جس کے پاس یہ خاص نعمت تھی؟

☆۔ یہ حوالہ ہمیں طلاق کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟ کیا کسی صورت میں طلاق قابل قبول ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اگر آپ شادی شدہ ہیں تو چند لمحات کے لئے دُعا کریں تا کہ خداوند آپ اور آپ کے شریکِ حیات کو فضل اور توفیق عطا فرمائے تا کہ آپ ایک دوسرے کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہو سکیں۔ایسے تمام مسائل کا حل اُس سے مانگیں جو بطور شریکِ حیات آپ کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کا سبب ہیں؟

☆۔کیا آپ کے پاس کنوارے رہنے کی نعمت ہے؟ خداوند سے تحفظ اور مدد مانگیں تا کہ آپ عمر بھر کے لئے پہلے خداوند اور پھر اُس کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کئے رکھیں۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شادی شدہ جوڑے سے واقف ہیں جو اپنے ازدواجی سفر میں کشمکش سے گزر رہا ہے؟ خدا سے دُعا کریں تا کہ خداوند اِن حالات میں اُن کے ساتھ کلام کرے۔اور اُن کے ازدواج میں ہم آہنگی پیدا کرے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو رحم اور ترس سے بھر دے۔خداوند سے توفیق مانگیں تا کہ آپ شریعت پرستی سے الگ رہیں جس میں کوئی رحم اور ترس نہیں پایا جاتا۔

باب نمبر 64

یسوع چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے

لوقا 18:15-17 مرقس 10:13-16 - اور متی 19:13-15 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح نے اپنے ارد گرد جمع بھیڑ میں موجود بہت سے لوگوں کو شفا دی اور انہیں اُن کے بندھنوں سے آزاد کیا۔ اس حوالہ میں والدین اپنے بچوں کو یسوع کے پاس لائے تاکہ وہ اُن پر اپنے ہاتھ رکھ کر انہیں برکت دے۔ والدین چاہتے تھے کہ اس کی برکت ان کے بچوں کی زندگیوں پر بھی آکر ٹھہرے۔

جب شاگردوں نے بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ آتے دیکھا تو انہیں جھڑکا۔ بائبل مقدس میں اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ملتی کہ شاگردوں نے کیوں ایسا ردعمل ظاہر کیا۔ شاید اس وجہ سے کہ یسوع تو پہلے ہی بے حد مصروف تھے۔ خداوند یسوع کے اردگرد بہت سے بیمار اور بدروح گرفتہ لوگ موجود تھے۔ بعض نجات پانا چاہتے تھے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ شاگردوں کے نزدیک بچے اتنے اہم نہیں تھے کہ خداوند انہیں وقت دیتے اور اُن پر توجہ کرتے۔

مقدس مرقس بیان کرتے ہیں کہ جب خداوند نے یہ سب کچھ دیکھا تو خفا ہوئے۔ لفظ ''خفا'' کا مطلب ہے ناخوش ہونا، ناراض ہونا۔ خداوند اس بات پر ناراض تھے کہ شاگردوں نے بچوں کو کیوں واپس بھیج دیا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں ایک ایسی خاتون سے بات کر رہا تھا جسے اُس کے دوست احباب کسی منصوبہ سے باہر کر رہے تھے، اس وجہ سے وہ نہایت دل برداشتہ تھی۔ خداوند یسوع مسیح اُس خاتون کے دُکھ درد سے واقف تھے۔ اسی طرح جب شاگردوں نے اُن چھوٹے بچوں کو ڈانٹا اس سے بھی خداوند کا دل دُکھا ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح نے اس صورتحال کے ذریعہ سے اپنے شاگردوں کو کچھ اہم سبق سکھائے۔

سب سے پہلا سبق یہ تھا کہ انہیں اس تعلق سے بہت محتاط ہونے کی ضرورت تھی کہ وہ اُن سے کس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں جن سے خداوند پیار کرتے ہیں۔ انہیں اُن بچوں کی طرف اپنی پشت نہیں پھیرنا تھی اور نہ ہی انہیں دھتکارنا تھا۔ ایسا کرنا اُس خالق کو ناراض کرتا ہے جس نے انہیں خلق کیا ہے۔

دوسرا سبق: خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ خدا کی بادشاہی میں شریک ہونے والوں کی فطرت کیسی ہوگی۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ آسمان کی بادشاہی "ایسوں ہی" کی ہے۔ "ایسوں ہی" بہت اہم ہے۔ تاہم وہ یہ بتا رہے ہیں کہ آسمان پر وہی لوگ جائیں گے جن کا رویہ بچوں جیسا ہوگا۔ ہم مزید تفصیل کے ساتھ اس پر غور کریں گے۔

بطور ایماندار ہمیں بہت سے بچوں جیسے اوصاف کا مظاہرہ کرنا ہے۔ بچوں میں ایسی انکساری اور عاجزی پائی جاتی ہے جو بطور بالغ شخص ہم میں نہیں پائی جاتی۔ چھوٹے بچے اپنی دیکھ بھال خود نہیں کر سکتے۔ وہ مکمل طور پر اپنی ضروریات اور دیکھ بھال کے لئے اپنے والدین پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ اُن کی زندگی میں کوئی تجربہ اور طاقت نہیں ہوتی۔ انہیں اپنے والدین کی حکمت اور تجربہ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

ہم سب کو خدا اسی مقام پر لانا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم پورے طور پر اُس پر انحصار کرنے والے بن جائیں۔ اکثر و بیشتر ہم اپنی قوت اور طاقت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ خدا نے ہمیں اس لئے بلایا ہے کہ ہم بالکل اسی طرح اُس پر توکل اور بھروسہ کریں جس طرح چھوٹے بچے اپنے والدین پر انحصار کرتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی میں ایسے لوگ ہوں گے جو بچوں کی مانند ہوں گے۔ یعنی ایسے لوگ جو مکمل طور پر اپنی ہر ایک ضرورت اور مسئلہ کے حل کے لئے اپنے آسمانی باپ پر بھروسہ کرنے والے ہوں گے۔ چھوٹے بچے اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند

نہیں ہوتے کیوں کہ وہ مکمل طور پر اپنے والدین پر بھروسہ اور انحصار کرتے ہیں کہ وہی اُن کی دیکھ بھال اور ضروریات پوری کریں گے۔ کتنی ہی بار یہ بات ہمیں پریشان کر دیتی ہے کہ بل کی ادائیگی کے لیے رقم کہاں سے آئے گی؟ ہم خداوند کی راہنمائی پر شک کرتے ہیں۔ ہمیں پھر سے بچوں کی طرح بڑی سادگی سے اپنے آسمانی باپ پر توکل اور بھروسہ کرنے والے مقام پر واپس آنا ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر کوئی آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ بچوں کی طرح عاجز اور فروتن ہوتے ہوئے مکمل طور پر اُس پر بھروسہ کرنا سیکھے۔

خداوند یسوع بچوں پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں برکت دینے سے خوش ہوئے۔ ایسا کرنے سے اُنہوں نے وہاں پر موجود لوگوں پر بچوں کی اہمیت واضح کی۔ اُنہوں نے سب کو دکھایا کہ جنہیں معاشرے میں رد کر دیا جاتا ہے اُن کے لئے اُس کے دل میں کس قدر محبت اور ترس ہے۔ خداوند نے ثابت کر دیا کہ جن لوگوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور غیر اہم اور معمولی سمجھ کر دھتکار دیا جاتا ہے خداوند کے پاس ہمیشہ ہی اُن کے لئے وقت ہوتا ہے۔ اُس کے پاس آنے میں جھجک محسوس نہ کریں۔ وہ ہر وقت ہمیں کھلے بازوؤں سے قبول کرنے اور ہماری دیکھ بھال کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں اُن لوگوں کو رد کرنے کے خطرہ کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے جنہیں خدا پیار کرتا ہے؟

☆۔ بچوں کے تعلق سے خدا کی فکرمندی کے بارے میں یہ حوالہ ہمیں کیا بتاتا ہے؟

☆۔ ہمیں خداوند کے ساتھ چلتے ہوئے بچوں جیسی کون سی خصوصیات اپنانے کی ضرورت ہے؟ آپ میں کہاں کمی پائی جاتی ہے؟

☆۔ خداوند ہمارے دُکھ اور درد کو کیسے محسوس کرتا ہے؟ یہ حوالہ ہمیں اِس تعلق سے کیا بتاتا ہے؟

☆۔ ہمارے معاشرے میں کون سے ایسے لوگ ہیں جن کو سب سے زیادہ رد کیے جانے کا امکان ہوتا ہے؟ اُن لوگوں کے تعلق سے آپ کی کلیسیا کو کون سا چیلنج درپیش ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کا دل کھولے تاکہ آپ بھی اپنے اردگرد کے لوگوں کے تعلق سے وہی محسوس کر سکیں جو وہ محسوس کرتا ہے۔

☆۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ گہرے طور پر آپ کا خیال رکھتا ہے اور آپ کی شخصیت کے لئے اُس کے پاس وقت موجود ہے۔

☆۔ کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جسے معاشرے یا کلیسیا نے رد کرتے ہوئے دھتکار دیا ہے؟ چند لمحات کے لئے ایسے لوگوں اور اُن کی ضروریات کے لئے دُعا کریں۔ خداوند سے دُعا کریں تاکہ وہ آپ پر عیاں کرے کہ آپ اُن کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

باب 65

دولت مند سردار

متی 19:16-30 مرقس 10:17-31 اور لوقا 18:18-30 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح خدمت گزاری کے کام میں مصروف تھے کہ ایک دولت مند سردار دوڑتا ہوا اُن کے پاس آیا اور اُن کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُن سے پوچھنے لگا" اے اُستاد میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟" (متی 19:16)

یہی وہ سوال ہے جو آج بھی بہت سے لوگ پوچھتے ہیں۔ یہ دولت مند سردار اس لئے یسوع کے پاس آیا کیوں کہ وہ ابدی مستقبل کے تعلق سے فکر مند تھا۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا ایسا کوئی کام یا نیکی ہے جس کی بنا پر وہ ابدی زندگی کا وارث ہو سکے۔ چونکہ یہ شخص مالدار تھا، اس لئے اُس کے پاس کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ ظاہری بات ہے کہ اُس نے سن رکھا ہوگا کہ یسوع ابدی زندگی کی باتیں کرتا ہے، اُس کے دل میں ہمیشہ کی زندگی پانے کی اُمنگ پیدا ہوئی۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اُس دولت مند شخص نے یسوع کو "نیک اُستاد" کہہ کر مخاطب کیا۔

اُسے نیک کہہ کر اُس نے محسوس کیا کہ یسوع میں ابدی زندگی کے لئے وہ تمام اوصاف اور خوبیاں موجود ہیں جو ابدی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ وہ شخص خداوند یسوع کی تعظیم کرتا، اُس کی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور اس بات پر ایمان رکھتا تھا کہ ایک سچے اور حقیقی اُستاد کی حیثیت سے اُس کے منہ میں پاک کلام ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کے سوال کا جواب صرف اور صرف یسوع کے پاس ہی ہے۔

اُس نے "نیک اُستاد" کہا لیکن اس بات کا اقرار نہ کیا کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ وہ خداوند یسوع کو "مسیح" تسلیم کرتے ہوئے خداوند یسوع کے پاس نہیں آیا تھا بلکہ اُسے محض ایک اچھا اُستاد

سمجھا جو کہ ابدی زندگی کے حصول کے لئے ہدایت وراہنمائی دے سکتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے "نیک استاد" سنا تو اُس شخص کے بیان کو تعلیم دینے کا موقع بنالیا۔ اُس نے دولت مند سردار کو بتایا کہ صرف اور صرف ایک ہی شخصیت نیک ہے اور وہ ہے خدا کی ذات۔ ہر کوئی گناہ گار ہے۔ یسوع نے اس نکتہ پر زور کیوں دیا؟ یسوع سمجھتے تھے کہ دولت مند سردار یہ محسوس کرتا تھا کہ نیک بن کر ابدی زندگی حاصل کی جا سکتی۔ یسوع مسیح اُس کے اس خیال اور سوچ کی تردید کر رہے تھے کہ نیک بن کر حیاتِ ابدی کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ صرف اور صرف خدا ہی نیک اور بھلا خدا ہے۔ ہم سب تو خدا کے قائم کردہ معیار سے کم اور نیچے ہیں۔ اگر ہماری سوچ یہ ہے کہ ہم نیک بن کر ابدی زندگی کے وارث ہو سکتے ہیں تو پھر یہ ہماری خام خیالی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اس شخص کے ذہن میں موجود جھوٹے خیال کا جواب دیا۔ اُس کا خیال تھا کہ کوئی نیکی کا کام اس کے لئے ابدی زندگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُسے بتایا کہ اگر وہ ابدی زندگی کا وارث ہونا چاہتا ہے تو وہ حکموں پر عمل کرے

ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خداوند یسوع مسیح اُس شخص پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ نیک اعمال سے ابدی زندگی کا وارث ہونا ممکن نہیں ہے۔ کوئی بھی خداوند کی کامل تابعداری میں زندگی بسر کرنے کے قابل نہ ہوا۔ خداوند اُسے بتا رہے تھے کہ اگر وہ نیکیاں کما کر ابدی زندگی پانا چاہتا ہے تو پھر اُسے وہی کرنا ہوگا جو کوئی بھی شخص کبھی نہ کر سکا۔

خداوند یسوع مسیح کی بات کو پورے طور پر نہ سمجھتے ہوئے اُس نے پوچھا اُسے کون سے حکم ماننے ہیں۔ (متی 18:19) ایک لحاظ سے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ سب ہی حکموں پر عمل کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ شاید وہ اُن احکام پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش وسعی کرے جو خدا کی نظر میں زیادہ اہم ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے چند ایک ایسے احکامات کی فہرست اُس کے سامنے بیان کی جو خدا نے موسیٰ کی معرفت دیئے تھے۔ خداوند نے اُسے بتایا، کہ خون نہ۔ زناہ کاری نہ کر۔ چوری نہ کر۔

جھوٹ نہ بول۔ اپنے ماں باپ کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند پیار کر۔ اُس دولت مند سردار نے ایک لمحہ بھر کے لئے سوچا اور کہا، "میں نے ان سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟" (متی 21:19)

جب اُس نے اپنی زندگی کا جائزہ لیا تو اُس نے کہا کہ ان تمام حکموں پر وہ عمل کرتا رہا ہے۔ لیکن اپنے باطن کی گہرائیوں میں وہ جانتا تھا کہ اب بھی کسی چیز کی کمی ہے۔ وہ اپنی روح میں مطمئن نہیں تھا۔ اُس کی زندگی میں ابھی تک ایک خلا تھا۔ نیک کام اور شریعت کی تابعداری اُس خلا کو پورا نہ کر سکی۔ اُس نے اچھی زندگی بسر کی تھی لیکن وہ ابھی تک اپنے آپ کو خدا سے دُور ہی محسوس کرتا تھا۔ وہ اچھا آدمی تھا لیکن تو بھی یسوع سے یہ بات سمجھ گیا کہ وہ ابدی زندگی کا وارث نہیں ہے۔ اُسے وہ بات سمجھ آ گئی جو آج بہتوں کو سمجھ نہیں آتی۔ اُس نے اس بات کو سمجھ لیا کہ اُس کے نیک اعمال کے باوجود اُس کی زندگی میں ایک خلا ہے۔ اسی لئے تو وہ یسوع کے پاس آیا۔ وہ یہ پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ اب کس چیز کی کمی ہے۔ اُس نے ہر اچھا کام کیا تھا لیکن ابھی تک اُسے ابدی زندگی حاصل ہونے کی یقین دہانی نہیں تھی۔

بہت سے لوگ اسی غلط فہمی کے ساتھ قبر میں اُتر جائیں گے کہ ان کے نیک اعمال کی وجہ سے اُنہیں ابدی زندگی ملے گی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ دولت مند سردار بڑا مخلص ہو کر جواب ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ خداوند یسوع کے حضور چلا اُٹھا کہ اس میں کس چیز کی کمی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس کے سوال کا جواب دیا۔ "اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔" (مرقس 21:10)

خداوند نے اُس کے درد کو محسوس کیا۔ مقدس مرقس بیان کرتے ہیں کہ یسوع نے اُس پر نظر کی اور اُسے اُس پر پیار آیا۔ یسوع نے اُس شخص سے کیوں کہا کہ وہ اپنا سب کچھ بیچ کر غریبوں کو دے دے۔ اور اُس کے پیچھے ہو لے۔ خداوند نے اُس کی روحانی زندگی میں ایک خاص رکاوٹ کو

پہچان لیا۔ اُس کی زندگی میں سب سے بڑی رکاوٹ اُس کی دولت تھی۔ اُس روز جو باتیں یسوع نے کیں، اُس دولت مند سردار کو بہت ناگوار محسوس ہوئیں۔ وہ آدمی بہت رنجیدہ ہوا۔

وہ بہت امیر آدمی تھا۔ اور ابھی تک اِس بات کے لئے تیار نہیں تھا کہ یسوع کی پیروی کے لئے اپنی دولت سے دستبردار ہو سکے۔ اُس کے نزدیک یہ قیمت بہت زیادہ تھی جو وہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اُس کی زندگی میں ایک اور معبود تھا۔ وہ دولت اور مال متاع کے معبود کی پرستش اور عبادت کرتا تھا۔ یہی وہ سب سے بڑی رکاوٹ تھی جس نے اُسے اُس ابدی زندگی کا تجربہ کرنے سے روک دیا جو یسوع مسیح دینے کے لئے آیا تھا۔

غور کریں کہ یسوع کو اُس مالدار شخص پر پیار آیا اور اُس کے لئے اُس کا دل ترس سے بھر گیا۔ وہ شخص بھی خالی دل کے ساتھ اپنے سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے آیا۔ لیکن صرف یہی کافی نہ تھا۔ خداوند نے اُس شخص کو بتایا کہ ابدی زندگی کے حصول کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے سامنے ابدی زندگی کے حصول میں کون سی رکاوٹ تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ شخص یسوع کے پاس سے نجات اور ابدی زندگی کی یقین دہانی حاصل کئے بغیر بیزار رنجیدہ ہو کر چلا گیا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ یسوع سے زیادہ اپنی دولت سے پیار کرتا تھا۔ اُس ابدی زندگی کو حاصل کرنے جو یسوع نے پیش کی تھی وہ اِس دُنیا کی چیزوں سے الگ ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔ ہمارے دور میں بھی بہت سے لوگ اسی طرح کے ہیں۔

اُس امیر آدمی کا ردِعمل دیکھ کر یسوع نے اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ایک دولت مند کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کس قدر مشکل ہے۔ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا آسان ہے لیکن اس کی بہ نسبت دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اِس دُنیا کی کشش بڑی زبردست ہے۔ مال متاع اور دولت کی محبت ہمیں خدا کی طرف رجوع لانے سے روک سکتی ہے۔ ہمیں دولت اور جائیداد کی کشش کے تعلق سے خبردار رہنے کی

ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ اس آزمائش کا شکار ہوئے اور مسیح کی حضوری، ابدی زندگی اور گناہوں کی معافی کو دولت پر قربان کر دیا۔

جب شاگردوں نے دیکھا کہ وہ شخص چلتا بنا تو کہنے لگے" پھر کون نجات پا سکتا ہے؟" وہ اس دنیا کی چیزوں کی کشش سمجھتے تھے۔ وہ مالدار شخص اس لئے چلا گیا کیوں کہ دنیا اور اس کی چیزوں کی کشش اس کی زندگی میں بہت زیادہ تھی۔ اگر یسوع اُس شخص کو قائل نہ کر سکے جو ابدی زندگی کی تلاش میں تھا تو پھر کون اُس شخص کو قائل کر سکا ہوگا۔ شاگرد اس بات کو سمجھتے تھے کہ کسی کو یسوع کی پیروی کے لئے قائل کرنا کس قدر مشکل کام ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو یسوع کی پیروی کے لئے اپنا سب کچھ ترک کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہوتے ہیں۔ خاص طور پر ایسے لوگوں کے لئے اپنا سب کچھ ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جن کے پاس ہر ایک ضروریات زندگی موجود ہوتی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ کسی مرد و زن کو اس کی پیروی کے لئے قائل کرنا انسانی حکمت اور طاقت سے باہر ہے۔ لیکن خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے۔ ہم کبھی بھی کسی شخص کو اس بات کے لئے قائل نہیں کر پائیں گے کہ وہ یسوع کی پیروی میں اپنا سب کچھ ترک کر دے۔ ہم کبھی بھی کسی کو قائل نہیں کر پائیں گے کہ وہ دُنیا کی چیزوں سے منہ موڑ کر خدا کی طرف رجوع لے آئے۔ ہم مسیح کی خاطر دُنیا کے پاس جانے کے لئے تنہا نہیں ہیں۔

روح القدس ہم سے آگے جا کر دلوں کو تیار کرتا ہے۔ وہ ہمیں اپنی قوت سے ملبس کرتا اور پھر ان کی زندگیوں میں بھی کام کرتا ہے جنہیں ہم نے مسیح میں اُمید کا خوبصورت پیغام سنایا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں جب ہم رُوح القدس کی قدرت کے ساتھ جائیں گے تو تب ہی خدمت میں کامیاب اور پھلدار ہوں گے۔

پطرس نے یسوع سے کہا کہ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ اگر ہم یہ سوچیں کہ

پطرس اُس مالدار شخص کے چلے جانے کے بعد یسوع کی حوصلہ افزائی کے طور پر یہ کہہ رہا تھا تو بڑا اچھا ہوگا۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ پطرس یہ سوچ رہا تھا کہ اِس بات کا کیا نتیجہ ہوگا کیوں کہ وہ تو سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے تھے۔" پس ہم کو کیا ملے گا؟

"(متی 27:19)" سب کچھ چھوڑ کر تیری پیروی کا ہمیں کیا صلہ ملے گا؟"

خداوند یسوع مسیح نے پطرس سے کہا کہ ایک دن وہ اُس کے ساتھ تخت نشین ہوکر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے۔ رسولوں نے مسیح کے ساتھ بادشاہی کرنا تھی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جس کسی نے مسیح کی پیروی کے لئے اپنا گھربار، خاندان، مال متاع چھوڑ دیا ہوگا اُسے آسمان کی بادشاہی میں سو گنا ملے گا اور اُس کے ساتھ ابدی زندگی۔ فی الحقیقت ہم خداوند کے لئے کسی چیز کی بھی قربانی نہیں دیتے بلکہ ہم تو ابدی زندگی میں انہیں صرف کرتے ہیں اور پھر ہمیں اس سے کئی گنا زیادہ واپس ملتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے یہ کہتے ہوئے گفتگو ختم کی۔ بہت سے لوگ جو اِس زندگی میں اوّل ہیں آخر ہو جائیں گے۔ اس کی ایک مثال امیر آدمی اور لعزر ہے۔

اِس حوالہ میں امیر آدمی اِس دُنیا میں اوّل تھا۔ اُس کے پاس اِس دُنیا کی ہر ایک چیز تھی لیکن آنے والی دُنیا میں اُس نے سب کچھ کھو دیا۔ وہ اِسی دُنیا میں دولت سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔ وہ خداوند سے منہ موڑ کر چلا گیا۔ جو کچھ اُس کے پاس تھا ابدیت میں اُسے اُس سب کچھ سے کوئی بھی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ اُس دولت نے ہمیشہ اُس کا ساتھ نہیں دینا تھا۔ اُس نے نہ صرف دولت اور مال متاع کھویا بلکہ ابدی زندگی پانے کا موقع بھی گنوا دیا۔ اُن ہی چیزوں کو تھامے رکھنے سے جو اُس کے پاس تھیں اُس نے سب کچھ کھو دیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ حوالہ ہمیں دولت، جائیداد اور املاک کی کشش کے تعلق سے کیا بتاتا ہے؟
☆۔ اس حوالہ میں ہم بشارت میں درپیش مشکلات کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ کیا ہم اپنے طور سے لوگوں کو قائل کر سکتے ہیں کہ لوگ دُنیا سے منہ موڑ کر خدا کی طرف رجوع کریں؟ بشارت کی کامیاب خدمت میں روح القدس کیا کردار ادا کرتا ہے؟
☆۔ ابدی زندگی کی کیا قیمت ہے؟ کیا اس کا مطلب ہے کہ ہم اس دُنیا میں کوئی چیز بھی حاصل نہیں کر سکتے؟ کیا خدا کو سب کچھ دے دینے کا مطلب ہے کہ ہم ہمیشہ غریب اور نادار ہی رہیں گے؟ ☆۔ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو آپ خداوند کے تابع کرنا نہیں چاہتے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کے ساتھ اپنی روزمرہ کی زندگی کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کی کمی ہے؟ خداوند سے دُعا کریں تاکہ وہ آپ پر عیاں کرے کہ وہ کون سی چیز ہے؟
☆۔ کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس کی زندگی میں اس دُنیا کی کشش بے حد پائی جاتی ہے؟ چند لمحات کے لئے دُعا کریں تاکہ خدا اُسے ایسے بندھن سے رہائی بخشے۔
☆۔ خداوند سے راہنمائی مانگیں کہ کس طرح آپ نے اس کے دیئے ہوئے وسائل کو خدا کی بادشاہی میں صرف کرنا ہے۔
☆۔ چند لمحات کے لئے دُعا میں اپنا سب کچھ خدا کے تابع کر دیں تاکہ جیسے اس کی مرضی ہے وہ آپ کے وسائل، جائیداد و املاک کو اپنے جلال اور اپنی بادشاہت کی وسعت کے لئے استعمال کر سکے۔

باب 66

تاکستان میں کام کرنے والے مزدور

متی 20:1-16

وفاداری سے خداوند کی خدمت کرنے والوں کے لئے اجر ہے۔ خداوند ہمیں آسمان پر مال جمع کرنے کی ترغیب اور اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ دنیوی مال و دولت کے ساتھ اس قدر لگاؤ اور دلچسپی پیدا نہ کرلیں کہ ہمارے لئے اپنا روپیہ پیسہ، مال و اسباب اور مال متاع خدا کی بادشاہی کے لئے دینا مشکل ہو جائے۔ پچھلے باب میں ہم نے دیکھا کہ دولت مند سردار کا یہی تو مسئلہ تھا۔ وہ خداوند کی پیروی کے لئے اپنی مال و دولت سے الگ نہ ہوسکا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ لوگ جو اس دُنیا میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہولیں گے اُنھیں آنے والے جہاں میں سو گنا ملے گا۔ (متی 19: 27-27) اگرچہ وفادار خادمین کے لئے آسمان پر اجر ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھنے کے خطرہ سے دوچار ہوسکتے ہیں کہ خداوند کے اُوپر فرض ہے کہ وہ ہمیں اُجر دے۔ خداوند یسوع مسیح نے یہاں پر اپنے شاگردوں کو اس رویہ سے متعلق تعلیم دی ہے۔

اس تمثیل میں خداوند یسوع مسیح نے آسمان کی بادشاہی کو اُس مالک سے تشبیہ دی ہے جو صبح سویرے مزدوروں کو لینے کے لئے گیا تاکہ اُس کے تاکستان میں کام کریں۔ اُسے کچھ آدمی مل گئے جو ایک دینار (اس دور کی رائج کرنسی) اُجرت پر کام کرنے کے لئے متفق ہو گئے۔

اُسی دن تقریباً نو بجے صبح مالک پھر سے باہر گیا اور اُسے بازار میں کچھ اور مزدور مل گئے جو کہ بالکل فارغ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اُنہیں کہا کہ وہ اُس کے تاکستان میں جا کر کام کریں۔ وہ اُنہیں دن بھر کے کام کی اُجرت دے گا۔ یہ مزدور بھی جا کر تاکستان میں اُن مزدوروں کے ساتھ کام

کرنے لگ پڑے جو گزشتہ تین گھنٹے سے وہاں پر کام کر رہے تھے۔

کچھ دیر کے بعد مالک پھر باہر نکلا، اب دوپہر کا وقت ہو چکا تھا۔ اُسے مزید کچھ مزدور مل گئے اُس نے اُنہیں بھی پہلے مزدوروں کے ساتھ کام کرنے کے لئے بھیجا۔ اسی طرح سہ پہر تین بجے اور پھر چھٹی ہونے سے ایک گھنٹہ قبل، شام چار بجے بھی اُسے کچھ مزدور مل گئے اُس نے اُنہیں بھی اپنے نخلستان میں کام پر لگا لیا۔ یکے بعد دیگرے مزدور آتے رہے اور پہلے مزدوروں کے ساتھ کام میں لگتے رہے۔

جب شام ہوئی تو مالک نے اپنے کارندہ سے کہا، تمام مزدوروں کو ایک جگہ فراہم کر کے اُنہیں اُن کی مزدوری ادا کر دے۔ جو سب سے آخر پر آئے تھے۔ سب سے پہلے اُنہیں اُجرت دی گئی۔ اُنہیں ایک دینار دیا گیا۔ جب اُن مزدوروں نے جو سب سے پہلے لگائے گئے تھے یہ دیکھا کہ اُنہیں ایک دینار ملا ہے تو خیال اور توقع کرنے لگے کہ اُنہیں زیادہ ملے گا کیوں کہ اُنہوں نے دن بھر دھوپ میں کام کیا اور سارا دن مشقت اُٹھائی۔ لیکن اُن کی سوچ اور توقع کے برعکس اُنہیں بھی صرف ایک دینار ہی ملا۔

یہ ساری صورتحال دیکھ کر وہ مزدور جو سب سے پہلے کام پر لگے تھے، بڑبڑانے اور شکایت کرنے لگے۔ آخری گھنٹہ کام کرنے والوں کو بھی وہی اُجرت ملی جو بارہ گھنٹے کام کرنے والے مزدوروں کو ملی تھی۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ اُن کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ مالک نے اُن مزدوروں کو یاد دلایا کہ وہ ایک دینار کے عوض دن بھر کام کرنے کے لئے رضامند ہوئے تھے۔ اُنہیں وہی ملا جو اُن کے ساتھ طے پایا تھا۔ وہ اُن کے ساتھ بے انصافی نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ وہ دوسروں کے ساتھی فیاض دلی سے پیش آ رہا تھا۔ دوسروں کو وہ ملا جس کے وہ مستحق نہیں تھے۔ مالک کو یہ حق حاصل تھا کہ جس کے ساتھ چاہتا فیاض دلی سے پیش آتا۔ اس تمثیل میں کچھ ناقابلِ فراموش زبردست قسم کے اسباق ہیں۔

اوّل۔ ہمارے لئے اُن برکات کے لئے حسد سے بھر جانا کس قدر آسان ہوتا ہے جو خدا نے دوسروں کو عطا کی ہوتی ہیں۔کیا کبھی ایسا ہوا کہ دوسروں کی روحانی نعمتیں دیکھ کر آپ کو رشک آنے لگا؟

کتنی ہی بار آپ نے چاہا کہ آپ کی خدمت بھی فلاں خادم کی طرح کامیاب اور پھل دار ہو؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بھائی کو زندگی میں تقریباً کوئی پریشانی نہیں اور ہم خدا پر خفا ہونے لگتے ہیں۔کیوں کہ اس نے ہماری زندگی کے حالات وواقعات کو اس سے قدرے مختلف انداز سے ترتیب دیا ہے۔کلیسیا میں کئی دفعہ مسائل اور مشکلات محض اس لئے سر اٹھانے لگتی ہیں کیوں کہ ہم نہیں چاہتے کہ خدا کسی کو کسی شخص سے زیادہ برکت اور عزت بخشے۔کرنتھس کی کلیسیا میں خدا کا کام اس لئے رُک گیا کیوں کہ وہ اپنا بہت زیادہ وقت انہی بحث ومباحثوں پر صرف کرتے تھے کہ کس کی نعمت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔(1 کرنتھیوں 12 باب)

اگر ہم خدا کو موقع نہ دیں کہ وہ جیسے چاہے اپنی نعمتوں کو بانٹے تو ہم کبھی بھی خدا کی بادشاہت میں وسعت لانے کا وسیلہ نہیں بن سکتے۔اپنی زندگیوں کے لئے خدا کے مقصد کو قبول کرنے کی بجائے اگر ہم اپنا وقت ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے گزاریں گے تو ہم کبھی بھی ترقی نہیں کر پائیں گے۔اس روّیے کا یہی مسئلہ ہے کہ یہ کسی دوسرے شخص کی برکت پر اظہار مسرت نہیں کر سکتا۔ہم اپنے بچوں میں بھی اس قسم کے روّیہ کو دیکھتے ہیں۔یہ تو ناپختہ ذہن کی علامت ہے۔جی ہاں جب ہمیں بھی وہی برکت نہیں ملی ہوتی جو ہم کسی دوسرے کی زندگی میں دیکھتے ہیں تو پھر ہمارے لئے خوش ہونا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔(یاد رکھیں قائن کے ہاتھوں ہابل کا قتل حسد کی وجہ سے ہوا تھا۔

مسرف بیٹے کی تمثیل میں بڑے بیٹے کو اپنے چھوٹے بھائی کے واپس آجانے پر کوئی خوشی نہ ہوئی۔کیوں کہ وہ اُن برکات کی وجہ سے حسد سے بھرا ہوا تھا جو باپ نے گھر سے باغی ہو جانے

والے چھوٹے صاحبزادے کو دیں تھیں۔ (لوقا 15:25-30)

ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے وسائل اور برکات اپنی مرضی کے مطابق جس کسی کو چاہے دے۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا کی برکات ہمارا حق نہیں بلکہ یہ تو اُس کی فیاض دلی اور بخشش ہیں۔ اس سلسلہ میں اُس کا رحم اور ترس بھی شامل ہوتا ہے۔ اگر خدا کسی پر رحم کرتا ہے اور کسی پر ترس کی نگاہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بے انصاف ہے۔

تصور کریں کہ آپ سڑک کنارے جا رہے ہیں، راستے میں آپ ایک بھکاری دیکھتے ہیں، سخاوت اور فیاض دلی کے خیال سے آپ جیب میں ہاتھ ڈال کر چند سکے نکال کر اُسے دیتے ہیں، قریب ہی دس اور بھکاری یہ سب کچھ دیکھ کر آپ سے یہ اُمید لگائے آپ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں کہ آپ اُنہیں بھی پہلے بھکاری جتنے سکے دیں گے۔

اگر آپ بعد میں آنے والے بھکاریوں کو پہلے بھکاری جتنے سکے نہیں دیتے تو کیا اس کا مطلب ہے کہ آپ بے انصاف ہیں؟ مزید دس بھکاریوں کے آجانے سے آپ کی سخاوت اور فیاض دلی کسی طور پر بھی اب گناہ کی صورت اختیار نہیں کرگئی۔ خدا بھی اسی طور سے اپنے لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔ وہ اس بات کا پابند نہیں کہ ہمیں کچھ دے لیکن فیاض دلی اور ترس کے ساتھ وہ دیتا ہے۔ تاکستان میں کام کرنے والے مزدوروں کا مالک کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں تھا بلکہ مسئلہ تو اُن کے اپنے ساتھ تھا۔ اُن کے دل تکبر، حسد اور رشک سے بھرے ہوئے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ دوسروں کو اُن سے زیادہ ملے۔ اس لئے وہ بڑبڑانے اور شکایت کرنے لگے۔ وہ اپنے بھائیوں کی زندگی میں خدا کی برکت دیکھ کر خفا ہو گئے۔

یہ تمثیل ہم پر واضح کرتی ہے کہ کس قدر ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حسد کو کوئی جگہ نہ دیں۔ انسانی دل سے متعلق یہ ایک زبردست کہانی ہے۔ تاکستان کی اس تمثیل میں ہم اپنے دل

کی تصویر دیکھتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خدا سے دُعا کریں کہ اُس تکبر، حسد اور رشک کو توڑ دے جو دوسروں کی زندگی میں الٰہی برکات دیکھ کر ہمیں خوش ہونے سے روکے رکھتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے کسی ایسے شخص سے اس بنا پر حسد کیا ہے کہ اُس کے پاس وہ کچھ ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے؟

☆۔اس تمثیل میں ہم اپنے دل کے رویہ کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ جو کچھ ہمیں خدا کی طرف سے ملتا ہے، اُس میں کس کتنا ہمارا حق ہوتا ہے اور کتنا ہمیں خدا کے رحم اور فضل کی بدولت ملتا ہے؟

☆۔اس بات کا فہم وفراست کہ جو کچھ ہمیں خدا سے ملتا ہے، ہمارا حق نہیں اُس کی بخشش ہے، کس طرح خدا کی نعمت و برکات کو دیکھنے کے انداز میں تبدیلی پیدا کرتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ آپ کو اپنی زندگی سے حسد اور رشک کے کڑوے بیج تلف کرنے کا فضل دے۔

☆۔چند لمحات کے لئے خدا کی دی ہوئی نعمتوں اور برکات کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔کیا آپ کی کلیسیا میں ایسے لوگ ہیں جنہیں خدا نے بڑی خاص نعمتوں اور برکات سے نوازا ہوا ہے؟ اُن برکات کیلئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

باب 67

یسوع اپنی مصلوبیت کی پیش گوئی کرتا ہے

متی 20:17-28 مرقس 10:32-45 لوقا 18:31-34 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح یروشلیم کی طرف سفر کر رہے تھے انہیں معلوم تھا کہ وقت قریب ہے۔ انہیں اپنی جان قربان کرنا ہوگی۔ اُس کے شاگرد ابھی تک پورے طور پر اس بات کو نہیں سمجھتے تھے کہ کیا ہونے والا ہے۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ کیوں اُسے مرنا پڑے گا۔ خداوند نے انہیں بتایا کہ جلد وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے، ان کی رفاقت اور شراکت ختم ہونے والی تھی۔

اس موقع پر یسوع اپنے شاگردوں کو الگ لے جا کر ان سے باتیں کرنے لگے۔ اُس نے انہیں بتایا کہ یروشلیم میں اُسے سردار کاہنوں اور شرع کے عالموں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ وہ اُس پر فتویٰ لگا کر اُسے موت کے حوالے کریں گے۔

غور کریں کہ اس نے اپنے آپ کو "ابن آدم" کہا۔ یہ لقب اُس کی بشریت کا ذکر کرتا ہے۔ وہ ایک معصوم بچے کے طور پر اس دُنیا میں آیا اور ہماری انسانیت کے مشابہ ہو گیا۔ اُس نے ایک انسان ہوتے ہوئے تمام دُکھ اُٹھائے، ہمارے دُکھوں اور دردوں کو محسوس کیا اور پھر ہمارے لئے اپنی جان قربان کر دی۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ بھی بتایا کہ سردار کاہن اور شرع کے عالم اُسے غیر قوموں کے حوالے کریں گے۔ اُسے ٹھٹھوں میں اُڑایا جائے گا، اُسے کوڑے مارے جائیں گے اور بالآخر وہ اُن کے ہاتھوں مصلوب کر دیا جائے گا۔ مقدس لوقا کے انجیلی بیان کے مطابق خداوند یسوع نے انہیں یہ بھی بتایا کہ یہ سب کچھ نبیوں کی پیش گوئیوں کی تکمیل کا حصہ ہے۔ تمام تفصیلات اور واقعات بنائے عالم سے خدا کے منصوبے کا حصہ تھے جو خدا نے اپنے کلام میں بھی

واضح طور پر بیان کیا ہے۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو یہ بھی بتایا کہ وہ تیسرے روز مردوں میں سے زندہ ہو جائے گا۔ قبر اُسے اپنے اندر نہ رکھ سکے گی۔ اُس نے موت کو خدا باپ کا منصوبہ سمجھتے ہوئے قبول کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگرچہ راہیں پُرخار اور کٹھن ہیں تو بھی یہ راہ فتح کی شاہراہ ہو گی۔ ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے کس طرح ایسے ہی اعتماد اور یقین کے ساتھ اپنی مشکلات کا سامنا کرنا ہے۔ ہر طرح کے حالات اور واقعات پر ہمارے خدا کا اختیار اور تسلط ہے۔ اِس دُنیا میں انسان ہمیں دُکھ دے سکتے اور ہمارے لئے پریشانیاں پیدا کر سکتے ہیں، حتیٰ کہ وہ ہمیں جان سے بھی مار سکتے ہیں لیکن وہ ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتے۔

کیونکہ خدا باپ ہماری طرف ہے اور ہماری طرف سے جنگ کرتا ہے اور ہر ایک چیز کو اپنے مقصد اور مرضی کے لئے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ آپ کیسی آزمائشوں اور مصائب سے دوچار ہیں؟ پُر اعتماد رہیں کہ خدا آپ کی طرف ہے۔ ابلیس کو کبھی موقع نہ دیں کہ وہ آسمانی باپ پر آپ کا اعتماد اور بھروسہ ختم کر دے۔

مقدس لوقا 18:34 میں ہمیں بتاتے ہیں کہ اگرچہ شاگرد یسوع کی باتیں سن رہے تھے تو بھی وہ ساری باتیں اُن کے سر سے گزر رہی تھیں۔ اُنہیں بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ کیا باتیں ہیں۔ اُنہیں اب یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یسوع کو مرنا ہے لیکن کیوں مرنا ہے اس بات کی اُنہیں کوئی سمجھ بوجھ حاصل نہ ہوئی تھی۔

شاگردوں نے یسوع کی یہ بات سنی کہ وہ تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھے گا لیکن یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو گا اُن کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ شاگردوں کے لئے یسوع کی باتیں اُن کے لئے ذہنی تذبذب اور اضطراب (پریشانی) کا باعث تھیں۔ جب سب کچھ یسوع کی باتوں کے مطابق ہو چکا تب اُنہیں ساری باتوں کی گہرے طور پر سمجھ آ گئی۔

جب خداوند یسوع شاگردوں سے باتیں کر رہے تھے تو زبدی کے بیٹوں (یعقوب اور یوحنا) کی ماں یسوع کے پاس آئی اور اُس سے ایک درخواست کی۔ مقدس مرقس تو یہ کہتے ہیں کہ یعقوب اور یوحنا نے از خود یسوع سے یہ درخواست کی تھی۔ تاہم یہ واضح نہیں کہ کس نے یسوع سے یہ درخواست کی۔ ہو سکتا ہے کہ یعقوب اور یوحنا اس درخواست کے لئے اپنی ماں کو یسوع کے پاس لائے ہوں۔ اس واقعہ سے پہلے، مائیں اپنے بچوں کو یسوع کے پاس لائیں تاکہ وہ انہیں برکت دے۔

اگرچہ شاگردوں نے اُن ماؤں کو اپنے بچے یسوع کے پاس لانے پر ڈانٹ پلائی تھی، لیکن یسوع نے یہی چاہا کہ وہ بچوں کو اُس کے پاس آنے دیں۔ یہاں پر یعقوب اور یوحنا کی ماں اپنے بالغ بچوں کو یسوع کے پاس لے کر آئی ہے۔ وہ اُس سے اعلیٰ قسم کی برکت چاہتی تھی۔

وہ یہ درخواست لے کر آئی کہ اُس کے بچے (یعقوب اور یوحنا) اُس کی بادشاہی میں عزت کا مقام حاصل کریں۔ شاید اُس کا یہ خیال ہو کہ خداوند یسوع مسیح کی بادشاہی زمین پر جسمانی طور پر قائم ہو گی جس میں اُس کے بچوں کو بااختیار عہدے / وزارتیں مل جائیں گی۔ اُس نے کہا کہ اُس کے بچے اُس کی بادشاہی میں اُس کے دائیں اور بائیں جانب تخت نشین ہوں۔

اتنی بڑی درخواست کرنے پر یسوع نے یعقوب اور یوحنا اور اُس کی ماں کو ڈانٹا نہیں۔

تاہم یسوع نے اُنہیں یہ ضرور کہا کہ وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ خداوند نے اُن سے پوچھا کیا وہ اُس پیالہ میں سے پی سکتے ہیں جو وہ پینے کو ہے۔ خداوند یسوع مسیح دُکھوں اور موت کا پیالہ پینے کو تھے۔ یہ کوئی عام موت نہ تھی، خداوند یسوع نے معصوم، بے گناہ اور کامل انسان ہوتے ہوئے بھی اس بھیانک موت کا سامنا کیا۔

یعقوب اور یوحنا نے خداوند یسوع کی بات کو سمجھے بغیر ہی کہہ دیا، ہاں وہ اُس پیالہ میں سے پی سکتے ہیں۔ وہ خداوند اور اُس کی عزت کے لئے موت کو بھی گلے لگانے کے لئے تیار تھے۔

وہ اس بات کو تفصیلی طور پر نہ سمجھ پائے کہ اس کی موت سے کیا مقصد پورا ہونا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کسی کو دائیں یا بائیں جانب بٹھانا اُس کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ اختیار صرف اور صرف آسمانی باپ کو حاصل ہے۔

جب شاگردوں نے یہ درخواست سنی تو وہ ناراض ہوئے۔ وہ اس لئے برہم (خفا) تھے کیوں کہ اُنہیں احساس ہوا کہ وہ باقی شاگردوں سے آگے بڑھ جانا چاہتے ہیں۔ پچھلے باب میں ہم نے تاکستان میں کام کرنے والے مزدوروں کا ردِعمل دیکھا جب آخر میں کام پر لگائے جانے والے مزدوروں کو بھی وہی معاوضہ ملا جو دن بھر بوجھ اُٹھانے اور کام کرنے والے مزدوروں کو ملا۔ یہاں پر پھر ہم ویسا ہی ردِعمل دیکھتے ہیں۔

یوں لگتا ہے جیسے شاگردوں میں ایک مقابلہ بازی جاری تھی۔ وہ یعقوب اور یوحنا کی درخواست پر ناراض ہوئے۔ جب یسوع نے دیکھا کہ اُس کے شاگرد آپس میں اس بات پر اُلجھ پڑے ہیں تو اُنہیں اپنے پاس جمع کر کے ایک سبق سکھایا۔ خداوند نے اُن کی توجہ اس بات پر مبذول کروائی کہ کس طرح غیر قوموں کے سردار اُن پر حکم چلاتے اور امیر اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔

خداوند نے اُنہیں بتایا کہ آسمان کی بادشاہی میں جو بڑا بننا چاہتا ہے سب کا خادم بنے۔ خداوند نے اُنہیں اپنی مصلوبیت کی مثال پیش کی۔ خداوند سب کا خادم بنا۔ وہ جان دینے تک وفادار رہا اور پھر اُسے وہ نام بخشا گیا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔

خدا کی بادشاہی میں سرفرازی کا مقام خادم بن کر خدمت کرنے میں پنہاں ہے۔ خداوند یسوع کی موت اور زندگی سے یہ بات بڑے واضح طور پر منعکس ہوتی ہے۔ وہ خدمت کروانے کے لئے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لئے آئے۔ اگر یعقوب اور یوحنا نے آسمان کی بادشاہی میں عزت کا مقام حاصل کرنا تھا تو اُنہیں بھی اپنے آپ کو سب کا خادم بنانا تھا۔ حقیقی انکساری اور عاجزی کی شاہراہ ہی سرفرازی کی منزل کی طرف جاتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند یسوع مسیح کی موت کی پیش گوئی بہت عرصہ قبل نبیوں نے کی تھی۔ حالات وواقعات پر خدا کے اختیار کے تعلق سے ہمیں یہاں پر کیا سیکھنے کو ملتا ہے؟ جن حالات وواقعات کا آج آپ کوسامنا ہے،ان کے تعلق سے آپ کو کیا حوصلہ ملتا ہے؟

☆۔اس حصہ میں ہم بڑی درخواستیں خداوند کے حضور لانے کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں جن کے جواب حاصل کرنے کیلئے ہم تیار بھی نہیں ہوتے؟ کیا آپ نے بھی کوئی ایسی درخواست خدا کے حضور پیش کی ہے؟

☆۔کسی لقب / خطاب کو میراث میں لینے اور محنت کر کے حاصل کرنے میں کیا فرق ہے؟ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا اس قدر اہم کیوں ہے کہ اُسے یہ خطاب میراث میں بھی ملا اور اس نے محنت سے بھی حاصل کیا؟

☆۔خدا کی بادشاہی میں حقیقی طور پر بڑا بننے کا کون سا راستہ ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کو پیش آنے والے حالات و واقعات پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ آپ کو ہر طرح کے تکبر سے رہائی دے اور آپ کو اپنی مانند حلیم اور فروتن بنائے۔

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ صلیبی موت کی حقیقت بھی اُسے ضرورت مندوں کی خدمت سے نہ روک سکی۔خداوند سے دُعا کریں تا کہ آپ بھی اُس جیسے خادم بن جائیں۔

☆۔ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ نے کسی عزت کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے اپنے کسی بھائی یا بہن سے مقابلہ بازی کی ضرورت محسوس کی۔

باب 68

برتمائی

متی 20:29-34 مرقس 10:46-52 اور لوقا 18:35-43 پڑھیں

اس حوالہ کے مطابق خداوند یسوع یریحو کے علاقہ میں ہیں۔ دوران سفر خداوند یسوع کے پیچھے ایک بہت بڑی بھیڑ چلی آرہی ہے۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ جب یسوع جا رہے تھے تو وہاں سڑک کنارے دو اندھے شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ (متی 20:30) مقدس مرقس اور مقدس لوقا تو ایک ہی شخص کا بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ وہاں پر دو آدمی بھی تھے تاہم ہماری توجہ کا مرکز ایک ہی شخص ہے۔ مقدس مرقس ہمیں اس اندھے آدمی کے بارے میں قدرے تفصیل کے ساتھ بتاتے ہیں۔ اُس کا نام برتمائی تھا۔ اُس کے نام کا مطلب ہے "تمائی کا بیٹا"

مقدس مرقس خاص طور پر اُس آدمی اور اُسکے باپ کے نام کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ یہ بات بڑی دلچسپی کی حامل ہے کہ "تمائی" عبرانی کے اُس لفظ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے آلودہ، ناپاک اور گندہ۔ برتمائی آلودہ شخص کا بیٹا ہے۔ کیا اُس شخص کے اندھے پن، اُس کے باپ کے نام اور اُس کے کردار میں کوئی تعلق پایا جاتا ہے؟ یاد رہے کہ بائبل کے دور میں نام بڑی اہمیت کے حامل ہوتے تھے۔ کوئی تو وجہ ہوگی کہ اس کے باپ کو "ناپاک" کہا جاتا تھا۔

جب خداوند یسوع مسیح پاس سے گزرے تو وہ شخص چلانے لگا۔ "اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر" (مرقس 10:47) اُس نے یسوع کو ابن داؤد کہہ کر مخاطب کیا۔ یسوع کو اس طرح سے مخاطب کرنے سے برتمائی نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اُس پر ایمان رکھتا ہے کہ وہی مسیح ہے جو داؤد کی نسل سے آنے والا تھا۔ برتمائی نے یسوع سے درخواست کی کہ وہ اُس پر رحم کرے۔ اُس نے اپنے اندھے پن کو ایک دُکھ اور تکلیف کے طور پر دیکھا اور یسوع سے رحم کی

انجیل کی۔

جب برتمائی اپنی شفا کے لئے فریاد کر رہا تھا تو بھیڑ کا ردِعمل کیا تھا، اس پر غور کرنا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ بھیڑ میں سے لوگوں نے اُسے ڈانٹ کر چپ رہنے کے لئے کہا۔ جس قدر وہ اُسے ڈانٹتے تھے، اُسی قدر وہ اور زیادہ چلاتا تھا۔ یہ بات کس قدر دلچسپی کی حامل ہے کہ بھیڑ برتمائی کو خاموش کرنا چاہتی تھی۔ لوگ تو ہر وقت یسوع کے پاس شفا پانے کیلئے آتے رہتے تھے۔ کیوں بھیڑ اسی شخص کو پیچھے دھتکار رہی تھی؟

کیا ممکن ہے کہ اس کے نام کے سبب سے اُسے روکا جا رہا تھا؟ وہ ایک ''ناپاک'' شخص کا بیٹا تھا۔ کیا اُن کے خیال کے مطابق وہ اس لائق نہیں تھا کہ یسوع کی توجہ حاصل کر سکے؟ کیا اُنہیں اُس کی موجودگی سے گھن آرہی تھی؟ کیا اُنہوں نے اُسے ناپاک اور آلودہ شخص کے طور پر دیکھا؟ برتمائی نے دھتکارے جانے کے باوجود حوصلہ نہ ہارا، حالانکہ بھیڑ اُسے خاموش کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ یسوع کو پکارنے میں ثابت قدم رہا۔ اُس نے جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے یسوع کو پکارنا جاری رکھی۔

وہاں پر موجود ہجوم کسی طور پر بھی اُس کی حمایت اور مدد نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ وہ بھیڑ تو اُس کی حوصلہ شکنی کر رہی تھی تو بھی اُس نے ہمت نہ ہاری اور یسوع کو پکارتا رہا۔

آج ہمیں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے جو دُعا میں اُس وقت تک ثابت قدم رہیں جب تک خداوند کی طرف سے اُن کی دُعا کا جواب نہ مل جائے۔ برتمائی کی ثابت قدمی اور استقلال نے اپنا ہدف حاصل کر لیا۔ خداوند یسوع مسیح رُکے اور برتمائی کو بلا بھیجا۔ کوئی شخص اُس کے پاس گیا اور کہا ''خاطر جمع رکھ! اُٹھ وہ تجھے بلاتا ہے۔'' (مرقس 10:49)

اس سے ہم سمجھتے ہیں فرطِ جذبات سے برتمائی کا دل شکستہ اور آنکھیں پرنم ہو گئی ہوں گی۔ وہ اپنی حالت پر رنجیدہ تھا۔ وہ اس بوجھ کے ساتھ یسوع کو پکارے جا رہا تھا کہ اگر یسوع نے اُسے

شفا نہ دی تو پھر اُس کے لئے کوئی اور اُمید باقی نہیں ہے۔ جب اُس نے یہ سنا کہ یسوع اُسے بلا رہا ہے، اُس کی روح میں ایک دم تازگی آ گئی۔

مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ اُس نے اپنا کپڑا ایک طرف پھینکا اور یسوع کے پاس چلا آیا۔ کیا اس بات کی بھی کوئی اہمیت ہے کہ اُس نے اپنا کپڑا ایک طرف پھینک دیا؟ چونکہ وہ ایک بھکاری تھا۔ اس لئے اُس کے پاس اُس کپڑے کے سوا اور کیا ہوگا؟ تو بھی جب اُس نے سنا کہ یسوع اُسے بلا رہا ہے تو اُس نے اپنا کپڑا ایک طرف پھینکا اور فوراً یسوع کی طرف بڑھا۔ اُس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس کپڑے کو سنبھالتا۔ اس کپڑے سے بڑھ کر بھی کوئی اہم کام تھا جو اس نے بلا تاخیر کرنا تھا۔

اگرچہ وہ کپڑا اُس کی چند ایک چیزوں میں سے ایک تھا تو بھی یسوع کے پاس آنے کے لئے اس نے اُسے وہاں پر پھینک دیا۔ یہاں صورتحال ہمیں اُس مالدار شخص کے رویے سے قطعی مختلف نظر آتی ہے جو اپنا مال متاع چھوڑ کر یسوع کے پیچھے چلنے کے لئے راضی نہ ہوا تھا۔

یسوع نے اُس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ اُس کے لئے کرے۔ اُس نے یسوع سے کہا کہ وہ دیکھنا چاہتا ہے۔ یسوع نے اس پر ترس کھا کر اُس کی آنکھوں کو چھوا۔ یسوع نے اُس سے کہا ''جا تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا۔'' (مرقس 52:10) اُسی لمحہ اُس کی آنکھیں کھل گئی اور وہ خدا کی ستائش کرنے لگا، وہاں پر موجود لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گئے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یسوع نے برتمائی کے ایمان کا ذکر کیا۔ یسوع پر ایمان ہی اُس کی شفا کا باعث ہوا۔ جب سب لوگوں نے اُسے خاموش کرنے کی کوشش کی، برتمائی خداوند یسوع کو پکارتا رہا۔ اُس وقت تک وہ چلاتا رہا جب تک اُسے یسوع کی طرف سے کوئی جواب نہ مل گیا۔ ہمیں آج بھی ایسے ہی ایمان کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے اردگرد کے لوگوں نے اُسے کہا کہ چپ رہے۔ لیکن اس کے دل نے لوگوں کی نہ مانی۔

شاید لوگوں کا یہ خیال تھا کہ وہ اس لائق نہیں لیکن تو بھی وہ آگے بڑھا۔ اُس کا یہ بھی ایمان تھا کہ خواہ دوسرے رد کردیں یسوع تو اُسے قبول کرے گا۔ جب اُس نے سنا کہ یسوع اُسے بنام بلا رہا ہے تو وہ اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ کر آگے بڑھا۔ برتمائی نے ہمیں یسوع کی پیروی کا کیسا عمدہ نمونہ دیا ہے!

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ کے معاشرے میں ایسے لوگ ہیں جو غیر مستحق سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کون لوگ ہیں؟ یہ حوالہ ہمیں اُن کے لئے خدا کی محبت کے بارے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔یہاں پر ہم غیر متزلزل (ثابت قدم اور قائم رہنے والا) ایمان کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔کیا آپ نے خداوند کے حضور بعض مناجات پیش کرنا محض اس لئے بند کر دی ہیں کیوں کہ فوری جواب نہ آیا؟

☆۔کیا آپ نے کبھی اپنے آپ کو اس لائق ہی نہ سمجھا کہ آپ خداوند کے حضور آ کر اپنی درخواستیں اور مناجات پیش کرنے کے قابل ہیں؟ یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

چند ایک دعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو برتمائی کی طرح غیر متزلزل ایمان عطا کرے۔

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اگرچہ ہم غیر مستحق ہیں تو بھی وہ ہماری دُعائیں اور مناجات سنتا ہے۔

☆۔خدا سے معاشرے کے دھتکارے اور رد کئے ہوئے لوگوں کیلئے ترس بھرا کشادہ دل مانگیں

باب 69

زکائی

لوقا 19: 1-10

خداوند یسوع مسیح یروشلیم جاتے ہوئے یریحو سے گزر رہے تھے۔ یریحو میں اُن کی ملاقات زکائی نامی ایک شخص سے ہوئی۔ وہ ایک محصول لینے والا تھا۔ بہت سی اور چیزیں بھی ہیں جو میں اس شخص کے تعلق سے اپنے سامنے رکھنا ہوں گی۔

اوّل۔ یسوع کے دور میں محصول لینے والے سب سے زیادہ نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ رومی حکومت کے لئے روپیہ پیسہ اکٹھا کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے زائد رقم ہتھیا لیتے تھے اور پھر اضافی رقم اپنی جیب میں ڈال لیتے تھے۔ عموی طور پر رومی حکومت انہیں اس حرکت پر کچھ بھی نہیں کہتی تھی۔ حکومت کی دلچسپی صرف اس بات میں تھی کہ لوگ اپنا ٹیکس ادا کریں۔

دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ زکائی محض محصول لینے والا نہیں بلکہ محصول لینے والوں کا سردار تھا۔ یہودی لوگ اُس سے تو اور بھی زیادہ نفرت کرتے ہوں گے۔ وہ بڑا دولت مند شخص تھا۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس نے لوگوں سے کس قدر زیادہ لوٹ مار کی ہوگی۔ کس قدر دھوکہ دہی اور چوری چکاری سے مال بنایا ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس دور کے یہودی لوگوں کے ذہنوں میں ایسے لوگوں کے لئے بڑی تلخی اور کڑواہٹ پائی جاتی تھی۔

تیسری قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ زکائی نام عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے۔ ''خالص'' وہ لوگ جو اُس دور میں اُس کے نام کا مطلب سمجھتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ یہ تو سراسر ریاکاری ہے۔ اُس کا نام تو ''خالص'' تھا لیکن اس کا طرزِ زندگی، خالص پن سے بہت دُور تھا۔ وہ تو معاشرے کے انتہائی بدعنوان لوگوں میں سے ایک تھا۔

ہم تیسری آیت میں دیکھتے ہیں کہ زکائی یسوع کو دیکھنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کون یسوع ہے۔ اُس نے یسوع کے بارے سن رکھا تھا لیکن اُس کے تعلق سے کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ وہ یسوع کو دیکھنے میں اس قدر دلچسپی رکھتا تھا کہ اُس بھیڑ سے آگے دوڑ کر گولر کے ایک درخت پر چڑھ گیا۔ تا کہ جب یسوع وہاں سے گزرے تو وہ اُوپر سے اُسے دیکھ سکے۔ اُسے یسوع کو دیکھنے کا بڑا تجسس تھا کہ جس کے تعلق سے ہر آدمی باتیں کر رہا ہے وہ کیسا شخص ہے۔

جب یسوع اُس درخت کے پاس سے گزرے جہاں پر زکائی چڑھا ہوا تھا۔ یسوع وہاں پر رُکے اور اُوپر دیکھ کر زکائی کا نام لے کر اُسے پکارا، اور کہا کہ آج اُسے اُس کے گھر جانا ضرور ہے۔ پانچویں آیت میں ہمارے سمجھنے کے لئے بہت سی چیزیں ہیں۔

خداوند یسوع اُسی درخت کے نیچے آ کر رُکے۔ زکائی کا نام لے کر اُسے بلایا، یسوع زکائی کو بھی جانتے تھے اور اُس کے نام سے بھی واقف تھے۔ زکائی کے گھر میں یسوع اور اُس کے شاگردوں کے لئے جگہ تھی وہ یروشلیم کی طرف سفر کرتے ہوئے وہاں کچھ دیر کے لئے قیام وطعام (آرام اور کھانا پینا) کے لئے رُک سکتے تھے۔ یسوع اس شخص کے تعلق سے بھی کچھ جانتے تھے۔

پانچویں آیت بتاتی ہے کہ یسوع کو اُس کے گھر جانے کی ضرورت تھی۔ اس کی بھی ایک عملی وجہ ہے۔ زکائی ایک امیر آدمی تھا۔ وہ اُن کی مہمان نوازی کر سکتا تھا۔ اس محصول لینے والے کے گھر میں یسوع کے جانے کا ایک اور بھی گہرا مقصد تھا۔ یوں لگتا ہے کہ یسوع اس زکائی کے تعلق سے اپنے آسمانی باپ کے دل میں موجود منصوبے اور مرضی سے واقف تھے۔ باپ ہی نے یسوع کی راہنمائی کی تھی کہ وہ اس کے گھر جائے۔ یسوع کو معلوم تھا کہ آسمانی باپ اس زکائی کے تعلق سے ایک خاص اور اعلیٰ منصوبہ رکھتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح کے لئے انتہائی ضروری تھا کہ وہ آسمانی باپ کی ہدایت و راہنمائی کے لئے

حساس ہو۔ اُس دن اتنی بڑی بھیڑ میں سے صرف اور صرف زکائی اپنے دل سے خداوند کی طرف رجوع لایا۔ اگر ہم اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتے رہیں گے تو ہم خدا کے منصوبوں کے تعلق سے بڑی طرح ناکام ہو جائیں گے۔ لازم ہے کہ ہمارے سینے میں خدا کا دل دھڑکے۔ ہمارے سر میں خدا کی عقل کام کرے۔

ہم اُس کی راہنمائی اور ہدایت کو سمجھیں اور جانیں۔ یہ حقیقت کے اُس دن یسوع نے زکائی سے کہا کہ "مجھے تیرے گھر جانا ضرور ہے" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یسوع کو معلوم تھا کہ آسمانی باپ زکائی کے تعلق سے کوئی خاص مقصد رکھتا ہے۔

زکائی یسوع کی آواز سنتے ہی فوراً درخت سے نیچے اتر آیا۔ اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ اُسے یہ موقع مل گیا کہ وہ یسوع اور اُس کے شاگردوں کو اپنے گھر لے جا کر اُن کی مہمان نوازی کرے۔ جب بھیڑ نے یہ سب کچھ دیکھا تو زکائی کے لئے اُن کے دلوں میں چھپی نفرت ظاہر ہونا شروع ہو گئی۔ "وہ تو ایک گناہگار شخص کے ہاں جا اُترا۔" (لوقا 7:19) انہیں یہ بات انتہائی ناگوار گزری کہ یسوع ایک گناہ گار کے ہاں مہمان بن گئے ہیں۔ انہوں نے یسوع پر الزام تراشی کی۔ زکائی اور اُس کی محصول لینے والی ٹیم کے سبب سے وہ لوگ دھوکہ کھا گئے۔

زکائی بھی جانتا تھا کہ لوگ طرح طرح کی باتیں بنا رہے ہیں۔ اُسے معلوم تھا کہ معاشرہ اُسے کس نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے یہ بھی سمجھ تھی کہ وہ غلط شخص ہے۔ اُس روز خدا کے روح نے اُس کے دل پر بڑے زوردار طریقہ سے جنبش کی۔

یسوع کی موجودگی میں، زکائی کا دل شکستہ ہو گیا۔ اُسے اپنے سارے گناہ یاد آنے لگے۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ ان گناہوں کے تعلق سے اُسے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ ضرورت نہیں تھی کہ کوئی اُسے بتائے کہ اُسے اپنے گناہوں کے تعلق سے کیا کرنا ہے۔ خدا کا روح اُس کے دل سے کلام کر رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس نے کس قدر دھوکہ دہی اور ہوشیاری سے لوگوں سے مال و

دولت اکٹھی کی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ سارے معاملات درست نہیں کرے گا اُسے کوئی سکون نہ ملے گا۔ اُس روز روح القدس کی قائلیت میں، زکائی نے کھڑے ہو کر اس بات کا اعلان کیا کہ "میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر کسی سے ناحق کچھ لیا ہے تو اُسے بھی چوگنا ادا کرتا ہوں۔"

موسیٰ کی شریعت اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ اگر کوئی شخص کسی کا کوئی نقصان کرے تو وہ اُس کا ہرجانہ ادا کرے اور اُس کے ساتھ پانچواں حصہ اور ملا کر دے۔

ہم گنتی کی کتاب میں پڑھتے ہیں۔

"بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی مرد یا عورت خداوند کی حکم عدولی کر کے کوئی ایسا گناہ کرے جو آدمی کرتے ہیں اور قصوروار ہو جائے۔ تو جو گناہ اُس نے کیا ہے۔ وہ اُس کا اقرار کرے اور اپنی تقصیر کے معاوضہ میں پورا دام اور اُس میں اُس کا پانچواں حصہ اور ملا کر اس شخص کو دے جس کا اُس نے قصور کیا ہے۔" (گنتی 5:6-7)

یہودی شریعت تو اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ معاوضہ میں پانچواں حصہ شامل کیا جائے۔ لیکن رومی قانون صرف چوتھے حصہ کا تقاضا کرتا تھا۔ زکائی یہاں پر رومی قانون کی تابعداری کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ زکائی کوئی آسان راستہ تلاش کرنے کے چکر میں نہیں تھا۔ وہ پورے دل سے معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار تھا۔ یہاں پر ایسا شخص کھڑا تھا جسے اس بات کا مکاشفہ مل گیا کہ دنیوی مال متاع اور روپیہ پیسہ کبھی بھی اُس کے لئے تسلی اور اطمینان کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اُسے اپنے ہر ایک مسئلہ کا حل یسوع میں مل گیا جو کہ دولت کی بہتات اُس کے لئے خرید نہ سکی۔

جب اُس کی ملاقات یسوع سے ہوئی تو دولت کی کشش کی گرفت ڈھیلی ہونا شروع ہو گئی۔ اُس نے ساری زندگی روپیہ پیسہ کمانے میں صرف کی تھی۔ اب اُسے روپے پیسے سے بڑھ کر کوئی چیز مل گئی تھی۔ نجات اُس کے گھر میں آئی تھی۔ (لوقا 9:19) خدا کی قدرت سے ایک زندگی یکسر بدل

گئی۔ جو کچھ زکائی کی زندگی میں واقع ہوا تھا۔ یسوع کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے وہاں پر موجود لوگوں کو اپنے دُنیا میں آنے کا مقصد بتایا۔ "میں کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے آیا ہوں۔"

یہاں پر ہماری زندگی کے لئے کچھ عملی اسباق بھی پائے جاتے ہیں۔ پہلی بات جو ہمارے لئے توجہ کا باعث ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ کس طرح خدا کا روح زکائی کو توبہ اور اُن لوگوں کے ساتھ صلح کے مقام پر لایا جنہیں اس نے لوٹا اور دھوکہ دیا تھا۔ جب تک زکائی سارے معاملات درست نہ کر لیتا معاشرے میں اس کی کوئی گواہی قائم نہیں ہونا تھی۔ جو کچھ اُس نے لوٹا تھا اگر وہ واپس نہ کرتا تو لوگوں نے اُسے قبول ہی نہیں کرنا تھا۔ وہ لوگوں کے سامنے یسوع کی باتیں بھی کر سکتا تھا لیکن اس سے کچھ فرق نہیں پڑنا تھا۔

جب تک لوگوں کے ساتھ تعلقات درست نہ ہوتے، لوگوں نے اُسے ایسے شخص کے طور پر ہی دیکھنا تھا جو لوگوں سے دھوکہ دہی سے روپیہ پیسہ حاصل کرتا ہے اور ناجائز طور سے مال بناتا ہے۔ جب زکائی اپنی دولت سے دستبردار ہو گیا اور جو کچھ لوگوں سے ناحق لیا تھا اُس کے ساتھ چار گنا زیادہ دیا تو یہ رکاوٹ بھی ٹوٹ گئی۔ اب وہ اپنے نام کے مطابق پکارے جانے کا حقیقی طور پر مستحق تھا۔ اب اُسے واقعی 'خالص' شخص کے طور پر دیکھا جانے لگا۔ لوگ اب اُسے ایسے شخص کے طور پر دیکھ رہے تھے جو اس طور سے خدا کا طالب ہوا کہ اپنا سب کچھ ترک کر دیا۔ اب وہ کسی کا مقروض نہیں تھا۔ اب لوگ اس کی عزت کرتے اور اُس کی بات بھی سنتے تھے، معاشرے میں اُس کا میل جول اور لین دین بحال ہو گیا۔

اُس کی موجودہ معاشرتی زندگی، کردار اور رویے پہلے سے قطعی مختلف ہو چکے تھے۔ کئی دفعہ ہمارا ماضی ہماری زندگی اور گواہی میں بہت بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اپنے معاشرے اور گردونواح کے لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے کا خیال دل میں لائیں۔ ہمیں

اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اپنے تعلقات اور معاملات درست کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک اور چیز جو ہمیں یہاں پر دیکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ جب ہم خدا کی راہنمائی اور ہدایت کے مطابق چلتے ہیں تو پھر بڑے زبردست کام ہوتے ہیں۔ یسوع نے اس سارے واقعہ میں کوئی بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ اس نے زکائی کو کچھ کرنے کے لئے قائل نہیں کیا۔ یہاں پر کوئی ایسا بیان نہیں ملتا کہ یسوع نے زکائی کے طرز زندگی اور دولت کے تعلق سے کوئی بات کی ہو۔ بالکل عیاں ہے کہ خدا کا روح ہی وہاں پر گہرے طور پر جنبش کر رہا تھا۔

یسوع نے صرف خدا باپ کی راہنمائی میں میں چلتے ہوئے پیش قدمی کی تھی۔ باقی سارا کام تو خدا کے روح کا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ خدا ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جو اس کی راہنمائی میں جا کر اس پھل کو جمع کریں جو اس نے ان کے لئے تیار کیا ہے۔ کئی دفعہ ہم نے ایسے پھل کو جمع کرنے کی کوشش کی جو پکا ہوا نہیں تھا۔

اگر ہم خدا کی آواز کے شنوا ہوں تو پھر وہ ہمیں دکھائے گا کہ وہ کون سے لوگ ہیں جنہیں وہ ایک بڑے کام کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اگر ہم اس کی ہدایت اور راہنمائی کے مطابق چلیں تو پھر ہمیں شخصی طور پر اس بات کا تجربہ ہوگا کہ خدا کا روح کیا کر سکتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات درست کرنے کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ اپنی خدمت میں خداوند کی راہنمائی کے لئے حساس ہونا کس قدر اہم ہے؟

☆۔ اس سے پہلے کہ آپ مسیح کے نام سے دوسروں کی خدمت کے لئے آزاد ہو سکیں کیا آپ کی زندگی میں ایسی چیزیں ہیں جس سے آپ کو آزاد ہونے کی ضرورت ہے؟ کیا آپ کا دل خدا کے حضور پاک اور خالص ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں تاکہ آپ کی زندگی کا وہ حصہ آپ پر ظاہر کرے جہاں تصحیح (درستگی) کی ضرورت ہے۔

☆۔ خداوند سے تابعداری کے لئے قوت مانگیں اور دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات اور معاملات درست کرنے کے لئے جرأت اور دلیری پانے کے لئے دُعا کریں۔

☆۔ ایسے وقتوں کے لئے خداوند سے معافی مانگیں جب آپ اس کی راہنمائی میں خدمت کرنے میں ناکام رہے۔ اپنی زندگی اور خدمت میں خداوند کی راہنمائی کے لئے گہرے طور پر حساس ہو جانے کے لئے خداوند سے درخواست کریں۔

☆۔ ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ یہ محسوس نہ کر سکے کہ خدا سخت دل گناہ گار زندگی میں کام کر سکتا ہے۔ چند لمحات کے لئے کسی ایسے شخص کے لئے دُعا مانگیں جو آپ کے خیال میں پورے طور پر گناہ آلودہ طرز زندگی میں جکڑا ہوا ہے۔ خداوند سے دُعا کریں کہ اُسے شکستہ دل کرے۔

باب 70

اشرفیوں کی تمثیل

لوقا 19:11-28

جب خداوند یسوع مسیح زکائی کے گھر میں تھے تو اُنہوں نے وہاں پر موجود لوگوں کو اپنے دُنیا میں آنے کا مقصد بتایا۔

اُنہوں نے اپنی گفتگو کے اختتام پر لوگوں کو یہ بتایا، کہ وہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کے لئے آیا ہے۔(لوقا 19:10) ایسے لوگوں کی نجات اُس کی موت کا تقاضا کرتی تھی۔ جب وہ شہر یروشلیم کے قریب پہنچا تو سمجھ گیا کہ اُس کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ جونہی وہ شہر کے قریب پہنچا تو بھیڑ نے محسوس کیا کہ اب کچھ ہو کر رہے گا۔ وہ توقع کر رہے تھے کہ یسوع اپنی سلطنت قائم کر کے تخت نشین ہو گا۔

خداوند یسوع مسیح اُن کے خیالات اور تصورات سے واقف تھے، پس اُنہوں نے اُس بھیڑ کو یہ تمثیل سنائی۔ ایک امیر آدمی دُور دراز کے ملک کو چلا تا کہ بادشاہی حاصل کر کے پھر آئے۔ روانہ ہونے سے پہلے، اُس نے اپنے دس نوکروں کو اپنے پاس بلا کر اُن میں سے ہر ایک کو ایک اشرفی دی۔ ایک اشرفی تین دن کی مزدوری کے برابر ہوتی تھی۔ ظاہر ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے اُس نے گھر سے دُور رہنا تھا۔ مالک نے نوکروں سے کہا کہ وہ اُس کے واپس آنے تک اُس کی رقم سے کاروبار کریں۔

جتنے وہاں پر موجود تھے خداوند یسوع کی بات کو نہ سمجھے۔ اِس بات کو اِس کے گہرے معنی اور مفہوم میں دیکھنا مفید ہو گا۔ خداوند یسوع ہی وہ امیر آدمی ہے جو بادشاہی حاصل کرنے کے لئے گیا۔ اگرچہ خداوند یسوع تو ازل سے ابد تک بادشاہ ہے۔ جان دینے تک وفادار رہنے سے، اُس

نے سب پر ظاہر کر دیا کہ وہ اُس عزت اور جلال کے لائق ہے۔ مکاشفہ 5 باب آسمان پر ایک بڑے جشن کا سماں بیان کرتا ہے۔

یہاں پر یسوع کو (جو ذبح کیا ہوا برّہ ہے) ایک طومار دیا گیا جس میں بنی نوع انسان کے لئے اُس کا منصوبہ اور مقاصد تحریر تھیں۔ صرف وہی اس لائق نکلا کہ اُس طومار کو کھول سکے۔ کیوں کہ اُسی نے ہر ایک قوم اور ہر ایک قبیلہ سے مردوں اور عورتوں کو خدا کے لئے خرید لیا۔ آئیں سنیں کہ آسمان پر ذبح کئے ہوئے برّہ کے لئے کون سا گیت گایا جا رہا ہے۔

''تو ہی اس کتاب کو لینے اور اُس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے۔ کیوں کہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔ اور اُن کو ہمارے خدا کے لئے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا۔ اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں۔'' (مکاشفہ 5:9-10)

کیا مذکورہ حوالہ اس بات کی تصویر کشی نہیں کہ جب یسوع زمین پر اپنا وقت گزار کر واپس آسمان پر گئے تو کیا ہوا؟ فرشتگان نے آسمان پر ستائش اور شکر گزاری کرنا شروع کر دی۔

بطور خداوندوں کا خدا اور بادشاہوں کا بادشاہ اُس کی تعظیم کی گئی۔ ایک لحاظ سے مذکورہ تمثیل اس بات کو بھی بیان کرتی ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے تمثیل کا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا، جیسے بادشاہ کی رعایا اُس سے نفرت کرتی تھی۔ اُنہوں نے ایک وفد اُس کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ وہ نہیں چاہتے کہ وہ اُن کا بادشاہ ہو۔ یسوع کے دور کے لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اُس پر فتویٰ لگا کر اُسے مصلوب کر دیا۔ جیسے جیسے یسوع کی آمد قریب آ رہی ہے، ہم یسوع اور اُس کے مقاصد کو اور بھی رد ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ بہت سے ایسے لوگ اُٹھیں گے جو اُس کے لوگوں کو ٹھٹھوں میں اڑائیں گے اور یسوع کے پیروکاروں پر ظلم و ستم ڈھائیں گے۔

جب بادشاہ واپس لوٹا تو اُس نے اپنے اُن نوکروں کو بلا بھیجا جنہیں اُس نے دس اشرفیاں دیں

تھیں تا کہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے اُس رقم سے کیا لین دین کیا ہے۔ نوکر اپنے مالک کے قریب آئے ، پہلے نوکر نے قریب آ کر کہا کہ اُس نے ایک اشرفی سے دس مزید اشرفیاں کمائی ہیں۔ مالک نے اُس کی وفاداری کی تعریف کرتے ہوئے اُسے کہا چونکہ وہ اُس کے اعتماد پر پورا اترا ہے اس لئے اُسے دس شہروں کا اختیار دیا جاتا ہے۔ دوسرے نوکر نے بھی بتایا کہ اُس نے مزید پانچ اشرفیاں کمائی ہیں۔ مالک نے اُسے بھی پانچ شہروں کا اختیار سونپ دیا۔

تیسرا نوکر مالک کی دی ہوئی اشرفی واپس لایا جو اُس نے کپڑے میں لپیٹ کر کہیں چھپا دی تھی۔ اُس نے مالک سے کہا کہ وہ بیوقوفی اور کم فہمی سے اُسے کاروبار میں لگا کر ضائع کرنے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا، پس اُس نے اُسے اس خیال سے کہیں چھپا دیا کہ ضائع نہ ہو جائے۔ آئیں لوقا کی کتاب میں مالک کے ردعمل کو دیکھیں۔

"اس نے اُس سے کہا، اُے شریر نوکر میں تجھ کو تیرے ہی منہ سے ملزم ٹھہراتا ہوں۔ تو مجھے جانتا تھا کہ سخت آدمی ہوں اور جو میں نے نہیں رکھا اُسے اُٹھا لیتا ہوں اور جو میں نے نہیں بویا اُسے کاٹتا ہوں۔ پھر تو نے میرا روپیہ ساہوکار کے ہاں کیوں نہ رکھ دیا کہ میں آ کر اُس سے سود سمیت لے لیتا؟" (لوقا 19:22-23)

اُس کی بددیانتی کے سبب سے مالک نے پاس کھڑے ہوئے لوگوں سے کہا کہ اُس سے وہ اشرفی لے کر اُس کو دے دو جس کے پاس دس اشرفیاں ہیں۔ قدرے پس و پیش کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ نوکر اس بات پر حیران تھے کہ کیوں ترجیحاً اُسی شخص کو یہ اشرفی دی گئی جس کے پاس پہلے ہی بہت زیادہ اشرفیاں ہیں۔

"اُنہوں نے اُس سے کہا، اُے خداوند اُس کے پاس دس اشرفیاں تو ہیں" (25 آیت)

مالک نے کہا کہ جو شخص اُس میں وفادار رہا جو کچھ اُس کے پاس تھا، اُسے زیادہ دیا جائے گا۔ لیکن جو اس میں بددیانت ہوں گے جو اُن کے پاس ہیں تو اُن سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جسے وہ اپنا

سمجھتے ہیں۔ پس اس بات کو سمجھیں کہ کس قدر ضروری ہے کہ ہم اُن نعمتوں کو بڑی وفاداری اور دیانتداری سے استعمال کریں جو خدا نے ہمیں دی ہوئی ہیں۔ کیا آپ اُس مزدور کو مزید ذمہ داری نہ سونپیں گے جو وفاداری اور دیانتداری ظاہر کرے گا؟ ہماری عقل اس بات کو بہت آسانی سے سمجھتی ہے کہ جو شخص تھوڑے میں دیانتدار رہا، وہ زیادہ میں بھی دیانتداری دکھائے گا۔

جب مالک بادشاہی حاصل کر کے بطور تاجدار بادشاہ واپس لوٹا تو وہ دو کام کرنے کے لئے آیا۔ پہلا کام تو یہ تھا کہ اُس نے آ کر دیکھا کہ اُس کے نوکروں نے کس طرح اُس کے دیئے ہوئے وسائل کو استعمال کیا ہے۔ اور پھر اُس کے مطابق اُن کی حوصلہ افزائی کی اور اُن کو انعام دیے۔ وہ اُن لوگوں کی عدالت کرنے کے لئے بھی آیا جنہوں نے اُسے رد کر دیا تھا کہ اُن کا بادشاہ نہ رہے۔ 27 آیت کے مطابق اُن سب کے لئے سزائے موت کا حکم دیا جنہوں نے نہ چاہا کہ وہ اُن پر بادشاہی کرے۔ اُن لوگوں کو اُس کے سامنے لا کر قتل کر دیا گیا۔

جب خداوند یسوع مسیح واپس آئیں گے، تو ہمیں ہماری وفاداری اور دیانت داری سے کی گئی خدمت کا اجر دیں گے۔ کیا جب خداوند واپس لوٹے گا تو ہمیں وفادار اور دیانتدار پائے گا؟ خداوند یسوع اُن کی عدالت کے لئے بھی آ رہا ہے جنہوں نے اُسے رد کر دیا تھا۔ یہ دن اُن لوگوں کے لئے بڑا مشکل دن ہو گا۔ ہم تو اُن کے حشر اور اُن کی عدالت کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن خدا کا کلام بالکل واضح کرتا ہے کہ اُن لوگوں کی عدالت کا دن قریب ہے جو یسوع کی پیش کردہ نجات کو قبول نہیں کرتے۔

یہ تمثیل اُس کے لوگوں کے لئے اشارہ تھی کہ یسوع نے جلد اُن سے جدا ہو جانا ہے۔ اور بطور ایک بادشاہ اجر و سزا دینے کے لئے واپس لوٹے گا۔ اِسی دوران، اُس نے اُنہیں اپنے کھیت میں کام کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے اور اُنہیں وقت دیا ہے کہ اُس کی آمدِ ثانی کے لئے تیاری کریں۔ خدا کرے کہ جب وہ جسمانی طور پر اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لئے آئے تو ہمیں

وفادار، دیانتدار اور بیداری پائے، آمین۔

چند غور طلب باتیں

☆ ۔یہ حوالہ ہمیں چھوٹے معاملات میں دیانتدار رہنے کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

☆ ۔خدا نے آپ کو کون سی نعمتیں دی ہوئی ہیں؟ آپ نے آج تک اُن کا استعمال کیسے کیا ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر آپ کچھ کر سکتے تھے؟

☆ ۔روحانی بادشاہت جس کا اب ہم تجربہ کر رہے ہیں اور یسوع کی جسمانی بادشاہت میں کیا فرق ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند سے دُعا کریں تاکہ وہ آپ پر واضح کرے کہ وہ کیسے چاہتا ہے کہ آپ اُن نعمتوں اور برکات کو استعمال کریں جو اُس نے آپ کو عطا کی ہوئی ہیں۔

☆ ۔وہ تمام نعمتیں اور برکات جو خداوند کی طرف سے آپ کو ملی ہوئی ہیں اُن کے لئے خداوند کے حضور شکرگزاری کریں۔ اس بات کے لئے بھی اُس کے شکرگزار ہوں کہ وہ ہمیں اپنی بادشاہت کی وسعت کے لئے استعمال کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہے۔

☆ ۔کیا آپ کے ایسے دوست احباب یا عزیز و اقارب ہیں جو اس تمثیل کے کرداروں کی طرح ہیں؟ خداوند سے دُعا کریں تاکہ وہ اُن پر ظاہر کرے کہ وہ کس قدر گمراہ کن راستوں پر جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، اُن کے لئے ترس بھرے دل سے دُعا کریں۔

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
متی		
متی	22-18:8	باب1
متی	22-19:8	باب35
متی	27-23:8	باب2
متی	34-28:8	باب3
متی	22-18:9	باب4
متی	26-23:9	باب5
متی	34-27:9	باب6
متی	38-35:9	باب8
متی	15-1:10	باب9
متی	33-16:10	باب10
متی	34:10,1:11	باب11
متی	58-54:13	باب7
متی	12-1:14	باب12
متی	21-13:14	باب13
متی	33-22:14	باب14

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
متی	20:15,34:14	باب15
متی	28-21:15	باب16
متی	29-31:15	باب17
متی	39:15,4:16	باب18
متی	12-5:16	باب19
متی	20-13:16	باب21
متی	23-21:16	باب22
متی	28-24:16	باب23
متی	8-1:17	باب24
متی	13-9:17	باب25
متی	21-14:7	باب26
متی	23-22:17	باب27
متی	27-24:17	باب28
متی	5-1:18	باب29
متی	14-6:18	باب31
متی	20-15:18	باب33

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
متی	35-21:18	باب34
متی	12-1:19	باب63
متی	15-13:19	باب64
متی	30-16:19	باب65
متی	16-1:20	باب66
متی	28-17:20	باب67
متی	34-29:20	باب68
متی	39-37:23	باب49

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب

مرقس

مرقس	20-1:5	باب3
مرقس	34-21:5	باب4
مرقس	43-35:5	باب5
مرقس	6-1:6	باب7
مرقس	13-7:6	باب9
مرقس	13-12:6	باب11
مرقس	29-14:6	باب12
مرقس	44-30:6	باب13
مرقس	52-45:6	باب14
مرقس	23-1:7	باب15
مرقس	30-24:7	باب16
مرقس	9:8,31:7.	باب17
مرقس	12-10:8	باب18
مرقس	21-13:8	باب19

مرقس	26-22:8	باب20
مرقس	30-27:8	باب21
مرقس	33-31:8	باب22
مرقس	9:1,34:8	باب23
مرقس	8-2:9	باب24
مرقس	13-9:9	باب25
مرقس	29-14:9	باب26
مرقس	32-30:9	باب27
مرقس	37-34:9	باب29
مرقس	41-38:9	باب30
مرقس	48-42:9	باب31
مرقس	50-49:9	باب32
مرقس	12-1:10	باب63
مرقس	16-13:10	باب64
مرقس	31-17:10	باب65
مرقس	45-32:10	باب67
مرقس	52-46:10	باب68

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
لوقا		
لوقا	25-22:8	باب2
لوقا	39-26:8	باب3
لوقا	48-40:8	باب4
لوقا	69-56:9	باب5
لوقا	5-1:9	باب9
لوقا	6:9	باب11
لوقا	9-7:9	باب12
لوقا	17-10:9	باب13
لوقا	21-18:9	باب21
لوقا	22:9	باب22
لوقا	27-23:9	باب23
لوقا	36-28:9	باب24
لوقا	43-37:9	باب25
لوقا	45-44:9	باب27
لوقا	48-46:9	باب29

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
لوقا	50-49:9	باب30
لوقا	62-51:9	باب35
لوقا	20-1:10	باب36
لوقا	24-21:10	باب37
لوقا	27-25:10	باب38
لوقا	42-38:10	باب39
لوقا	13-1:11	باب40
لوقا	54-37:11	باب41
لوقا	21-13:12	باب42
لوقا	48-35:12	باب43
لوقا	59-49:12	باب44
لوقا	5-1:13	باب45
لوقا	9-6:13	باب46
لوقا	17-10:13	باب47
لوقا	30-22:13	باب48
لوقا	55-31:13	باب49
لوقا	6-1:14	باب50

حوالہ		باب
لوقا	11-7:14	باب51
لوقا	24-12:14	باب52
لوقا	25-35:14	باب53
لوقا	7-1:15	باب54
لوقا	32-11:15	باب55
لوقا	18-1:16	باب56
لوقا	18-16:16	باب63
لوقا	31-19:16	باب57
لوقا	2-1:17	باب31
لوقا	4-3:17	باب33
لوقا	10-7:17	باب58
لوقا	19-11:17	باب59
لوقا	37-20:17	باب60
لوقا	8-1:18	باب61
لوقا	14-9:18	باب62
لوقا	17-15:18	باب64
لوقا	30-18:18	باب65
لوقا	34-31:18	باب67

حوالہ	باب
لوقا 18:35-43	باب 68
لوقا 19:1-10	باب 69
لوقا 19:11-28	باب 70

لائٹ ٹو مائے پاتھ منسٹری کے زیرِ انتظام کتابوں کی تقسیم

لائٹ ٹو مائے پاتھ منسٹری (ایل ٹی ایم پی) کتابوں کی تصنیف اور تقسیم کی ایک ایسی منسٹری ہے جو کہ براعظم ایشیا، لاطینی امریکہ اور افریقہ میں ضرورت مند مسیحی کارکنوں تک پہنچ رہی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بہت سے ایسے مسیحی کارکن بھی ہیں جن کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ بائبل ٹریننگ کے لیے جا سکیں یا اپنی شخصی ترقی اور خدمت کی بڑھوتی اور کلیسیائی ضرورت کے لیے بائبل سٹڈی مواد خرید سکیں۔ زیرِ نظر کتاب کا مصنف ایکشن انٹرنیشنل منسٹریز کا رکن ہے جو کہ پوری دُنیا میں ضرورت مند مسیحی کارکنوں اور پاسبانوں کے درمیاں مفت یا قیمتاً کتابوں کی تقسیم کے عزم کے ساتھ کتابیں لکھ رہا ہے۔

آج اس وقت تیس سے زیادہ ممالک میں ڈیوشنل کمنٹری سیریز اور لائف ان دی کرائسٹ سیریز میں ہزاروں کتب منادی، سلسلہ تعلیم، بشارتی خدمت اور مقامی ایمانداروں کی روحانی ترقی اور نشو ونما کے لیے استعمال کی جا رہی ہے۔ ان سیریز میں یہ کتب ہندی، فرانسیسی، ہسپانوی اور ہیتیَن کریول زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ جبکہ اردو زبان میں کتب کے تراجم کا سلسلہ گزشتہ چند سالوں سے جاری ہے۔ ہمارا نصب العین جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ایمانداروں تک ان کتب کو مہیا کرنا ہے۔

لائٹ ٹو مائے پاتھ منسٹری (ایل ٹی ایم پی) ایک ایسی منسٹری ہے جو ایمان کے سہارے چل رہی ہے اور پوری دُنیا میں ایمانداروں کی مضبوطی اور حوصلہ افزائی کے لیے کتب کے تراجم اور تقسیم کے پیشِ نظر اپنی مالی ضروریات کے لیے خداوند پر توکل کرتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کتب کے دیگر زبانوں میں تراجم اور تقسیم کے لیے دُعا کریں۔ شکریہ۔ خداوند آپ کو برکت دے۔

Rev F. Wayne. Mac Leod.

Director

Light to My Path Book Distribution-Canada